الٰہی غنچۂ امید بکشا گلے از روضۂ جاوید بنما

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان سعادت اقتران کتاب
مستطاب لاجواب المسمٰے بہ

قصص الانبیاء اردو

حسب فرمایش
شیخ غلام علی برکت علی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

در علمی پرنٹنگ پریس باہتمام بابو نذیر احمد پرنٹر طبع گردید

مولوی ... تاجران کتب

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 910280
★ MAILSI ★

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

ور اس کتاب کے دیکھنے والوں کی خدمت شریف میں التماس ہے کہ اگر کسی مقام میں بفحوائے
انسان مُرکّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کے غلط واقع ہوا ہووے تو صاحب انصاف کو
ہیئے کہ عفو و اخلاق کی راہ سے اصلاح فرماویں اور عاصی کے حال پر دعائے خیر کریں
لہ توفیق بخشے سب بندار وں کو۔ آمین یارب العالمین ❖

آغاز قصّہ بیان پیدائش کائنات و نورِ محمّدی ص کا

روایت کرتے ہیں محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بخاری حضرت امام جعفر صادق
ضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ حضرت امام محمد باقر رض سے اور وہ اپنے باپ امام زین العابدین
سے اور انہوں نے روایت کی اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے
سنا اپنے والد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ
نے آکر رسول خدا سے عرض کی یا رسول اللہ فِداکَ اُمّی وَاَبی مجھے خبر دو کہ اول اللہ تعالےٰ
نے کس چیز کو پیدا کیا۔ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ سب سے آگے اللہ تعالےٰ نے نور میرا پیدا
کیا ہزار برس تک کہ ایک روز اُس جہان کا ہزار برس کے برابر ہے اس جہان کے کما قال
تعالیٰ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ترجمہ ایک دن تمہارے رب کے
نزدیک ہزار برس کے برابر ہے اس دُنیا کے برسوں کہ جو تم گنتے ہو وہ نور میرا قدرت الٰہی
کے عظمت اور بزرگی الٰہی کا مشاہدہ کرتا اور تسبیح و طواف اور سجدہ الٰہی میں معروف رہتا اور
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور محمد مصطفےٰ نے دوبارہ ہزار برس تک عالم
تجردی میں خدا کی عبادت کی پھر حق تعالیٰ نے اُس نور کو چار قسم کر کے ایک قسم سے عرش کو پیدا
کیا دوسری قسم سے قلم کو تیسری قسم سے بہشت کو چوتھی قسم سے عالم ارواح اور ساری مخلوق کو
خلق کیا اور ان چار میں سے چار قسم نکالکر تین قسموں سے عقل اور شرم و عشق پیدا کیا اور قسم اول سے
نزد یکرم تر میرے تئیں پیدا کیا کہ رسول اس کا ہوں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کہ تجھکو

اے محمدؐ اگر میں نہ پیدا کرتا تو ہرآئینہ نہ پیدا کرتا میں آسمان و زمین اور ساری مخلوق کو اور موافق اس حدیث کے
اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ ترجمہ حضرتؐ نے فرمایا میں پیدا ہوا ہوں اللہ کے
نور سے اور میرے نور سے ساری مخلوق ہے بعد اس کے رب العالمین کا حکم ہوا قلم کو کہ ساق
عرش پر اول اس کلمہ کو لکھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ نہیں ہے کوئی معبود
سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے قلم نے چار سو برس میں لا الہ الا اللہ تک لکھا اور
ایک روایت میں یوں ہے کہ قلم نے جو لا الہ الا اللہ تک لکھا تو عرض کی یارب العالمین تو بے مانند
ہے تیرے نام کے ساتھ یہ نام بزرگ کس کا ہے پس جناب باری سے آواز آئی یہ نام میرے
حبیب برگزیدہ کا ہے تو لکھ محمد رسول اللہ جب یہ حکم ہوا ہیبت خطاب جل شانہ سے قلم
کے منہ پر شگاف ہوا تب قلم نے لکھا محمد رسول اللہ تبھی سے قلم کا شگاف مسنون
جاری ہوا قیامت تک اس کے بعد عرش کے اوپر اٹھارہ ہزار برج پیدا کئے اور ہر برج
میں اٹھارہ ہزار ستون کھڑے کئے اور ہر ستون کے اوپر ہزار کنگرے بنائے ایک کنگرے
سے دوسرے کنگرے تک سات سو برس کی راہ ہے۔ اور ہر کنگرے پر اٹھارہ ہزار
قندیل میں ہر ایک ایسا بڑا کہ سات طبق زمین و آسمان اور جو کچھ کہ بیچ اس کے ہے۔ اس میں
اس طرح سماوے کہ جیسے ایک انگشتری بیچ میدان کے ڈال رکھی ہے اس کے بعد چار فرشتے پیدا
کئے ایک بصورت آدمی اور دوسرا بصورت شیر اور تیسرا گدھ کی صورت اور چوتھا بصورت گائے
کے ہے۔ پاؤں انہوں کے تحت الثریٰ میں پہنچے ہوئے اور مونڈھے انہوں کے نیچے عرش کے
لگے ہوئے ہیں اور چلنے کے وقت جب قدم اٹھاویں ہر ایک قدم سات ہزار برس کی راہ میں جا پڑے
خدا کا حکم ہوا ان پر عرش اٹھانے کو تب ان چاروں نے زور کیا ہرگز عرش اٹھا نہ سکے بعد اس کے
جناب باری سے ارشاد ہوا کہ اے فرشتو تم ہفت آسمان و زمین اور جو کچھ بیچ اس کے ہے
سب کا زور دیا عرش کو اٹھاؤ پھر انہوں نے زور کیا تو بھی نہ اٹھا سکے عاجز ہو رہے۔ پھر
جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھ کے اٹھاؤ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ
وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکَمَالِ وَالْجَلَالِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ
الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا

ہوں اُس کی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے میں تسبیح پڑھتا ہوں اُس کی جو صاحب عزّت اور صاحب عظمت اور ذی شان اور قدرت والا اور کمال اور جلال اور بزرگی اور تکبّری کے لائق ہے۔ میں تسبیح پڑھتا ہوں اُس بادشاہ زندے کی جو نہیں سوتا اور نہیں مرتا ہے وُہ طاہر اور بہت پاک ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور ارواحوں کا پروردگار ہے جب اُنھوں نے یہ تسبیح پڑھی خدا کی قدرت سے عرش کو اُٹھا لیا۔ اور ایک روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب ان چار فرشتوں نے یہ تسبیح پڑھی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود سوائے خدائے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے توانائی اور قدرت کسی کو سوا اللہ کے ایسا اللہ کہ بڑا بزرگ ہے جب یہ پڑھا عرش کو اُٹھا لیا۔ اور روایت کی گئی ہے کہ اس تسبیح سے بہشت اور فرشتوں کو پیدا کیا تاکہ چاروں طرف عرش خدا کے تسبیح پڑھیں اور طواف کریں اور مومن بندوں کے لئے آمرزش و معافی چاہیں وُہ یہ ہے۔ قولہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِہِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کہ اُٹھا رہے عرش کو اور جو اُس کے گرد ہیں اپنے رب کی پاکی اور خوبیوں کو بیان کرتے ہیں اور اُس پر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ایمان والوں کے لئے رب ہمارے ہر چیز سمائی ہے تیری مہر اور علم میں سو معاف کر اُن کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ اور بچا اُن کو آگ کے صدموں سے اور بعد اس کے عرش کے نیچے ایک دانہ مروارید پیدا ہوا اُس سے اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ بنایا بلندی اُس کی سات سو برس کی راہ اور چوڑائی اس کی تین سو برس کی راہ ہے اور چاروں طرف اُس کے یاقوت سُرخ جڑا ہوا اور حکم ہوا قلم کو اُکْتُبْ عِلْمِیْ فِیْ خَلْقِیْ وَمَا ہُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ ترجمہ لکھ علم خدا کا موجودات میں خدا کے اور جتنی چیزیں کہ ذرّہ ذرّہ بیچ موجودات کے ہونے والی ہیں قیامت تک پہلے لوح محفوظ پر یہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَنِ اسْتَسْلَمَ بِقَضَآئِیْ وَیَصْبِرُ عَلٰی بَلَآئِیْ وَیَشْکُرُ عَلٰی نَعْمَآئِیْ کَتَبْتُہٗ وَبَعَثْتُہٗ مَعَ الصِّدِّیْقِیْنَ

یقیناً وَمَن لَّم یَصبِر عَلیٰ بَلَائِی وَلَم یَشکُر عَلیٰ نَعمَائِی فَلیَطلُب رَبًّا سِوَائِی وَیَخرُج مِن تَحتِ سَمَائِی ترجمہ
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا میں ہوں پروردگار
سب کا نہیں ہے کوئی معبود مگر میں ہوں جو راضی ہے میری قضا پر اور صابر ہے میری بلاؤں
پر اور شاکر ہے میری نعمتوں پر جو میں نے مقدر کی ہیں پس شامل کرونگا میں اُس کو صدیقوں میں
اور وہ جو راضی نہ ہو میری قضا پر اور صابر نہ ہو بلاؤں پر اور شاکر نہ ہو نعمتوں پر تو لازم ہے۔
اُسے کہ طلب کرے دوسرے رب کو سوا میرے اور نکل جائے تحت سما سے میرے بعد اس لکھنے
کے لوح محفوظ خود بخود جنبش میں آیا اور کہا کہ مثل میرے ہستی میں کوئی نہیں اس واسطے کہ علم خدائی
کا مجھ پر لکھا گیا پس جناب باری تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آئی۔ قال اللہ تعالیٰ یَمحُوا اللّٰہُ مَا
یَشَاءُ وَیُثبِتُ وَعِندَہٗ اُمُّ الکِتٰبِ ٥ ترجمہ مٹاتا ہے اللہ اور رکھتا ہے جس بات کو چاہتا ہے اور
اُسی کے پاس ہے اصل کتاب خلاصہ یہ ہے اگر چاہوں مٹادوں یا رکھوں اور اُسی کے پاس اُمّ الکتاب
ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں مقدر
کی ہیں ہرگز ان میں تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔ مگر چار چیزیں رزق۔ موت۔ سعادت شقاوت
اور پھر اُس مروارید حکم ہوا پر حکم ہوا اِسع یعنی اے مروارید پھیل جا۔ تب پھیل گیا کما قال اللہ
تعالیٰ وَسِعَ کُرسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ ٥ ترجمہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کشادہ
ہوئی کرسی اس کی برابر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے اور نام اس کا کرسی ہوا پھر اسی وقت
نیچے کرسی کے ایک دانہ یاقوت کا پیدا ہوا بعضوں نے کہا وہ دانہ مروارید کا تھا بلندی اُسکی
پانسو برس کی راہ اور چوڑائی بھی اسی قدر تھی۔ جب اُس کی طرف دیکھا ایزد جل شانہ نے
ہیبت سے وہ خود پانی ہوگیا اور بعد اُس کے صبا دبور جنوب شمال ان چار
باد کو پیدا کرکے حکم کہ تم ہر چہار گوشے پر اس پانی کے موج مار کر کف نکالو۔ اور
ویسا ہی کیا بعدہٗ قدرت الٰہی سے آگ دھواں دھار پیدا ہو کر اُس پانی پر گئی
اور اُس سے دھواں نکل کر درمیاں کرسی اور پانی کے ہوا پر معلق ہو رہا۔ اور اسی دھوئیں
کو حق نے سات پارہ کرکے ایک پارہ سے پانی اور ایک پارے سے تانبا اور ایک
پارے سے لوہا اور ایک پارے سے چاندی اور ایک پارے سے سونا اور

ایک پارے سے مروارید اور ایک پارے سے یاقوت سُرخ پیدا کیا اور پھر اُس پانی سے آسمان
اوّل اور پارے سے تانبے کا دُوسرا آسمان اور پارے سے لوہے کا تیسرا آسمان
اور پارے سے چاندی کا چوتھا آسمان اور پارے سے سونے کا پانچواں آسمان
اور پارۂ مروارید سے چھٹا آسمان اور پارۂ یاقوت سُرخ سے ساتواں آسمان بنایا اور
فاصلہ ہر آسمان کا ایک دُوسرے سے پانسو برس کی راہ ہے پھر اللہ تعالےٰ نے قُدرت
کاملہ سے اپنی اُس کف آب سے پشتہ خاک سُرخ پیدا کیا اسی جگہ پر کہ جہاں
اب خانہ کعبہ ہے اور جبرائیل میکائیل اسرافیل عزرائیل کو حکم ہوا کہ چار گوشے اس پشتہ
خاک کے پھیلا دو۔ انہوں نے ویسا ہی کیا اور یہ زمین اُسی پُشتہ خاک سے پیدا ہوئی
قولہ تعالےٰ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ترجمہ بنایا اللہ تعالےٰ نے زمین کو دو دن میں اور
روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز احوال زمین کے دریافت
کرنے کے واسطے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پُوچھا یا
رسول اللہ تعالےٰ نے اس زمین کو کس چیز سے بنایا حضرتؐ نے فرمایا کف آب
سے پھر پوچھا وُہ کف کس سے پیدا ہوا فرمایا پانی کی موج سے پھر سوال کیا موج
کس سے نکلی فرمایا پانی سے پوچھا وُہ پانی کس سے نکلا ہے فرمایا ایک دانہ مروارید
سے کہا کہ مروارید کس سے ہے فرمایا تاریکی سے کہا صدقت یا رسول اللہ پھر سوال کیا یا
رسول اللہ زمین کو قرار کس سے ہے فرمایا کوہ قاف سے کہا کوہ قاف کس سے بنا ہے فرمایا
زمرد سبز سے اور آسمان کی سبزی اُسی کے پرتے سے ہے کہا سچ یا رسول اللہ اور بلندی
کوہ قاف کی کس قدر ہے فرمایا پانسو برس کی راہ اور گرداگرد اُسکے کس قدر ہے فرمایا دو ہزار
برس کی راہ ہے اور اُس پار کوہ قاف کے کیا چیز ہے فرمایا سات زمینیں ہیں چاندی کی
اور بعد اُسکے کیا ہے فرمایا ستر ہزار عالم ہیں اور نیچے ہر عالم کے ستر ہزار فرشتے ہیں کہ آدم اُس تسبیح
سے پیدا ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا صدقت یا رسول اللہ اور اس طرف
کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک اژدہا درازی اُسکی دو ہزار برس کی راہ اور یہ سارے عالم اُسکے
حلقہ میں ہیں کہا صدقت یا رسول اللہ ساتویں زمین پر کون ہے فرمایا فرشتے سب دیکھی

زمین پر شیطان اور فرزندان شیطان اور پانچویں زمین پر دسب اور چوتھی زمین پر سانپ اور تیسری زمین پر جانوراں گزندہ اور دوسری زمین پر پریاں ہیں اور اول زمین پر آدمی سب ہیں کہا صدقت یا رسول اللہ اور نیچے ساتویں زمین کے کیا چیز ہے فرمایا ایک گائے ہے ایسی کہ اُس کے چار ہزار سینگ ہیں اور اُس کے ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہے اور یہ سات طبق زمین اُس کے دو سینگوں کے درمیان ہیں پھر پوچھا وُہ گائے کس پر کھڑی ہے حضرت نے فرمایا ایک مچھلی کے مہرہ پشت پر اور مچھلی پانی پر استادہ ہے اور عمق اور گہراؤ اُس پانی کا چالیس برس کی راہ ہے اور وُہ پانی ہوا پر معلق ہے اور ہوا تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمان پر اور وہ سنگ آسمان سر پر ایک فرشتے کے اور وُہ تاریکی پر اور ہوا پر کھڑا ہے اور ہوا قُدرت خدا سے معلق اور قُدرت اُسکی بے پایاں ہے اور ذات وصفات اُسکی منزہ ہے نقصان اور زوال سے کہا سچ ہے یا رسول اللہ اور روایت کی عبد اللہ بن عباس رضی نے کہ ہر آسمان پر حق تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا ہے اُس نُور سے بیشمار فرشتے پیدا ہوئے ہیں اور حکم اُنہوں پر تسبیح وتہلیل اور تقدیس وتعظیم کرنے کا ہے اگر اُس سے ایک لحظہ غافل ہیں تو فی الفور تجلی سے خدائے جل شانہ کے جل بھُن کر خاک ہو جاویں اور اُن میں بعضوں کی شکل گائے کی ہے اور بعض کی صورت سانپ کی اور بعض کی شکل گدھ کی اور بعض کا نصف بدن اُوپر کا برف اور آدھا نیچے کا آگ ہے اور یہ سب کے سب جیتے ہیں اپنے رب کی تسبیح پڑھتے ہیں سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ یعنی تسبیح پڑھتا ہوں اُس خدا کی کہ جس نے ہمیں ترکیب دی ہے برف اور آگ سے نہ برف آگ کو بجھا سکتی ہے نہ آگ برف کو پگھلاتی ہے اور یہ سب کے سب کوئی قیام میں ہیں اور کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں اور کوئی قعود میں قیامت تک اور قیامت کے دن سب کوئی عذر خواہی کریں گے اور یہ کہیں گے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ ترجمہ اے پاک پروردگار ہمارے ہم نے نہیں پرستش کی تیری جو حق تیری پرستش کا ہے اور بعد اسکے خالق نے یہ سات دن پیدا کرکے روز یکشنبہ کو حاملان عرش کو بنایا اور دوشنبہ کو سات طبق آسمان اور سہ شنبہ کو سات طبق زمین اور چہارشنبہ کو

باریکی اور بخشش کہ منفعت نہیں لوہے جو اسمیں ہے اور جمعہ کے دن آفتاب اور مہتاب اور سب ستاروں کو اور ساتوں آسمان کو حرکت میں لایا اور ساتویں روز تمام جہان سے فراغت کی کما قال اللہ تعالیٰ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ترجمہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا بنایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو اور جو بیچ اسکے ہے چھ دن میں اور ایسا بڑا وہ دن ہے بمصداق اس آیت کے وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ترجمہ ایک دن تمہارے رب کے یہاں ہزار برس کے برابر ہے۔ اس دُنیا کے برسوں سے کہ جو تم گنتے ہو یعنی ہزار برس کا کام ایک دن میں کرسکتے ہیں جان تو اللہ تعالیٰ میں قدرت ہے کہ ان چندین ہزار مخلوقات کو ایک طرفۃ العین میں پیدا کرسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے حکمت کاملہ سے اپنے بندوں کو سمجھایا ہے۔ کہ وہ اپنے کاموں میں تعجیل نہ کریں اور صبر کریں بمضمون اسکے الصَّبرُ مِفتاحُ الفرج یعنی صبر کنجی ہے کشادگی کی اور بعد اسکے تحت الثریٰ پیدا کیا اور تحت الثریٰ نام ہے زمین گل تر کا اور عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ ثریٰ ایک سبز پتھر کا نام ہے اور نیچے ثریٰ کے دوزخ کو بنایا اسمیں ایک سردار کہ اسکو مالک کہتے ہیں۔ اور دوزخ اسکے تابع ہیں اور اُنیس فرشتے پیدا کرکے انکو مالک کے زیر حکم کیا جیسا کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ترجمہ کہ دوزخ کے اندر انیس فرشتے ہیں۔ داہنے طرف ہر فرشتے کے ستر ہزار ساتھ ہیں اور بائیں طرف ستر ہزار ہاتھ اور ہر ہاتھ میں ستر ہزار ہتھیلی اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیاں اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدھا قائم ہے اور ہر ایک اژدھے کے سر پر ایک ایک سانپ درازی اسکی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو اگر دوزخیوں کو ایک نیش مارے تو ستر ہزار برس تک درد سے اسکے لوٹیں اور فریاد و زاری کریں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ایک ایک ستون آتش کا ہے۔ اگر ایک ستون اسکا حشر کے میدان میں ڈالا جاوے اور تمامی مخلوقات جن و انس اسے ہلانا چاہیں تو ہرگز جگہ سے نہ ہلا سکیں بعد ان فرشتوں پر حکم ہوا۔ کہ تم دوزخ کے اندر جاؤ۔ انہوں نے عرض کی خدایا ہم بخوف آتش دوزخ کے نہیں جا سکتے تب رب العٰلمین کا حکم ہوا جبرائیل نے ایک خاتم بہشت سے لاکر پیشانی پر انہوں کی مہر کردی اور اس خاتم پر

پر کلمہ لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تاکہ آتش دوزخ کی آنچ انہوں پر اثر نہ کرے تب وہ انیس فرشتے برکت سے اس کلمہ کی ایک مرتبہ دوزخ کے اندر داخل ہوئے اس زمانہ سے قیامت تک دوزخ کے اندر رہینگے۔ اور جو مومن داغ محمدی پیشانی اور دل پر رکھیگا۔ بمصداق اسکے اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ ترجمہ۔ وہ لوگ کے لکھا گیا دلوں میں انکے ایمان تو ہرگز الم آتش دوزخ انکو نہ پہنچیگا۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَہَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْہُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ترجمہ دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے طبقہ اول جحیم اور دوسرا جہنم اور تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچواں لظیٰ چھٹا ہاویہ ساتواں حطمہ اور مروی ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام یہ آیت رسول خدا کے پاس لائے قولہ تعالےٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِہِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّہَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ترجمہ پھر انکی جگہہ آئے ناخلف کہ انہوں نے قضا کی نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے آگے ملیگی گمراہی اور اسیوقت ایک زلزلہ زمین اور پہاڑوں پر آیا اور اسکے ساتھ ایک آواز آئی کہ رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہوا حضرت نے جبرئیل سے پوچھا یہ آواز کسکی ہے اور کہاں سے آئی انہوں نے کہا یا رسول اللہ سات ہزار برس کے آگے سے آدم علیہ السلام کے ایک پتھر ستر ہزار من کا کنارے پر دوزخ کے پڑا ہوا تھا وہ پتھر پندرہ ہزار برس سے نیچے کیطرف چلا جاتا تھا۔ ابھی قعر حطمہ میں جا پہنچا یہ اسی کی آواز تھی حضرت نے پوچھا وہ جگہہ کسکی ہے۔ وہ بولے منافقوں کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ترجمہ منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں آگ اور چھٹے درجے میں دوزخ کے مشرکین رہینگے اور پانچویں درجے میں دوزخ کے بت پرست اور چوتھے میں مجوس اور تیسرے درجے میں ترسا اور دوسرے درجے میں جہود اور اول درجے میں عاصیاں اُمت تمہاری رہینگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَ النَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ترجمہ جو لوگ کے مسلمان ہیں گنہگار اور جو یہودی اور صابئی جو کہ بت پرستوں سے ایک فرقہ ہے اور نصاریٰ اور مجوس

اور جو شرف کرتے ہیں یہ چھ گروہ دوزخ ہیں رہینگے اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ قدرت الٰہی سے جب ہزار برس آتش دوزخ دہکائی گئی تو سرخ ہوئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تو سفید ہوئی پھر ہزار برس سلگائی گئی تو سیاہ ہوئی۔ قیامت تک ویسی ہی سیاہ رہیگی۔ جیسی اندھیری رات ہے اور ایک پارچہ سنگ کہ جسکی چوڑائی پانسو برس کی راہ ہے۔ دوزخ کے اوپر رکھا گیا اور وہ قیامت تک رہیگا اور دوزخ کے نیچے ایک پتھر ہے اسکے نیچے ایک فرشتہ مچھلی کی پشت پر کھڑا ہے اور اسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہے کہ دم اسکی ساق عرش سے لگی ہوئی ہے۔ اور گائے فردوس اعلےٰ کی ستر ہزار سینگ اسکے ہیں زمین میں سخت گڑی ہوئی اس مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہے۔ اور گائے نے ارادہ کیا کہ جنبش کرے خدائے تعالےٰ نے ایک مچھر کو پیدا کر کے اسکے سامنے رکھا اور مچھر نے اسکی ناک میں کاٹا اور اس گائے نے درد سے لغزش کی بعدہ منتقل ہوئی اب تک وہ مچھر اسکی ناک میں ہے قیامت تک وہ گائے اسکے خوف کے مارے نہیں ہل سکتی۔ اگر وہ لغزش کرے تو سارا عالم زیر وزبر ہو جائے اور شرح اسکی عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھی ہوئی ہے اور بعد اسکے اللہ تعالےٰ نے رنگ کو پیدا کر کے ہوا کو حکم کیا۔ تو ایک حصہ اسکا زمین پر اور ایک حصے کو زیر زمین لیگئی نیچے اسکے آتش بیدود پیدا کر کے اس سے قوم بنی جان کو مخلوق کیا۔ جیسا کہ جناب الٰہی نے فرمایا ہے۔ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ ترجمہ۔ اور جان کو بنایا ہم نے پہلے سے آگ کی لو سے اور جنوں سے جہاں بھر گیا بعد انہوں پر پھر اللہ تعالےٰ نے ایک پیغمبر بھیجا نام ان کا یوسف تھا۔ کہ انہوں کو شریعت بتلاوے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت کرے۔ انہوں نے انکو نہ مانا اور مار ڈالا اور زمین پر ظلم وفساد کرنے لگے تب حق تعالےٰ نے عزرائیل کو فرشتوں کے ساتھ بھیجا انہوں نے سب کو مار کر جہان خالی کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

قصہ عزازیل علیہ اللعنۃ کا

حق سبحانہ تعالےٰ نے دو صورتیں دوزخ کے اندر پیدا کیں ایک صورت شیر کی دوسری گرگ کی یہ دونوں صورتیں قدرت الٰہی سے دوزخ سجین میں جاکر باہم جفت ہوئیں اس سے عزازیل پیدا ہوا۔ اس نے وہاں ہزار سال تک خدائے تعالےٰ کو سجدہ کیا پھر ہر طبقہ زمیں پر ہزار سال عبادت کرکے زمین دنیا پر آیا حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اسکو دو بازو زبرجد سبز کے عنایت کئے تب وہاں سے اڑکر آسمان اوّل پر گیا وہاں ہزار برس خدائے تعالےٰ عزوجل کو سجدہ کیا نام اسکا خاشع ہوا وہاں سے دوسرے آسمان پر گیا پھر ہزار سال خدایتعالےٰ کو سجدہ کیا وہاں کے رہنے والوں نے نام اسکا عابد رکھا پھر تیسرے آسمان پر جاکر ہزار سال ربّ العلمین کی عبادت کی وہاں نام صالح ہوا اور چوتھے آسمان پر بھی ہزار سال عبادت کی اسکو پکار اگیا وہاں ولی پھر پانچویں آسمان پر ہزار سال سجدہ کیا نام اسکا عزازیل رکھا گیا بعد اسکے چھٹے آسمان پر جا پہنچا وہاں بھی ہزار سال عبادت کی پھر ساتویں آسمان پر جا پہنچا وہاں بھی ہزار سال ربّ العلمین کو سجدہ کیا حاصل کلام ایک کف دست کے برابر جگہ زمین و آسمان میں باقی نہ رہی کہ اسنے سر اپنا نہ جھکایا بعد کو عرش معلےٰ پر جاکر چھ ہزار برس حق تعالیٰ کی پرستش کرکے ایک مقام پر سر سجدہ سے اٹھا کر جناب باری تعالیٰ میں عرض کی خدایا مجھے لوح محفوظ پر فضل و کرم سے اپنے اٹھالے کہ قدرت تیری دیکھوں اور عبادت تیری زیادہ کروں جناب احدیت کا حکم ہوا اسرافیل علیہ السلام پر کہ اسے اٹھالے جب وہ لوح محفوظ پر گیا نظر اسکی نوشتے پر جا پڑی اسمیں لکھا تھا کہ ایک بندہ خدا چھ لاکھ برس تک اپنے خالق کی عبادت کرے اور ایک سجدہ خدا کا نہ کرے تو خدائے تعالےٰ چھ لاکھ برس کی عبادت اسکی مٹا کر سب مخلوقات میں نام اسکا ابلیس مردود و مرجوم رکھیگا۔ عزازیل اسکو پڑھکر وہیں چھ لاکھ برس تک کھڑا ہوکر رویا جناب باری سے آواز آئی کہ اے عزازیل جو بندہ میری اطاعت نہ کرے اور حکم بجا نہ لاوے سزا اسکی کیا ہے۔ عزازیل نے خداوندا جو شخص حکم اپنے خاوند کا نہ مانے سزا اسکی لعنت ہے۔ فرمایا اے عزازیل تو اسکو لکھ رکھ اور عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے

کہ عزازیل کے مردود ہونے سے پہلے بارہ ہزار برس کے یہ امر واقعہ ہوا تھا حاصل یہ کہ
عزازیل نے کہا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ مَا اَطَاعَ اللّٰہَ ترجمہ لعنت خدا کی اُس پر ہے جو اطاعت نہ کرے
اللہ کی تب حکم ہوا کہ عزازیل بہشت میں کئی ہزار سال خزینہ دار بہشت کا رہے اور ایک دن اُس جہان کا
اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے پس بہشت میں ایک منبر نور کا رکھوا کر ہزار برس تک درس و تدریس
اور وعظ و نصیحت کرتا رہا۔ جبرائیل و میکائیل اسرافیل عزرائیل اور جمیع ملائک اس منبر کے نیچے بیٹھ کر
وعظ سُنا کرتے تھے ایکروز فرشتے آپس میں باتیں کرتے تھے کہ اگر ہم لوگوں سے کوئی گناہ صادر
ہووے تو عزازیل کو شفیع کرینگے تاکہ خدائے تعالےٰ ہمارا گناہ معاف کرے۔ ایک روز
فرشتوں کی نظر اس نوشتے پر لوح محفوظ کے جا پڑی اسے دیکھکر سب رونے اور سر پیٹنے
لگے تب وہ کہنے لگا کہ آج تم لوگوں کو کیا ہوا ہے جو روتے ہو اور سر کو دے دے مارتے
ہو انہوں نے کہا لوح محفوظ پر لکھا ہے۔ کہ ہم میں سے ایک فرشتہ معزول و مردود ہوگا۔
اس بات کو سُنکر عزازیل کہنے لگا کہ میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں۔ کہ اسے وہ مجھے نصیب کرے
سب کوئی اس بات کو سُنکر خاموش ہو رہے۔ اور ایکدن عزازیل نے جناب احدیت میں عرض
کی کہ یا الٰہی جنوں نے پردہ زمین پر آپس میں کشت و خون و فساد برپا کیا ہے۔ مجھکو انہوں
پر سپہ سالار کر کے بھیج تو جا کر ان سب کو مار ڈالوں جناب احدیت نے قبول فرمایا تو
عزازیل چار ہزار فرشتوں کو اپنے ساتھ لیکر زمین پر آیا کسی کو قتل اور کسی کو کوہ کاف میں
میں ڈال کر روئے زمین کو مفسدوں سے پاک کیا بعدہٗ درگاہ الٰہی سے خطاب آیا کہ اے
ملائک میں زمین پر ایک خلیفہ بناؤنگا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
ترجمہ اور جب کہا تیرے ربّ نے فرشتوں کو کہ مجھکو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے
کیا تو رکھیگا اس میں اس شخص کو جو فساد اور خون ریزی کرے اور ہم ذکر کرتے ہیں تیری
خوبیاں اور یاد کرتے ہیں تیری پاک ذات کو کہا مجھکو معلوم ہے جو تم نہیں
جانتے تب جبرائیل علیہ السلام پر ربّ العالمین کا حکم ہوا کہ

ایک مشت خاک زمین پر سے لاؤ بحکم الٰہی جبرائیل علیہ السلام بلندی سے آسمان کی فوراً
اُس زمین پر آئے۔ کہ اب جہان خانہ کعبہ ہے۔ چاہا کہ ایک مشت خاک لیں اسوقت زمین
نے انکو قسم دی کہ اے جبریل برائے خدا مجھ سے خاک مت لے۔ کہ اس سے خلیفہ
پیدا ہوگا۔ اور اسکی اولاد بہت عاصی و گنہگار اور مستوجب عذاب ہوگی میں مسکین کہ خاکپا
ہوں۔ طاقت تحمل عذاب خدا کی نہیں رکھتی ہوں۔ اس بات کو سنکر جبرائیل علیہ السلام
خاک سے باز آئے۔ غرض اسی طرح سے جبرائیل پھر گئے اور میکائیل اور اسرافیل
علیہما السلام سے بھی یہ کام انجام کو نہ پہنچا۔ تب عزرائیل کو بھیجا انکو بھی زمین نے منع کیا
انہوں نے نہ مانا اور کہا۔ کہ جسکی قسم دیتی ہے میں اسی کے حکم سے آیا ہوں۔ میں اسکی
نافرمانی نہیں کرونگا تجھکو لے ہی جاؤنگا۔ پس عزرائیل ہاتھ نکال کر ایک مٹھی خاک اُسی
سرزمین سے لیکر عالم بالا پر چلے گئے اور عرض کی خداوند تو دانا و بینا ہے میں نے یہ حاضر کیا ہے
تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عزرائیل میں اس خاک سے زمین پر ایک خلیفہ پیدا کرونگا
اور اسکی جان قبض کرنیکے لئے تجھی کو مقرر کرونگا تب عزرائیل نے معذرت کی کہ یارب تیرے بندے
مجھے دشمن جانینگے اور گالیاں دینگے جناب باری نے فرمایا اے عزرائیل تو غم مت کر
میں خالق مخلوقات کا ہوں ہر ایک کی موت کا سبب گردانونگا اور ہر شخص اپنے اپنے مرض
میں گرفتار رہیگا۔ تب تجھکو دشمن نہ جانیگا۔ کسیکو درد میں مبتلا کروں اور کسیکو تپ میں
اور کسیکو پانی میں غرق کرونگا۔ بعدہٗ حکم الٰہی سے فرشتوں نے وہ مشت
خاک مابین طائف اور مکہ معظمہ کے رکھدی پس باران رحمت کا برسا تب دو برس
میں وہ خاک گل ہوئی اور چوتھے برس میں صلابہ ہوئی اور چھٹے برس میں فخار ہوئی
اور آٹھویں سال میں آدم کی صورت بنی تو ایک دن ابلیس ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ
اپنے لے کر آدم کے پاس آیا دیکھا تو قالب آدم کا خاک پر پڑا ہوا ہے اس نے بچشم
حقارت اس کی طرف نظر کی اور ایک دن فرشتوں نے عزازیل کو کہا کہ اس خاک سے
خلیفہ خدا کا پیدا ہوگا وہ بولا سچ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اس صورت کو میرا فرمانبردار کردیگا
تو میں اسکو ہلاک کرونگا اور اگر مجھے اسکا فرمانبردار کریگا تو میں اسکی فرمانبرداری نہ کرونگا

اور عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن ابلیس علیہ اللعنۃ قالب میں آدم علیہ السلام کے داخل ہو کر ناف تک پہنچا تھا بسبب گرمی آتش کے وہاں سے نکل آیا اور اسکے سبب حسد و بغض و دشمنی ان سے زیادہ ہوئی اور اپنے منہ کا تھوک انکے قالب پر ڈال کر چلا گیا اور حق تعالےٰ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے آب دہن ابلیس علیہ اللعنۃ کا کالبد سے آدم کے لے کر کتا اور گِل باقی سے آدم کے درخت خرما پیدا کیا اور عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ جان پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قندیل میں عرش معلےٰ پر تسبیح پڑھتی تھی قطرۂ عرق مصطفےٰ کا وہاں سے ٹپک کر اس جگہ میں گر پڑا جہاں اب تربت منورہ خاتم الانبیاء ہے اور حکم الٰہی سے جبرئیل علیہ السلام نے اس خاک پاک کو مشک اور عنبر سے ملا کر معطر کر کے پیشانی پر آدم علیہ السلام کی مل دیا تب آدم علیہ کا نور اسکے ملنے سے دوچنداں ظاہر ہؤا بعد اسکے جب چالیس دن گذرے خلقت روح آدم علیہ السلام کی ہوئی۔ اس وقت رب جلیل کیطرف سے فرمان آیا کہ اے جبرئیلؑ میکائیل اسرافیل جان آدم کی اسکے قالب میں پہنچا دو ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جان آدم کی ایک طبق نور میں رکھکر اور طبق پوش نور سے ڈھانک کر آدم علیہ السلام کے سر پر لا رکھا پھر وہ طبق پوش انکی جان سے اٹھایا اور تمام ملائک ساتوں آسمان کے دیکھنے کو آئے کہ جان آدم کی قالب میں کیونکر جاتی ہے اسکو دیکھیں اور یہ آواز آئی اَیُّھَا الرُّوْحُ اُدْخُلْ فِیْ ھٰذِہِ الْجَسَدِ ترجمہ اے جان آدم اس قالب کے اندر جا تب سات مرتبہ انکی جان پاک نے اطراف میں انکے قالب کے گشت کیا اندر نہ جا سکی اور عرض کی یا خالق میں جسم نورانی رکھتی ہوں اور یہ قالب اندھیر اکثیف ہے میں کیوں کر جاؤں پھر یہ آواز آئی اُدْخُلْ کَرْھًا وَّاخْرُجْ کَرْھًا ترجمہ اے جان آدم داخل ہو تن میں نفرت سے اور نکل آتن سے بہ نفرت اسی وقت جان پاک آدم کی ناک کی راہ سے داخل ہو کر چاروں طرف دماغ کے پھرنے لگی جب آدم نے آنکھیں اپنی کھولیں فورًا جان انکے دماغ سے حلق آرہی اور حلق سے سینے میں اور سینے سے ناف

تک پہونچی جب وہ گل گوشت پوست ہڈی رگ اور آنت ہوگئی۔ بعدہٗ آدم نے اللہ کی قدرت سے ہاتھ کو زمین پر ٹیک کر اُٹھنے کا قصد کیا اسمیں فرشتے بول اٹھے کہ یہ بندہ شتاب کار ہوگا کہ اب تک آدھا تن اسکا گل ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ط پیدا کیا گیا انسان اُتاؤ والا یعنی شتاب کار اور آدم نے اپنے سارے بدن پر نظر کر کے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کس چیز سے بنایا اور جان آدم کی جوڑوں اور بندوں میں مانند ہوا کے رگوں میں اور گوشت اور پوست میں سارے بدن کے پھری تھی تب حق تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا کہ دماغ آدم علیہ السلام کا سہلاویں اور پیشانی انکی ملیں اور ایسا ہی ہوا تب جان اُنکی گوشت اور پوست اور رگوں قرار پذیر اور مستحکم ہوئی فی الفور چھینک آئی آدم بالہام خدا تعالیٰ کے کلمہ الحمد للہ زبان پر لائے جواب اُسکا رب العلمین سے یرحمک اللہ ارشاد ہوا اسی لئے اس کا جواب ہوا جو کوئی چھینکے اور الحمد للہ پڑھے تو سامع پر واجب ہے کہ یرحمک اللہ کہے بعد اسکے جناب باری سے جبرائیل کو ارشاد ہوا۔ کہ وہ چھینک لے کر اس سے ایک بندہ عیسےٰ بن مریم پیدا کرونگا۔ اور جب آدم خاک سے اُٹھے حقتعالیٰ کے حکم سے ایک تخت مکلل پر بہشت میں چالیس میل کا زر و زیور جواہر سے اور حلہ و تاج زرین پہن کر جا بیٹھے اور نور انکی پیشانی کا عرش تک چمکتا رہا اور وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تب جناب رب العلمین کا حکم ہوا کہ جمیع ملائک آدم کو سجدہ کریں اور وہ سجدہ تعظیم کا تھا نہ عبادت کا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ط جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا سب نے مگر ابلیس نے نہ سجدہ کیا اور تکبر کیا اور تھا وہ منکروں میں سے فرشتوں نے جب سجدے سے سر اٹھایا وہاں ابلیس کو کھڑا ہوا دیکھا اور معلوم کیا کہ وہ ابلیس ہے جس نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ فرشتے سب سجدے میں آگئے پس سجدہ اوّل حکم کا تھا۔ اور ثانی شکر کا تھا تب حضرت رب العلمین نے ابلیس کو فرمایا قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ط ترجمہ اے ابلیس

اے ابلیس تجھ کو کیونکر انکار ہوا کہ سجدہ کرے تو اس چیز کو جو میں نے بنائی دونوں ہاتھوں سے یہ تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے میں ابلیس نے کہا۔ قولہ تعالےٰ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ○ ترجمہ۔ وہ بولا میں بہتر ہوں اس سے کہ مجھکو بنایا تو نے آگ سے اور اوسکو بنایا مٹی سے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں سجدہ کیا ہے تجھکو پھر دوسرے کو کیونکر کروں تب اللہ تعالےٰ نے فرمایا اس سے قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ یہاں سے کہ تو مردود ہوا۔ اور تجھکو میری پھٹکار ہے یعنی لعنت ہے قیامت کیدن تک علمائے اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نکل جا ایمان سے اور بعضوں کے نزدیک نکلجانے سے مراد یہ ہے۔ کہ فرشتے سے نکل کر ابلیس کی صورت میں ہو جا تب غضب الٰہی سے اسکی صورت بدل گئی اور آنکھیں اسکی سینے پر آگئیں جو اسکی طرف دیکھتے تو کہتے یہ خدا کی درگاہ سے راندا گیا اور ملعون اور مردود و مخذول ہوا اسوقت شیطان لعین نے زبان اپنی کھولی اور کہا اے پروردگار تو نے مجھے مخذول و مردود کیا آدم کے لئے یہ شامت میری تھی تب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ابلیس تو اپنے نوشتے کیطرف دیکھ جب دیکھا تو یہ لکھا تھا جو بندہ خدا کا حکم نہ مانے سزا اسکی لعنت ہے۔ اس نوشتے کو اپنے پڑھکر خجل و مایوس ہوا اور کہا قولہ تعالےٰ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ۔ ترجمہ شیطان بولا اے رب۔ مجھکو ڈھیل دے جس دن تک مردے زندہ ہوں اور دوسری عرض یہ ہے کہ گوشت اور پوست اور رگوں میں آدمیوں کے مجھے دخل دے اور انکے دیدوں سے مجھے محجوب رکھ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ترجمہ تجھکو ڈھیل ہے۔ اسوقت کے دن تک جو معلوم ہے جب مراد اسکی حاصل ہوئی کمیں گاہ میں آدمی کی جان بیٹھا اور تاک میں رہا پھر کہا شیطان نے قولہ تعالیٰ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ۔ ترجمہ ابلیس نے کہا قسم ہے تیری عزت کی میں گمراہ کرونگا ان سب کو مگر جو بندے ہیں تیرے ان میں چنے ہوئے پس حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ فَالْحَقُّ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ ٹھیک بات یہ ہے اور ٹھیک ہی کہتا ہوں میں مجھکو بھرنا ہے دوزخ تجھ سے اور ان سب سے جو تیری راہ پر جائینگے بعدہٗ جناب باری کے حکم سے تخت آدم کا فرشتوں نے جنت الفردوس میں لا رکھا اور سب نعمتیں جو حق تعالیٰ نے انکو عنایت کی تھیں لیکے ساتھ بھی انکو قرار و تسلی نہ تھی کیونکہ آرام و تسلی ہر کسیکو اپنے ہم جنس سے ہوتی ہے اور اس عالم تنہائی میں کوئی ہم جنس انکا نہ تھا اور خالق کی مرضی یہی تھی۔ کہ انکا جفت و ہمسر پیدا کرے۔ کیونکہ بے جفت و بے مثل و بے مانند و بے حاجت سوا خدا کے کوئی نہیں جب وہ بیقرار ہوئے تب حق تعالیٰ نے انکو خواب میں ڈالا وہ ایسے سوئے کہ نہ نیند آئی نہ بیدار ہوئے اس صورت میں خالق نے جبرئیل سے ایک ہڈی بائیں پہلو سے ان کے نکلوائی اور اس سے انکو درد و الم نہ پہنچا تھا اگر پہنچتا تو ہرگز محبت عورتوں کی دل میں مردوں کے نہ ہوتی اس ہڈی سے حوّا کو بنایا خوبصورتی و نیک روئی و ملاحت و حسن و جمال اور جو کچھ کہ خوبیاں جہان کی عورتوں میں تھیں تمام تر حق سبحانہٗ تعالیٰ نے انکو بخشیں اور زیرکی و شرم اور مہر و شفقت کمال انکو دی اور حلۂ زرّین بہشت کے لاکر انکو پہنائے اور تاج زرین انکے سر پر رکھکر تخت زریں پر بٹھلایا بعد اسکے آدم کو نیند سے بیدار کرکے حوّا کیساتھ جلوہ دیا آدم علیہ السلام نے حوّا کو اس طرح دیکھکر بے اختیار چاہا کہ ان پر دست انداز ہوں۔ تب حضرت الٰہی سے آواز آئی اے آدم خبردار اسے مت چھو بے نکاح اسکی صحبت حرام ہے۔ تب آدم نے انسے نکاح کرنیکی خواستگاری کی بعدہٗ حق تعالیٰ نے آدم کا نکاح حوّا کیساتھ کر دیا اور فرمایا سراپردے اور حجلے جتنے ہیں لگائے جاویں اور طبق زر و مروارید اور جواہرات نثار کئے اور ساتوں آسمانوں کے فرشتے سب درخت طوبےٰ کے نیچے آ حاضر ہوئے بعدہٗ تعالیٰ نے وہ خطبہ سب اُٹھوں اور ثناء اپنی آپ انکو سنادی اَلْحَمْدُ

ثَنَائِيْ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ وَالْخَلْقُ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ وَالْاَنْبِيَاءُ رُسُلِيْ وَاَوْلِيَائِيْ وَمُحَمَّدٌ

حَبِيْبِيْ وَرَسُوْلِيْ خَلَقْتُ الْاَشْيَاءَ لِيَسْتَدِلَّ بِهَا عَلٰى وَحْدَانِيَّتِيْ اَشْهَدُ وَاَمْلَائِكَتِيْ

وَسُكَّانَ سَمٰوَاتِيْ وَحَمَلَةَ عَرْشِيْ قَدْ زَوَّجْتُ اَمَتِيْ حَوَّاءَ وَاٰدَمَ بَدِيْعَ

فِطْرَتِيْ وَصَنِيْعَ قُدْرَتِيْ وَصَدَاقُ اٰدَمَ لِحَوَّاءَ تَسْبِيْحِيْ وَتَنْزِيْهِيْ وَتَهْلِيْلِيْ

تقدیسی وہی شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ یا آدم یا حوّا اُدخلا

جنتی وکلا ثمرتی ولا تقربا ھٰذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین وسلام علیکما ورحمتی وبرکتی ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے نکاح میں آدم اور حوا علیہما السلام کے یہ ثنا پڑھی اور کہا حمد میری ثنا ہے اور بزرگی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے اور مخلوقات کل میرے غلام اور لونڈیاں ہیں اور انبیا میرے رسول اور اولیا ہیں اور محمدؐ میرا حبیب اور رسول ہے اور پیدا کیا میں نے کل شے کو تا اینکہ گواہی دیویں میری وحدانیت کو اور گواہ رہیں میرے فرشتے سب اور آسمان کے رہنے والے سب اور عرش کے اُٹھانیوالے بتحقیق میں نے نکاح باندھ دیا آدمؑ و حوّا کا ساتھ اپنی بدیع فطرت اور صنیع قُدرت کے اور آدم کا صداق حوّا کے نکاح میں میری تسبیح و تنزیہ اور تہلیل اور تقدیس ہے نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے ایسا خدا کہ واحد ہے نہیں کوئی اس کا شریک اے آدم تم اور تمہاری عورت جنت میں جا رہو اور کھاؤ وہاں کے سب میوے محفوظ ہو کر اور نہ جاؤ اُس درخت کے پاس کہ پھر تم بے انصاف ہوگے اور سلام میرا تم پر

ہوجیو اور رحمت اور برکت ۔ بعدہٗ آدم نے خوشنائی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ ترجمہ میں تسبیح پڑھتا ہوں اور حمد کرتا ہوں واسطے اللہ کے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے توانائی اور قدرت کسی کو سوائے اللہ کے ایسا اللہ تعالیٰ جو بڑا بزرگ ہے اللہ جلشانہٗ نے جب خطبہ خوانی سے نکاح آدم کے فراغت کی فرشتے سب خوشیاں کرنے لگے اور مبارکبادیاں دینے لگے اور زر و جواہر نثار کئے پس جب آدم علیہ السلام نے قصد مباشرت کا کیا حوّا کے ساتھ دہیں آواز آئی اے آدم خبردار جب تک کہ ادائے دین مہر حوا نہ کروگے تب تک وہ تم پر حلال نہ ہوگی ۔ آدم نے کہا الٰہی میں کہاں سے ادا کروں ۔ فرمایا کہ دس دفعہ درود حضرت محمد مصطفےٰ پر پڑھ آدم یہ نام برگزیدہ سنتے ہی مشتاق دیدار کے ہوئے خدا کا حکم ہوا کہ تو ناخن دست پر اپنے دیکھ جب آدم نے دیکھا صورت محمد مصطفےٰ صلعم کی معلوم ہوئی تو مہر فرزندی اور شفقت پدری دل میں زیادہ ہوئی تب آدم نے شوق

سے حضرت پر دس دفعہ درود پڑھا اور اُنکی رسالت پر ایمان لائے تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اے آدم یہ دس دفعہ درود جو تونے پڑھا اتنا مرتبہ رکھتا ہے کہ اسکی برکت سے سب نعمتیں
بخشیں اور حوّا کو تجھپر حلال کیا میں نے بعدہٗ حق تعالیٰ نے فرمایا وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ
وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
ترجمہ اے آدم تو جنت میں جا اور جورو تیری بھی اور کھاؤ اس میں سے محفوظ ہو کر جہاں چاہو
اور نزدیک مت جاؤ اُس درخت کے پھر تم بے انصاف ہو گے۔ مروی ہے کہ جڑ اس درخت
کی چاندی اور ڈالیاں سونے کی اور پتیاں زبرجد سبز کی تھیں آدم نے جب
اس درخت کی طرف نظر کی نہایت خوش وضع اور خوبصورت دیکھا۔ کہا کہ سبحان اللہ
کیا خوبصورت درخت ہے۔ حق تعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اسکو میں نے تجھے بخشا مگر اس سے
میوہ مت کھا تب وہ بولے الٰہی جب تونے میرے تئیں بخشا کھانے سے مجھے کیوں منع
فرمایا تب حکم الٰہی ہوا کہ آدم تو مہمان ہے میرے گھر کا اور وہ درخت ہے تیرا۔ بعید ہے کہ مہمان
میل ہو کر کھا جاوے گھر کا بعدہٗ ایک طرف سے آواز آئی اے آدم گندم مت کھا اور ایک جانب
سے آواز آئی اے گندم تو آدم کے پاس جا اور ایک طرف سے آواز آئی اے آدم صبر کر اور
ایک طرف سے آواز آئی اے صبر تو آدم کے پاس مت جا اور ایک سُو سے صدا آئی اے
ابلیس تو حوّا کو اکسا اور خواہش دلا پس قضا نے کہا کہ الٰہی اسکا کیا سبب ہے حکم ہوا کہ
اس میں مجھ کو کچھ بھید ہے اس باغ سے باغ دنیا میں انہیں بھیجونگا تو قدرت میری ظاہر ہو
اور مرتبہ زیادہ ہو اور کہا گیا اے نمرود تو ابراہیم کو آگ میں ڈال اور اے آتش تو مت جلا اے
ابلیس تو تلقین کر پھر قضا نے عرض کی حکم ہوا کہ مجھے اس میں کچھ سر ہے مگر آتش کو ساتھ
ریحان کے بدل کر دونگا تا خلق میں میرا دوست پیدا ہوا اور کہا گیا اے مومنو تم معصیت
سے باز رہو اور اے شیطان تو انکو جلوہ دے اور کہا اے دنیا تو دل میں بندوں کے شیریں رہ
اور اے بندو تم دنیا سے دور رہو۔ تاکہ جفا کو ساتھ وفا کے بدل کروں کہ رحمت اور مغفرت
میری زیادہ ہو انصاف کے دن اور کہتے ہیں کہ بہشت میں چار چیزیں نہیں ہیں بھوک پیاس
بے ستری دھوپ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ لَکَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰی ۵

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ترجمہ تجھکو یہ ملتا ہے کہ نہ بھوکا ہو تو اس میں نہ ننگا اور کہ نہ پیاسا ہو اس میں اور نہ دھوپ کا صدمہ پاوے اے آدم ہوشیار ہو شیطان کے مکر و فریب سے کہ وہ تیرا دشمن صاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَقُلْنَا يَا آدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ ٥ ترجمہ پھر کہدیا ہم نے اے آدم یہ دشمن ہے تیرا اور تیرے جوڑے کا سو نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے آدم نے جب دیکھا کہ بہشت کے سب دروازے مسدود ہیں امین ہوئے اس سے کہ شیطان دنیا میں ہے میں ہوں بہشت میں اور مجھ سے اس سے کیا لاگ ہے جو مجھے بہشت کے اس درخت کا میوہ کھلا کر جسکے پاس جانے سے خدا نے مجھے منع کیا ہے گنہگار کریگا مکر و فریب سے اسکے میں بے پرواہ ہوں یہ کہا پس ایک روز ابلیس لعین نے قصد کیا آدم کے پاس بہشت جانیکا اور وہ تین اسم اعظم خدا کے جانتا تھا۔ انہیں پڑھکر سات بارہ طبق آسمان کے طے کر کے بہشت کے دروازے پر جا پہنچا بہشت کے دروازے مسدود دیکھکر تصور و خیال کرتا رہا کہ کس حیلے بہشت کے اندر جانا چاہیے اتفاقاً ایک طاؤس کنگرے پر بہشت کے بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھا کہ وہ اسم اعظم پڑھتا ہے طاؤس نے پوچھا تو کون ہے اسنے جواب دیا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں سے خدائے تعالیٰ کے طاؤس بولا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو شیطان نے کہا اَنْظُرُ الْجَنَّةَ یعنی میں بہشت کو دیکھتا ہوں اور اندر جانا چاہتا ہوں طاؤس نے کہا مجھے خدا کا حکم نہیں کہ کسیکو جنت میں لیجاؤں جب تک کہ آدم بہشت میں ہیں شیطان بولا تو مجھے بہشت میں لے جا تو ایک ایسی دعا تجھے سکھاؤں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے اور عمل کرے تو تین چیزیں اوسکو حاصل ہونگی ایک تو وہ بوڑھا نہ ہوگا اور نہ مریگا اور جنت میں ہمیشہ رہیگا ابلیس نے اس دعا کو پڑھا اور پڑھکر کنگرے سے بہشت کے دروازے پر دونوں آئے اور طاؤس نے یہ ماجرا سانپ کو سنا دیا اس بات کو سنتے ہی خوف سے دروازے بہشت کے بند کر کے اپنے سر کو باہر نکال کر ان سے پوچھنے لگا کہ تو کون ہے کہاں سے آیا جو یہاں بیٹھا ہوا اسم اعظم پڑھتا ہے۔ وہ بولا میں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں حق تعالیٰ کے سانپ نے کہا وہ دعا مجھے سکھا

شیطان نے کہا بشرطیکہ تو مجھے بہشت میں لیجاوے سانپ بولا کہ مجھے خدا کا حکم نہیں ہے کہ کسیکو بہشت میں لیجاؤں جب تک کہ حضرت آدم بہشت میں ہیں۔ ابلیس نے کہا کہ میں قدم اپنا بہشت میں نہ رکھونگا تیرے منہ کے اندر رہونگا اس سے باہر نہ نکلونگا تب سانپ نے اپنے منہ کو پھیلا دیا ابلیس لعین اسکے منہ کے اندر جا گھُسا تب اسکو بہشت میں لے گیا اور دروازے بہشت کے بند کردیئے بعدہٗ شیطان نے کہا تو مجھکو اس درخت کے پاس لے جا کہ جسکے کھانے سے اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو منع فرمایا ہے۔ جب ابلیس کو اس درخت کے پاس پہنچایا تب وہ ملعون مکرو فریب سے اپنے سانپ کے منہ کے اندر رونے لگا۔ جو شخص کے پہلے نفاق سے رویا وہ شیطان لعین تھا اور اسکی آواز سنکر بہشت کی حوریں اور غلمان سب کے سب مجتمع ہوئے اور کہنے لگے ہم سب نے یہ آواز سانپ کے منہ سے کبھی نہیں سنی تھی اور سانپ سے حوا پوچھنے لگیں کہ تو کس لئے روتا ہے شیطان نے کہا میں اسلئے روتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمکو بہشت سے نکالیگا کیونکہ تمکو اس درخت کے میوہ کھانیسے منع کیا ہے۔ مگر جو اس درخت کے میوے کھائیگا وہ بہشت میں رہیگا نکالا نہیں جائیگا اور کہا قول تعالیٰ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ترجمہ کہا شیطان نے اے آدم میں بتاؤں تجھکو درخت کہ جس سے زندگی ویدلے اور بادشاہی پرانی نہ ہو اور بولا قسم خدا کی میں سچ کہتا ہوں تمہاری بدی نہیں چاہتا ہوں بلکہ نصیحت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ترجمہ اور شیطان نے انکے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں پس کھینچ انکو فریب سے پہلے جس نے جھوٹی قسم کھائی سو ابلیس لعین تھا پس حوا نے اس کے قسم کھانے سے یقین کیا کہ یہ سچ کہتا ہے۔ تب اس سے فریب کھا کر اس درخت پر ہاتھ بڑھا تین دانے گندم کے لئے ایک تو آپ نے کھایا اور دو دانے آدم کیلئے لائیں معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ جب حوا نے گندم خوشے سے توڑ لئے خوشے کی جگہ سرخ ہوئی اور ایک قطرہ خون اس سے ٹپکا تب اللہ تعالیٰ نے اپنی قسم کھاکر فرمایا کہ تمہاری بیٹیوں کو قیامت

تک ہر مہینے میں ایک مرتبہ خون سے آلودہ کرونگا اور اپنے درخت کی داد تجھ سے اور
تیری بیٹیوں سے لونگا پس آدم بہشت میں جب تخت پر جا بیٹھے گندم خود بخود نزدیک
اُنکے آ موجود ہوا۔ جب بوئے شیریں اوسکی حضرت کو معلوم ہوئی تب حضرت نے تخت
سے کہا کہ تو یہاں سے مجھے دور لیجا کے رکھ کہ اسکے کھانے سے مجھے اللہ تعالے نے
منع فرمایا ہے تب تخت نے انکو بارہ ہزار سال کی راہ میں وہاں سے لیجا کر رکھا جب
وہ تخت سے نیچے اُترے تو وہاں بھی گندم جا موجود ہوا غرض جہاں کہیں آدم جا بیٹھتے
وہاں گندم بھی جا موجود ہوتا خبر ہے کہ اسیطرح تخت نے انکو ہزاروں برس کی راہ میں
لیجا کر رکھا وہاں بھی گندم جا پہنچا بعدہ گندم کہنے لگا اے آدم جو کچھ خدا نے مقدور کیا ہے
سو پہنچیگا اگر تم لاکھوں برس کی راہ میں جا رہو گے پھر وہاں سے کہاں گذر ہے ؎

چو آمد قضا و مکروش حذر قضاء برہ گردد ہ عقل و بصر
ہر آنچش خداوند براند قلم رسد بر سر بندہ از بیش و کم

حاصل کلام حوا آدم علیہ السلام کے لئے دو دانے گندم کے لے گئیں وہ بولے یہ کیا چیز ہے
حوا نے کہا یہ پھل اس درخت کا ہے۔ کہ جسکے کھانے سے ہمیں خدا نے منع فرمایا تھا
اس سے میں نے ایک دانہ کھایا اور دو دانے تمہارے لئے لائی ہوں آدم ع نے
کہا کہ اس میں کیا لذت ہے۔ وہ بولیں کہ حلاوت و شیریں ہے۔ حضرت نے فرمایا
میں نہیں کھاؤنگا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے اور تجھ سے عہد ہے۔ کہ اس درخت سے میوے
نہ کھانا اور حق تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ
وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝ ترجمہ اور ہم نے عہد کر دیا تھا آدم کو اس سے پہلے پھر بھول
گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت حوا جب مایوس ہوئیں آدم کو دانے کھلانے
سے پہلے ایک پیالہ شراب بہشت سے لاکر پلا دیا بیہوش ہو کر اُن سے دو دانے گندم
کے لے کر کھا گئے اور عہد شکنی کی ہنوز دانے نیچے حلق کے نہیں اُترے تھے
کہ تاج انکے سر سے اُڑ گیا اور تخت سے گر پڑے اور دونوں ننگے ہو گئے جیسا کہ
باری تعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ

عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۵ ترجمہ پھر جب چکھے درخت سے دونوں نے میوے اور
ظاہر ہوئیں شرمگاہیں انکی اور لگے جوڑنے بہشت کے پتے جس درخت کے پاس پتے کیلئے جاتے
تھے تو وہ نہ دیتا تھا جب درخت انجیر کے پاس دونوں گئے تو اس نے سر جھکا دیا اور
کہا کہ خُذْ مِنِّی وَرَقًا یعنی تم لو پتے مجھ سے اور ستر کو اپنے ڈھانکو آخر اس سے لیکر
ڈھانکا اور درخت عود سے بھی لے کر ستر اپنا چھپا دیا بعدہٗ جناب باری سے آواز آئی
اے انجیر کے درخت تو نے ان کیساتھ سلوک کیا میں نے تجھ سے خرابی و خستگی دور
کرکے یہ لذت دی کہ اگر ستر دفعہ کوئی تجھکو چاہے وہ نئی نئی لذت تجھ سے اوٹھاوے
اور درخت عود پر خطاب ہوا اے عود سب کے پاس میں نے تجھے عزیز کیا کہ آگ پر دھر کر
تجھ سے خوشبو لیویں بعدہٗ بہشت کے باشندے آواز دینے لگے کہ آدم و حوّا دونوں
خدا کی درگاہ میں عاصی ہوئے اور دیوانوں کیطرح بہشت میں بھٹکتے پھرتے ہیں اللہ کی
درگاہ سے تین بار اونکی پکار ہوئی جواب اسکا کچھ نہ دیا تب جبرائیل انکے پاس گئے اور
بولے اے آدم تجھے تیرا رب بلاتا ہے تب آدم نے کہا لبیک یارب ہم تجھ سے
شرمندہ ہیں قولہ تعالےٰ وَنَادٰهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵ ترجمہ اور پکارا ان کو ان کے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا
تمکو اس درخت سے اور کہا تھا تمکو کہ شیطان تمہارا دشمن صاف ہے تب آدم و حوا دونوں
روتے ہوئے کہنے لگے۔ جیسا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا
وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵ ترجمہ آدم و حوّا نے کہا اے رب ہمارے ہمنے خراب کیا
اپنی جان کو اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ہوجاویں نامراد اور اللہ تعالےٰ
نے فرمایا قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ
ترجمہ کہا تم اترو ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین پر ٹھہرنا ہے۔ اور کام
چلانا ایک وقت تک اور کہا اسی میں جیوگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے
نکالے جاؤگے یہ مضمون کلام اللہ کا ہے تب فرمان رب العلمین کا جبرائیل کو
ہوا کہ آدم اور حوّا اور سانپ اور شیطان اور طاؤس ان سب کو بہشت سے نکالکر

دنیا میں ڈال دو وے آدم کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا وے اس بات کو سنتے ہی گھبرا گئے اور بہشت کی جدائی سے زار وزار رونے لگے آخر ایک ٹکڑا لکڑی کا مسواک کیواسطے وہاں سے لیا اور وہ لکڑی پشت بہ پشت انکے خاندان میں چلی آئی یہاں تک کہ موسیٰ کے ہاتھ کا عصا بنا پس آدم و حوّا اور مور اور سانپ اور شیطان مردود ان پانچوں کو بہشت سے نکالکر اوّل آدم کو سراندیپ میں کہ ہندوستان کا ایک جزیرہ ہے ڈالا اور حوّا کو خراسان میں اور طاؤس کو سیستان میں اور سانپ کو اصفہان میں اور شیطان علیہ اللعنۃ کو کوہ دماوند میں ڈالا اسوقت سانپ کے چار ہاتھ اور پاؤں مثل شتر کے تھے بباعث واقعہ ہونے اس ماجرے کے اللہ تعالےٰ نے اس سے لئے تاکہ وہ پیٹ کے بل چلے اور خاک چھانے اور کھاوے اور آدم کو جب سراندیپ میں ڈالا وہ اپنے گناہ سے چالیس برس تک روتے رہے اور دوسری روائت ہے کہ تین سو برس روتے رہے۔ایسا کہ آب چشم سے انکے نہریں جاری ہوئیں اور کنارے پر نہروں کے درخت خرما اور لونگ اور جائفل پیدا ہوا اور حوّا کے آنسو سے مہندی اور وسمہ اور سُرمہ پیدا ہوا اور جو قطرات انکے آنسو کے دریا میں گرے اس سے مروارید پیدا ہوئے تاکہ اُنکی لڑکیوں کے زیورات بنیں ایک روز جبرائیل ؑ آدم کے پاس آئے اور کہا کہ اے آدم قبل موت اپنی کے حج کر لے وہ موت کی خبر سُنتے ڈرے اور اُٹھہ کھڑے ہوئے اور قصد حج کا کیا جسجگہ پر قدم انکا جاتا وہاں گاؤں اور بستی ہوئی اور جہاں کہیں منزل کی انکے قدم کی برکت سے وہاں شہر بسا اور بعضے علما نے روایت کی ہے۔کہ مکہ معظمہ تک آدم کے تیس قدم ہوئے تھے اور جب وہ مکے کے نزدیک پہنچے سب فرشتے وہاں سے حضرت کے پاس آئے اور کہا یا آدم دو ہزار برس ہوئے کہ ہم اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور اس وقت اس کعبہ کا نام بیت المعمور تھا اور اندر باہر اسکے ظاہر تھا اور اسکے اوپر خیمہ زبرجد کا تھا۔اور طنابیں اوسکی سونے کی تھی اور جو میخیں اسکی تھیں آج وہ ستون ہیں۔اور حرم شریف میں داخل ہیں اور جو شکار اسمیں

پناہ لیوے مارنا اسکا حرام ہے اور آدم علیہ السلام میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کے واسطے جب بیٹھے حوّا کو دیکھا کہ جدے کیطرف سے آتی ہیں انہوں نے اٹھکر انہیں گودی میں اٹھالیا۔ اور دونوں زار زار رونے لگے۔ چنانچہ رونے سے ان کے آسمان کے فرشتے بھی روئے پس دونوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدائے تعالےٰ نے حجاب کو انکے آنکھوں سے اٹھالیا تب انہوں نے عرش کیطرف نظر کی جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ الخ ترجمہ پھر سیکھ لی آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں پھر متوجہ ہوا اس پر اور حق وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان اور ساق عرش پر یہ کلمہ دیکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب آدم نے کہا رب برکت سے اس کلمہ کی جو تیرے نام کیساتھ ہے گناہ ہمارے بخشدے اور توبہ ہماری قبول کر فی الحال جبرائیل علیہ السلام انکے پاس آئے اور کہا کہ حقتعالےٰ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تو بہشت میں اس نام کو شفیع لاتا تو ہرگز میں تجھکو دنیا میں نہ بھیجتا اور خبر ہے کہ موسیٰ مناجات میں یہ کہتے تھے یَارَبِّ هَلْ لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ لِلْجَنَّةِ حُرَّاسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حُرَّاسٌ فَقَالَ كَيْفَ دَخَلَ اِبْلِيْسُ وَغَرَّ اٰدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مُوْسٰى لَا تَسْئَلْ عَنْ قَضَائِيْ وَقَدْرِيْ ترجمہ ایک روز حضرت موسیٰ مناجات میں کہتے تھے۔ یارب بہشت میں دیواریں ہیں یا نہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہیں پھر کہا جنت کے دربان ہیں فرمایا ہیں تب موسیٰ نے کہا کہ ابلیس لعین کیونکر بہشت میں گیا اور آدمؑ کو فریب دیا فرمایا اے موسیٰ قضا و قدر میری سے تو مت پوچھ کہ مرضی میری یہی تھی اور باری تعالیٰ نے فرمایا فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ترجمہ پھر کھینچ لیا انکو فریب سے پس آدم جب حج سے فراغت کی حکم آیا اے جبرائیلؑ آدم کو وادی نعمان میں جو ایک میدان کا نام ہے لیجا کر اپنے پروں کو انکی پشت پر ملدے جب جبرئیل نے ملا تب ذریات بیشمار انکی پشت سے نکلیں اس طرح پر کہ تمام عالم انکی اولاد سے بھر گیا پس آدم بولے یہ سب کون ہیں جبرائیل نے فرمایا یہ سب تمہارے فرزند ہیں انہوں نے کہا کہ اتنی مخلوق کی گنجایش زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ہر ایک کا مورچے سے بیشتر نہیں ہے اس پر بھی زمین

ان سے بھر گئی تب آواز آئی اے آدم اُنکی تدبیریں نے آگے سے کر رکھی ہے آدم نے کہا کہ یارب العلمین کیا تدبیر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا بعضوں کو انکے آباؤں کے اصلاب میں اور بعضوں کو اُمہات کے ارحام میں کسیکو روئے زمین پر اور کسیکو زیر زمین رکھونگا پھر آدم نے کہا خداوندا میرے فرزندوں کے کیے فرماتے ہیں فرمایا کوئی مومن ہے کوئی کافر ہے۔ کوئی تونگر ہے اور کوئی فقیر ہے کوئی خوشحال ہے کوئی غمناک پھر کہا یہ سب مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم میں اس سے خوش ہوں جو میرا شکر کرے اسلیئے خوشحال کو غمناک اور تونگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا تاکہ شکر کریں پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ذریات آدم کی کھڑی ہوویں۔ صف باندھکر مشرق سے مغرب تک اسیوقت کھڑی ہوگئیں سب کی سب جو لوگ کہ داہنی طرف آدم کی کھڑے تھے سو سب کے سب مومن تھے ان کے آگے صف اوّل میں انبیاء پیچھے محمد مصطفےٰ کے کھڑے تھے اور جو لوگ بائیں طرف اُن کے کھڑے تھے وہ سب کافر اور صف اول میں اُن کے جبار اور متکبر تھے بعدہ امر الٰہی ہوا الستُ بربکم یعنی آیا نہیں ہوں میں رب تمہارا قالوا بلیٰ بولے سب سچ ہے تو ہے پروردگار ہمارا بعد اس کے حق تعالیٰ نے کہا سجدہ کرو تم اپنے ربّ کو پس جو لوگ کہ داہنی طرف آدم کے کھڑے تھے وہ سب کے سب سجدے میں گئے اور جو لوگ کہ بائیں طرف تھے اُن سبھوں نے سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اسجدوا یعنی سجدہ کرو تم اپنے رب کو جو لوگ بطرف راست تھے اُن میں سے سجدہ کسی نے کیا اور کسی نے نہ کیا اور جو کہ بطرف چپ تھے اُن میں سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا یہ حقیقت دیکھکر حضرت آدم نے جناب باری میں عرض کیا اے ربّ اس میں کچھ عجیب و غریب میں نے دیکھا۔ اس سے تو مجھے آگاہ کر کہ جو لوگ داہنی طرف میری کھڑے تھے پہلے حکم میں سب نے سجدہ کیا اور ثانی حکم میں ان میں سے بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا۔ اور جو قوم کہ بائیں طرف ہے اوّل حکم میں سجدہ نہ کیا ثانی میں بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا۔ اس میں کیا سرِ الٰہی تھا ندا آئی کہ اے آدم جس قوم نے کہ اوّل و آخر میں سجدہ کیا وہ مومن پیدا

ہونگے اور مومن مرینگے اور جنہوں نے اول و آخر میں سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہونگے اور
کافر مرینگے اور جنہوں نے اوّل حکم میں سجدہ کیا ثانی میں نہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے او کافر
مرینگے نعوذ باللہ من ذالک اور جس نے ثانی حکم میں سجدہ کیا اور اوّل میں نہ کیا سو
وہ کافر پیدا ہوگا۔ اور مومن مریگا قال ھٰؤلاءِ فی الجنۃ ولا اُبالی وھٰؤلاءِ فی النار ولا
اُبالی ترجمہ حق تعالےٰ فرماتا ہے اے آدم جو لوگ تیری داہنی طرف ہیں سب بہشتی ہیں اس سے
مجھے کچھ پرواہ نہیں اور جو کہ بائیں طرف کھڑے ہیں سو دوزخی ہیں مجھے کچھ باک نہیں
اے آدم نہ اُنکی اطاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہے اور نہ انکی معصیت سے کچھ ضرر پس
ایک فرشتے کو حکم کیا کہ عہد نامہ یعنی عہد کا جو حکم فرمایا اسکے سوا اور دین قبول نہیں انہوں
سے لکھکر اپنے منہ میں رکھدے اس نے انہوں سے لکھکر اپنے منہ میں رکھا اللہ کے حکم
سے وہ فرشتہ پتھر ہوگیا وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے داہنے رکن میں رکھا گیا ہے۔ اب
اسکو حجر الاسود کہتے ہیں اور حاجی اسکو سب بوسہ دیتے ہیں پھر روز قیامت میں
وہی پتھر فرشتہ ہوگا۔ جس صورت پہ تھا اور ہر ایک کا عہد نامہ کھولا جائیگا جو
شخص اپنے عہد نامہ پر قائم ہوگا۔ اوسکو جنت ملیگی اور جو برخلاف ہے وہ دوزخی
ہوگا۔ اور حق تعالیٰ نے پیغمبروں کیساتھ روز میثاق میں کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ
مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ
بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا
مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ ٥ ترجمہ جب اللہ تعالےٰ نے نبیوں سے اقرار کیا جو کچھ میں
نے تمکو دی ہے کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے
تمہارے پاس آنے والے کو تو اس پر ایمان لاؤ گے۔ اور اسکی مدد کروگے حق تعالےٰ
نے فرمایا تم نے اقرار کیا۔ اور اس شرط پہ میرا ذمہ لیا۔ سب بولے ہم نے اقرار کیا۔
فرمایا تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں۔ پھر جو کوئی پھر جاوے
اس کے بعد تو وہی لوگ ہیں بے حکم اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر
ایک دوسرے کے میں بھی گواہ ہوں۔ تمادا پھر فرمایا

اے آدم تم شیث پر گواہ رہو اے شیث تم ادریس پر گواہ رہو اے ادریس تم نوح پر اے نوح تم ابراہیم پر اے ابراہیم تم اسماعیل پر اے اسماعیل تم اسحق پر گواہ رہیو اسی طرح عیسیٰ تک اور فرمایا اے پیغمبرو تم سب رسالت پر پیغمبر آخرالزمان کی گواہ رہیو۔ اور اپنی قوم کو وصیت کیجیو کہ انکی رسالت پر ایمان لاویں اور نصرت دیویں۔ اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا نبیوں کے مقدمے میں بنی اسرائیل سے اقرار لیا فائدہ یہود مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی ہمکو کہتا ہے کہ بندگی کرو اپنے رب کی ہم تو آگے سے ہی بندگی کرتے ہیں اس کی گروہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جسکو اللہ تعالیٰ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لاوے پھر کیونکر انکو یہہ بات سکھاوے۔ مگر تمکو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی جیسا کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں ہے اب میری صحبت سے پھر وہی کمال حاصل کرو +

قصۂ قبول توبہ آدم علیہ السلام

توبہ آدم بہ شفاعت محمد مصطفےٰ کے قبول ہوئی الہام ہوا اے آدم تم اور جو رو تمھاری سراندیپ میں جا رہو تو فرزند تمھارے پیدا ہوں سو آدم برضائے الٰہی ہندوستان میں آئے بود و باش اختیار کی ایکروز جبرئیل سات پارے لوہے کے لیکر انکے پاس آئے تاکہ اونکو آہنگری سکھلاویں۔ حاجت آگ کی ہوئی آواز آئی اے جبرئیل آگ مالک دوزخ سے مانگ لے۔ جب انہوں نے آگ لاکر آدم کو دی۔ گرمی اور تپش سے ہاتھ انکا جلا آدم نے زمین پر ڈالدی وہ آگ سات طبق زمین کو چھید کر پھر دوزخ میں جا رہی اور خبر ہے۔ اسی طرح سات دفعہ دوزخ سے آگ لائے پھر دوزخ میں جا داخل ہوئی۔ آواز آئی اے جبرئیل سات دریائے رحمت سے دہو کر اسے لا تب ٹھہریگی۔ اور کعب الاحبار نے لکھا ہے۔ کہ جب جبرئیل آگ لانے میں عاجز رہے۔ تب حق تعالےٰ کا

ارشاد ہوا آدم کو انہوں نے پتھر سے چقماق جھاڑ کر آگ نکال لی اور جبرئیل نے اونکو آہنگری سکھائی اور آلات کھیتی کرنیکے درست کئے۔ جبرئیل نے ایک جوڑا بہشت سے بیل کالا دیا اور بعضوں نے کہا ہے دو گائے عین البقر سے لادیں اور ایک مشت گندم بہشت سے لادیا اور کہا کہ تو اپنے ہاتھ سے زراعت کر کے اس سے اپنی غذا حاصل کر تب آدم نے وہ دانہ زمین پر چھیٹ دیا اور ہل جوتا۔ جب بیل کج چلنے لگا۔ تب حضرت نے اس پر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا اے آدم مجھکو تو کیوں مارتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا میں تو نہ پھنستا آدم نے اس بات کو سنکر غصے میں آکر اس بیل کو چھوڑ دیا۔ اور وہ چلے پھر جبرئیل انکے پاس آئے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے۔ آدم نے کہا کہ بیل نے مجھے سرزنش کی جبرئیل نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالے کی نافرمانی کریگا وہ رنج میں گرفتار رہیگا۔ اب تمکو رنج و عذاب برداشت کرنا ہے۔ تبھی نعمت کھاؤگے۔ پھر آدم نے دوسری دفعہ ہل جوتنا شروع کیا پھر بیل کجی کرنے لگا۔ پالان گردن کہ ہندی میں اوسکو جوا کہتے ہیں وہ نیچے کر لیا اور کھڑا ہو رہا پھر حضرت نے اسکو لکڑی ماری تب بیل نے روبروئے آسمان کیا اور رو یا پس آدم نے اوسکو دق ہو کر چھوڑ دیا اور چلے گئے پھر جبرئیل تشریف لائے اور کہا کہ کہاں جاتا ہے وہ بولے کہ بیل نے آزردہ ہو کر خدا کی درگاہ میں تضرع کیا جبرئیل نے کہا کہ خدائے تعالے نے تمکو سلام کہا اور فرمایا کہ تو نے بھی بہشت میں ایسا ہی کیا تھا اب اس وقت تم پر اذیت ہوگئی۔ اگر تم بیل پر سختی کروگے۔ پھر درست نہ ہوگا۔ تو جلد جا اپنے کام میں مصروف رہو میں بیلوں کی زبان پر مہر کردونگا۔ تاکہ وہ بات نہ کرسکینگے تب اچھی طرح سے ان سے کام لو پھر آدم کھیتی کرنے میں مشغول ہوئے۔ زمین پہ گیہوں چھینٹا وہ بار لایا اور پختہ ہوا۔ تب کاٹ لیا یہ سب سات گھڑی میں تیار ہوگیا زمین نے کہا اے آدم مجھے معاف رکھو کہ میں ضعیف ہوں۔ وگرنہ اس سے بھی جلدی تمکو گیہوں دیتی آدم نے جب گیوں کو ملکے صاف کر کے کھانا چاہا۔ تب جبرئیل نے فرمایا

کہ اول گیہوں کو پیس پاس کر پانی کیساتھ خمیر کر کے آگ میں سینک تب کھا حوا
نے ان سے تعلیم پا کر اپنے ہاتھ میں پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کر کے روٹی پکا کے
آدم کے سامنے لار کھیں آدم نے چاہا کہ کھاویں جبرئیل نے فرمایا کہ ذرا تامل کرو
آفتاب غروب ہونے دے کہ تو روزہ دار ہے۔ جب شام ہوئی آدم و حوا دونوں
نے ساتھ ملکر روٹی کھائی۔ پھر دوسرے روز جب اشتہاء کھانیکی ہوئی تو آدم
نے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر میرے نمود ہے۔ اور جلدی بڑھ گیا یہاں تک
کہ ہفت اندام انکے سیاہ رنگ ہو گئے۔ اور وہ ڈرے اور معلوم کیا شائد کہ یہ
مجھ پر دوسری ذلت آگئی جبرئیل نے فرمایا اے آدم روزہ رکھ آج کچھ مت کھا
کہ تیرے بدن کی سیاہی مٹ جاوے آدم نے اس دن کھانا نہ کھایا روزہ رکھا
تو کچھ بدن انکا سفیدی پر آیا پھر دوسرے دن جبرئیل تشریف لائے بولے اور
بھی دو روز تم روزہ رکھو۔ تو اللہ تعالےٰ تمکو شفائے کامل بخشے۔ اور ان روزوں کا نام
ایام بیض ہے۔ کہ تیرہویں چودہویں پندرہویں تاریخ ہر مہینے کی حضرت آدم پر اللہ تعالےٰ
نے فرض کیا تھا اور اس زمانے سے لیکر حضرت موسےٰ کے زمانے تک اسپر عمل تھا پس
جب حضرت آدم نے ہندوستان میں آکر مسکن کیا حوا حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک
بیٹی جنیں بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا وہ نہایت خوبصورت تھی۔ پھر حوا حاملہ ہوئیں
اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام ہابیل اور بیٹی کا نام غازہ رکھا مگر یہ خوبصورت نہ تھی
مروی ہے کہ حوا ایک سو بیس بار جنی تھیں ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں اور دوسری روایت
ہے کہ ایک سو اسی بار جنی تھیں۔ اور روایت کی گئی ہے کہ قابیل ماں کے بطن میں بہشت
میں تھے پیدائش اُن کی دُنیا میں ہوئی۔ اس واسطے کہ بہشت جائے پاک ہے نہ جائے
آلودگی خون کی جب ہابیل و قابیل دونوں بڑے ہوئے تب جبرئیل تشریف
لائے اور آدم علیہ السلام سے کہا کہ خدائے تعالےٰ نے تم پر سلام بھیجا اور کہا ہے کہ دونوں
بھائی کو دونوں بہن کے ساتھ یعنی قابیل کی بہن کو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کی
بہن کو قابیل کے ساتھ شادی کر دو۔ تب انہوں نے حال شادی کا اپنے

پناہ لیوے مارنا اسکا حرام ہے اور آدم علیہ السّلام میدان عرفات میں جبل رحمت پر آرام کے واسطے جب بیٹھے حوّا کو دیکھا کہ جدے کیطرف سے آتی ہیں انہوں نے اٹھکر انہیں گود ی میں اٹھالیا۔ اور دونوں زار زار رونے لگے۔ چنانچہ رونے سے ان کے آسمان کے فرشتے بھی روئے پس دونوں نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور خدائے تعالےٰ نے حجاب کو انکے آنکھوں سے اٹھالیا تب انہوں نے عرش کیطرف نظر کی جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ الآ ترجمہ پھر سیکھ لی آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں پھر متوجہ ہوا اس پر اور حق وہی ہے معاف کرنیوالا مہربان اور ساق عرش پر یہ کلمہ دیکھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب آدم نے کہا یا ربّ برکت سے اس کلمہ کی جو تیرے نام کیساتھ ہے گناہ ہمارے بخشدے اور توبہ ہماری قبول کر فی الحال جبرائیل علیہ السّلام انکے پاس آئے اور کہا کہ حقتعالےٰ نے تجھ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تو بہشت میں اس نام کو شفیع لاتا تو ہرگز میں تجھکو دنیا میں نہ بھیجتا اور خبر ہے کہ موسیٰ مناجات میں یوں کہتے تھے یَا رَبِّ هَلْ لِّلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حِيْطَانٌ قَالَ لِلْجَنَّةِ حُرَّاسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ حُرَّاسٌ فَقَالَ كَيْفَ دَخَلَ اِبْلِيْسُ وَغَرَّ اٰدَمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَامُوْسٰى لَا تَسْئَلْ عَنْ قَضَائِيْ وَقَدْرِيْ ترجمہ ایک روز حضرت موسیٰ مناجات میں کہتے تھے۔ یارب بہشت میں دیواریں ہیں؟ حق تعالےٰ نے فرمایا ہیں پھر کہا جنت کے دربان ہیں فرمایا ہیں تب موسیٰ نے کہا کہ ابلیس لعین کیونکر بہشت میں گیا اور آدمؑ کو فریب دیا فرمایا اے موسیٰ قضا و قدر میری سے تو مت پوچھ کہ مرضی میری یہی تھی اور باری تعالےٰ نے فرمایا فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ترجمہ پھر کھینچ لیا انکو فریب سے پس آدم نے جب حج سے فراغت کی حکم آیا اے جبرائیلؑ آدم کو وادی نعمان میں جو ایک میدان کا نام ہے لیجا کر اپنے پروں کو انکی پشت پر ملدے جب جبرئیل نے ملا تب ذرّیات بیشمار انکی پشت سے نکلیں اس طرح پر کہ تمام عالم انکی اولاد سے بھر گیا پس آدم بولے یہ سب کون ہیں جبرائیل نے فرمایا یہ سب تمہارے فرزند ہیں انہوں نے کہا کہ اتنی مخلوق کی گنجایش زمین پر کیونکر ہوگی اگرچہ جسم ہر ایک کا مورچے سے بیشتر نہیں ہے اس پر بھی زمین

ان سے بھر گئی تب آواز آئی اے آدم انکی تدبیریں نے آگے سے کر رکھی ہے آدم نے کہا
کہ یارب العٰلمین کیا تدبیر ہے حق تعالیٰ نے فرمایا بعضوں کو انکے آباؤں کے اصلاب
میں اور بعضوں کو اُمہات کے ارحام میں جیسے کہ کسیکو روئے زمین پر اور کسیکو زیر زمین رکھو نگا
پھر آدم نے کہا خداوندا میرے فرزندوں کے کیا کرتے ہیں فرمایا کوئی مومن ہے کوئی
کافر ہے کوئی تونگر ہے اور کوئی فقیر ہے کوئی خوشحال ہے کوئی غمناک پھر کہا یہ سب
مساوی ہوتے تو کیا خوب ہوتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم میں اس سے خوش ہوں
جو میرا شکر کرے اسلئے خوشحال کو غمناک اور تونگر کو درویش اور مطیع کو عاصی نہ کیا
تاکہ شکر کریں پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ذریات آدم کی کھڑی ہوویں۔ صف باندھکر
مشرق سے مغرب تک اسیوقت کھڑی ہو گئیں سب کی سب جو لوگ کہ داہنی طرف آدم
کی کھڑے تھے سو سب کے سب مومن تھے ان کے آگے صف اول میں انبیاء پیچھے
محمد مصطفٰے کے کھڑے تھے اور جو لوگ بائیں طرف اُن کے کھڑے تھے وہ سب
کافر اور صف اول میں اُن کے جبّار اور متکبر تھے بعدہٗ امر الٰہی ہوا اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ یعنی آیا
نہیں ہوں میں رب تمہارا قَالُوۡا بَلٰی بولے سب سچ ہے تو ہے پروردگار ہمارا بعد اس کے
حق تعالیٰ نے کہا سجدہ کرو تم اپنے رب کو پس جو لوگ کہ داہنی طرف آدم کے کھڑے
تھے وہ سب کے سب سجدے میں گئے اور جو لوگ کہ بائیں طرف تھے اُن سبھوں نے
سجدہ نہ کیا پھر دوسری دفعہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُسۡجُدُوۡا یعنی سجدہ کرو تم اپنے
رب کو جو لوگ بطرف راست تھے اُن میں سے سجدہ کسی نے کیا اور کسی نے نہ کیا اور جو کہ
بطرف چپ تھے اُن میں سے بھی بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا یہ حقیقت دیکھ کر
حضرت آدم نے جناب باری میں عرض کیا اے رب اس میں کچھ عجیب و غریب میں نے
دیکھا۔ اس سے تو مجھے آگاہ کر کہ جو لوگ داہنی طرف میری کھڑے تھے پہلے حکم میں سب نے
سجدہ کیا اور ثانی حکم میں ان میں سے بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا۔ اور جو قوم کہ بائیں
طرف ہے اول حکم میں سجدہ نہ کیا ثانی میں بعض نے کیا اور بعض نے نہ کیا۔ اس میں کیا
سرّ الٰہی تھا ندا آئی اے آدم جس قوم نے کہ اول و آخر میں سجدہ کیا وہ مومن پیدا

ہونگے اور مومن مرینگے اور جنہوں نے اول و آخر میں سجدہ نہ کیا سو کافر پیدا ہونگے اور کافر مرینگے اور جنہوں نے اوّل حکم میں سجدہ کیا ثانی میں نہ کیا وہ مومن پیدا ہونگے اور کافر مرینگے نعوذ باللہ من ذالک اور جس نے ثانی حکم میں سجدہ کیا اور اوّل میں نہ کیا سو وہ کافر پیدا ہوگا۔ اور مومن مریگا قَالَ هٰؤُلَاءِ فِی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ وَهٰؤُلَاءِ فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ ترجمہ حق تعالےٰ فرماتا ہے اے آدم جو لوگ تیری داہنی طرف ہیں سب بہشتی ہیں اس سے مجھے کچھ پرواہ نہیں اور جو کہ بائیں طرف کھڑے ہیں سو دوزخی ہیں مجھے کچھ باک نہیں اے آدم نہ اُنکی اطاعت سے مجھے کچھ فائدہ ہے اور نہ انکی معصیت سے کچھ ضرر پس ایک فرشتے کو حکم کیا کہ عہد نامہ یعنی عہد کا جو حکم فرمایا اسکے سوا اور دین قبول نہیں انہوں سے لکھکر اپنے منہ میں رکھدے اس نے انہوں سے لکھکر اپنے منہ میں رکھا اللہ کے حکم سے وہ فرشتہ پتھر ہو گیا وہی فرشتہ خانہ کعبہ کے اپنے رکن میں رکھا گیا ہے۔ اب اسکو حجر الاسود کہتے ہیں اور حاجی اسکو سب بوسہ دیتے ہیں پھر روز قیامت میں وہی پتھر فرشتہ ہوگا۔ جس صورت پہ تھا اور ہر ایک کا عہد نامہ کھولا جائیگا جو شخص اپنے عہد نامہ پر قائم ہوگا۔ اوسکو جنت ملیگی اور جو برخلاف ہے وہ دوزخی ہوگا۔ اور حق تعالیٰ نے پیغمبروں کیساتھ روز میثاق میں کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ٥ ترجمہ جب اللہ تعالےٰ نے نبیوں سے اقرار کیا جو کچھ میں نے تمکو دی ہے کتاب اور حکمت پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمہارے پاس آنے والے کو تو اس پر ایمان لاؤ گے۔ اور اسکی مدد کروگے حق تعالےٰ نے فرمایا تم نے اقرار کیا۔ اور اس شرط پہ میرا ذمہ لیا۔ سب بولے ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں۔ پھر جو کوئی پھر جاوے اس کے بعد تو وہی لوگ ہیں بے حکم اور فرمایا تم سب گواہ رہو رسالت پر ایک دوسرے کے میں بھی گواہ ہوں۔ تمادا پھر فرمایا

اے آدم تم شیث پر گواہ رہو اے شیث تم ادریس پر گواہ رہو اے ادریس تم نوح پر اے نوح تم ابراہیم پر اے ابراہیم تم اسماعیل پر اے اسماعیل تم اسحق پر گواہ رہیو اسی طرح عیسیٰ تک اور فرمایا اے پیغمبرو تم سب رسالت پر پیغمبر آخرالزمان کی گواہ رہیو۔ اور اپنی قوم کو وصیت کیجیو کہ انکی رسالت پر ایمان لاویں اور نصرت دیویں۔ اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا نبیوں کے مقدمے میں بنی اسرائیل سے اقرار لیا فائدہ یہود مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی ہمکو کہتا ہے کہ بندگی کرو اپنے رب کی ہم تو آگے سے ہی بندگی کرتے ہیں اس کی مگر وہ چاہتا ہے کہ میری بندگی کرو سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جسکو اللہ تعالےٰ نبی کرے اور وہ لوگوں کو کفر سے نکال کر مسلمانی میں لاوے پھر کیونکر انکو یہہ بات سکھاوے۔ مگر تمکو یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی جیسا کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں ہے اب میری صحبت سے پھر وہی کمال حاصل کرو ٭

قِصّۂ قبُول توبہ آدم علیہ السلام

توبہ آدم بہ شفاعت محمد مصطفےٰ کے قبول ہوئی الہام ہوا اے آدم تم اور جورو تمہاری سراندیپ میں جا رہو تو فرزند تمہارے پیدا ہوں۔ آدم برضائے الٰہی ہندوستان میں آئے بود و باش اختیار کی ایکروز جبرئیل سات پارے لوہے کے لیکر اسکے پاس آئے تاکہ اونکو آہنگری سکھلادیں۔ حاجت آگ کی ہوئی آواز آئی اے جبرئیل آگ مالک دوزخ سے مانگ لے۔ جب انہوں نے آگ لاکر آدم کو دی۔ گرمی اور تپش سے ہاتھ انکا جلا آدم نے زمین پر ڈالدی وہ آگ سات طبق زمین کو چھید کر پھر دوزخ میں جا رہی اور خبر ہے۔ اسی طرح سات دفعہ دوزخ سے آگ لائے پھر دوزخ میں جا داخل ہوئی۔ آواز آئی اے جبرئیل سات دریائے رحمت سے دہو کر اسے لا تب ٹہریگی۔ اور کعب الاحبار نے لکھا ہے۔ کہ جب جبرئیل آگ لانے میں عاجز رہے۔ تب حق تعالےٰ کا

ارشاد ہوا آدم کو انہوں نے پتھر سے چقماق جھاڑ کر آگ نکال لی اور جبرئیل نے اونکو آہنگری سکھائی اور آلات کھیتی کرنیکے درست کئے۔ جبرئیل نے ایک جوڑا بہشت سے بیل کالا دیا اور بعضوں نے کہا ہے دو گائے عین البقر سے لادیں اور ایک مشت گندم بہشت سے لادیا اور کہا کہ تو اپنے ہاتھ سے زراعت کرکے اس سے اپنی غذا حاصل کر تب آدم نے وہ دانہ زمین پر چھیٹ دیا اور ہل جوتا۔ جب بیل کجھ چلنے لگا۔ تب حضرت نے اس پر ایک لکڑی ماری بیل نے کہا اے آدم مجھکو تو کیوں مارتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو اس دنیا میں تو نہ پھنستا آدم نے اس بات کو سنکر غصے میں آ اس بیل کو چھوڑ دیا۔ اور وہ چلے پھر جبرئیل انکے پاس آئے اور کہا کہ تو کہاں جاتا ہے۔ آدم نے کہا کہ بیل نے مجھے سرزنش کی جبرئیل نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کریگا وہ رنج میں گرفتار رہیگا۔ اب تمکو رنج و عذاب برداشت کرنا ہے تبہی نعمت کھاؤگے۔ پھر آدم نے دوسری دفعہ ہل جوتنا شروع کیا پھر بیل کجی کرنے لگا۔ پالان گردن کہ ہندی میں اوسکو جوا کہتے ہیں وہ نیچے کرلیا اور کھڑا ہو رہا پھر حضرت نے اسکو لکڑی ماری تب بیل نے روبروئے آسمان کیا اور رویا پس آدم نے اوسکو دق ہوکر چھوڑ دیا اور چلے گئے پھر جبرئیل تشریف لائے اور کہا کہ کہاں جاتا ہے وہ بولے کہ بیل نے آزردہ ہوکر خدا کی درگاہ میں تضرع کیا جبرئیل نے کہا کہ خدائے تعالےٰ نے تمکو سلام کہا اور فرمایا کہ تونے بھی بہشت میں ایسا ہی کیا تھا اب اس وقت تم پر اذیت ہوگئی۔ اگر تم بیل پر سختی کروگے۔ پھر درست نہ ہوگا۔ تو جلد جا اپنے کام میں مصروف رہو میں بیلوں کی زبان پر مُہر کر دونگا۔ تاکہ وہ بات نہ کرسکینگے تب اچھی طرح سے ان سے کام لو پھر آدم کھیتی کرنے میں مشغول ہوئے۔ زمین پہ گیہوں چھینٹا وہ بار لایا اور پختہ ہوا۔ تب کاٹ لیا یہ سب سات گھڑی میں تیار ہوگیا زمین نے کہا اے آدم مجھے معاف رکھو کہ میں ضعیف ہوں۔ ورنہ اس سے بھی جلدی تمکو گیہوں دیتی آدم نے جب گیہوں کو ملکے صاف کرکے کھانا چاہا۔ تب جبرئیل نے فرمایا

کہ اوّل گیہوں کو پیس پاس کر پانی کیساتھ خمیر کر کے آگ میں سینک تب کہا حوا نے ان سے تعلیم پاکر اپنے ہاتھ میں پیس پاس کر پانی کے ساتھ خمیر کر کے روٹی پکا کے آدم کے سامنے لار کھیں آدم نے چاہا کہ کھاویں جبرئیل نے فرمایا کہ ذرا تامل کرو آفتاب غروب ہونے دے کہ تو روزہ دار ہے۔ جب شام ہوئی آدم و حوا دونوں نے ساتھ ملکر روٹی کھائی۔ پھر دوسرے روز جب اشتہاء کھانیکی ہوئی تو آدم نے دیکھا کہ ایک خال سیاہ سینے پر میرے نمود ہے۔ اور جلدی بڑھ گیا یہاں تک کہ ہفت اندام انکے سیاہ رنگ ہوگئے۔ اور وہ ڈرے اور معلوم کیا شائد کہ یہ مجھ پر دوسری ذلت آگئی جبرئیل نے فرمایا اے آدم روزہ رکھ آج کچھ مت کھا کہ تیرے بدن کی سیاہی مٹ جاوے آدم نے اس دن کھانا نہ کھایا روزہ رکھا تو کچھ بدن انکا سفیدی پر آیا پھر دوسرے دن جبرئیل تشریف لائے بولے اور بھی روز تم روزہ رکھو۔ تو اللہ تعالے تمکو شفائے کامل بخشے۔ اور ان روزوں کا نام ایام بیض ہے۔ کہ تیرہویں چودہویں پندرہویں تاریخ ہر مہینے کی حضرت آدم پر اللہ تعالے نے فرض کیا تھا اور اس زمانے سے لیکر حضرت موسےٰ کے زمانے تک اسپر عمل تھا پس جب حضرت آدم نے ہندوستان میں آکر مسکن کیا حوا حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام قابیل اور بیٹی کا نام اقلیما رکھا وہ نہایت خوبصورت تھی۔ پھر حوا حاملہ ہوئیں اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں بیٹے کا نام ہابیل اور بیٹی کا نام غازہ رکھا مگر یہ خوبصورت نہ تھی مروی ہے کہ حوا ایک سو بیس بار جنی تھیں ہر دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جنیں اور دوسری روایت ہے کہ ایک سو اسی بار جنی تھیں۔ اور روایت کی گئی ہے کہ قابیل ماں کے بطن میں بہشت میں تھے پیدائش اُن کی دُنیا میں ہوئی۔ اس واسطے کہ بہشت جائے پاک ہے نہ جائے آلودگی خون کی جب ہابیل و قابیل دونوں بڑے ہوئے تب جبرئیل تشریف لائے اور آدم علیہ السلام سے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تم پر سلام بھیجا اور کہا ہے کہ دونوں بھائی کو دونوں بہن کے ساتھ یعنی قابیل کی بہن کو ہابیل کے ساتھ اور ہابیل کی بہن کو قابیل کے ساتھ شادی کر دو۔ تب اُنھوں نے حال شادی کا اپنے

دونوں بیٹوں کو بلا کر کہدیا اس بات کو سنکر قابیل نے انکار کیا۔ اور کہا کہ میری بہن اقلیما صاحب جمال ہے۔ میں اسکو نہیں دونگا آدمؑ نے کہا کہ یا اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ تو ماں نے اس سے کہا کہ نہیں مگر تم ہابیل کو دوست رکھتے ہو۔ بسبب دوستی کے تم کہتے ہو پہلے جس نے عدول حکمی اپنے ماں باپ کی کی سو قابیل تھا۔ آخرش آدم نے بموجب حکم خدا کے قابیل کی بہن کی شادی ہابیل کیساتھ اور ہابیل کی بہن کی شادی قابیل کے ساتھ کردی بعد اسکے قابیل نے حسد سے ہابیل کو کہا کہ تو میری بہن اقلیما کو طلاق دے تو اپنی خدمت میں رکھوں ہابیل نے کہا کہ یہ میری جورو ہے۔ میرے باپ نے اسکے ساتھ شادی کردی ہے۔ میں ہرگز اپنے والد کا حکم رد نہ کرونگا۔ اور خدا کا حکم بجا نہ لاؤنگا۔ آدم نے جب یہ ماجرا سنا واسطے تشفی خاطر دونوں بیٹوں کے یہ انصاف کرکے فرمایا کہ دونوں بھائی کوہ منا پر دو قربانیاں کرکے رکھدو جسکی قربانی خدا کی درگاہ میں مقبول ہوگی اسکی جورو بی بی اقلیما ہوگی۔ پس دونوں بیٹوں نے حسب حکم باپ کے کئی بکریاں لاغر ذبح کرکے کوہ منا پر رکھدیں بمصداق اس آیت کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ ترجمہ اور سنا انکو تحقیق احوال آدم کے بیٹوں کا جب نیاز کی دونوں نے کچھ نیاز پھر قبول ہوئی ایک سے اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے غرض دونوں بھائیوں نے قربانی کوہ منا پر رکھکر دعا مانگی۔ کہ یا الٰہی قربانی ہماری قبول کر وہیں آتش بے دود مثال سیمرغ کے آکر قربانی ہابیل کی جلا گئی اور قربانی قابیل کی قبول نہ ہوئی۔ تب قابیل ہابیل سے بولا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ ترجمہ قابیل نے ہابیل کو کہا کہ میں تجھ کو مار ڈالونگا۔ کہ قربانی تیری قبول ہوئی۔ ہابیل نے کہا قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ترجمہ ہابیل بولا کہ اللہ تعالیٰ قربانی قبول کرتا ہے پرہیزگاروں کی۔ اگر تو ہاتھ چلاوے گا مجھ پر مارنے کو میں ہاتھ نہ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو۔ میں ڈرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے جو صاحب ہے سارے جہان کا۔ اب وہ کوہ منا حاجیوں کا محل مناجات ہے قربانی اب تک اسی جگہ میں ہوتی ہے۔ آدم کے زمانے میں

کوہ منا پر آتش حاکم تھی جو چیز کہ انصاف کیواسطے اس پر رکھدیتے ۔ غیب سے آگ آکر اسے جلا دیتی تو خدا کی درگاہ میں وہ مقبول ہوتی ۔ اور نوح کے ایام میں حاکم کشتی تھی اسمیں جھوٹ سچ معلوم ہوتا تھا ۔ جو شخص ہاتھ اسپر رکھدیتا متخاصمین سے ۔ اگر کشتی ساکن رہتی تو وہ شخص سچا ہوتا اور اگر ہلتی تو دروغگو ہوتا ۔ اور حضرت یوسف کے زمانے میں حاکم صاع تھا ۔ جو اس پر ہاتھ رکھتا ۔ اگر آواز نکلتی تو وہ جھوٹا ٹھیرتا اگر آواز نہ نکلتی تو وہ شخص سچا ہوتا ۔ اور حضرت داؤد کے وقت میں حاکم زنجیر تھی ۔ آسمان سے لٹکتی ہوتی ۔ جو متخاصمین سے اسپر ہاتھ ڈالتا وہ زنجیر اسکے ہاتھ میں آجاتی تو وہ راست گو ہوتا اور اگر نہ آتی تو جھوٹا ٹھیرتا ۔ اور حضرت سلیمان کے عہد میں حاکم سوراخ صومعہ کا تھا ۔ مخالفین پہ حکم کہ پاؤں اس میں ڈالو اگر پاؤں اس میں نہ اٹکتا تو وہ شخص سچا ہوتا اگر پھنس جاتا تو وہ دروغگو ٹھیرتا اور حضرت ذکریا کے زمانے میں قلم آہنی تھا خصم کو حکم ہوتا کہ نام اپنا لکھکر پانی میں ڈالدو اگر وہ پانی پہ تیرتا تو وہ آدمی سچا ہوتا ۔ اگر ڈوب جاتا تو وہ جھوٹا ٹھیرتا اور جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا وقت پہنچا تب حق تعالےٰ نے ان سب احکام گذشتہ کو منسوخ کرکے گواہوں پر رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے محمد جھوٹے اور سچے کو میں خوب جانتا ہوں جو سچا ہوگا اوسکو جزائے نیک ملیگی اور اگر کاذب ہوگا جزا اسکی بد ہیگی بمصداق اس آیت کے جَزَآءً بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ ؕ ترجمہ یہ بدلا ہے پورا جو عمل کرتے تھے ۔ سو نیا میں پس حاصل کلام ہابیل وقابیل دونوں بھائی کوہ منا پر قربانی دیکر باپ کے پاس آئے آدم نے فرمایا لے قابیل تیری بہن اقلیما اب ہابیل پر حلال ہوئی تجھ پر حرام قابیل اس بات کو سنکر اسکے مار ڈالنے کی تدبیر میں رہا اور وقت فرصت کا نگاہ رکھتا تھا کہ کیونکر اوسکو دفع کرے اور اس زمانے میں کسی نے کسیکی خونریزی نہیں کی تھی مگر قابیل نے ہابیل کو ناحق مارا تھا ایک روز قابیل نے ہابیل کو کہا کہ میں تجھکو مار ڈالونگا ۔ اس واسطے کہ تیرے سب فرزند کہینگے کہ قربانی ہمارے باپ کی قبول ہوئی

تمہارے باپ کی نہیں ہابیل نے کہا اے بھائی اس میں میری کیا تقصیر ہے۔ خدا عادل ہے اچھا اگر تو مجھے ماریگا میں تجھکو نہیں مارونگا حق برادری کا بجا لاؤنگا مگر تو روز حشر میں عنداللہ ماخوذ اور مستوجب دوزخ ہوگا۔ اور میں خلاصی پاؤنگا وہ اس بات کو سنتے ہی اور بھی اسکا دشمن جانی ہوا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت آدم حج کو گئے۔ قضائے الٰہی سے ایک روز قابیل نے ہابیل کے بکری چرانے کے پاس کہ جنگل کا دن تھا۔ جاکر دیکھا کہ ہابیل اس میں سوتا ہے اس میں متردد ہوا کہ اسکو کس طرح سے مار ڈالوں قضاء الٰہی سے گریز نہ تھا۔ اس میں شیطان ملعون نے بصورت ایک شخص کے ایک سانپ ہاتھ میں لیکر سامنے قابیل کے آکر ایک پتھر زمین سے اٹھاکر سانپ پر مارا سانپ مرگیا اور وہ وہاں سے غائب ہوگیا تب قابیل نے ابلیس لعین سے تعلیم پاکر ایک پتھر زمین سے اٹھاکر ہابیل کے سر پر مارا ہابیل مرگیا اور وہ مردود خدا کی درگاہ میں عاصی و کافر ہوا بعدہٗ گدھ اس پر آگرے قابیل متردد ہوا کہ اسکو کیا کیا چاہیئے۔ آخر اس لاش کو کاندھے پر لیکر گرد عالم کے پھرنے لگا جس زمین میں لہو اسکا گرا وہ زمین شور ہوگئی۔ پس خدا تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ اپنے دوست کو فضیحت کرے تب کوّے کو بھیجا جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے فرمایا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ترجمہ پھر بھیجا اللہ نے ایک کوا کریدتا زمین کو کہ اوسکو دکھاوے کہ کسطرح چھپاتا ہے عیب اپنے بھائی کا خلاصہ یہ ہے کہ دو کوّے اللہ تعالیٰ نے بھیجے وہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا بعدہٗ اپنے چنگل اور منقار سے زمین کو کھود کر قبر کی مثال بناکر اس میں اس کوّے کو گاڑ چلا گیا۔ پس قابیل نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ترجمہ قابیل بولا اے خرابی مجھسے اتنا نہ ہوسکا کہ ہوؤں برابر اس کوّے کے کہ میں چھپاؤں عیب اپنے بھائی کا پھر لگا پچھتانے سورۂ مائدہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ اس سے پہلے کوئی انسان نہ مرا تھا کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے کے بدن کو کیا کرنا چاہیئے

قابیل ہابیل کو مار کر ڈرا کہ اسکا بدن پڑا رہیگا۔ تو لوگ دیکھکر مجھکو پکڑینگے تب اسکو مانند پشتارے کے باندھ کر کئی روز لیئے پھرا آخر اللہ تعالیٰ نے ایک کوّے کو بھیجا اس نے اوسکو دکھا کر زمین کُریدی۔ اس سے سمجھا کہ اسکے بدن کو دفن کرنا چاہیئے اور دوسری نقل یوں ہے۔ کہ ایک کوّے نے زمین کُرید کر دوسرے کوّے مردہ کو دفن کیا اس نے دفن کرنیکا طور دیکھا۔ اور بھائی کی خیر خواہی دوسرے کے حق میں دیکھی تب وہ اپنی حالتہٰ سے پشیمان ہوا اسنے کوّے کا حال دیکھکر گور کھودی۔ اور ہابیل کو دفن کیا بعدہٗ قصد کا کیا۔ اسیوقت جناب باری تعالیٰ سے آواز آئی اے زمین قابیل کو داب لے۔ تب حکم الٰہی سے زمین نے اوسکو زانو تک داب لیا۔ جب قابیل نے روبسوئے آسمان کیا اور کہا خدایا ابلیس بھی تیری درگاہ میں مردود ہے۔ اسکو بھی داب لیتی آواز آئی اے ملعون ابلیس نے اپنے بھائی کی خونریزی نہ کی تھی۔ وہ پھر بولا خدایا میرا باپ بھی گندم کھا کے عاصی ہوا تھا اسکو بھی زمین میں دفن کر دیتے۔ پھر جناب باری سے اسپر عتاب ہوا اے مردود تیرے باپ نے قطع صلہ رحم کب کیا تھا۔ جیسا تو نے کیا پھر قابیل کو سینے تک زمین نے دبا لیا جب اسنے کہا کہ یا رب قسم ہے تیری کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ میری توبہ اس کلمہ کی برکت سے قبول ہوئی جو میں نے عرش پر لکھا دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اس کلمے کی برکت سے گناہ میرا بخشدے پھر ندا آئی اے زمین اوسکو چھوڑ دے تب اُسنے چھوڑ دیا بعد اسکے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو سوار کی صورت پر قابیل کے پاس بھیجا۔ اس نے اسکو تیر سے مارا پھر اللہ جلّ شانہٗ نے اوسکو زندہ کیا پھر مارا پھر زندہ کیا اسی طرح حال اسکا روز قیامت تک رہیگا۔ جب مکّے سے آدم تشریف لائے ہابیل کی بہت تلاش کی نہ پایا بعدہٗ لوگوں سے پوچھنے لگے۔ کسی نے جواب دیا چند روز سے معلوم نہیں کہاں گیا آخر آدمؑ نے انکے لئے کھانا پینا سونا سب ترک کیا اور شب و روز انکے فکر و غم میں رہتے ایک روز صبح کو خواب میں دیکھا

لہٰ یعنی اس کے قتل اور اسکی لاش اٹھائے پھرنے سے نادم ہوا؟

کہ ہابیل الغیاث الغیاث اے پدر پکارتا ہے آدم نیند سے چونک اٹھے اور زار زار رونے
لگے اسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہنے لگے کہ ہابیل کو قابیل نے مار ڈالا اور فلان زمین
میں دفن کیا ہے یہ سنتے ہی آدم و حوا بہت ہی روئے۔ اور جبرئیل سے کہنے لگے کہ
ہم اسکی قبر دیکھنا چاہتے ہیں۔ قابیل سے ہم بہت بیزار ہیں جبرئیل نے کہا
کہ تم مت گریہ کرو خدائے تعالیٰ بھی اس سے بہت بیزار ہے۔ تب جبرئیل ع کو
اسکی قبر پر لیگئے آدم نے دیکھا اور بولے۔ اگر قابیل ہابیل کو مارتا تو خون اسکا
یہاں گرتا جبرئیل نے فرمایا کہ لہو اسکا زمین نے کھینچ لیا ہے۔ آدم نے کہا لعنت
خدا کی ہے۔ اس زمین پر کہ خون میرے فرزند کا پی گئی ہے۔ تب زمین نے خون
اسکا اگلدیا۔ جب دیکھکر آدم و حوا نے قبر اسکی کھود کر اسے نکالا دیکھا تو مغز
اسکا نکل پڑا ہے اور خون سے تر بتر اور آلودہ ہو رہا ہے۔ یہ حال دیکھکر اور بھی
بہت سا دونوں روئے۔ اور انہوں کے رونے سے آسمان کے فرشتے بھی
بہت سا روئے آخر آدم ہابیل کی لاش کو تابوت میں کرکے اپنے مکان پر لائے
اور روایت کی ہے۔ ابن عباس نے کہ آدم چالیس روز تک اس تابوت کو گرد عالم
کے پھرایا جس موضع میں وہ جاتے وہ موضع پُر ظلم دیکھکر ماتم کرتا اور وحوش
اور طیور اور پرندے بھی اس حال پر گریہ کرتے اور کہتے۔ اور کہتے۔ کہ بھاگا چاہیئے
آدمی زادے کہ وہ بیوفا ظالم اپنے بھائی کو مار ڈالتے ہیں بعد اسکے آدم نے
ہابیل کو اپنے مکان پر لاکر دفن کیا۔ اور اسوقت انکے فرزند ایکسو بیس تھے اور
اسوقت سوا ہابیل کے کوئی نہ مرا تھا۔ سب بیٹوں نے ہابیل کے اپنے باپ کے
پاس آکر عرض کی کہ ہم کچھ روپے پیسے چاہتے ہیں۔ کہ اس سے کماویں اور سوداگری
کرکے کھاویں۔ تب جبرئیل نے ایک مٹھی سونا۔ اور ایک مٹھی چاندی لادی
آدم نے فرمایا اسقدر چاندی سونے سے ہمارے ہمارے فرزندوں کا کیا ہوگا وہ
اس سے تجارت کرکے کھاویں پس غیب سے آواز آئی کہ سونے چاندی کو پہاڑوں میں ڈالدے تاکہ
وہ وہاں سے تھوڑا تھوڑا نکال بقدر حال اپنے تجارت کرکے کھاویں تو وہ قیامت تک کم نہ ہوگا پس بعد

ہزار سال کے آدم بیمار ہوئے۔ اور کھانیکے لئے اقسام میوؤں کی بیٹوں پر فرمائش کی سب بیٹے میوے کے لئے گئے۔ مگر شیث علیہ السلام تیمار داری میں باپ کی حاضر رہے۔ جب انہوں کے آنے میں تاخیر ہوئی۔ شیث کو آدم ؑ نے فرمایا کہ تو اس پہاڑ میں جاکر دعا مانگ تو حق تعالیٰ تیری دعا کی برکت سے میرے لئے میوے بھیجیگا شیث ؑ نے کہا آپ میرے والد بزرگ ہیں حضور کے دعا مانگنے سے حق تعالےٰ اپنے رحم سے بیشک بھیجیگا اور آپ کی دعا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں قبول ہے۔ آدم ؑ نے فرمایا کہ میں خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوں۔ باعث گندم خوری کے اور تم پاک بیناک ہو۔ تب انہوں نے حسب الحکم باپ کے وہاں کر دعا مانگی۔ دیکھا کہ جبرئیل ؑ معہ ایک طبق زرین طرح طرح کے میوے جیسا کہ بہی انار و سیب و نارنج و ترنج و لیموں و رطب و انگور و انجیر و خربزہ وغیرہ اس میں رکھ کر اور دوسرا طبق زر سرخ کا اس پر ڈھانک کر ایک حور کے سر پر رکھکر لائے۔ حور اپنے چہرے سے نقاب کھولکر سامنے آحاضر ہوئی۔ آدم نے جبرئیل سے پوچھا یہ حور کس لئے ہے جبرئیل نے کہا کہ حق تعالیٰ نے اس حور کو بہشت سے شیث کی زوجیت کو بھیجا ہے۔ کیونکہ سب فرزند تمہارے سوائے انکے جفت پیدا ہوئے ہیں۔ بعضوں نے روایت کی ہے۔ کہ وہ حور بہشت میں چلی گئی۔ انکے لئے قیامت تک بہشت میں رہیگی۔ اور مصنف اس کتاب کا لکھتا ہے۔ کہ آدم نے اس حور کی شادی شیث سے کردی۔ اور اس حور کی عربی زبان تھی۔ جو فرزند اس سے پیدا ہوتا وہ عربی بولتا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اسکی نسل سے ہیں۔ پس آدم نے اس میوے سے کچھ آپ کھایا کچھ بیٹوں کو دیا جس نے اس میوے کو کھایا۔ فاضل تر اور دانا و بینا ہوا۔ تب آدم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی۔ کہ اب قریب ہے۔ کہ میں دنیا سے کوچ کرونگا۔ شیث ؑ قائم مقام میرا رہیگا۔ تم اسکی فرمانبرداری کیجیو اور اسپر ایمان لائیو۔ جب انہوں نے حضور میں اقرار کیا بعد اسکے حضرت نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی بیٹے سب باپ کی مفارقت میں بہت روئے نماز جنازے کی پڑھکر دفن کیا دو سال تک باپ کی قبر پر حاضر رہے بعدہ

متفرق ہو کر اپنے گھر گئے +

قصہ حضرت شیث علیہ السلام کا

شیثؑ سب بھائیوں سے بڑے اور فضیلت میں زیادہ تھے - دسوں بھائیوں کے ساتھ امور دنیا میں شریک رہتے لیکن کچھ کام نہ کرتے جب موسم کا وقت ہوتا - بھائی حصہ انکے گھر میں پہنچا دیتے - اور جب غلہ اور اناج بھائیوں کا تمام ہوتا - تب سب بھائی ان سے قرض دام لیکر اپنے صرف میں لاتے ایک سال بھائیوں نے انکے یہ صلاح کی کہ اس سال کا غلہ انکو ہم نہ دینگے - اور ہم ان کو انکا قرض پھیر دینگے - کیونکہ کبھی کام میں ہمارے ساتھ وہ شریک نہیں ہوتے - بیٹھے بیٹھے حصہ ہم سے مفت لیتے ہیں اُسی سال حق تعالیٰ تعالیٰ نے انکو پیغمبری اور کتاب عنایت کی تا کہ وہ اپنی قوم کو شریعت سکھاویں - اور دین و ایمان کی راہ بتاویں بعدہٗ سب بھائی ان سے راضی اور مطیع ہوئے - اور اُن پر ایمان لائے - اور ہر سال انکو قسمت عُشر دیتے اس سے عیال و اطفال کا اپنے نفقہ کرتے - چند روز کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا نام اس کا نوش تھا - جب وہ بالغ ہوا شیث علیہ السلام نے اپنے دین پر رکھکر اس دنیائے دوں سے انتقال فرمایا - بعدہٗ نوش نے بھی باپ کے دین پاک پر ایک مدت رہ کر رحلت فرمائی اور خلیفہ انکا ایک بیٹا نام اسکا قلتیاں تھا - اس نے بھی باپ کے دین پاک پر چندے ثابت رہ کر ہزاروں خلق اللہ کو اپنے دین میں ملایا اور راہ ہدایت کی بتائی بعدہٗ وفات پائی - انکے پیچھے ایک بیٹا مہلائیل نام قائم مقام ان کا رہا وہ ایسے خوبصورت تھے - کہ تمام جہان میں برابر انکے کوئی نہ تھا - مغرب اور مشرق سے خلائق انکو دیکھنے آتی اور ہدیہ لاتی یہاں تک کہ انکے خانداں میں حشمت و عظمت اور وقار و عزت ایسی پیدا ہوئی - کہ انکے برابر سارے عالم میں کوئی دوسرا نہ تھا اور ان سے فرزند بہت پیدا ہوئے - آخر وہ اپنے دین پاک پر گذر گئے اور ان کا ایک بیٹا ایزد نام سب سے بزرگ تھا بعضوں نے کہا

ہے کہ نام انکا ادس تھا مہلائیل نے جب دنیا سے رحلت فرمائی - خلائق اطراف سے انکی زیارت کو آتی اور تحفہ تحائف بہت سے لاتی جب انکی ملاقات نہ ہوتی - تو پابوس ہو کر چلی جاتی ایک روز ابلیس لعین نے بصورت ایک شخص کے نزدیک قبر زندان مہلائیل کے آکر کہا کہ زائران مہلائیل تم لوگوں سے بیزار ہیں کیونکہ خلائق تحفہ تحائف لیکر بہت دور سے تمہارے والد مرحوم کے دیدار کو آتی ہے - اسے نہ پاکر محروم ہو جاتی ہے - تب سبھوں نے کہا کہ کیا کیا چاہیئے - شیطان نے کہا ایک صورت اپنے والد کی شکل سے مشابہ بنانا چاہیئے تو خلائق اس صورت کی زیارت کرے اور پوجے اور محروم نہ جاوے - تو اسکے باعث تمہاری عزت و حرمت بڑھ جاوے اگر نہ کروگے تو سارے عالم میں تم حقیر اور ناچیز ہو جاؤگے - ابلیس نے جب یہ باتیں جتلائیں - تب سبھوں نے رضا دی - ابلیس لعین نے حضرت مہلائیلؑ کی صورت بنا کر ایک برقعہ اسکے چہرے پر ڈالا تمام خلق اللہ اطراف عالم سے آکر اس صورت بیجان کی زیارت کر کے چلی جاتی ایک دو قرن یونہی گذرے علم و عالم ان لوگوں میں سے مفقود ہوئے - اور سب گمراہ ہوگئے - شیطان مردود نے ان لوگوں کو بت پرستی میں ڈالا - بعدہٗ دوسری ایک قوم بزرگ کو جا کر مغالطہ اور فریب دیکر کہا کہ تمہارے باپ دادا نے صورت مہلائیل کو پوجا تمہیں بھی لازم ہے کہ اس صورت کی پرستش کرو کہ روح مہلائیل کی تم سے خوش رہے - اور تمکو دولت زیادہ حاصل ہووے پس وہ لوگ بھی اس صورت کو پوجنے لگے رفتہ رفتہ تمام عالم میں بت پرستی پھیل گئی بعدہٗ اس قوم میں ایک لڑکا پیدا ہوا اسکا نام اخنوخ تھا جسے ادریس پیغمبر کہتے تھے -

قصہ ادریس علیہ السلام کا

وجہ نام ادریس کی یہ ہے کہ پڑھانے کی کثرت کے سبب سے لقب آپ کا ادریس ہوا - علم نجوم انکے معجزات سے ہے وہ زمین پر عبادت کرتے انکو فرشتے سب آسمان پر لیجاتے - اللہ تعالے نے فرمایا ہے واذکر

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ؁ ترجمہ اور یاد کر کتاب میں ادریس کو کو وہ تھا سچا نبی۔ ہر روز پیرہن سیتے تھے۔ ہر دم سیتے میں تسبیح پڑھتے تھے اور وہ اُجرت سلائی کی کسی سے نہ لیتے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ اپنے کام سے فراغت کر کے بیٹھے تھے اس میں ملک الموت بآرزوئے تمام امر الٰہی سے آدمی کی صورت بنکر مہمان کے طور پر رات کو ادریس ؑ کے دروازے پر آپہنچے۔ آنحضرت صائم الدھر تھے جب شام ہوتی افطار کے وقت پر کھانا آپ کا بہشت سے آتا۔ جسقدر چاہتے کھالیتے باقی کھانا بہشت میں پھر جاتا اور اوسدن کا کھانا جب بہشت سے آیا حضرت نے اس مسافر کو پیش کر دیا مسافر نے کچھ نہ کھایا قدم پر قدم رکھکر عبادت کرتا رہا حضرت ادریس ؑ انکا حال دیکھکر متعجب ہوئے۔ کہ یہ کون شخص ہے جب روز روشن ہوا حضرت نے انکو کہا کہ اے مسافر تو میرے ساتھ چل کہ خدا کی قدرت صحرا میں جا کر دیکھوں اور تیرے سبب سے میں شادی حاصل کروں۔ تب دونوں بزرگ گھر سے میدان کی طرف نکلے جاتے جاتے ایک گیہوں کے کھیت میں جا پہنچے حضرت ملک الموت نے کہا کہ چلو اس کھیت سے چند خوشے گیہوں کے لیکر ہم تم ملکر کھالیں ادریس ؑ نے فرمایا کہ عجب ہے کہ تو نے شب گذشتہ کو کھانا حلال نہ کھایا اب حرام کھانا چاہتا ہے پھر وہاں سے دونوں بزرگ دوسرے ایک باغ میں جا پہنچے اور وہاں بھی انگور دیکھکر حضرت عزرائیل نے کھانے کا قصد کیا حضرت ادریس ؑ نے فرمایا کہ بصرف ملک غیر میں حرام ہے پھر چلتے چلتے ایک بکری دیکھکر عزرائیل نے کھانیکا ارادہ کیا پھر ادریس ؑ نے ان سے کہا کہ بیگانی بکری کو ذبح کر کے کھانا ممنوع ہے۔ پس اسی طرح تین روز تک دونوں باہم رہے جبکہ ادریس ؑ نے معلوم کیا کہ یہ شخص نبی آدم سے نہیں ہے۔ تب حضرت نے فرمایا واسطے خدا کے تو ظاہر کر کہ تو کون شخص ہے۔ اس نے کہا کہ میں عزرائیل ؑ ہوں۔ تب ادریس نے فرمایا۔ کہ اے بھائی سب مخلوقات کی جان تم ہی قبض کرتے ہو انہوں کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا شائد کہ تم میری جان قبض کرنے کے لئے ہوا انہوں نے کہا کہ نہیں

میں تمہارے ساتھ خوش طبعی کرنے آیا ہوں۔ حضرت نے کہا کہ آج تین دن سے تو
میرے ساتھ ہے اس عرصے میں بھی تو نے کسیکی جان قبض کی ہے وہ بولا
قَالَ کُلُّهَا بَیْنَ یَدَیَّ کَاَنَّمَا بَیْنَ یَدَیْكَ خُبْزُہٗ ترجمہ ملک الموت نے کہا کہ کُل جان
قبض کرنا ہاتھ میں ہمارے ایسا ہے۔ جیسا کہ دو ہاتھ کے نیچے تمہارے روٹی
دھری ہے۔ جسکی اجل آتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں جان ہاتھ بڑھا کر
اسکی قبض کر لیتا ہوں۔ اور بولا اے ادریسؑ میں چاہتا ہوں۔ کہ تیرے
ساتھ رشتہ برادری کا کروں۔ ادریس نے کہا کہ میں تیرے ساتھ رشتہ
برادری کا تب کروں کہ تلخی جان کندنی کی ایک بارگی تو مجھکو چکھاوے۔ تاکہ
خوف اور عبرت مجھے زیادہ ہو اور عبادت خالق کی زیادہ کروں۔ ملک الموت نے
کہا کہ بے رضا الٰہی جان قبض نہیں کر سکتا ہوں۔ تب اس نے خدا کی درگاہ
میں عرض کی حکم ہؤا کہ جان ادریس کی قبض کر لسنے جان اسکی قبض کی پھر
ملک الموت نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی پھر اللہ نے انکو زندہ کیا اور ادریسؑ
نے اٹھکر ملک الموت کو گودی میں لیا دونوں نے آپس میں رشتہ برادری کا لگایا
ملک الموت نے اُن سے پوچھا اے بھائی تلخی جان کندنی کی کیسی تھی وہ بولے کہ
جیسے کسی زندہ جانور کی کھال سر سے پاؤں تک کھینچی جاتی ہے۔ ملک الموت نے کہا
اے بھائی قسم ہے رب العالمین کی جیسا کہ تیرے ساتھ میں نے احسان کیا ہے۔ ایسا
کسی سے نہیں کیا ادریس نے فرمایا اے بھائی مجھکو دوزخ دیکھنے کا شوق ہے تو مجھکو
اسکے دروازے تک لے چل تو اسکے دیکھنے سے خوف الٰہی زیادہ ہو تاکہ عبادت اور بندگی زیادہ
کروں تب ملک الموت نے خدا تعالیٰ کے حکم سے انکو سات طبقے دوزخ کے دکھلائے پھر وہ
بولے اے بھائی مجھکو بہشت دیکھنے کی آرزو ہے کہ اسے دیکھکر شادی حاصل کروں اور عبادت
زیادہ کروں پھر انکو بہشت کے در پر لیگئے پھر بولے اے بھائی میں تلخی جان کندنی کی چکھ
چکا ہوں اور دوزخ کو بھی دیکھا جگر میرا مارے پیاس کے جل گیا اجازت ہو تو بہشت میں جاکر ایک
پیالہ پانی پیوں تب اُسنے کہا تو وہاں سے پھر آنیکا عہد کر ادریس نے عہد کیا کہ آؤنگا تب بحکم الٰہی اپنی

نعلین کو درخت طوبے کے تلے چھوڑ کر بہشت کے اندر چلے گئے۔ کیونکہ عہد باہر آنیکا کیا تھا
اور نعلین کو بھی طوبے کے تلے چھوڑ آئے تھے۔ بہشت سے باہر نکلکر اپنی نعلین کو لیکر
بہشت میں جاکر درخت پر بیٹھے۔ ملک الموت نے انکو آواز دی کہ اے بھائی تاخیر
مت کر ادریس نے کہا کہ اے شفیق جبار عالم فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ترجمہ
ہر ایک کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اب میں تو مزہ جان کندنی کا چکھ چکا ہوں اور حقتعالے
فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا اور کوئی نہیں تم میں سے جو نہ پہنچیگا اسمیں سے اور
میں اس دوزخ میں پہنچ چکا ہوں اور پھر جلیل جبار فرماتا ہے لَا يَمَسُّهُمْ نَصَبٌ وَّمَا هُمْ
مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ترجمہ نہ پہنچیگی وہاں انکو کچھ تکلیف اور نہ انکو وہاں سے کوئی نکالے
یعنی جو بہشت میں گیا پھر نہ آویگا اے بھائی میں اب ہرگز باہر نہیں آنیکا درگاہ جناب باری سے
آواز آئی کہ اے عزرائیل تو ادریس کو چھوڑ کر چلا جا میں نے اسکی تقدیر میں یہی لکھا تھا۔ ادریس ع
مزہ موت کا چکھ کر اور دوزخ کو بھی دیکھ بھا کر بہشت میں جا رہے ہے تب عزرائیل بولے۔ اِنَّ
الْجَنَّةَ حَرَامٌ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ حَتّٰى يَدْخُلَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ ترجمہ بہشت حرام ہے انبیاء پر جبتک کہ
خاتم الانبیاء داخل نہ ہوں بہشت میں پھر آواز آئی اے عزرائیل میں بہشت کو دریغ نہیں رکھتا
ہوں۔ لیکن اول بہشت میں محمد مصطفے داخل ہونگے بعدہ سب امت انکی اور قول دوسرا
یہ ہے۔ کہ طواف کرنے والے سب طواف کرتے رہیں بہشت میں اور حقتعالے نے فرمایا
وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ترجمہ اور اٹھا لیا ہمنے اوسکو اونچے مکان پر پس بہشت میں
ادریس تو جا رہے۔ اور انکے فرزند سب فراق سے شب و روز گریہ وزاری میں تھے
ایک روز ابلیس لعین انہوں کے پاس آیا اور کہا کہ تم مت رویا کرو میں تمہارے باپ
کی سی ایک صورت بنا دیتا ہوں۔ تم اوسکو شب و روز دیکھا کرو اور پوجو تب
سب درد تمہارے دل کا جاتا رہیگا۔ اور تم سب خوش رہوگے ابلیس علیہ
اللعنۃ نے ایک ایسی صورت بنائی۔ کہ انکی شکل میں اور اوسمیں کچھ تفرقہ
نہ تھا۔ صرف اتنا ہی فرق تھا۔ کہ یہ صورت بات نہ کرتی تھی۔ اور وہ لوگ
اس صورت کو پوجا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ بت پرستی تمام

عالم میں پھیل گئی مشرق سے مغرب تک یہ حالت جاری رہا۔ کوئی آدمی اللہ کو
کو نہ جانتا تھا علم عالم ان میں سے مفقود تھا۔ بعدہٗ خدائیتعالیٰ نے نوح علیہ السّلام
کو ان پر پیغمبر کرکے بھیجا تاکہ انکو راہ ہدایت کی بتاویں سو اللہ اعلم بالصواب ؞

ذکر حضرت نوح علیہ السّلام کا

نوح علیہ السّلام کا نام شکر تھا۔ بعدہٗ نام نوح ہوا۔ اسواسطے کہ اپنی قوم پر بہت نوحہ
کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا
ترجمہ۔ اور بھیجا ہمنے نوح کو اوسکی قوم کے پاس پھر رہا اُن میں ہزار برس مگر پچاس برس کم اس مدّت
کے اندر چالیس مرد اور چالیس عورت کے سوا کوئی ایمان نہ لایا امر الٰہی سے نوح علیہ السلام
ہر روز پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر اللہ کیطرف خلق اللہ کو دعوت کرتے اور پکار کر کہتے لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اور انکی آواز خدا کے حکم سے مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتی مردود
سب اس کلمے کی آواز سنکر انگلیاں اپنے کانوں میں دیتے اور بعضے ملعون کپڑوں سے اپنے
منہ کو چھپا لیتے اور بعضے کافر یہ آواز سنکر بھاگ جاتے اور چپکے ہو رہتے۔ جب ان مردودوں کو
اللہ تعالیٰ کیطرف دعوت کرتے تو وہ کافر سب کے بے ادبی سے حضرت پر ہاتھ
چلاتے اور مارتے مارتے بیہوش کر دیتے۔ جب وہ ہوش میں آتے
تو پھر پکار کر بولتے۔ اے لوگو تم کہو خدا واحد لاشریک ہے۔ اور نوح رسول
اسکا برحق ہے۔ اور ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ حضرت کے گلے میں کافروں
نے رسّی ڈالکر کھینچی۔ اس کے صدمے سے حضرت تین روز بیقرار
رہے۔ پھر بھی اللہ کے واسطے تکلیفیں اٹھاکر خلق اللہ کو دعوت کیا کرتے
یہاں تک کہ طوفان کی نوبت پہنچی۔ اور حضرت نے کہا۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ
قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا۔ ترجمہ کہا اے
رب میرے بلاتا رہا میں اپنی قوم کو رات دن مگر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے

ہی رہے اور ہر روز مجھ پر سوائے ظلم اور ستم کے کچھ نہیں کرتے اور مجھے ناسزا کہتے ہیں اور ایکدن کا ذکر ہے کہ نوح نے اپنی قوم کو خدا کیطرف دعوت کی کافروں نے آکر حضرت کو ایسا مارا کہ تمام کپڑے حضرت کے لہولہان ہوگئے تب انکی بی بی کہ وہ کافر تھیں کہنے لگیں کہ اے قوم نوح دیوانہ ہوا ہے۔ تم اتنا مت مارو جو وہ کہتا ہے۔ اپنے دیوانہ پن سے کہتا ہے۔ وہ کچھ نہیں جانتا ہے۔ نوح نے اپنی بی بی سے جب یہ باتیں بے ادبی کی سنیں تب حضرت نے آسمان کیطرف منہ کیا۔ اور رو رو کے کہا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قولہ تعالےٰ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ترجمہ پھر اسنے پکارا اپنے رب کو کہ دب گیا ہوں تو اسکا بدلہ لے فی الفور جبرئیل نے آکر کہا اے نوح تو دعا کر تیری دعا خدا کی درگاہ میں مستجاب ہے یہ قوم کفار تمہیر ہرگز ایمان نہ لاوے گی اور تم اس درخت کو لگاؤ اور دوسرا قول یہ ہے۔ کہ جبرئیل نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر دی حضرت نے اس شاخ کو زمین پر لگایا جب چالیس برس گذرے وہ درخت اسقدر بڑا ہوا کہ چھ سو گز لمبا اور چار سو گز موٹا چوڑا ہو گیا۔ اور اس چالیس برس کے اندر تمام جوروں ان کافروں کی بانجھ تھیں اور نسلیں انکی منقطع اور باقی عذاب الٰہی سے معذب ہوئیں۔ سبب اسکا یہ تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کو نوح کے پاس لیجا کر بولیں کہ اے لڑکو تم اسکو دشمن جانیو اور اسکی بات نہ مانیو اسکو ہمیشہ ذلیل و خوار کہیو۔ کہ وہ دیوانہ ہے۔ نوح نے جب یہ وصیتیں انہوں سے سنیں تب ان لوگوں سے نا اُمید ہو کر درگاہ الٰہی میں زاری کی اور کہا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ترجمہ اور کہا نوح نے اے اب نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا ایک گھر بھی بسنے والا کہ نسل کافروں کی باقی نہ رہے زمین پر تب جبرئیل تشریف لائے۔ اور فرمایا اے نوح اس درخت سے تو ایک کشتی بنا نوح نے کہا کہ کس طرح بناؤں۔ جبرئیل نے کہا کہ تو اس درخت کو کاٹ اور چیر کر تختے بنا۔ تجھے بتلاؤں گا نوح نے اس درخت کو کاٹا اور چیر کر تختے بنائے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالے نے بنا کشتی روبرو ہمارے اور ہمارے حکم سے اور نہ
بول مجھ سے ظالموں کیواسطے۔ یہ البتہ غرق ہونگے۔ تو ان تختوں سے کشتی بنا
اور شاخوں سے اسکی میخیں لگا۔ نوح نے بموجب تعلیم جبرئیل کے درودگری سیکھ
کر اس درخت کے تختے بنائے پہلے تختے پر نام آدم کا اور دوسرے تختے پر نام
شیث کا اور تیسرے تختے پر نام ادریس ؑ کا اور چوتھے تختے پر نام نوح کا اور
پانچویں تختے پر نام موسیٰؑ کا اور چھٹے تختے پر نام صالح کا اور ساتویں تختے پر نام ابراہیم کا
اور اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے نام سے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے
نکلے یعنی ہر ایک تختے پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکھا تھا۔ اور آخری تختے پر نام حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تھا۔ کا وہ خاتم الانبیاء ہیں نوحؑ نے
جبرائیل کی تعلیم سے کشتی بنائی طول اسکا ہزار گز اور عرض اسکا چارسو گز کا تھا۔ جب
کشتی تیار ہوئی۔ کافر دیکھکر ہنسے اور افسوس کرنے لگے۔ جیسا کہ حقتعالے نے فرمایا

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ
مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ۝

ترجمہ اور نوح کشتی بناتا اور جب گذرتے اس پر سے سردار اسکی قوم کے ہنسی کرتے
اور اسپر بولا اگر تم ہنسی کرتے ہو ہمپر تو ہم ہنستے ہیں تمپر جیسے تم ہنستے ہو اب
آگے جان لوگے کہ کس پر آتا ہے عذاب کہ رسوا کرے اوسکو اور اترتا ہے
اسپر عذاب ہمیشہ کا یہ فایدہ تفسیر سے لکھا ہے۔ کہ وہ کافر ہنستے تھے کہ خشک
زمین میں غرق کا بچاؤ کرتا ہے یہ ہنستے اسپر کہ موت سر پر کھڑی ہے اور
ہنستے ہیں۔ غرض کشتی تیار ہوئی اور چار تختے کم ہوئے نوح نے جبرئیل سے کہا
جبرئیل نے کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں چار
تختے انکے چار یار کے نام سے یعنی حضرت ابا بکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب
اور حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام سے لگایا چاہیے
تو کشتی تمھاری اللہ کے فضل وکرم سے محفوظ رہیگی اور نجات پائیگی اور جس مومن کے

دلمیں محبت حضرت محمد مصطفےٰ اور چاریار کی اُنکے ہوگی وہ آتش دوزخ سے نجات پائیگا اور فرمایا اے نوح دریائے نیل میں ایک درخت ہے کسیکو بھیجکر وہاں سے منگواکر اس سے چار تختے بنام چار یاروں کے نکالکر اس میں لگادو تب نوحؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا انہوں نے نہ مانا اور بولے کہ عوج بن عنق کو بھیجدو کہ وہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہے۔ اور اسکی راہ بھی خوب جانتا ہے۔ اسیوقت حضرت ؑ نے عوج بن عنق کو بلوایا اور کہا کہ اگر تو فلانے درخت کو دریائے نیل سے لائیگا تو میں تجھکو کھلاکر آسودہ کرونگا۔ عوج نے کہا کہ تو میرے ساتھ عہد کر نوحؑ نے عہد کیا پس عوج نے جاکر اس درخت کو جڑ سے اٹھا کر لا دیا۔ تب نوح ع نے تین روٹیاں جو کی نکالکر اسے کھانیکو دیں عوج اسے دیکھکر ہنس دیا اور کہا اے نوح میں بارہ ہزار روٹیاں ایک وقت میں کھالیتا ہوں اور کھانیکا کیا حساب دوں تب بھی نہیں حاصل ہوتی ہے۔ یہ تین قرص نان جو سے مجھے کیا ہوگا اور خبر ہے کہ عوج عمر بھر کے اکل و شرب سے سیر ہوا تھا نوح نے کہا کہ تو اگر سیری چاہتا ہے تو بسم اللہ پڑھکر کھا۔ تب اسنے بسم اللہ پڑھکر ایک آدھی روٹی کھائی تھی۔ کہ اور دوسرے لقمے کی حاجت نہ رہی اسی میں اوسکو سیری حاصل ہوگئی۔ بعدہٗ نوح نے اس درخت سے چار تختے نکالکر اول بنام حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے اور دوسرا تختہ حضرت عمر بن خطاب رضؓ کے اور تیسرا تختہ عثمان غنی رضؓ کے اور چوتھا تختہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے لگایا ان چاروں تختوں کے لگانے سے کشتی تیار ہوگئی بعدہٗ جبرائیل نے فرمایا اے نوح تو بیت المعمور کی زیارت کرلے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو اٹھائیگا۔ جب وہ زیارت کر کے آئے۔ تب اوسکو فرشتوں نے آسمان چہارم پر اٹھا لیا بعدہٗ ترتیب اور انتظام کشتی کا کرنے لگے اس میں سات طبقے تھے اول طبقے میں تابوت آدم کا اور دوسرے میں نوح مومنوں کے ساتھ تھے اور تیسرے طبقے میں پرندے اور چوتھے طبقے میں درندے اور پانچویں طبقے میں چرندے اور چھٹے طبقے میں ہر جنس کی چیزیں اور ساتویں طبقے میں تخم اور گھانس اور میوے سب رکھے تھے

پس جبرئیل نے فرمایا اے نوح علامت طوفان کی یہ ہے کہ تمہارے گھر کے تنور سے گرم پانی اُبلیگا۔ تب ایک روز انکی بی بی روٹی پکاتی تھی تنور سے گرم پانی اُبل پڑا جلدی سے انکی بی بی نے انکو خبر دی بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ ترجمہ یہاں تک کہ جب پہنچا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے۔ کہا ہم نے لادلے اسمیں ہر قسم کا ایک جوڑا اور اپنے گھر کے لوگ مگر جسپر کہ پہلے پڑچکی بات اور جو ایمان لایا ہو اور نہیں ایمان للائے تھے اسکے ساتھ مگر تھوڑے جبرئیل نے فرمایا اے نوح ایک ایک جوڑا ہر جانور کا کشتی پر اٹھالے حضرت نے کہا کوئی مشرق میں اور کوئی مغرب میں ہیں کیونکر انکو اکٹھے جمع کروں پس خدا کے حکم سے جسکی نسل رہنی مقدر تھی۔ اس جانور کا جوڑا کشتی میں رکھ لیا اور گھر والوں میں سے جس پر بات پڑچکی تھی اور بیٹا اور اسکی ماں ڈوبی اور تین بیٹے بچے جنکی اولاد ساری خلقت ہیں اور تنور تھا حضرت نوح کے گھر میں جو طوفان کا نشان بتا رکھا تھا کہ جب اس تنور سے پانی ابلے تب کشتی میں سوار ہوجائیو۔ یہ فائدہ مترجم نے تفسیر سے لکھا ہے۔ اور دوسری روایت ہے کہ کشتی میں طبقے تھے اول طبقے میں پرندے اور دوسرے طبقے میں نوح ساتھ مومنوں کے اور تیسرے میں چارپائے اور فرزند اُن کے سام حام یافث سب کے سب کشتی میں تھے اور ایک بیٹا ان کا کنعان مارے غرور کے جدا ہوکر پہاڑ پر چڑھ گیا اور کہا کہ میں ہرگز تیری کشتی پر نہ آؤنگا ہرچند کہ نوح نے اوسکو پکارا اے کنعان تو بے کشتی ہلاک ہوجاویگا ہمارے ساتھ ہولے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ترجمہ اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے اے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکروں کے اسنے جواب دیا قولہ تعالیٰ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ترجمہ اور کنعان نے کہا میں لگ رہونگا کسی پہاڑ کو

[1] یعنی جورو زاذل میں کافر لکھا گیا ہے۔ اسکو اپنے ہمراہ سوار نہ کیجیے ۔

بچائیگا مجھکو پانی سے نوح نے کہا قولہ تعالےٰ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ
ترجمہ کوئی بچانیوالا نہیں آجکے دن اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ مہر کرے اور
فرمایا اے بیٹے آج کوئی باقی نہ رہیگا عذاب سے خدا کے سب غرق ہو جاوینگے
مگر وہ شخص کہ خدا ان پر رحم کرے اور وہ مومن ہو دوسری تاریخ ماہ رجب کی تھی

کہ پانی شروع ہوا تھا ۔ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۞ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ
عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۞ ترجمہ پھر ہمنے کھول دیئے دہانے آسمان
کے پانی کے ریلے سے اور بہا دیئے زمین سے چشمے پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو
ٹھیر اتھا آسمان سے گرم پانی برسا اور زمین سے سرد اُبلا۔ یہانتک کہ پہاڑوں کے
اوپر چالیس گز پانی بلند ہوا تھا۔ اور جس پہاڑ پر بیٹا نوح علیہ السلام کا تھا پانی پہلے ہی
پر جا پہنچا اسے دیکھکر نوح علیہ السلام کو شفقت پدری دل میں چل ہی آئی۔ کہ وہ مارا جائیگا
تب آپنے منہ طرف آسمان کے کیا اور کہا۔ یارب تونے وعدہ کیا تھا میرے ساتھ کہ
اہل بیت کو تیرے ہلاک نہ کروں گا۔ اب بیٹا میرا کنعان مارا جاتا ہے۔ قولہ تعالےٰ

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۞
ترجمہ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو۔ بولا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں
میں سے اور تیرا وعدہ سچ ہے۔ اور تو سب سے بڑا حاکم ہے فائدہ یعنی ایک
عورت تو ہلاکت میں رہ چکی اب تو چاہے بیٹے کو ہلاکت میں رکھ چاہے نجات دے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ
ترجمہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اسکے کام ہیں
ناکارے۔ کہ ایمان اسکا تیرے ایمان موافق نہیں پس موج آئی کنعان کو ہلاک کیا

جبرئیل نے فرمایا اے نوح سوار ہو اور اسکو پڑھو قولہ تعالےٰ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ

مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَهِىَ تَجْرِىْ بِهِمْ فِىْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۞ ترجمہ
اور بولا سوار ہو اسمیں اللہ کے نام سے اسکا چلنا اور ٹھیرنا تحقیق میرا رب ہے بخشنے والا مہربان
اور وہ لئے بہتی ہے انکو لہروں میں مثل پہاڑ کے یہ آیت جب پڑھی کشتی پانی پر رواں ہوئی

اور بول و براز سے آدمیوں کے کشتی بہت غلیظ ہوئی تھی نوح نے الہام الٰہی سے ہاتھی کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا قدرت الٰہی سے دو خوک اسکی ناک سے پیدا ہوئے - اور انہوں نے سب غلاظت کشتی کی صاف کی اور ابلیس علیہ اللعنۃ نے خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اسکی ناک سے دو چوہے پیدا ہوئے - نوح نے کہا اے شیطان ملعون تجھے اس کشتی پر کون لایا - شیطان بولا اس وقت کہ تو نے خر کو ملعون کہا میں جانتا تھا کہ تو مجھی کو ملعون کہیگا - کہ میں آیا ہوں - چوہے جب کشتی کو سوراخ کرنے لگے - تب نوح نے خدا کی درگاہ میں فریاد کی جبرائیل نے آکر ان سے کہا کہ تو شیر کی پیشانی پر ہاتھ مل نوح نے ہاتھ پھیرا دو بلیاں اسکی ناک سے پیدا ہوئیں اور انہوں نے سب چوہے کشتی کے کھائے او سیدن سے بلی دشمن ہے چوہے کی اور نوح ماہ رجب کی دوسری تاریخ سے عشرہ محرم الحرام تک چھ مہینے آٹھ دن کشتی پر رہے - بعدہٗ جناب باری سے ندا آئی

قولہ تعالیٰ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہو چکا کام اور کشتی ٹھیری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہو قوم بے انصاف فائدہ چالیس دن پانی آسمان سے برسا اور زمین سے اُبلا پھر چھ مہینے کے بعد پہاڑوں کے سر کھلے کہ کشتی لگی تھی جودی پہاڑ سے وہ پہاڑ ملک شام میں ہے - تب بارش موقوف ہوئی اور زمین خشک ہوگئی - ایسا کہ ایک قطرہ پانی زمین پر نہ رہا مگر کشتی اُس دن زمین حجاز میں بھی ستر مرتبہ بیت اللہ کا طواف کر کے ملک شام کی طرف نکل گئی - اور کوہ جودی پر جا ساکن ہوئی اور جہاں کہیں پہاڑ تھے سب دکھائی دیئے - نوح علیہ السلام نے کسی پرندے کو زمین پر بھیجا تاکہ خبر لاوے کہ زمین پر کسی قدر پانی ہے وہ وہاں جا کر دانہ چگنے میں مشغول ہوا پھر نہ آیا اُس سبب سے اللہ تعالیٰ نے اُسے اُڑنے سے معذور کیا - پھر حضرت نے کبوتر کو بھیجا وہ کسی زمین پر جا بیٹھا اور کچھ مٹی تر اپنے پاؤں میں لگائے کشتی پر آیا تب حضرت

نے کبوتر کے حال پر کچھ دُعا فرمائی۔ کہ خلق اللہ اسکو پیار کریں اور اسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور سات راہیں پانی کی بنا دیں اور سات دریائے زمین پر جاری ہوئے تب سب پانی زمین میں سے دریا میں جا گرا۔ اور جو باقی رہا زمین پر خشک ہو گیا اور نوح نے کشتی سے باہر نکلکر کبک جانور کو بھیجا وہ زمین پر گیا بسبب پانی نہ ہونے کے نہ ٹھیر سکا پھر آیا حضرت نے اس جانور کو دُعا فرمائی اور تمام قوم کو کشتی پر سے اُتار لیا اسوقت حکم جل و علے کا ہوا کہ اے نوح جتنے تخم اور جڑ ہیں یہ سب زمین پر بو دے تمام اقسام ملے۔ مگر انگور نہ ملا تب جناب احدیت میں عرض کی آواز آئی۔ کہ ابلیس لعین نے اسے چرایا ہے حضرت نے اس سے کہا کہ اے ملعون جڑ انگور کی لا دے اسنے انکار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے خبر دی کہ تو نے چرایا ہے تب شیطان بولا ہاں میں لا دونگا اس شرط پر کہ جب بو دوگے۔ اسکی جڑ میں ایک بار تم پانی دوگے اور تین بار ہم دینگے نوح نے قبول کیا اُسنے لا دیا تب تخم انگور زمین میں بو دیا اور بموجب قول کے اپنے عمل میں لائے نوح نے اسکی جڑ میں ایک دفعہ پانی دیا اور شیطان علیہ اللعنۃ نے تین دفعہ یعنی لومڑی اور شیر اور خوک ان تینوں جانوروں کو مار خون ان کا اسکی جڑ میں دیا اور جو شیرینی کہ انگور میں ہے سو نوح کے پانی دینے کے سبب سے ہے اور اس سے جو شراب بنتی ہے۔ سو ابلیس لعین کے سبب سے ہے۔ اس واسطے مزاج شرابیوں کا پہلے لومڑی کے مزاج سا ہوتا ہے۔ پس پیچھے شیر کا اور بعد اسکے سُور کا کیونکہ حالت نشے میں کسیکو دیکھتا سمجھتا سُنتا نہیں اور یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ ہر شے میں تاثیر اصل کی ہوتی ہے بمصداق کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ اور یہ سب شیطان کے فعل سے ہے اور ابلیس نے کہا کہ اے شیخ الانبیاء احسان تیرا مجھ پر بہت ہے مجھ سے کچھ تو مانگ لے حضرت نے فرمایا اے ملعون تو ہمارے کس گناہ سے خوش ہوا ہے بولا تو نے گناہ نہیں کیا تو نے ہزاروں کافروں کو خدا کی درگاہ میں دعا کرکے ہلاک کیا وے سب دوزخ میں ہمیشہ میرے ساتھ رہینگے نوح اس بات کو سنکر ترس کھا کر سو برس تک روتے رہے ایک روز حضرت نوح نے پوچھا اے ملعون کونسا فعل

کہ جسکے کرنے سے اولاد آدم دوزخ میں جائیگی۔ وہ بولا چار چیز حسد و حرص و تکبر و بخل حضرت نے شرح ان چار چیزونکی اُس سے پوچھی اسنے بیان کی کہ میں نے ستر ہزار سال خدائے عزوجل کو سجدہ کیا اور عبادت اسکی بجالایا جب آدم کو حق تعالےٰ نے بنایا اور انکو سجدہ کرنیکے لئے سب فرشتوں کو حکم کیا سبھوں نے انکو سجدہ کیا ہم نے حسد کرکے نہ کیا اسلئے سزاوار لعنت کا ہوا اور دوسری یہ ہے کہ پھر حقتعالیٰ نے مجھکو ارشاد فرمایا کہ تونے آدم کو سجدہ کیوں نہ کیا اسوقت پھر میں تکبر کیا اور کہا کہ میں بہتر ہوں آدم سے کہ انکو بنایا تونے خاک تیرہ سے اور مجھکو بنایا تونے نار سے اس لئے حقتعالےٰ نے اپنی درگاہ سے مردود کیا اور تیسری یہ ہے۔ کہ حرص ہوئی آدم کو گیہوں کھانیکی۔ کہ جس سے اللہ تعالےٰ نے منع کیا تھا۔ تاکہ وہ مدام بہشت میں رہیں اور میں نے انکو گیہوں کھلا اسلئے وہ بہشت سے نکالے گئے اور یہاں گرفتار ہوئے۔ اور چوتھی بخل ہے کہ خدا یتعالےٰ نے بخیلوں پر جنت حرام کی ہے۔ ہرگز وے جنت میں نہ جائینگے ابلیس حضرت نوح کو یہ ماجرا سُنا کر چلا گیا۔ بعدہٗ انحضرت پر جناب باری کا حکم ہوا اے نوح کشتی کی لکڑی سے تو ایک مسجد بنا تب انہوں نے جودی پہاڑ پر ایک مسجد بنائی اور وہاں بستی ہوئی نام اُس کا ثمانین ہوا یہ معنی ہیں کہ اسی آدمی مومن اور مومنہ نوح کے ساتھ وہاں تھے اور چند روز کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے وہاں وفات پائی پھر اولاد اُن کی سام اور حام اور یافث باقی رہی چنانچہ یہ تمامی مخلوقات ان تینوں کی نسل سے ہیں۔ اہل عرب و عجم شام کی اولاد ہیں اور اہل ہند و حبش حام کی اولاد سے ہیں اور اہل ترکستان یافث کی اولاد سے ہیں۔ اور مروی ہے کہ نوح علیہ السلام ایک روز سو گئے تھے ہوا سے کپڑا ستر عورت کا الگ ہو گیا تھا اُن کے نظر حام کی اُسپر گری۔ وہ ہنسکر چپکا ہو رہا اور نظر سام کی جب گری اس نے کپڑا اوڑھادیا۔ تب نوح علیہ السلام نے اُن کو دُعائیں نیک کیں اس واسطے اولاد ان کی پیغمبر ہوئی اور حام کو دُعا بد دی مُنہ اس کا سیاہ ہوا اور اولاد بھی اُس کی سیاہ رہی اور بعضوں نے کہا ہے۔ حام نے سام کو دُعا کی تھی جب اولاد اُن کی پیغمبر ہوئی اور مروی ہے کہ عمر نوح علیہ السلام کی چودہ سو برس ۱۴۰۰

کی تھی اور دوسری روایت ہے کہ ایک ہزار بیس برس کی تھی۔ اور تیسری روایت ہے۔ ہزار برس کی عمر تھی پچاس برس کم یہی صحیح ہے۔ سورۂ عنکبوت میں مذکور ہے جب نوح نے دار فانی سے رحلت فرمائی۔ فرشتوں نے ان سے پوچھا اے شیخ الانبیاء دنیا کو کیسا دیکھا۔ حضرت نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک دروازے سے گھسکر دوسرے دروازے سے نکل آیا بعدہٗ اولاد سام کی نے بعض کوفے میں بعض یمن میں بعض حجاز اور شام اور مغرب میں جاکر شہر بسائے اور اولاد حام کی نے ہندوستان میں اکثر شہروں کو آباد کیا اور اولاد یافث کی ترکستان میں جاکر سکونت پذیر ہوئی اور شہر بسائے اور سارا جہان ان لوگوں سے آباد ہوا پہلے شیطان علیہ اللعنۃ نے ہندوستان میں اکثر بت پرستی کی راہ لوگوں کو بتائی۔ پھر ترکستان میں جاکر وہاں بھی بت پرستی سکھائی بعدہٗ ملک عرب میں جاکر وہاں کے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ایک بادشاہ نام اسکا عرب میں جرہم تھا اور قد و قامت میں چار سو گز بلند تھا تمام ملک اسکا مطیع فرمان تھا بعضوں نے کہا ہے۔ کہ حضرت ہوت اسی کا نام تھا اس نے وہاں مکانات و باغات اور نہریں بنائی تہیں۔ قوت اور شجاعت میں اسکے برابر ملک عرب میں ثانی نہ تھا سات سو برس گذرے۔ کہ اس عرصہ میں کوئی ان میں سے مرا نہ تھا وے سب موت کو بھول گئے تھے۔ زمین انہوں سے آباد و معمور تھی۔ اور سب جاہل تھے ایک دن شیطان اس قوم کے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ کسکی پرستش کریں شیطان نے کہا کہ میں تمکو بتاؤنگا۔ کہ جسکی تمہارے باپ دادا پرستش کرتے تھے۔ تب شیطان انکو ہمراہ لیکر ہندوستان میں آیا اور بت پرستی سکھائی وے سب مردود ان پانچ بتوں کو وہاں سے اٹھاکر اپنے گھروں میں لیگئے

اور یہ کہا قولہ تعالیٰ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝ ترجمہ اور بولے نہ چھوڑیو اپنے ٹھاکروں کو یعنی ودّ کو اور نہ سعول کو اور نہ یغوث سوا یعوق کو اور نہ نسر کو سب کے سب انکو پوجنے لگے تمام عالم بت پرست ہوگیا عیاذاً باللہ من ذالک ۔

قصہ حضرت ہود علیہ السلام کا

بعدہ خدا تعالےٰ نے ہود علیہ السلام کو انپر بھیجا جیسا کہ حقتعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِلیٰ
عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۘ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ
ترجمہ اور عاد کی طرف بھیجا ہمنے ہود کو وہ بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی تمہارا حاکم
نہیں سوائے اُسکے تم سب جھوٹ کہتے ہو۔ ہود اُن لوگوں کو نصیحت کرتے اور اللہ
کی طرف بلاتے اور کہتے قولہ تعالےٰ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ
وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ اور وہ یاد کرو کہ تمکو
سردار کیا پیچھے نوح کے اور زیادہ دیا تمکو بدن میں پھیلاؤ سو یاد کرو احسان اللہ کے
شائد تمہارا بھلا ہو اور اس قوم میں جو دراز قد تھے۔ قد انکا چار سو گز کا لمبا تھا اور اوسط
والوں کا دو سو گز اور جو سب سے چھوٹے انکا قد ستر گز کا تھا۔ اور وے سب بولے اے
ہود تو ہمارے پاس کچھ سند سے نہیں آیا اور ہم تو نہیں چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیرے
کہنے سے اور ہم نہیں تجھکو ماننے والے پس خدا تعالےٰ نے انپر قحط نازل کیا گرسنگی
سے وے سب عاجز ہوئے تھے اسمیں ستر آدمی ستر قبیلے میں سے اسپر
ایمان لائے تھے باقی سب کافر تھے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ
وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ترجمہ بولے کیا تو اسواسطے آیا ہم پاس کہ بندگی کریں
ہم تیرے اللہ کی اور چھوڑدیں انکو جن کو پوجتے رہے ہمارے باپ دادے بولے اے
ہود ہم تیرے خدا کی پرستش نہیں کرینگے اپنے باپ داداؤں کے خداؤں
کو پوجینگے مگر تو ڈراتا ہے عذاب سے اپنے اللہ کے تو دکھلا ورنہ ہم تجھے مار ڈالینگے
یہ سُنکر ہود نے خدا کی درگاہ میں تضرع کی۔ اور کہا خدایا مجھے ان کے ظلم
سے بچا کہ انکے ساتھ مجھے لڑنے کی طاقت نہیں شائد مجھے مار ڈالیں گے
اس قوم کے سردار کا نام عاد تھا اسکے زمانہ سے زمانہ طوفان تک
سات سو برس گذرے تھے قوت انکی اسقدر تھی کہ اگر پتھر پہ پاؤں مارتے

تو زانو تک انہیں گھس جاتے سب نافرمان تھے اور کہتے تھے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً ترجمہ یعنی کون ایسا ہے پردۂ زمین پر کہ ہم سے قوت زیادہ رکھتا ہو۔ جناب احدیت کا حکم ہوا اے ہود وہ ستر آدمی جو تجھ پر ایمان لائے ہیں انکو ساتھ لیکر پہاڑ پر جا رہ۔ تب ہود انہوں کو لیکر پہاڑ پر گئے۔ اور کہا کہ اے قوم تمکو ہوا ہلاک کریگی۔ غضب الٰہی آویگا وہ بولے کون ایسی ہوا ہے جو ہم پر غالب ہوگی۔ تب خدا تعالےٰ نے تین برس تک پانی برسانا اُن پر موقوف رکھا یہانتک کہ قحط عظیم ان پر نازل ہوا بعدہٗ ہود علیہ السلام نے کہا قولہ تعالےٰ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۔ ترجمہ اے قوم گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اُسکی طرف کہ تمپر چھوڑ دے آسمان کی دھاریں اور زیادہ دے تمکو زور پر زور اور نہ پھرے جاؤ گنہگار ہوکر۔ کافروں نے کہا کہ ہم تو نہیں کرینگے اور نہ مانینگے تمکو پس ایک قوم کو بھیجا کہ مکے میں جاکر پانی طلب کریں پس چھ آدمی قوم عاد میں سے مکے میں گئے ان میں دو شخص مسلمان تھے لیکن دین اپنا چھپائے رکھتے نام ان دونوں کا مزید ولقیم تھا اور انکے سردار کا نام قیل تھا یہ ستر ہزار آدمی ہمراہ لیکر مکے کو گئے۔ مزید نے ان سے کہا کہ جبتک ہود علیہ السلام پر ایمان نہ لاؤ گے تب باران کا برسنا تمپر موقوف رہیگا سبھوں نے انکو جھٹلایا تب مزید اور لقیم نے کہا الٰہی وہ لوگ تیری رحمت کے قائل نہیں تو ہماری حاجتیں روا کر بارگاہ الٰہی سے آواز آئی کیا مانگتا ہے۔ مزید نے کہا الٰہی میں تا قیامت دنیا میں بھوکا نہ رہوں۔ حکم ہوا کہ میں نے قبول کیا بعدہٗ لقیم نے کہا الٰہی سات دفعہ کی عمر مجھے عطا کر جسکی عمر چاہوں بطنًا بعد بطن تین ہزار برس تک زندگانی کروں حکم الٰہی ہوا میں نے تجھے بخشی اور قیل نے کہا خداوندا کوئی ہماری قوم میں بیمار نہیں ہوا کہ تجھسے شفا چاہوں اور کسی مشکل میں نہیں پڑا ہوں کہ تجھ سے یاری مانگوں مگر پانی مانگتا ہوں واسطے قوم عاد کے لینے میں تین ساعت کے اندر ابر سیاہ و سفید و سرخ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ اے قیل ان تین میں سے جس کو چاہے تو اسے اختیار کر۔ تب قیل نے دلمیں سوچا کہ ابر سفید و سرخ میں پانی نہیں ہوتا ہے

مگر ابر سیاہ پانی سے خالی نہیں ہوتا۔ اسکو اختیار کیا اللہ حکم سے ابر سیاہ ساتھ ساتھ اسکے منزلِ مقصود کو جا پہنچا وہب ابن منبہؓ نے روایت کی کہ ساتویں زمین پر ایک ہوا ہے۔ نام اُسکا ریح العقیم ہے ستر ہزار زنجیروں سے اسکو باندھ کر رکھا ہے۔ اور ستر ہزار فرشتے اسپر محافظ اور موکل ہیں جب روز قیامت کا ہوگا۔ وہ ہوا چھوڑی جائیگی پہاڑونکو مانند ریزہ ابریشم کے اڑاویگی اور آسمان گر پڑیگا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ جاویگا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۙ وَّ حُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۙ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ وَ انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ۙ پھر جب پھونکی جائیگی نرسنگے میں ایک پھونک اور اٹھائی جائے زمین اور پہاڑ اور ٹکے جاویں ایک چوٹ اوسدن ہو پڑے ہو پڑنے والی اور پھٹ جاوے آسمان پھر اوسدن وہ سست ہوگا حکم ہوا اے فرشتو وہ ہوا قوم عاد پر چھوڑ دو تب انہوں نے عرض کی اے جبار عالم کسقدر چھوڑ دیں حکم ہوا گائے کی ناک کے اندازے سے نکلے انہوں نے عرض کیا یا رب العٰلمین اسقدر سے سارا عالم برباد ہوگا۔ تب حکم ہوا کہ سوئی کے سوراخ کے برابر چھوڑ دو جب چھوڑ دیا۔ تب وہ ہوا مانند ابر سیاہ کے پہاڑ کیطرف سے نکل آئی اسے دیکھکر قوم عاد شاد ہوئی اور کہنے لگی قولہ تعالےٰ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ ترجمہ۔ بولے یہ ابر ہے ہمپر برسے گا ہود نے کہا قولہ تعالیٰ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۙ ترجمہ کوئی نہیں وہ یہ ہے کہ جسکی تم شتابی کرتے تھے یہ وہ باد ہے کہ جسمیں دُکھ کی مار ہے اور جب ہوا نکلی کافروں نے کہا اے ہود تونے خوشخبری پہنچائی کہ جس سے ہم خنک تر ہونگے ہود نے فرمایا اے کافرو ذرا صبر کرو اللہ کیطرف سے تمپر عذاب الیم پہنچتا ہے ایسا کہ وہ سب سات لاکھ مرد تین پہاڑ کے نیچے میں جا رہے تھے جہاں ہوا کی راہ ایک طرف سے بھی نہ تھی یہ سب آپسمیں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اور اپنے پاؤں اپنے گھٹنوں تک زمین پر گاڑ کر بیٹھے تھے اور زن و مرد لڑکے بالے چارپایوں کو بیچ میں اپنے لیا اور کہتے تھے کہ تین طرف سے ہمارے پہاڑ ہے اور ایک جانب ہم سب ہیں کونسی ہوا ہے۔ کہ

ہمارے بیچ میں گذریگی اور زور کریگی۔ جب متکبروں نے اپنی قوت کا غرور کیا اچانک ایک آواز رعد کی آئی اور ہوا نے اسقدر زور کیا کہ پہلے قصر و کوشک جتنے مکانات تھے جڑ سے کھود کر پھینک دیئے اور سب برباد ہوئے اور انکے ان کے پاؤں کے نیچے آکر سرنگوں انکو زمین پر ڈالدیا مثال اسکی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ

ترجمہ یعنی پھر تو دیکھے لوگ ان میں بچھڑ گئے جیسے وہ ٹھنڈ ہیں کھجور کے کھوکھلے پھیر لیا تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بچ رہا اور پتھر و ہول خاک میں ایک برس تک پڑے روتے رہے۔ اور جو شخص انکے رونے کی آواز سنتے تو وہ بھی ہلاک ہوجاتے۔ اور ہود نے ایک خط زمین پر کھینچکر مومنوں کو اسکے اندر رکھ لیا ہوا نے اسقدر زور کیا مگر دامن مومنوں کا ایک سر مو بھی کج نہ ہوسکا یہ سچ ہے مَنْ كَانَ اللّٰهَ لَهُ كَانَ لَهُ۔ جو شخص کہ اللہ اسکا ہو اکل ہے واسطے اسی شخص کے بعدہٗ ہود مومنوں کو ہمراہ لیکر جرہم کے پاس گئے اور کہا کہ عذاب الٰہی تونے دیکھا اسنے کہا کہ ہاں۔ تب حضرت نے فرمایا کہ کہہ تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوْدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وہ ملعون بولا جب تک کہ تو اس قوم کو زندہ نہ کریگا۔ تب تک میں تجھپر ایمان نہ لاؤنگا۔ وہ مردود یہ کہہ رہا تھا۔ اسوقت اسکے قدم کے نیچے ہوا نے آکر اس پلید کو دور کیا اور سخت عذاب نے آکر اس قوم کو ہلاک کیا پس ہود نے بعد چار سو برس کے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور مومن سب انکے لیے روئے اور انکو دفن کیا پیچھے انکے سو برس تک مومن سب دنیا میں رہے۔ بعدہٗ انتقال فرمایا اور اولاد انکی اپنے دین پاک پر مدت تک رہی اور ایک عالم ان سے آباد ہوا اور دین و ایمان کی راہ خلائق کو بتائی ایک روز شیطان مردود ان کے پاس آیا اور کہا کہ تم کسکو پوجتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ زمین و آسمان کے خدا کو پوجتے ہیں ابلیس نے کہا کہ تم خدا کو دیکھتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں شیطان نے کہا کہ تم اس پتھر سے ایک بت بناکر پوجا کرو۔ تاکہ روز قیامت میں وہ تمہارے لئے شفیع ہووے تب ان لوگوں نے ایک بت بناکر میدان میں

رکھدیا جیسا کہ حق تعالےٰ نے فرمایا وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ترجمہ اور کیسا کیا تیرے رب نے ثمود سے جنہوں نے تراشے پتھر وادی میدان میں فائدہ وادی میدان انکے مکان کا نام ہے پہاڑ کھود کر گھر بنائے تھے اور اس بت کے چاروں طرف چھید کرکے اسمیں نقرہ پلا دیا تھا۔ اور ایک تخت عظیم الشان بچھا کر اس پر ایک سونیکی کرسی رکھکر اس بت کو رکھدیا تھا بعدہٗ ابلیس نے کہا کہ تم اسکو سجدہ کرو سبھوں نے سجدہ کیا اور کافر ہوئے اور ایک گنبد عظیم الشان اس پر بنا کر اسے معبد خانہ قرار دیا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا۔ بعدہٗ خدا تعالےٰ نے ایک مچھر کو بھیجا اُسنے اس گنبد کو چھید کرکے بُت کے پاس جا خرطوم اپنا اسکے سر میں چبھا کر کرسی سمیت اسکو اٹھا لیجا کر دریائے محیط میں ڈالدیا کافر سب یہ حال دیکھکر متغیر ہوئے اور کہنے لگے اب کسکو ہم پوجینگے بعدہٗ خدا تعالےٰ نے صالح کو اس قوم پر بھیجا قصہ آنحضرت کا بعدہٗ قصہ شداد لعین کے بیان کیا جائیگا انشاء تعالےٰ چونکہ شداد لعین ہود کے ایام میں تھا اسلئے قصہ اُسکا اِس قصے میں بیان کیا گیا +

قِصّہ شدّاد کا

عاد کے دو بیٹے تھے ایک شدید اور دوسرا شدّاد شدید سات سو برس کی بادشاہی کرکے مرا۔ بعدہٗ شداد ملعون بادشاہ ہوا۔ تمام روئے زمین مسخر اور زیر حکم اُس کے تھی بعدہٗ حق تعالےٰ نے ہود علیہ السّلام کو اُس کی ہدایت کے لئے بھیجا اور حضرت نے اُس سے کہا کہ اے شدّاد خدا فرماتا ہے کہ ہزار برس کی عمر تجھے بخشی اور ہزار گنج تو نے پائے اور ہزار حوریں خوبصورت تو نے پائیں اور ہزار لشکر تو نے کنج کئے۔ اب شکر خدا کا بجالا اور اُس کو واحد جان اور بھی خدائے تعالےٰ تجھے نعمت بے انتہا بخشیگا اور اُس کا حساب قیامت میں نہ لے گا اور بے حساب بے کھٹکے جنّت میں چلا جائے گا۔ ہود علیہ السّلام نے جب یہ باتیں اچھی اچھی راہ نجات کی بتائیں لیکن کچھ اُس ملعون کے سمع ناسموع میں اثر نہ کیا اور کہا کہ اے ہود تو مجھے بہشت

کی طمع دکھاتا ہے میں نے صفت بہشت کی سُنی ہے میں بھی دُنیا میں مثل اس
کے ایک بہشت بناؤنگا۔ اور اس میں جا رہونگا۔ مجھے تیرے خدا کے بہشت کی کچھ حاجت
نہیں۔ اور اس ملعون نے اسی وقت ہر ایک ملک میں بادشاہوں اور وزیروں اور
اکابروں کو خط لکھے۔ یعنی جس زمین پر زمین ہاموں ملے یعنی زمین ہموار اور میدان
مسطح نشیب و فراز اس میں کچھ نہ ہو کہ قابل بنانے بہشت کے ہو ٹھیرا دیں۔ کہتے ہیں
کہ ہزار ملک اور ہزار شہر زیر حکم اسکے تھے۔ اور ہر ملکوں میں اور ہر شہروں میں لاکھ لاکھ
مرد موجود تھے۔ ایک مُدّت تک زمین ہاموں ایسی صفت کی ڈھونڈتے ڈھونڈتے
عرب میں قطعہ زمین مسافت چالیس فرسنگ کی ملی۔ امیر امراؤں کو حکم ہوا۔ کہ تین ہزار
استاد پُرکار اور ہر ایک کیساتھ سَو سَو مرد کاریگر مقرر ہوں اور سارے ملک کا گنج و
خزانہ وہاں لاکر جمع کریں پہلے چالیس گز زمین نیچے سے کھود کر سنگ مرمر سے بناؤ بہشت کی
درست کی گئی۔ اور دیواریں چاندی اور سونے کی اینٹوں سے اُٹھائی گئیں چھت اور ستون زبرجد
اور زمرد سبز سے بنائے۔ چنانچہ حق تعالٰی نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ
وسلم کو شداد لعین کی بہشت کے حال سے اور ستونوں سے اُسکے خبر دی۔ کہ دنیا
میں کسی نے ایسی بہشت نہیں بنائی۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ
رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ ترجمہ تو نے
نہ دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے وے جو ارم تھے بڑے ستوں والے جو بنا
نہیں ویسا سارے شہروں میں فائدہ یعنی عاد ایک قوم تھی ارم اس میں ایک قبیلہ
تھا ان میں سلطنت تھی انہیں عمارتیں وہ بناتے بڑی بڑی اونچی اور صفتیں اسکے بہشت
کی یہ ہیں کہ درخت اس میں نصف چاندی اور نصف سونے کے بنائے تھے اور پتیاں
اس میں زمرد سبز سے جڑی تھیں اور ڈالیاں اسکی یاقوت سُرخ کی تھیں
اور میوے انواع و اقسام کے اس درخت پر لگائے تھے اور بجائے خاک کہ
اس میں مشک و عنبر و زعفران سے بھر گئے تھے اور بجائے پتھر کے اسکے صحن میں
موتی اور مونگا ڈالے تھے۔ اور نہریں اس میں شیر و شراب و شہد کی

جاری کی تھیں اور بہشت کے دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اس میں لگائے تھے اور ہر ایک میدان میں لاکھ لاکھ کرسیاں سونے چاندی کی بچھی تھیں اور ہر کرسی پر ہزار خوان میں اقسام طرح کی نعمتیں رکھی تھیں اور خبر ہے کہ چالیس ہزار خزانے چاندی اور سونے کے بہشت کے خرچ کے لئے جاتے تھے یہانتک کہ تین سو برس میں کام اسکا سرانجام ہوا۔ اور وکیلوں کو ہر ملک میں بھیجا تھا۔ کہ درم بھر چاندی کسی ملک میں پاؤ تو نہ چھوڑیو لیکن بہشت میں داخل کریو۔ آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک عورت بڑھیا غریب مسکین یتیم کہ اسکی بیٹی کے گلوبند میں ایک درم چاندی تھی۔ ظالموں نے اسے بھی نہ چھوڑا۔ آخر وہ لڑکی رو پیٹ کر کہنے لگی کہ میں غریب فقیرنی سوائے ایک درم چاندی کے اور میں کچھ نہیں رکھتی ہوں یہ ایک درم مجھکو بخشدو مگر انہوں نے نہ سنا تب اس غریبہ نے خدا کی درگاہ میں فریاد کی کہ الٰہی تو اس کا انصاف کر اس ظالم کے شر سے مظلوم کو بچا رکھ اور اسکی بے انصافی کا تو انصاف کر اور اسے دفع کر کہ آہ و فریاد اسکی خدا کی درگاہ میں قبول ہوئی۔ بمصداق اس حدیث کے اِتَّقُوا دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّھَا مَقْبُوْلَۃٌ ترجمہ پرہیز کرو مظلوم کی بددعا سے بیشک وہ مقبول ہوتی ہے خبر ہے کہ شداد نے سارے ملک کے لڑکے اور لڑکیاں خوبصورت و حسین دیکھکر دمشق میں کہ مکان اسکا تھا منگواکر جمع کئے تھے کہ مانند حور و غلمان کے بہشت میں اسکی خدمت میں رہیں۔ دس برس تک وہ کافر قصد کرتا رہا کہ بہشت کو جاکر دیکھے۔ مگر خدائے تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ وہ بہشت میں جاوے ایک روز کمال خواہش سے دو سو غلام ساتھ لیکر بہشت کے دیکھنے کو گیا جب بہشت کے نزدیک جا پہنچا غلاموں کو چاروں میدانوں میں بھیجا اور ایک غلام کو ساتھ لیکر چاہا کہ بہشت میں جاوے وہیں بہشت کے آستانہ پر ایک شخص کو کھڑا ہو دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اسنے جواب دیا ملک الموت ہوں شداد نے کہا تو یہاں کیوں آیا اسنے کہا تیری جان قبض کرنیکو آیا ہوں شداد نے کہا مجھکو ذرا مہلت دے تو میں اپنی بہشت کو دیکھوں ملک الموت نے کہا خدا کا حکم

نہیں ہے کہ تو بہشت میں جاوے۔ تجھکو دوزخ میں جانا ہے۔ پھر شداد نے کہا کہ چھوڑ میں گھوڑے سے اتروں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں تب اسی حالت میں اسکا ایک پاؤں گھوڑیکی رکاب میں رہا اور دوسرا پاؤں بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اسکی قبض ہوئی وہ مردود بہشت نادیدہ دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایک ایسی سخت تمدرگی آواز کی کہ سب ساتھی اسکے ہلاک ہوگئے ایک لقمہ کھانیکی فرصت نہ ہوئی اس وقت نہ مال رہا نہ ملک ادنے اعلےٰ فقیر امیر تمام ملک کے ملک غارت ہوگئے اور وہ سب دوزخی ہوگئے اور اسکی بہشت کو زمین کے نیچے دبا دیا کہ قیامت تک کچھ اثر اسکا باقی نہ رہے۔ بعدہٗ اللہ تعالےٰ نے صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر بھیجا ❊

قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا

اللہ تعالےٰ فرمایا ہے۔ وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ۔ اور ثمود کیطرف بھیا انکے بھائی صالح علیہ السلام نے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا صاحب تمہارا سوائے اسکے صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کی دعوت کی اے قوم اقرار کرو کہ خدا ایک ہے۔ کوئی شریک اسکا نہیں ہے منکروں نے کہا کہ تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل ہے۔ آپ نے کہا کہ ہود کی قوم کو اللہ نے بسبب بے ایمانی اور بت پرستی کے ہلاک کیا مجھے انکے پیچھے اللہ نے خلیفہ کرکے تمپر بھیجا ہے بولے کچھ معجزہ دکھلا آپ نے کہا کیا معجزہ دکھلاوں سبھوں نے کہا ایک اونٹنی اس پتھر سے نکل آوے اور اسیوقت ایک بچہ جنے اور دودھ دیوے تب ہم جانینگے کہ تو رسول خدا کا برحق ہے اسیوقت جبرائیل نازل ہوئے۔ اور کہا کہ اے صالح تو انسے اقرار کرلے کہ بغیر حکم خدا کے وے اونٹنی کو نہ ماریں سوائے دودھ کے اس سے کچھ نہ کھاویں کہ انپر کوئی چیز اسکی حلال نہیں ہے۔ تب حضرت صالح نے ان سے اقرار لیا بعدہٗ حقتعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے صالح تو دعا کر اور قدرت میری دیکھ کہ تجھ سے چار ہزار برس آگے ایک اونٹنی اس پتھر کے

اندر میں سنے پیدا کر رکھی ہے۔ تاکہ معجزہ تیرا ظاہر ہو اور دلیل تیری پیغمبری کی مضبوط ہو پس صالح نے خدا کی درگاہ میں دعا کی۔ اور سب مومنوں نے آمین کہا اتنے میں عجب ایک آواز اس پتھر سے نکلی معًا اس سے ایک اونٹنی نہایت خوبصورت اس پتھر کے نیچے سے نکل آئی۔ کہ اسکے برابر سارے عالم میں دوسری نہ تھی اور بعد ایک ساعت کے اس نے بچہ دیا اور اس میں تازی گھاس بھی نظر آئی جو اونٹنی نے کھائی تھی اور خدا کے حکم سے فورًا ایک چشمہ اور چراگاہ پیدا ہوئی۔ اور اونٹنی اس میں چرنے لگی۔ اس قوم میں سات قبیلے تھے ساتوں قبیلے اس چاہ سے پانی پیتے تھے۔ کچھ کم نہ ہوتا تھا۔ ساربان اونٹنی کو اس چاہ پر لیگئے اسنے سب پانی اسکا پی لیا۔ تب حضرت صالح نے اس قوم سے کہا کہ تم دودھ دودھ کے پیو پس ساتوں قبیلے اس سے دودھ دوہ کے گھڑے اور مشکیں بھر بھر کے اپنے گھر لیجاتے تھے اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی قوم سے کہدے کہ پانی اس چاہ کا ایک روز اونٹنی کا ہے جسدن دودھ دوہا جاوے اور ایک دن ان کا ہے جسدن دودھ نہ دوہا جاوے جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا ہے

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۔ ترجمہ کہا یہ اونٹنی ہے اسکو پانی پینے کی ایکدن باری ہے اور تمکو باری ایکدن کی مقرر ہے اور نہ چھیڑیو اسکو بڑی طرح پھر پکڑے تمکو آفت ایک بڑے دن کی فائدہ اللہ کی قدرت سے اونٹنی پتھر سے پیدا ہو کر حضرت صالح کی دعا سے چھٹی پھرتی۔ جس جنگل میں چرنے جاتی۔ سب مویشی بھاگ کر کنارے ہو جاتے۔ اور جس تالاب پر پانی پینے کو جاتی۔ سب مویشی وہاں سے بھاگتے تب ایکدن یہ ٹھیرایا۔ کہ ایک دن پانی پر وہ جاوے اور ایک دن ان لوگوں کے مویشی جاویں۔ یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے۔ حضرت صالح نے قوم کو کہدیا۔ خبردار یہ اونٹنی ہے اللہ کی اسکو نہ چھیڑیو اور آزار مت دیجیو۔ ورنہ خدائے تعالیٰ تمپر عذاب سخت بھیجیگا۔ پس وہ لوگ اونٹنی کو پیار کرتے تھے۔ اور حفاظت سے رکھتے۔ اور اسکے دودھ سے مکھن اور گھی جمع کرکے شہروں میں لیجا کر بیچتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے

اسی سبب سے سب تونگر ہوئے چار سو برس یونہی گذرے۔ ایک روز حضرت صالح علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے دس آدمی اشراف اس قوم کے انکی خدمت میں حاضر تھے۔ صالح نے فرمایا اے قوم اس مہینے کے اندر جسکے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ اس سے قوم سب ہلاک وتباہ ہوگی۔ اتفاقاً ان دسوں مردوں کی عورتیں حاملہ تھیں مرضی الٰہی سے اسی مہینے میں جنیں نو عورتوں نے اپنے بچونکو مار ڈالا۔ اور ایک عورت نے بسبب اسکے کہ کوئی فرزند۔ کا نہ تھا اسلیئے لڑکے کو نہیں مارا اور نام اسکا قدار رکھا۔ جب وہ لڑکا بلغ ہوا شہ زور نکلا اور وہ نو عورتیں جنہوں نے اپنے فرزندوں کو مار ڈالا تھا پشیمان ہوئیں اور کہنے لگیں کہ صالح کی بات جھوٹ تھی اس سبب سے ایمان ان لوگوں کا حضرت صالح سے اور انکی اونٹنی سے مبدل ہوا اور ایک روز وہ قدار اور ایک شخص کہ نام اسکا مصدع تھا اسکے ساتھ ملکر اور ہر ایک قبیلے سے ایک ایک شخص نے باہم متفق ہو کر اور شراب پی کر اونٹنی کے مار ڈالنے کی صالح کی اور یہ کہا کہ یہ پانی پینے کے لئے جب کنوئیں کہ کنارے پر جائیگی۔ اسیوقت مار ڈالینگے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالےٰ

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ترجمہ اور تھے اس شہر میں نو شخص خرابی کرتے ملک میں اور نہ سنوارتے دوسرے روز اونٹنی نے پانی پینے کے لئے سر جھکایا اور قدار بن سالف مردود نے آکر اس کی گردن پر تیر مار کر زخمی کیا اونٹنی نے اس پر حملہ کیا سب بھاگے اور مصدع بن دہر ملعون نے پیچھے سے آکر اس کے پاؤں میں تلوار ماری اور اونٹنی گر پڑی۔ اور دوسرے سب ملعونوں نے آکر جان سے مار ڈالا اور بچہ اپنی ماں کا یہ حال دیکھ کر بھاگا سب مردودوں نے اس کا پیچھا کیا نہ پایا جس پتھر سے ماں اس کی نکلی تھی اس کے اندر جا گھسا۔

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ قوم صالح علیہ السلام کی شراب نہ پیتی تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی یہ گناہ کبیرہ شراب پینے سے ہوا اور حدیث میں آیا ہے اَلْخَمْرُ اُمُّ الْخَبَائِثِ یعنی شراب برائیوں کی ماں ہے تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک عورت بدکار کے گھر میں گائے اونٹ بکری وغیرہ بہت تھے اور چارے

اھر پانی کی تکلیف سے اپنے اپنے یار کو سکھایا کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال اُسنے ویساہی کیا اسکے تین دن کے بعد انپر عذاب الیم آیا جب حضرت صالح عونے خبر پائی تب ان سے کہا قولہ تعالےٰ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ۔ ترجمہ پھر اسکے پاؤں کاٹ ڈالے تب کہا فائدہ اُٹھاؤ اپنے گھر میں تین دن یہ وعدہ جھوٹا نہ ہوگا حضرت صالح نے کافروں کو کہاکہ حیات تمہاری تین دن کے سوائے باقی نہیں ہے وہ بولے اسکی کیا علامت ہے صالح علیہ السلام نے کہاکہ پہلے روز رنگ روپ تمہارا سُرخ ہوجائیگا اور دوسرے روز زرد ہوجائیگا اور تیسرے روز سیاہ ہوجائیگا جب تین دن کے بعد یہ علامت مذکور ظاہر ہوئی جن لوگوں نے اونٹنی کو مارا تھا وے مردود سب حضرت صالح کے گھر میں آئے تاکہ انکو مار ڈالیں تب اوسوقت غضب الٰہی نازل ہوا تب جبرائیل آئے اور دیواریں گھر کی ہلاویں وہ کافر سب گھر سے نکل بھاگے تب جبرائیل نے ایسی چیخ ماری کہ ایک ہی آواز سے سب کے سب خاک میں ملگئے اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ان ساتوں قبیلوں نے حضرت صالح سے پوچھا کہ کسطرح سے ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا کہ ایک ہی آواز سے جبرائیل کی خاک میں مل جاؤ گے۔ تب اسیوقت اس قوم نے ایک چاہ عظیم کھودا اور لڑکوں بالوں کو اسمیں رکھدیا اور کانوں میں انکے روئی دی اور پارچے کپاس کے سرپر ڈالے تاکہ آواز اسکی نہ سنی جاوے اور عذاب سے اسکے نجات پاویں یہ تدبیر کرکے سب اسکے اندر جا رہے بعد اسکے اسی فرشتے نے وہاں جاکر ایک ہی آواز سے ساتوں قبیلوں کو فی النار والسقر کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ۔ ترجمہ ہم نے بھیجی ان پر ایک چنگھاڑ پھر رہ گئے جیسی روندی باڑ کانٹوں کی اور کچھ نام ونشان انکا زمین پر باقی نہ رہا۔ بعدہٗ صالح علیہ السلام ملک شام میں گئے اب جسکو شہرستان عوج کہتے ہیں وہاں جاکر مسکن کیا۔ بعد مدت کے انتقال فرمایا۔ اور مسجد جامع کی داہنی طرف دفن ہوئے اور مومن سب وہاں جاکر بسے ✦

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

جب کوئی اولاد سام بن نوح بن تارخ کی عرب و عجم میں نہ رہی بعضے لوگ طوفان سے ہلاک ہوئے اور بعضے فرشتے کی آواز سے مرے بادشاہ نمرود علیہ اللعنۃ عجم کے ملک سے نکلا وہ بیٹا کنعان بن آدم بن سام بن نوح علیہ السلام کا تھا۔ اور اسکی زبان عربی تھی اور بعضوں نے لکھا ہے کہ کیکاوس بیٹا کیقباد کا وہ بیٹا منوچہر کا اور منوچہر بیٹا فریدون بن جمشید کا تھا وہ صحیح نہیں اور صحیح تر یہ ہے۔ کہ نام اسکا نمرود تھا۔ اسکی بڑی قوت اور حشمت اور شوکت تھی بسبب قوت لشکر کے ملک شام میں دخل کیا بعد اسکے ترکستان کو فتح کر کے اولاد بن یافث بن نوح کو اپنا فرمانبردار بنایا بعدہ ہندوستان میں آکر اولاد بن حام نوح کو مطیع کیا اور روم کو بھی قبضے میں لایا اور تمام جہان مشرق سے مغرب تک اپنے دخل میں لایا اِلّا ماشاء اللہ بعد اسکے کوفے میں جاکر مقام کیا اب جسکو بابل کہتے ہیں وہاں تخت پر بیٹھا ترکستان اور ہندوستان اور روم اور مغرب اور مشرق سے خراج اسکے لئے آتا ایک ہزار سات سو برس اسنے بادشاہی کی تھی بڑا متکبر تھا کبھی آسمان کیطرف نظر نہ کرتا اور اللہ سے حاجت نہیں مانگتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں خدا ہوں آسمان کا خدا کیا چیز ہے لعنۃ اللہ علیہ مگر اسیوقت ملعون نے آسمان کی طرف نظر کی تھی۔ جب گدھ کے کندھے پر سوار ہو کر خدا کو تیر مارنے کیلئے آسمان کیطرف جاتا تھا اور تیر کمان میں لگا کر کہتا تھا۔ کہ اگر آسمان پر دوسرا خدا ہے تو اُسے تیر سے مار ڈالونگا اور وہ ملعون جب باہر نکلتا تب تخت کے چاروں پائے چار ہاتھی کی پیٹھ پر رکھکر بیٹھتا اور پائیں تخت کے ایک قبہ دیبائے رومی سے کھنچواتا موتی اور جواہرات سے اسے آراستہ کرتا اور طنابیں اسمیں زربفت کی لگائی جاتیں دنکو اسی تخت پر بیٹھتا اور چار سو کرسیاں تخت کے نیچے بچھی رہتیں اور ہر کرسی پر جادوگر اور منجم سب بیٹھتے اور امیر و حاجب اسکے گرد رہتے اور کہتے ہیں کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی چار شخصوں کی ہوئی ان چاروں کے

شہنشاہ کوئی نہیں ہوا دو مسلمان ایک اُن میں سلیمانؑ اور دوسرے سکندر ذوالقرنین تھے۔ اور دو کافر ایک نمرود بن کنعان اور دوسرا بخت نصر ان چاروں کو ہفت اقلیم کی بادشاہی حاصل ہوئی تھی ایک روز نمرود مردود تخت پر بیٹھا تھا۔ اور تمام لشکری گروا کے حاضر تھے۔ تقدیر الٰہی سے جادوگر اور منجم سب سر اپنا جھکائے ہوئے غمناک بیٹھے تھے نمرود نے کہا کہ آج تمکو کیا ہوا کہ دلگیر و غمناک بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا کہ خدا تمہاری خیر کرے ایک ستارہ عجیب فلک پر نظر آیا۔ کہ کبھی یہ ستارہ ہمنے نہ دیکھا تھا آج مشرق کی طرف سے نکلا ہے۔ نمرود نے کہا وہ ستارہ کیسا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک لڑکا باپ کی صلب سے ماں کے رحم میں موجود ہوگا وہ تیری بادشاہت کو تباہ کریگا نمرود نے کہا کہ کس وقت وہ لڑکا باپ کی پشت سے ماں کے شکم میں آویگا منجموں نے کہا تین رات دن میں پس نمرود مردود نے حکم کیا یہ کہ جتنی عورتیں بالغہ ہیں آج سے اپنے شوہروں کے ساتھ ہم بستر نہ ہونے پاویں۔ اتفاقاً نمرود کا ایک خاص چوبدار کہ نام اسکا تارخ تھا اور اسکے بھائی کا نام آزر جبعد وفات پدر کے یہی زندہ رہا جسکا تفسیر میں ذکر ہے وہ ہمیشہ ایک ہاتھ میں شمع اور ایک ہاتھ میں ننگی تلوار لیکر تمام رات نمرود کے سرہانے کھڑا رہتا جسدن کہ نمرود نے حکم دیا اسی شب کو مشیت ایزدی سے تارخ کو خواہش ہوئی۔ کہ اپنی بی بی کیساتھ مباشرت کرے اور حضرت ابراہیم کی ماں کی بھی خواہش ہوئی دل سے کہنے لگی کہ کیونکر اپنے شوہر کے پاس جاکر خوشی حاصل کروں اسی پس و پیش میں تھی کہ وفور خواہش سے آدھی رات کو گھر سے نکل کر دروازے پر قصر نمرود کے جا پہنچی دیکھا کہ دربان و پاسبان سب کے سب خواب غفلت میں ہیں وہاں سے نمرود کی خوابگاہ خاص میں بے کھٹکے گھسیں اور اپنے شوہر کو دیکھا کہ نمرود کے سرہانے ایک ہاتھ میں شمع اور دوسرے ہاتھ تلوار لئے پاسبانی کر رہا ہے جب دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں اسی وقت شہوت نے غلبہ کیا اسنے اپنی بی بی سے کہا اب کیا صلاح ہے دونوں ہاتھ میرے بندے ہیں اتنے میں اللہ کے حکم سے ایک پری آکر موجود ہوئی وہ شمع اور تیغ لیکر اسیطرح پر کھڑی رہی اور جورو خصم نے نمرود کے سرہانے مباشرت کی

سے فراغت کی اسی شب کو اللہ کی قدرت سے ابراہیم نے باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ میں قرار پکڑا تارخ نے بی بی سے کہا خبردار یہ بھید کسی ظاہر نہ کرنا اور یہاں سے گھر جانے تک راہ میں کوئی نہ دیکھے۔ کیونکہ یہ موجب شرمندگی کا ہے تب بی بی ان کی وہاں سے نکلکر چپکے سے اپنے گھر کو گئیں اور اس آنے جانے کی بجز خدا کے کسی کو خبر نہ ہوئی جب صبح ہوئی نمرود لعین نے نیند سے کہا اے تارخ کی پیشانی کیطرف نگاہ کی دیکھا۔ کہ ایک نور اسکے چہرہ پر چمکتا ہے نمرود نے کہا اے تارخ آج چہرہ تیرا نورانی دیکھتا ہوں بخلاف اور دنوں کے تارخ نے اسکی ترقی اقبال کی دعا کی بعدہٗ نمرود وہاں سے اٹھکر تخت پر جا بیٹھا راہبوں اور منجموں کو بلوا کر کہا کہ اپنے اپنے علم سے دریافت کرکے کہو کہ وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں سبھوں نے دریافت کرکے عرض کی کہ جہاں پناہ سلامت شب گذشتہ کو وہ لڑکا بحکم خدا باپ کے صلب سے ماں کے شکم میں آ چکا ہے تب نمرود مردود نے حکم کہ جتنی عورتیں حاملہ ہیں وقت ولادت کے اپنے لڑکوں کو مار ڈالیں اس سبب سے جتنی عورتیں حاملہ تھیں سبھوں نے اپنے بچے مار ڈالے جبکہ ابراہیم کو اپنی ماں کے پیٹ نو مہینے گذرے تب انکی ماں نمرود کے خوف سے اور بچے کی محبت سے گھر سے نکلکر چپکی باہر شہر کے جاکر میدان میں ایک غار کے اندر جا بیٹھیں وہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے انکے نور سے غار ایک بارگی روشن ہوگیا انکی ماں رونے لگیں اس خوف سے کہ مبادا یہاں اگر کوئی لڑکے کو مار ڈالے۔ آخر لڑکے کو کپڑے میں لپیٹ کر وہاں چھوڑ کر گھر کیطرف روتی ہوئی چلی گئیں اسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور دونوں ہاتھ کی دونو انگلیاں لڑکے کے منہ میں رکھدیں خدا کے فضل و کرم سے ایک انگلی سے شہد اور دوسری انگلی سے دودھ جاری ہوا ابراہیم اسکو پیتے اور کسی چیز کے محتاج نہ ہوئے اور ہر ہفتے کو ماں انکی انکے پاس جاتیں اور انکی زندگی اور پرورش سے متعجب ہوتیں جب وہاں سے نکل آتیں غیب سے ایک پتھر آکے غار کے منہ کو بند کر دیتا جب انکی ماں آتیں تو اس پتھر کو الگ کرکے انہیں دیکھ بھال کر چلی جاتیں اس طرح سے سات برس گذرے ایک دن حضرت نے اپنی ماں سے پوچھا یا اُمّی مَنْ رَبُّكِ ترجمہ اے ماں میری تمہارا خدا کون ہے

سلہ چہرہ تاریک ہوجاتا ہے نہ نورانی ۱۲

وہ بولیں تیرا باپ تارخ ہے جو مجھے کھانے کو دیتا ہے۔ بولا اس کا خدا کون ہے۔ بولیں کواکب ہیں یعنی ستارے پھر پوچھا کہ کواکب کا خدا کون ہے۔ اس بات کو سنکر ماں انکی لاجواب ہوئیں۔ اور شرمندہ ہو کر چلی گئیں اور یہ حقیقت تارخ کو سنائیں اُسنے کہا یہ لڑکا نمرود کا دشمن ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں اسی کی فکر میں تھا کہ اسے کیا کیا چاہیئے۔ ایک رات ابراہیم نے غار سے باہر نکل کر آسمان کی طرف نظر کی ستاروں کو دیکھکر کہا کہ میرے ماں باپ انکو خدا کہتے ہیں بمصداق اس آیت کے

قولہ تعالےٰ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ ترجمہ پھر جب اندھیری آئی اسپر رات تو دیکھا ایک ستارہ بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا۔ بولا مجھکو خواہش نہیں چھپ جانیوالے کی

پھر جب چاند نکلا کہا قولہ تعالےٰ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ ترجمہ پھر دیکھا چاند کو روشن بولا یہ ہے رب میرا پھر جب وہ غائب ہوا حضرت ابراہیم بولے اگر نہ راہ دے مجھکو رب میرا تو بیشک رہوں میں بھٹکتے لوگوں میں یعنی گمراہوں پھر جب دیکھا آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا

قولہ تعالےٰ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ترجمہ جب دیکھا آفتاب کو بولا یہ ہے رب میرا کہ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوا بولا قولہ تعالیٰ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ

يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ترجمہ پھر جب وہ غائب ہوا بولا اے قوم میں بیزار ہوں ان سے جنکو تم شریک کرتے ہو خدا کے میں نے اپنا منہ کیا اسکی طرف جسنے بنایا آسمان اور زمیں کو ایکطرف کا ہو کر یعنی تنہا اور میں نہیں شریک کرنیوالا ہوں کسی چیز کو ساتھ اللہ کے

فائدہ حضرت ابراہیم جب لڑکے تھے قوم کو دیکھا کہ آسمان و زمین۔

[illegible]

کے خالق کو خدا نہیں ہیں اور اپنی حاجتیں اور مراد کے واسطے کوئی مورتیں کوئی ستارہ انکو کوئی چاند اور سورج کو پوجتا ہے آپ نے کہا کہ میں بھی ایک کو اپنا رب ٹھہراؤں اور کھوں مورتوں سے تو پہلے ہی ناخوش تھے ایک ستارے کو اپنا رب ٹھہرایا جب وہ غروب ہوا تو جانا کہ یہ ایک حال پر نہیں کوئی اور ہی اس پر حاکم ہے۔ اگر وہ رب مستقل ہوتا اعلےٰ حال سے ادنےٰ حال میں نہ آتا پھر جب چاند اور سورج میں بھی عیب پایا۔ تو سب کو چھوڑ کر ایک ایسے کو اختیار کیا کہ جسکو سب مانتے ہیں کہ سب سے بڑا ہے۔ اور عقل کامل کے نزدیک ایک ایسے کو ماننا چاہئے کہ جس سے سب کا کام نکل سکے اور سب پر قادر ہو اس صورت میں کسی دوسرے کو ماننا کچھ ضرور نہیں یہ فائدہ تفسیر میں سے لکھا ہے آذر نے کہا اے لڑکے میرا خدا سوائے نمرود کے کوئی نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علیہ حضرت ابراہیم نے کہا اس سے کہ زمین و آسمان اور کواکب کا خدا ایک ہے۔ بلاشریک ہے وے قولہ تعالےٰ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ترجمہ وے بولے تو ہمارے پاس لایا ہے سچی بات کھیل کرنیوالوں میں سے ہے یا کسی سے سُنا ہے ابراہیم بولے قولہ تعالےٰ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ ابراہیم بولے نہیں بلکہ رب تمہارا وہی ہے جو رب کہ آسمان و زمین کا ہے جسنے انکو بنایا اور میں ایسی بات کا قائل ہوں اور قسم کھا کر بولا اے باپ میں تیرے بتوں کا علاج کرونگا بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں فکر کروں گا تمہارے بتوں کی جب تم جاؤ گے پیٹھ پھیر کر فائدہ۔ یہ بات انہوں نے چپکے کہی۔ پھر جب وُہ شہر سے باہر ایک میلے میں نکل گئے تب حضرت ابراہیم نے بُت خانے میں جا کر سب بتوں کو توڑ ڈالا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ۝ ترجمہ پھر ابراہیم علیہ السلام نے کر ڈالا اُنہوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک جو سب سے بڑا تھا اُس واسطے کہ شاید اُس پاس دے پھر آویں اور بتوں کو ذلیل اور خوار دیکھیں اور اُن کے پوجنے سے باز آویں اور اُس قوم میں ہر سال دو بار عید ہوتی ایک روز عرفے میں اور ایک عید کے روز

ایکدن آذر نے کہا اے بیٹا ابراہیم چل ہمارے ساتھ میدان میں میلے کے دیکھنے کو حضرت نے عذر کیا اور کہا بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ ترجمہ پھر نگاہ کی ایک بار تاروں پر پھر کہا میں بیمار ہوں پھر الٹے گئے اس سے پیٹھ دیکر کہیٔ باراں سے لیسے ہی طور پر کہا کہ اُن کے فہم میں نہ آیا سب کے سب میدان کی طرف نکل گئے خلاصہ تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ وے لوگ نجومی تھے اس واسطے ان کے دکھانے کو تاروں کی طرف دیکھکر یا نجوم کی کتاب میں دیکھکر کہا کہ میں بیمار ہوں یعنی بیمار ہوا چاہتا ہوں چونکہ وے ایک روز عید کے شہر سے باہر جاتے۔ اور ایک دن میدان میں بت پوجنے کو نکلتے تھے۔ انکو چھوڑ کر چلے گئے یہ ایک جھوٹ ہے۔ اللہ کی راہ میں عذاب نہیں ثواب ہے۔ بعدہٗ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر لیکر بتخانے میں جاکے سب بتوں کے ہاتھ پاؤں توڑ تاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑے بُت کی گردن پر اس تبر کو رکھ کر بتخانے سے نکل آئے شیطان ملعون یہ حال دیکھکر میدان میں ان کافروں کے پاس روتا ہوا گیا اور چلا کے کہا کہ تمہارے معبودوں کے ہاتھ پاؤں توڑ تاڑ کر زیر و زبر کر رکھا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مردود سب مغموم و متحیر ہو کر اپنی سواریوں کی طرف دوڑے چاہا کہ سوار ہو ویں وہ جانور بھاگ گئے ہاتھ نہ لگے۔ تب پشیمان ہو کر پیادہ شہر میں آئے اور بتوں کا حال دیکھ کر کہنے لگے قولہ تعالےٰ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ترجمہ وے بولے کس نے کام کیا ہے یہ کام ہمارے معبودوں سے وہ کوئی بے انصاف ہے تو ہم اسکا بدلہ لیویں پس لوگوں نے کہا قولہ تعالےٰ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ ترجمہ سنا ہے ہم نے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا انکا کہتے ہیں اوسکو ابراہیم پس حضرت کو بلایا قولہ تعالےٰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ ترجمہ تب سبھوں نے کہا لے آؤ اسکو لوگوں کے سامنے شاید وے دیکھیں تب حضرت خلیل اللہ کو نمرود نے بلوایا اور حضرت کو ڈرایا کہ ہمارے بتوں کو تم ہی نے توڑا ہے۔ حضرت ابراہیم ع نے کہا میں نے

ط درحقیقت جھوٹ نہ تھا بڑی بیمار اور بری تکلیف تو آپکو ان کافروں میں رہنے سے تھی ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

نہیں توڑا اتنے میں کسی نے گواہی کہ اے ابراہیم ایکدن تو نے نہ کہا تھا کہ میں تمہارے
بتوں کی فکر کرونگا شائد تم ہی نے توڑا ہے۔ پھر کافروں نے حضرت پوچھا چنانچہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ترجمہ کافروں نے
کہا حضرت سے کیا تو نے کیا ہے یہ ہمارے معبودوں پر اے ابراہیم یہ تیرا ہی کام ہے
حضرت نے کہا میں نے نہیں کیا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْا
هُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ترجمہ حضرت ابراہیم نے کہا میں نے نہیں کیا بلکہ یہ کیا ان کے
بڑے نے سو اس سے پوچھ لو اگر وے بولتے ہیں انہوں نے کہا اے ابراہیم بت
کہیں بات کرتے ہیں وہ نہ سنتے نہ حرکت کرتے ہیں۔ تب حضرت نے کہا اے قوم جو
کہ بات نہیں کرتے اور نہ دیکھتے اور نہ سنتے ہیں پھر ان کو خدا کیوں کہتے ہو اور پوجتے
ہو اس بات کو سن کر سبھوں نے سر نیچا کر لیا اور بولے یہ سچ کہتا ہے۔ قولہ تعالیٰ
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ پھر اوندھے ہو رہے سر ڈال دیا
اور کہا کہ تو جانتا ہے۔ کہ یہ نہیں بولتے ہیں ابراہیم نے جانا کہ یہ سب لاجواب ہوئے
تب حضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ حضرت بولے پھر تم پوجتے
ہو سوا خدا کے ایسے کو جو تمہارا کچھ بھلا برا نہ کر سکے ہیں بیزار ہوں تم سے اور جنکو
تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کیا تمکو سمجھ نہیں ہے۔ حضرت نے کہا اے قوم اگر تمکو عقل ہے تو
اسکی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور بت پرستی چھوڑ دو کہ اس میں کچھ
نفع نہیں ہوسے جب دلیل کچھ نہ لا سکے۔ تب ان کافروں نے حضرت کے مار ڈالنے
کی تدبیر کی اور یہ علاج ٹھہرایا قولہ تعالیٰ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
فٰعِلِيْنَ ترجمہ بولے اسکو جلاؤ اور مدد کرو اپنے معبودوں کی اگر تم کچھ کرنیوالے ہو پھر بولے قولہ تعالیٰ قَالُوا
ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ترجمہ کہا انہوں نے کہ بناؤ واسطے اسکے ایک عمارت یعنی چار دیواری
اٹھاؤ پختہ چاروں طرف سے پھر ڈالو اسکو اس آگ کے ڈھیر میں پس نمرود نے حکم کیا کہ ایک چار دیواری خشتی ایسی
بناؤ کہ احاطہ اسکا بارہ کوس کا اور اونچائی اسکی سو گز کی ہووے پس ایک دیوار ایسی

مطابق تیار ہوئی بعدہٗ نمرود نے حکم کیا کہ سارے مُلکوں میں منادی کردو کہ ملک بھر
میں جتنے ہمارے دوست ہیں لکڑی کاٹ کے یہاں لاکر جمع کریں تب حکم سے نمرود کے
ہر شخص نے موافق اپنے حوصلے کے لکڑیاں لاکر اس دیوار کے اندر چاروں طرف جمع
کیں پھر جب اس میں آگ لگادی شعلہ اسکا اسقدر اونچا ہوا کہ وہاں سے تین کوس
کے فاصلہ پر جو جانور اُڑتے اس کی تپش سے جل بھُن کر خاک ہوجاتے اُسمیں کافر سب
متردد ہوئے کہ ابراہیم کو کیونکر آگ میں ڈالیں اتنے میں ابلیس علیہ اللعنۃ نے آکر کافروں کو
حکمت بتائی - اور بولا ایک اونچی جگہ تم بناؤ انہوں نے بڑھیوں کو بُلا کر ایک منجنیق
یعنی گوپھن بنوائی اس کے آگے کسی نے گوپھن نہیں بنائی تھی اور نہ دیکھی تھی
ابلیس نے اسکو دوزخ ہاویہ میں دیکھا تھا کہ جب کسیکو دوزخ میں ڈالتے ہیں تو گوپھن میں
رکھکر ڈالتے ہیں - اس ملعون نے منجنیق کو درست کرکے جب ٹھیک ٹھاک کیا
درگاہ الٰہی سے آواز آئی کہ اے جبرئیل آسمان کے دروازے کھولدے تاکہ سب فرشتے
خلیل اللہ کو دیکھیں کہ دشمن کے ہاتھ میں میں نے دیا کہ اوسکو جلاتے ہیں
جبرئیل نے دروازے کھولدیئے - تب تمام ملائک یہ حال دیکھکر سجدے میں آگئے
اور کہنے لگے الٰہی اس میدان میں ایک موحد ہے تجھے پوجتا ہے - اسکو دشمن کے ہاتھ
میں تو نے ڈالا وہ اوسکو آگ میں جلاتا ہے - حکم باری تعالیٰ کا ہوا اے فرشتو
تم اگر چاہتے ہو تو اوسکو امان دو - ابلیس نے گوپھن کو درست کرکے چار سو رسّی
اس میں لگائیں وزیر نے نمرود کو کہا کہ پیراہن اپنا اسکو پہناؤ کیونکہ اگر وہ نہ جلیگا تو
لوگ کہینگے - کہ ابراہیم پیراہن کی برکت سے نہ جلا یہ صلاح ٹھیر کر پیراہن نمرود مردود کا
حضرت ابراہیم کو پہنا دیا اور ہاتھ پاؤں باندھکر گوپھن میں رکھکر چار سو آدمی نے
ملکر ایک بارگی زور کیا مگر منجنیق جگہ سے نہ ہلا - اور حضرت کے باپ آزر نے بھی آکر
کہا کہ مجھے بھی ایک رسّی دو کہ میں بھی کھینچوں - اگرچہ میرا فرزند ہے لیکن ہمارے دین کا
مخالف ہے - اور ایک رسّی پکڑ کر کھینچنے لگا حضرت ابراہیم نے جب اپنے باپ کو منجنیق کھینچتے
دیکھا کہا الٰہی میرا باپ میرا دشمن ہوا ہے - سب آدمی شکایت زمانے کی اپنے ماں باپ کے پاس

لیجاتے ہیں اور میرے باپ کا کام یہ ہے۔ اے خدا میں آج سب سے بیگانہ ہوا سو لئے
تیرے مجھے کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔ پس چار ہزار مرد آور ملکر اس اس گوپھن
کو کھینچتے تھے اس میں ابلیس تخبیں ایک پیر مرد کی صورت بنکر ان کے پاس آیا اور کہا کہ اگر
تمام آدمی مشرق اور مغرب کے منجنیق کو کھینچیں گے تو بھی ہرگز جگہ سے اٹھا سکیں گے تب
انہوں نے کہا کہ آخر کیا ہوگا شیطان لعین نے کہا کہ میں تمکو ایک راہ بتلائے دیتا ہوں
تم اگر اسکو عمل میں نہ لاؤ گے۔ تو البتہ اوسکو گوپھن سے اٹھا کر آگ میں ڈال سکوگے
چاہیئے کہ اول کچھ لوگ زنا کریں اسکے بعد پھر منجنیق کو اٹھائیں تو آسان ہوگا پس اس
قوم سے چالیس مرد و عورت نے آپسمیں ملکر زناہ کیا۔ اسیوقت فرشتے اس حرکت
سے نفرت کر کے چلے گئے اور شیطان نے بھی انہی کے ساتھ زنا کر کے منجنیق پکڑ کے
کھینچا۔ تب کافروں نے حضرت ابراہیم کو اٹھا کر معلق آتش میں ڈالدیا لَعْنَتُ اللّٰہِ
عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ۰ اسوقت فرشتے آسمانوں کے یہ حال دیکھکر سجدے میں آگئے اور
بولے یا رب تیرے خلیل کو کافروں نے آگ میں ڈالا ہے۔ جبرئیل ستر ہزار فرشتوں کو
ساتھ لیکر ان کے پاس پہنچا اور کہا کہ اے ابراہیم اگر تو چاہتا ہے تو میں ایک پر آگ پر
ماروں اور دریائے محیط میں ڈالدوں۔ حضرت نے کہا اے جبرئیل یہ بات خدائے
تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ کہ نہیں حضرت نے کہا کہ اے جبرئیل خالق نے جو فرمایا ہے۔ سو کرے
پھر جبرئیل نے کہا اے ابراہیم تمہارا کیا مطلب ہے۔ فرمایا کچھ مطلب ہے مگر تم سے نہیں حاجت
میری اس سے ہے۔ کہ جسکا سارا عالم محتاج ہے۔ ابراہیم جب آگ میں جا گرے وہ جامہ
ناپاک مرد زنا کا جو حضرت کو فرمایا تھا اسی گھڑی جل گیا اور کچھ آسیب حضرت کو اللہ کے
فضل و کرم سے نہ پہنچا اور اسیوقت بلبل ہزار داستان نے حضرت ابراہیم کیسا تھ
اگر اس باغ آتشین میں نشیمن کیا اور اسیوقت غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالےٰ قُلْنَا

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ۝ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ۝
ترجمہ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی ابراہیم پر اور جو چاہنے لگا
ان کا برا پھر انہی کو ڈالا ہم نے نقصان میں اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی

ہو جا اور اُسکو سلامت رکھ جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا تب اس میں پانی کا ایک چشمہ جاری کیا اور جبرئیل نے ایک تخت نور کا بہشت سے لادیا اور حلہ بہشتی لاکر پہنا دیا اور تخت پر بٹھایا اور جس رسی سے حضرت کے ہاتھ پاؤں باندھکر کافروں نے آگ میں ڈالا تھا وہ آگ سے جل گئی اور حضرت کو ایک سر مو اللہ کے فضل و کرم سے آگ کا صدمہ پہنچا تھا اسے دیکھکر جبرئیل نے متحیر ہو کر حضرت کیطرف نظر کی حضرت نے فرمایا اے بھائی کیا دیکھا تم نے کہ متعجب ہوناموس اکبر نے کہا کہ مجھکو اللہ کی قدرت سے تعجب آیا اور آپ کا صبر بھی عجب پایا کہ ایسے مقام میں بغیر خدا کے تم نے کسی سے حاجت نہیں چاہی اور نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ کسی سے کچھ کہا اسلئے یہ کرامت اور رحمت اللہ نے تمہیں بخشی اور تمہارے آگے کسی پر ایسی عنایت نہ ہوئی تھی اور کہتے ہیں کہ جو درخت جلے تھے تمام جڑیں انکی زمین میں لگی تھیں اور شاخیں انکی ترو تازہ ہوکر میوے لائیں اور حضرت کے تخت کے چاروں طرف نرگس و بنفشہ پھول رہے تھے اور نمرود علیہ اللعنہ نے ایک منارے پر چڑھکر طرف حضرت کے نگاہ کی دیکھا کہ گل و ریحان کے بیچ میں سایہ دار درخت کے تلے تخت پر بیٹھے ہیں اس مردود نے کہا کہ افسوس میری محنت برباد ہوئی تب وہ ملعون حضرت کو پتھر پھینک پھینک کر مارنے لگا خدا کے حکم سے وہ پتھر ہوا پر معلق ہو گئے اور مانند ابر بہاری کے سایہ کیا اور اتنا پانی برسا کہ آتش نمرود بجھا دی اور ہامان وزیر نمرود کا منارے پر چڑھکر حضرت کو اس جشن میں دیکھکر باواز بلند کہنے لگا اے ابراہیم نِعْمَ رَبُّكَ یعنی راست نیک ہے پروردگار تمہارا کہ ایسی آگ سے تمہیں نجات دی اور بزرگیاں بخشیں ادھر نمرود نے کہا اے ابراہیم تیرا خدا بڑا بزرگ ہے کہ اس آگ سے تجھے محفوظ رکھا یہ کہکر نمرود اپنے گھر کو چلا گیا چند روز کسی سے نہ بولا اس فکر میں تھا کہ مسلمان ہو جاوے پھر اس بات سے خوف کیا کہ بادشاہی میری برباد ہوگی تب حضرت کو بلاکر کہا کہ میں تیرے خدا کے واسطے قربانی دونگا حضرت نے کہا کہ تیری قربانی منظور نہیں جب تک کہ تو مسلمان نہ ہوگا نمرود نے کہا کہ میں قربانی کرونگا۔ خواہ قبول کرے یا نہ کرے۔ تب نمرود نے چار

ہزار گائیوں کو قربانی کیا پھر بولا کہ دس ہزار خزانے زر سرخ کے اور دس ہزار گنج سیم کے
تیرے خدا کو دونگا کہ ایسی کرامت تجھے بخشی حضرت نے فرمایا اے ملعون میرا خدا جو دیتا ہے
بے عوض دیتا ہے نا با عوض اور سارا مال تیرا اسی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ یہ کہکر حضرت آپ چلے چلے
تب ہامان نے نمرود سے کہا کہ ابراہیم نے وہ بزرگیاں بسبب آتش پرستی کے پائیں اور اسطرح کی
چند باتیں اس سے کہیں کہ آگ ایک فرشتہ ہے جسے وہ چاہتا ہے۔ عذاب کرتا ہے اور
جسکو چاہتا ہے نہیں کرتا ہے چنانچہ اس اعتقاد سے گبر آتش پرست ہوئے لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط وہ چند قوم ہیں مزدوقیہ اور نوشیروانیہ اور صابئیہ اور ہامان ملعون
یہ باتیں نمرود سے کہہ رہا تھا کہ ذرا سی آگ کہیں اڑکر اسکی آنکھ میں گری کچھ اسکی آنکھ
جل گئی اور نمرود کی بیٹی بالاخانہ پر سے حضرت کو دیکھ رہی تھی کہ ابراہیم ایسی حشمت و رونق
کیساتھ آگ میں تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور کنارے پر اُسکے پانی کے چشمے جاری ہیں اور
چاروں طرف اس تخت کے گل و بنفشہ نرگس و ریحان کھل رہے ہیں اور جو پتھر کہ کافروں
نے انکے اوپر پھینکے تھے انکے سر پر معلق مانند ابر کے ایستادہ ہیں اور ابراہیم ہزاروں نام
کے باواز بلند پڑھتے ہیں نمرود نے اپنی بیٹی کو کہا کہ ابراہیم کو تو نے دیکھا وہ بولی۔ ہاں
پھر کہا ہامان کو دیکھکر جب اسنے ہامان کی طرف نظر کی دیکھا تو وہ خاک میں پڑا ہوا آنکھ
کی سوزش سے لوٹ رہا ہے نمرود کی بیٹی نے کہا بابا جان ابراہیم اس مرتبہ پر اور ہامان
اس عذاب میں گرفتار ہے چپلے بیٹھے ہو کیوں نہیں کہتے کہ ابراہیم کا خدا برحق ہے۔ تب
نمرود مردود نے اسکو جھڑک کر کہا کہ چپ رہ اور ہامان کے پاس چلا گیا اور بعدہٗ اسکی
بیٹی حضرت ابراہیم کے پاس آئی۔ اور بولی اے ابراہیم تو مجھ پہ کرم کر
میں تیرے خدا پہ ایمان لاتی ہوں۔ تب حضرت نے اسکو ایمان کی راہ بتائی
اور یہ کلمہ پڑھایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ جب اسنے یہ کلمہ پڑھا مومنہ
ہوئی اور کہنے لگی کہ میں باپ کو بھی دعوت کرونگی۔ حضرت نے فرمایا بہتر ہے وہ اپنے
باپ سے جاکر بولی کہ کیوں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے خدا پر ایمان نہیں لاتے ہو
میں انکے دین سے مشرف ہوئی خدا اُن کا برحق ہے۔ اور تمہارا خدا باطل ہے تب

لسکے باپ نے اوسکو مارنا چاہا اچانک ایک ابر آیا اور اوسکو وہاں سے اٹھا کر کوہ کاف کے پاس لیجا کر رکھا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ ہوا آ کر اسے اٹھا لیگئی وہ بی بی اوسیدن سے خدا کی عبادت میں مشغول و سرگرم رہی خلق اللہ جب اس ماجرے سے اگاہ ہوئی ہدایت ازلی جسکے ساتھ تہی وہ اپنا پاؤں اس آگ میں رکھدیتا تب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لا کر مسلمان ہو جاتا *

بیان احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آتشکدہ سے نکلنے کا

چالیس دنکے بعد ابراہیم علیہ السلام اس آتشکدہ سے نکلکر ملک شام کیطرف کہ ایک شہر ہے جسے جزائر الوجہ کہتے ہیں وہاں جا ر دار وہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ہزاروں خلقت لباس نفیس پہنکر ایک میدان کی طرف چلی جاتی ہے حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم سب کہاں جاتے ہو انہوں نے کہا یہاں کے بادشاہ کی بیٹی ایسی صاحب جمال ہے کہ اسکے برابر آج سارے عالم میں کوئی نہیں ہر ایک ملک کے بادشاہ اور بادشاہزادے سب اسکی خواستگاری کرتے ہیں اور کسیکو قبول نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ میں اپنے پسند سے شوہر کرونگی آج سات سات دن سے لوگ میدان میں جاتے ہیں اور وہ شہزادی نکلکر سب کو دیکھتی ہے پر کسی کو پسند نہیں کرتی ہے یہ سن کر ابراہیم بھی انکے ساتھ ہو لیئے۔ اور میدان کے ایک گوشے میں جا بیٹھے جب دوپہر ہوئی وہ شاہزادی اپنے ساتھ ستر خواصیں لیکر اور تاج زرّین سر پر رکھکر اور نقاب چہرے پر ڈال کر اور ایک ترنج زرّین جواہرات سے جڑا ہوا ہاتھ میں لیکر میدان میں جا کر ایک سرے سے سب کی طرف دیکھنے لگی جب حضرت ابراہیم کے پاس پہنچی دیکھا کہ ایک نور اس کی پیشانی پر چمکتا ہے وہ نور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کا تھا انکو دیکھکر انکے جمال پر عاشق ہوئی اور اس ترنج زرین کو حضرت کی گودی میں ڈالکر اپنے تخت پر جا بیٹھی بعد اسکے بادشاہ کے لوگ آ کر حضرت کو بادشاہ کے پاس لیگئے وہ نور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو حضرت کی پیشانی پر نمودار تھا۔ بادشاہ نے اسے دیکھکر اپنی بیٹی کیطرف نگاہ کی اور

کہا کہ اے بیٹی نیک شوہر تونے پایا مگر مرد غریب ہے کچھ فائدہ نہیں۔ آخرالامر سب امراؤں سے ملکر حضرت ابراہیم سے اسکی شادی کردی اور تمام رسومات بادشاہانہ ادا کئے اور سارے شہر میں خوشی اور خرمی ہوئی اور کہتے ہیں۔ کہ تمام دنیا میں مانند سارہ خاتون اور حوا علیہما السلام کے نہ کوئی اور حسن وجمال میں ہوا ہے نہ ہوگا۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللہ اور شادی کے چند کے بعد حضرت ابراہیم نے ملک شام کی طرف قصد جانیکا کیا سارہ خاتون نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگی بغیر تمہارے زندگی میری محال ہے مجھکو بھی ہمراہ لیچلو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ تمہیں نہیں چھوڑیگا سارہ خاتون بولیں کہ میرے باپ کی قدر باوجود تمہارے میرے نزدیک کچھ نہیں ہے۔ اگر چھوڑیگا فبہا وگرنہ بے حکم اسکے تمہارے ساتھ چلونگی کیونکہ بغیر تمہارے زندگی مجھ پر وبال ہے۔ تب سارہ خاتون نے اپنے باپ سے رخصت مانگی اس نے اجازت دی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام سارہ خاتون کو لیکر شہر سے نکلے اور اللہ کا حکم بھی یونہی تھا راہ میں لوگوں نے حضرت سے کہا کہ مصر کا بادشاہ بڑا ظالم ہے عورتوں کی خواہش اسکو بڑی ہے خصوصاً عروس نو کا زیادہ راغب ہے اسلئے ہر ایک راہ گھاٹ میں دس دس آدمی متعین ہیں جو کوئی مال واسباب مصر سے لیجاتا ہے تو پکڑکر اس سے اسکا محصول لیتا۔ اگر کوئی سوداگر عورت کو لیجاتا ہے۔ تو اس سے چھین لیتا ہے۔ یہ سنکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اندیشہ کرنے لگے کیونکہ ابراہیم ناموس میں بزرگ تھے اور سارہ خاتون کے برابر حسینہ سارے جہان میں کوئی عورت نہ تھی اور اس راہ کے سوا دوسری راہ نہ تھی آخرالامر ناچار ہوکر ایک صندوق بناکر سارہ خاتون کو اس میں چھپاکر قفل لگادیا اور صندوق کو اونٹ پر کساجب شہر میں جاپہنچے محصول والے سب آکر صندوق کو کھولنے لگے۔ کہ جنس کو دیکھ اسکے موافق اس کا محصول لیویں۔ اس میں حضرت نے کہا کہ صندوق مت کھولو اسکا محصول جو ہوگا میں دونگا اگر چاہو تو صندوق کے وزن برابر سونا چاندی لو یہ سنکر اور بھی شوق ہوا کہ اس میں کیا چیز ہے۔ کھولا چاہیئے کھول کر دیکھا تو ایک عورت صاحب

جمال آفتاب کے مانند نظر آئی جسکا ثانی دنیا میں نہ تھا۔ بس اوسکو پادشاہ کے پاس لیگئے۔ چنانچہ پیغمبر صلوات اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَشَرُّ خَلْقِ اللّٰہِ الرَّاصِدُوْنَ ترجمہ بدترین آدمیونکے نگہبان راہ کے ہیں یعنی محصول لینے والے سوداگروں سے راہ کے جب ابراہیم اور سارہ خاتون کو بادشاہ کے نزدیک لیگئے اس ملعون نے حضرت سے پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہے حضرت نے کہا کہ یہ میری بہن ہے اور بی بی کو بہن کہنا از روئے اسلامیت کے درست ہے۔ اس ملعون نے کہا کہ اپنی بہن کو مجھے دے تب حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی ذات کی مالک آپ ہے سارہ خاتون نے کہا معاذ اللہ یعنی پناہ مانگتی ہوں میں اللہ سے وہ ملعون یہ سُنکر ہنسا اور حکم کیا کہ انکو حمام میں لیجاویں۔ اور نہلا دُھلا کر لباس فاخرہ پہنا کر خوشبوسے معطر کر کے میرے پاس لاویں بحسب حکم اس ملعون کے ویسا ہی کیا اوسیوقت حقتعالے نے جبرئیل کو بھیجا کہ پردہ حضرت کی آنکھوں کے سامنے سے اٹھائیں تاکہ حضرت سارہ خاتون کے ساتھ وہ ملعون جو گفتگو کرے حضرت سنیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں جب جمال مبارک سارہ خاتون کا اس ملعون نے دیکھا قصد دست درازی کا کیا اسیوقت ہاتھ اسکا شل اور خشک ہوگیا پھر چاہا کہ اور بے ادبی کرے تب اللہ کے حکم سے زانو تک زمین نے اوسکو دھنسا لیا تب اس نے کہا کہ بیشک یہ عورت ساحرہ ہے۔ سارہ خاتون نے کہا کہ اے بدبخت میں جادوگر نہیں ہوں۔ لیکن خاوند میرا خدا کا دوست ہے وہ خدا کی درگاہ میں دعا کرتا ہے۔ تاکہ تو مجھے بے عزت نہ کرسکے یہ سنکر اسنے توبہ کی فی الفور ہاتھ اسکا درست ہوگیا اور زمین نے اوسکو چھوڑ دیا۔ پھر جب بار دیگر سارہ خاتون کی طرف نگاہ بد سے دیکھا جھٹ اندھا ہوگیا تب اس ملعون نے کہا کہ اے بی بی میرے حال پر دعا کر میں نے اس کام سے توبہ کی جب آپنے دعا کی آنکھیں اسکی اچھی ہوگئیں پھر غلبہ شیطانی سے عہد شکنی کی اور چاہا کہ پھر اسپر دست انداز ہووے اسی وقت تمام بدن اسکا خشک اور شل ہوگیا اور آنکھیں اسکی جاتی رہیں پھر کہنے لگا اے بی بی دعا کر میں نے توبہ کی وہ بولیں کہ اے بدبخت یہ دعا میری نہیں بلکہ

میرے صاحب کی وہ خدا دوست ہے۔ اگر وہ چاہے تجھے معاف یا نہ کرے۔ تب اس نے کہا کہ حضرت ابراہیم کو یہاں لاؤ۔ تب حضرت وہاں تشریف لیگئے وہ بولا اے حضرت مجھے معاف کیجئے تم پر میں نے بڑا ظلم کیا اب میں نے توبۃ النصوح کی ہے حضرت نے فرمایا یہ میرے حکم سے نہیں ہے۔ خدا کے حکم سے ہے جو رب ہے سارے جہان کا دیکھوں مرضی الٰہی کہ کیا حکم ہوتا ہے۔ اسیوقت جبرئیل نے آکر فرمایا اے ابراہیم خدائے تعالیٰ نے تمہیں سلام کہا اور فرمایا ہے کہ جب تک تمام ملک اور خزانہ اپنا تمکو نہ دیوے تم ہرگز اس سے رضی نہ ہونا تب حضرت نے اس سے یہ بات کہی کہ میرا رب ایسا فرماتا ہے۔ بادشاہ نے یہ سن کر تمام سلطنت اور خزانہ اپنا حضرت کو دے ڈالا تب حضرت نے اسکے حال پر دعا کی اور اسنے صحت پائی مروی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے اس مملکت کے دو حصے کرکے آدھا حصہ جو جانب کنعان کے تھا آپ لے لیا اور باقی اسے دیدیا پس بادشاہ نے ایک صاحبزادی دوشیزہ نیک روئے خوبصورت لاکر سارہ خاتون کو کہا کہ اے بی بی میں نے تمہاری بے حرمتی کی اور تمکو میں نے دیکھکر اندیشہ بد کیا پس تمہارے عفو کے شکرانے میں یہ بی بی ہاجرہ کو تمہاری خدمت کے لئے دیا اور جو گناہ اور تقصیریں مجھ سے ہوئیں معاف کیجئے پس ابراہیم سارہ خاتون اور بی بی ہاجرہ کو لیکر کنعان کو چلے راہ میں سارہ خاتون اپنا حال جو بادشاہ کے وہاں گذرا تھا سو بیان کرنے لگیں حضرت نے فرمایا اے سارہ خاطر جمع رکھو کچھ اندیشہ مت کرو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہماری آنکھوں کے سامنے سے پردہ غیب اٹھا کر جو جو باتیں تجھ پر گذرتی تھیں مجھ پر سب ظاہر کیں اور جو تم کرتی اور کہتی تھیں سو میں دیکھتا اور سنتا تھا بعد اسکے سارہ خاتون نے بی بی ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کی خدمت میں دیا۔ یہاں ایک سوال ہے یعنی باوجود اسکے کہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجے اور حضرت ابراہیم کے درجے میں آسمان وزمین کا فرق ہے پس اس میں کیا بھید تھا کہ جب کافروں نے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت دی تھی حقتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ کے درمیان سے

پردہ نہ اٹھایا بلکہ حضرت عائشہ کی عصمت اور پاکی سے جزوی جواب ہے کہ اگر حقتعالے ملاء من انکے پردہ نہ رکھتا۔ تو حضرت عائشہ رضؓ کو رسول خدا دیکھتے۔ تو اسوقت منافق سب حضرت رسول خدا پر طعن کرتے اور کہتے کہ حضرت محمد مصطفےٰ بھی اپنی بی بی حضرت عائشہ کی عصمت کے حال سے آگاہ تھے۔ لیکن باوجود اس کے انکے حال کو ظاہر نہیں کیا پس خداوند عالم کو یہ منظور تھا۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عصمت کو وحی آسمانی سے ثابت اور متحقق کردے تاکہ ام المؤمنین پر جنہوں نے تہمت دی تھی وے جھوٹے اور روسیاہ ہوں اور منافق ان کے حق پر پھر طعن نہ کرسکیں اور ابراہیم کے سامنے سے اللہ تعالےٰ نے پردہ اٹھا لیا اور کہا کہ اے ابراہیم تو اپنی بی بی کو بچشم خود دیکھ لے اور جناب رسول خدا کو فرمایا اے سیّدِ عالم تو غائب میں خود عائشہ کا نگہبان ہو پس ان دونوں کے بیچ میں از روئے مرتبہ کے اتنا فرق ہوا کہ سارہ کے نگہبان حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور ام المؤمنین کا پاسبان رب جلیل ہوا

قصہ سکونت کرنا ابراہیم علیہ السلام کا شہر فلسطین میں

غرض ابراہیم شہر مذکور سے نکلکر بیت المقدس کی طرف گئے جسکو فلسطین کہتے ہیں وہاں جاکر پہنچے جبرئیل نے آکر فرمایا اے ابراہیم زمین کی طرف جتنا ہی دیکھو گے اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ تب حضرت نے دیکھا کہ اس جگہ میں آب رواں اور زمین نرم اور تمام درخت میوہ دار ہیں اور بغیر پانی کے فصل پیدا ہوتی ہے۔ اور سارہ خاتون نے حضرت ابراہیم کی خدمت میں بی بی ہاجرہ کو دیا تھا ہاجرہ نام اسواسطے ہوا۔ کہ جب بادشاہ سارہ خاتون کے ساتھ بُرا قصد کرتا تب ہاتھ اسکا خشک ہو جاتا بعد اسکے اسنے توبہ کی اور حضرت سارہ سے کہا کہ میرے پاس ایک خادمہ ہے آپ اسکو اپنی خدمت کے لئے لیجائیے کہ جس وقت میں آپ پر بُرا قصد کرتا تھا۔ اسوقت بھی ہاتھ میرا ایسا ہی۔ اکڑ جاتا تھا اور خشک ہو رہتا وہ بی بی ہاجرہ حضرت رسول خدا کی دادی ہیں۔ اُن کے بطن سے حضرت کی نسل منسوب ہے۔ پس ابراہیم

نے شہر مذکور میں مقام کیا اور عمارتیں بنائیں اور ایک شخص سام بن نوح کی اولاد میں سے خلیل اللہ کے زمانہ تک بقید حیات تھے انہوں نے بھی حضرت ابراہیم کے ساتھ ملک ملک آباد کیا اور بہت لوگوں کو حضرت نے شریعت سائی تب لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم کو ایک قبلہ چاہیئے تاکہ ہم اُس طرف متوجہ ہو کر خدا کی عبادت جہاں تب حضرت جبرئیل نے رضائے الٰہی سے ایک پتھر بہشت سے لا کر اب جہاں بیت المقدس ہے وہاں رکھ دیا اور کہا اے ابراہیم ھٰذِہٖ قِبْلَتُكَ وَقِبْلَةُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ترجمہ- کہا جبرئیل نے اے خلیل اللہ یہ تمہارا قبلہ ہے اور تمہارے بعد انبیاؤں کا قبلہ ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ چالیس ہزار پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی نسل سے ہیں- ان سب کے پہلے اسمٰعیل اور آخر سب کے پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفٰے ہیں پس اُس پتھر کو قبلہ رُو ہو کے خدا کی عبادت کرتے تھے اُس پتھر کا نام صخرۃ اللہ ہے پس حضرت ابراہیم وہاں رہے اور اولاد اُن کی وہاں پیدا ہوئی اور فرمان الٰہی ہوا کہ اے ابراہیم نمرود کے پاس جا- اور اسے لشکر سمیت میری طرف بلا تب ابراہیم نے خدا حکم سے زمین بابل میں جا کر نمرود لعین سے کہا کہ اے نمرود کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ نمرود نے کہا اے ابراہیم تیرے خدا سے مجھے کچھ حاجت نہیں دیکھ ملکت آسمان کی تیرے خدا سے چھین لیتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ اے ملعون تو آسمان پر کس طرح جائیگا اُسنے کہا میں اس کی تدبیر کرتا ہوں تب اس ملعون نے حکم کیا کہ چار گدھونکو پالیں جبکہ چاروں اونٹ کے برابر ہوئے- ایک تابوت بنوا کر متردد ہوا کہ اب کیا کروں اتنے میں شیطان مردود اسکے ہمنشینوں میں آکر بیٹھا اور اس سے کہا کہ تابوت کے چاروں کنارے میں چار گدھونکو باندھو اور ایک رات تک انہوں کو بھوکا رکھو بعد اسکے ہر ایک کے سامنے اوپر کیطرف گوشت باندھکر لٹکا دو جب گوشت کھانیکا قصد کرینگے تب تجھکو آسمان کی طرف لے اڑینگے- تب تھوڑے عرصہ میں تابوت سمیت تجھے آسمان پر پہنچا وینگے- تب اس وقت ملک آسمان تیرے دخل میں آجائیگا اور اپنے ساتھ ایک مصاحب کو لے یعنی جب

ایک روز اوپر گذر یگا - وڑے اور پہاڑ زردئے زمین کے یکسان معلوم ہو نگے - پھر دوسرے دن تمام عالم دریا کے مانند نظر آویگا - اسوقت سمجھو کہ میں آسمان پر پہنچا - ابلیس نے جو کہا سو نمرود مردود نے سنا اور ویسا ہی کیا اور ایک مصاحب کو اپنے ساتھ لیکر اس تابوت پر سوار ہو کر آسمان کی طرف چلا جب بلند ہوا تیر کو کمان سے لگا کر چاہا آسمان کی طرف لگاوے اسوقت اسکے مصاحب نے کہا کہ اے مردود تو یہ کیا کرتا ہے - اس مردود نے کہا کہ آسمان کے خدا کو تیر لگا کر ملک آسمان اس سے چھین لیتا ہوں لسنے کہا اے نمرود تو جسکو تیر لگایا چاہتا ہے - وہ خدا اس لائق نہیں ہے وہ خدا ہے - کہ جسکو ابراہیم خلیل اللہ پوجتا ہے - نام اسکا قہار وجبار ہے - اور تو تو سب سے بدبخت ہے تب نمرود پلید نے غصہ میں آکر اوسکو وہاں سے دھکیل کر گرا دیا فوراً اللہ کے حکم سے جبرئیل آکر اوسکو بحساب وکتاب بہشت میں لیگئے پس نمرود نے آسمان کی طرف تیر لگایا اسوقت جناب باری سے حکم آیا اے جبرئیل نمرود کے تیر کو لیکر مچھلی کی پشت پر لگا کر نمرود کیطرف ڈالدے تاکہ کوئی دشمن بھی میری درگاہ سے محروم نہ جاوے تب جبرئیل اس تیر کو لیکر مچھلی کے پاس آئے - مچھلی نے کہا کہ اے جبرئیل اسکو کیا کروگے جبرئیل نے کہا کہ اللہ تعالے کا حکم ہوا ہے کہ اس تیر کو تیرے پیٹھ کے خون سے آلودہ کرکے نمرود کی طرف ڈالدوں - تاکہ وہ خدا کی درگاہ سے ناامید نہ ہو جاوے - یہ سنکر مچھلی نے درگاہ الٰہی میں بزاری عرض کی کہ الٰہی اس بیگناہ کو دشمن کے تیر سے مارتا ہے - تب ندا آئی کہ اے مچھلی جو رنج کہ اب تو کھینچتی ہے - بار دگر تجھ پر تکلیف نہ ہو گی پس جبرائیل نے نمرود کے تیر میں مچھلی کا لہو لگا کر اس ملعون کی طرف پھینکدیا جب نمرود نے اپنے تیر کو خون آلودہ دیکھا تب خوش ہوا کہ مقصد میرا حاصل ہوا اب آسمان کے خدا کو میں نے مار ڈالا پس جو گوشت کہ اوپر کی طرف باندھا تھا - پھر تابوت کے نیچے کیطرف باندھ دیا - پھر جب گدھوں نے گوشت دیکھا نیچے کی طرف قصد کیا فوراً زمین پر آپہنچا اور تمام لوگوں پر فزع (خوف) آگیا اور بیہوش ہوگئے بعد ایک ساعت کے ہوش آئے اور سب کے سب جدی جدی زبانیں کرنے لگے - اور

ان میں کوئی ایک دوسرے کی باتیں نہیں سمجھتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی بات کوئی کسی سے معلوم نہ کر سکے
اور ایک روایت ہے۔ کہ جب نوح جودی پہاڑ پر کشتی پر سے اُترے جو لوگ کہ حضرت کیساتھ
کشتی پر تھے۔ انہوں نے ایک ایک گاؤں جداگانہ آباد کیا تھا۔ کہ اسکا نام ثمانیہ تھا وجہ تسمیہ
اسکی نوح کے قصہ میں بیان ہو چکی اُن لوگوں کو حضرت نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی اپنی
آبادی میں جا کر بسے اس بات کو کسی نے نہ مانا پس حضرت نے دعا کی تب ہر ایک
قوم میں جُدی بات پیدا ہوئی کسیکی بات کوئی نہ سمجھتا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ اِسی
سبب سے سب متفرق ہو کر اطراف جہان میں شہر آباد کر عمارت بنا کر بسے۔ اور
دوسرا قول یہ ہے کہ کشتی میں نوح کے ساتھ کسی نے دشمنی پیدا کی تھی وے بولے
جب نوح کشتی سے اتریگا ہم اوسکو مار ڈالینگے وہ لوگ کشتی سے باہر نکلے تب خدا تعالےٰ
نے زبان ہر ایک کی مختلف کر دی تاکہ کسیکی بات کوئی نہ سمجھے اور نوح کیساتھ دشمنی
نہ کر سکے۔ تب ہر ایک اپنے اپنے حال پر رہگیا۔ القصّہ جب نمرود لعین آسمان پر سے
زمین پر آیا حضرت ابراہیم سے کہا دیکھ تیرے خدا کو میں نے مار ڈالا میرے تیر میں
جو خون لگا ہوا ہے۔ یہ اسیکا نشان ہے۔ اب تیرے خدا سے میں نے مُلک آسمان
چھین لیا حضرت ابراہیم نے کہا اے مردود میرے خدا کو کوئی نہیں مار سکتا ہے
اور نہ وہ مرنے والا ہے۔ وہ سب پر قادر ہے وہ قہار ہے۔ اور سب مقہور اور وہ
رزاق ہے سب مرزوق اور وہ خالق سب مخلوق کا ہے۔ پھر اس لعین نے کہا کہ اے
ابراہیم تیرے خدا کا لشکر کتنا ہوگا تیرے خدا کو تو آسمان پر مار چکا ہوں اور اسکے لشکر کو بھی
مار ڈالونگا۔ حضرت نے اس سے کہا کہ میرے خدا کے لشکر کی خبر کوئی نہیں جانتا ہے
سوا اسکے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ۔ ترجمہ اور کوئی نہیں
جانتا تیرے رب کا لشکر مگر وہی نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ میں اپنا لشکر جمع کرتا
ہوں تو بھی اپنے خدا کا لشکر جمع کر تا کہ میرے ساتھ مقابلہ ہو۔ حضرت نے فرمایا اے
مردود تو اپنا لشکر جمع کر میرا خدا کُن فَيَكُونُ میں جمع کریگا تب اس مردود نے مشرق
اور مغرب اور روم اور ترکستان اور ہند سے تمام لشکر و فوج بلا کر جمع کیا تین سو فرسنگ

یعنی نوسو کوس تک اسکے لشکر کی چھاؤنی پڑی تھی ساٹھ برس تک اسی خیال باطل اور فکر بیہودہ میں پڑا رہا تمام لشکر و فوج زمین بابل میں لاکر جمع کیا حضرت ابراہیم نے کہا اے پلید خدا سے شرم کر کہ وہ تمام مخلوقات کا خالق و رازق ہے اس سے ذرا ڈر اور اپنا خالق جان کہ اس نے تجھے دنیا میں سلطنت دی اور آخرت میں بھی دینے والا ہے اس پلید نے کہا کہ مجھے تیرے خدا سے کچھ حاجت نہیں تب حضرت نے خدا سے دعا مانگی اے بارالہ یہ ملعون نافرمان تیرے ساتھ مقابلہ کیا چاہتا ہے تو اسکو ہلاک کر تب حضرت جبرئیل آئے اور حضرت کو کہا کہ تمہاری دعا قبول ہوئی تب پس نمرود نے ساٹھ لاکھ سوار زرہ پوش تیار کرکے حضرت ابراہیم سے کہا کہ تیرے خدا کو اگر طاقت ہے تو کہدے کہ دنیا کی بادشاہی ہم سے چھین لے مگر پہلے میری فوج سے آکر لڑے تب حضرت نے جناب باری میں عرض کی حکم آیا کہ تو کیا مانگتا ہے حضرت نے کہا خدایا تیری مخلوقات میں سے مچھر ادنے ضعیف اور ہر جانور کی خوراک ہے میں اسے مانگتا ہوں فرشتوں کو حکم ہوا کہ مچھروں کو چھوڑ دویں اور ہر وقت فرشتوں پر فرمان ہوا کہ تم کوہ قاف میں جاکر مچھروں کے سوراخوں میں سے ایک سوراخ کھولدو فرشتوں نے عرض کی الٰہی کتنے مچھر چھوڑیں حکم ہوا کہ ساٹھ لاکھ تاکہ ہر ایک سوار کے مقابل میں لشکر نمرود کے ایک ایک ہو جائے۔ تو نمرود اپنی قوت اور شجاعت کو دیکھے اور معلوم کرے فرشتوں نے حکم الٰہی سے جاکر ایک سوراخ ان میں سے کھولدیا تب مچھر ابر کے مانند زمین بابل میں جہاں انکی لشکرگاہ تھی جا پہنچے جناب باری کا حکم ہوا اے مچھرو تمہاری خوراک نمرود کے لشکروں کو اور راہ سکو میں نے کردیا تم جاکے کھاؤ تب حضرت ابراہیم نے اسی سے جاکر کہا اے نمرود دیکھ میرے خدا کی فوج آپہنچی ہے جب نمرود نے دیکھا کہ مانند ابر سیاہ کے ہوا پر کچھ خیال آگیا ہے۔ تب اس لعین نے اپنے سپاہیوں کو کہا کہ ہاں ہوشیار ہو علم کھڑا کرو اور نقارہ بجاؤ انہوں نے ویسا ہی کیا اور کہتے ہیں کہ شور و غلغلہ سے نمرود کے لشکر کے زمین پر زلزلہ پڑگیا تھا۔ تب فوج الٰہی آپہنچی وہ شور و غل آدمیوں کا مچھروں کی آوازوں سے کم ہوگیا اور جہان پر فزع پڑگیا اور مچھروں کے غل سے

جہان پر ہوا اور خروش کوس اس مردود کا جاتا رہا۔ اور ہر سوار کے سر پر ایک مچھر بیٹھ گیا
اور سونڈ اپنی انکے سروں میں چبھا چبھا کر مغز اور گوشت اور پوست اور رگ اور آنت اور
غون سواری سمیت سب کا سب کھا گئے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مچھر ذرا بھی
ماندے نہ ہوئے۔ اور دوسری روایت ہے کہ ہڈی تک انکی کھا گئے تھے۔ اس
ملعون کے لشکر کی لشکر گاہ میں ایک آدمی باقی نہ تھا اور ایک مچھر کانا لنگڑا لولا
غرض ہر عضو میں اسکے نقصان تھا وہ سردار مچھروں کا تھا اسنے خدا کی درگاہ میں عرض
کی کہ الٰہی نمرود ملعون کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر تو اسکے عوض مجھے ثواب ملے پس
خدا نے قبول کیا جب نمرود مردود اکیلا گھر کی طرف بھاگا لشکر گاہ سے اور بالا خانہ
میں حرم بابل کے بیٹھ کر یہ تشویش کر رہا تھا کہ ہمارا لشکر سب اس طرح سے مارا گیا
اور ہم ایک مچھر کو بھی نہ مار سکے وہ سردار مچھر جو لنگڑا اور ایک آنکھ کا کانا تھا۔ اس
مردود کے زانو پر جا بیٹھا اسے دیکھکر اسنے اپنی جورو سے کہا کہ اسی طرح کے جانور آکے
ہمارے لشکروں کو کھا گئے۔ اگرچہ ضعیف تھے تس پر بھی نہ مار سکے۔ یہ کہکر چاہا کہ اسکو
پکڑے اتنے میں وہ مچھر اس پلید کی ناک میں گھسا اور دماغ میں جا کر مغز کھانے لگا وہ
مردود اس عذاب میں گرفتار ہوا کہ جسکا چارہ کچھ نہ ہو سکا چالیس دن رات تک اسیطرح
گذرے کہ جب اسکے دوست آشنا یا نوکر چاکر میں سے کوئی اس کے سر پر لکڑی یا کفش
مارا کرتا تو اسکے صدمے سے کچھ مچھر مغز میں ذرا دم لیتا تب اس مردود کو ذرا سا چین ہوتا
بعد چالیس دن رات کے وحی نازل ہوئی کہ اے ابراہیم تو نمرود کے پاس جا اور میری
طرف سے اسکو بلا اور راہ بتا تاکہ اسکا بھلا ہو تب حضرت نے خدا کے حکم سے نمرود
کے پاس جا کر کہا اے مردود تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ نمرود نے کہا
کہ وہ اور تو کون ہے۔ کہ میں گواہی دوں اسکی وحدانیت اور تیری رسالت پر
حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے گھر کی سب چیزیں گواہی دیویں کہ خدا ایک ہے اور
میں رسول اسکا تب تو اس کا ایمان لائیگا پس اتنے میں تمام فرش فروش اور چھت
بردے اور آلات و اثاث البیت غرض سب نے باواز بلند اور زبان سے کہا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَلْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَ اِبْرَاهِیْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ترجمہ نمرود نے حکم کیا کہ تمام اسباب و الات گھر کا جلا کر دریا میں ڈالدو ویساہی کیا۔ تب پلید نے حضرت سے کہا کہ پھر کون بولیگا کہ تیرا خدا ایک ہے۔ اور تو رسول برحق ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمام در و دیوار اور ستون اور مکانات اور سب چیزیں اسکی شہادت دینگی اسوقت سب نے باواز بلند زبان فصیح سے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَ اِبْرَاهِیْمُ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پھر نمرود نے ان سبھوں کو یعنی در و دیوار و مکان اور ستون سب کھدوا کر جلادیا پھر نمرود نے حضرت سے کہا کہ اب کون بولیگا حضرت نے فرمایا تیرے بدن کی پوشاک گواہی دیگی پھر کپڑے نے گواہی دی اسکو بھی اس مردود نے اتار کر جلادیا پھر پلید نے حضرت سے کہا اور کون بولیگا تب جبرئیل نازل ہوئے خلیل اللہ سے کہنے لگے اے ابراہیم تمام کافروں نے موت کے وقت خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا تھا مگر یہ مردود کافر ہرگز ایمان نہ لائیگا۔ قیامت تک اس پر عذاب شدید ہوگا۔ اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ جسوقت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر کاٹنا چاہا اس وقت ابوجہل نے کہا اے عبداللہ تو اپنے محمد کو کہہ۔ کہ جب سے میں اسکو دشمن جانتا ہوں۔ تب ہی سے یہی بولتا ہوں کہ وہ رسول خدا کا نہیں پس قیامت کے دن حشر کے میدان میں حضرت بلال حبشی نماز کے لئے اذان دینگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ سنکر ابوجہل وہاں بھی بولنے لگا کہ محمد رسول اللہ خدا کا رسول نہیں پس یہہ دونوں مردود ابوجہل اور نمرود دنیا میں بڑے کافر تھے۔ اور آخرت میں بھی ہمیشہ عذاب اُنپر ہے حضرت جبرئیل نے آکر حضرت ابراہیم سے کہا کہ اس ملعون کی اجل آچکی ہے باقی نہیں جس گھڑی وہ مچھر اس کی ناک سے نکلکر چلا گیا وہ مردود اُسیدم مر گیا اور جہنم واصل ہوا قیامت تک عذاب میں رہیگا۔ اور ایک روایت ہے۔ کہ نمرود کے سر پر سونٹا مارنے کے لئے ایک نوکر مقرر تھا۔ جب شب و روز اسکو سونٹا لگایا کرتا تب اوسکو کچھ قرار و آرام ہوتا۔ اسی طرح جب رات دن لگاتے لگاتے چالیس دن گذرے تب نوکر اسکا ناچار ہوا آخر غصہ ہو کر ایک ہی دفعہ

دور سے ایک سونٹا ایسا مارا کہ سر اُس مردود کا دو ٹکڑے ہو گیا بھیجا نکل پڑا اور جان اسکی نکلگئی وہ جہنم میں داخل ہوا اور وہ مچھر مغز کھا کر جو مانند مرغ کے بڑا ہوا تھا سر سے نکلکر چلا گیا۔

قصہ حضرت خلیل اللہ کی مراجعت کے بیان میں

جب نمرود واصل جہنم ہوا اس کی قوم میں جو لوگ موجود تھے سب حضرت ابراہیمؑ کے پاس آکر کہنے لگے کہ آجتک یہ ملک نمرود پلید کا تھا۔ اب تمہارا ملک ہوا حضرت نے فرمایا کہ مجھکو ملک سے کچھ کام نہیں یہ ملک ہمیشہ ملک بے زوال کا ہے۔ اور میں بندہ بازوال اس بیزوال کا ہوں۔ ملک مصر و عجم بادشاہونکی جگہ ہے اور ملک شام نبیوں کی جگہ ہے میں شام میں جا رہونگا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم بھی آپکے ساتھ شام میں جا رہینگے تب حضرت شام کی طرف راہی ہوئے رحبہ نام ایک جگہ ہے وہاں آپہنچے اس ملک اور شہر کو رونق بخشی اور وہاں سے فرات کے کنارے آپہنچے وہاں بھی ایک شہر آباد کیا نام اس کا رقیہ تھا۔ پھر وہاں سے حلب میں تشریف لائے وجہ تسمیہ حلب کی یہ ہے کہ شب کو وہاں دودھ دوہا کرتے تھے اور وہاں حلب احمر میں اور وہاں سے عین میں آئے کہ جہاں کے بادشاہ نے حضرت ہاجرہ کو دیا تھا وہ بادشاہ حضرت کے پاس دین مسلمانی سے مشرف ہوا اور جو اُنکے دین اسلام سے مشرف ہوئے پھر وہاں سے دمشق میں آئے اور وہاں کے لوگونکو بھی طریقہ اسلام کا بتاکر شہر طیب میں آوارد ہوئے اور وہاں کے اہل شہر حضرت کے آنیسے بھاگ کر پہاڑوں میں جا رہے مسلمان وہاں سے سب غنیمتیں لیکر حضرت کیساتھ کنعان میں آپہنچے وہاں ایک نہر جاری دیکھی حضرت نے فرمایا کہ اسکا پانی سات جگہوں میں جاگرتا ہے ملاد و قاہور و خسایم و زعوم اور مانند اسکے اور وہاں کے آدمی مرتکب فعل ردیف ہیں یعنی مرد کے ساتھ مرد اور عورت کے ساتھ عورت فعل بد کرتے ہیں اور رہزنی کرکے لوگوں سے مال چھین لیتے ہیں یہ لوگ اسی فعل بد ہے اور مر گئے یہ شہرستان قوم لوط تھا پھر وہاں سے بیت المقدس میں

تشریف لائے تب سارہ خاتون نے حضرت کے آنے سے ازراہ خوشی کے دوسو دینار فقرا کو تصدق کئے اور تمام شہر کے لوگ خوش اور مسرور ہو گئے۔ تقدیر الٰہی سے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کی پیشانی پر ظاہر ہوا بعدہٗ وہاں سے اٹھکر حضرت نور پیشانی سے حضرت کی ہاجرہ کی پیشانی پر ظاہر ہوا بعدہٗ وہاں سے اٹھکر حضرت سارہ خاتون کے پاس تشریف لیگئے۔ تب حضرت سارہ نے اس حال سے واقف ہو کر حضرت ہاجرہ کے کان چھید دیئے۔ پس حضرت ہاجرہ کے کان چھیدنے سے اور بھی زیادہ خوبی آگئی۔ سارہ نے کہا واہ واہ اس عیب نے اور ہی خوبصورتی بخشی پھر غصہ ہو کر ان کا ختنہ کر دیا۔ تب اللہ کا حکم ہوا اے ابراہیم میں نے تمام زن و مرد پر یہ سنت ہاجرہ کی جاری رکھی۔ کہ سب امت انکی قیامت تک پیروی کرے حضرت سارہ کو اور غیرت پیدا ہوئی۔ حضرت ابراہیم سے بولیں کہ مجھکو برداشت نہیں ہے کہ ہاجرہ کو فرزند پیدا ہو اور مجھکو نہ ہو جب نو مہینے گذرے تب ہاجرہ سے حضرت اسماعیل تولد ہوئے۔ بعدہٗ سارہ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اگر ہاجرہ یہاں رہیگی تو میں نہ رہونگی یہاں سے کہیں چلی جاؤنگی۔ نہیں تو انکو یہاں سے کہیں ایسی جگہ پر لیجا کر رکھو کہ میوے اور آبادانی نہ ہو تاکہ یہ آرام نہ پاوے اور میں اسے نہ دیکھوں ابراہیم اس بات کو سنکر بہت متردد و متفکر ہوئے اتنے میں جبرئیل نے آکر فرمایا اے ابراہیم سارہ جو کہتی ہیں سو کرو پس حضرت نے ہاجرہ اور اسمٰعیل ذبیح اللہ کو ایک اونٹ پر سوار کیا اور آپ بھی ایک اونٹ پر سوار ہو کر بیت المقدس سے نکلکر اب جہاں خانہ کعبہ ہے وہاں آپہنچے تب حضرت نے ہاجرہ کو کہا کہ تم یہاں ذرا ٹھیرو میں آتا ہوں ہاجرہ حضرت اسماعیل کو لیکر وہاں بیٹھی رہیں اور ابراہیم دلگیر ہو کر آنسو بہاتے شام کی طرف تشریف لیگئے۔ جب دو گھڑی گذری دیکھا کہ ابراہیم تشریف نہ لائے اور آفتاب گرم ہوا سر پر گرمی پہنچی مارے پیاس کے حضرت ہاجرہ کوہ صفا و مروہ کی طرف دوڑیں کہیں پانی نہ دیکھا اسی طرح پانی کیلئے صفات سے مروہ اور مروہ سے صفات پر سات مرتبہ دوڑیں پانی نہ پایا حیران رہیں اور یہ دوڑنا صفا و مروہ کا سات دفعہ اہل سنت و جماعت کے مذہب میں حاجیوں پر قیامت

تک سُنّت ہاجرہ کی جاری رہی کہ سات مرتبہ دونوں پہاڑوں کی طرف حاجی سب دوڑتے ہیں جب حضرت اسمٰعیلؑ کو حضرت ہاجرہ اُس میدان میں کہ اب جس جا پر چاہِ زمزم ہے لٹا کر پانی کے لئے صفا و مروہ کیطرف دوڑیں اور پانی نہ پایا چہرے کا رنگ متغیر ہوا تب حضرت اسماعیل کے پاس آکر دیکھا کہ پیاس کے مارے جیسا حضرت اسماعیل نے زمین پر دونوں پانوں کے پٹخنے مارے تھے پانی کا فوارہ وہاں سے جاری ہے اور پانی زمین پر رواں ہے۔ تب ہاجرہ شاد ہو کر کہنے لگیں کہ الحمدللہ یہ مبارک فرزند اللہ نے مجھکو عنایت کیا پس وہی پانی پی کر سیر ہوئیں۔ اور خاک اور پتھر لا کر چاروں طرف سے اس پانی کو بند کیا روایت کی گئی ہے کہ حضرت ہاجرہ وہ پانی اگر بند نہ کرتیں تو وہ پانی مکے کے ملک میں قیامت تک جاری رہتا پس جو کھانے پینے کا تھا کھا لیا اتفاقاً ایک روز سوداگروں کا قافلہ پانی کی تلاش کرتا ہوا معہ مواشی پیاسا کوہ صفا پر آیا دیکھا کہ ایک عورت پانی کے کنارے بیٹھی ہے۔ ان سبھوں نے اس جاگہ پر کبھی پانی نہ دیکھا تھا متعجب ہورہے تھے اور آگے بڑھکر حضرت ہاجرہ کے پاس گئے اور بولے تم کون ہو یہاں کیوں بیٹھی ہو حضرت ہاجرہ نے جو حال آپ پر اور حضرت اسماعیل پر اور ناجنا پانی کا گذرا تھا سب سرگذشت انہیں کہہ سنائی وے بولے اگر اجازت ہو تمہارے پاس ہم بود و باش اختیار کریں اور پانی کے عوض تمکو ہر سال عُشر دیویں تاکہ ہمکو پانی حلال ہو حضرت ہاجرہ نے فرمایا اچھا تب وے وہاں آئے اور خیمہ کھڑا کیا اونٹوں اور بکریوں کو چراگاہ میں چھوڑ دیا بہت دنوں تک وہاں رہے۔ اس عرصہ میں حضرت اسماعیل بالغ ہوئے۔ اور حضرت ہاجرہ پشم بُن کے اپنی قوت پیدا کرتی تھیں۔ اسی طرح ایک مدت گذری ایک روز حضرت خلیل اللہ کو حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کے دیکھنے کی آرزو ہوئی کہ خدا جانے وے دونوں کس حال میں ہیں تب حضرت سارہ سے خلیل اللہ نے اجازت مانگی۔ حضرت سارہ نے اجازت دی کہ حضرت سے عہد لیا کہ تم وہاں سواری پر سے نہ اُترنا اور جلدی دیکھکر وہاں سے چلے آنا یہ عہد کرکے حضرت نے بیت المقدس سے نکلکر بیابان کی راہ لی جب مکے میں جا پہنچے قوم عرب کو دیکھا کہ

اونٹ اور بکری چراتے ہیں اور کسیکو دیکھا بیٹھے ہوئے اور کوئی پھر تلہ ہے۔ حضرت ابراہیم کو کسی نے نہ پہچانا مگر ہاجرہ دور سے دیکھکر حضرت کو استقبال کرکے لائیں۔ لیکن حضرت ابراہیم نے اپنے عہد کا خیال کرکے اونٹ پر سے زمین پر پاؤں نہ رکھا۔ ہاجرہ نے اسماعیل کو بلا کر کہا۔ کہ دیکھو تمہارا باپ آیا ہے۔ انہوں نے آکے دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔ اور اسوقت حضرت اسمٰعیل کچھ بڑے ہوئے تھے۔ اور ہاجرہ نے حضرت سے کہا کہ سواری پر سے اترو کہ ہاتھ پاؤں دُہلا دیویں۔ تب حضرت نے کہا کہ سارہ نے مجھ سے عہد لیا ہے۔ کہ سواری سے نہ اترنا۔ تب حضرت ہاجرہ نے ایک پتھر لا دیا اور اوسپر ایک پاؤں رکھکر دُھلا دیا۔ اور ایک دوسرا پتھر لا دیا اوسپر دوسرا پاؤں رکھا تب ہاتھ پاؤں سب دھلا دیئے۔ جس پتھر پر حضرت نے قدم رکھا تھا۔ اب وہ مقام خلائق کا مصلی ہے۔ جیساکہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى پس ابراہیم علیہ السلام انکو دیکھکر بیت المقدس کو تشریف لیگئے۔ حضرت سارہؓ کے پاس مہمان سرا بناکر خلق اللہ کی دعوت و مہمانداری کرتے تھے +

قصہ قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا

حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک شب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خواب میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ اے ابراہیم اٹھ قربانی کر۔ تب حضرت نے فجر کو اٹھکر دو سو اونٹ ذبح کئے اسیطرح تین دن تک خواب دیکھا تینوں دن وہ دو سو اونٹ قربانی کئے پھر چوتھی شب کو خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند اسمٰعیل کو قربانی کر سبحان اللہ سچ ہے کہ خواب پیغمبروں کا بمنزلہ وحی کے ہے فجر کو نیند سے اٹھکر حضرت سارہ خاتون سے کہا کہ آج مجھکو خواب میں حکم ہوا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسمٰعیل کے سوا کوئی فرزند میرا نہیں تم کہو تو میں وہاں جاکر اللہ کی راہ پر انکو قربان کروں اور خدا کا حکم بجالاؤں حضرت سارہ نے کہا بہت اچھا اللہ کی راہ پر فدا کرو بعد اسکے خلیل اللہ شتر پر سوار ہوکر ہاجرہ کے پاس آپہنچے اسوقت حضرت اسماعیل کی عمر نو برس کی تھی حضرت ابراہیم نے ہاجرہ کو فرمایا کہ اسمٰعیل کے سر کو کنگھی کرکے بال

اسکے مشک وعنبر سے خوشبودار کرو اور سرمہ آنکھوں میں لگا کر پاکیزہ کپڑے پہنا دو کہ میرے ساتھ دعوت میں جائیگا تب ہاجرہ نے انکو نہلا دُھلا کر کپڑے پہنا کر کہا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں جاؤ حضرت چھری درستی آستین کے نیچے چھپا کر ہاجرہ کے سامنے سے نکل آئے اور اسمعیل ذبیح اللہ باپ کے پیچھے چلے اسوقت شیطان لعین آکر حضرت ہاجرہ سے بولا کہ اسمعیل تمہارا کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ کیساتھ ضیافت میں گیا ہے۔ شیطان نے کہا کہ افسوس اس بیچارے کو ذبح کرنے کیواسطے اسکا باپ لیگیا۔ حضرت ہاجرہ نے کہا معاذاللہ تم نے سُنا ہے کہ باپ نے بیٹے کو کبھی بیگناہ مارا ہے ابلیس نے کہا کہ خدا نے اسے حکم کیا ہاجرہ نے کہا کہ خدا کا فرمان ہے تو میں بھی اسکی رضا پر راضی ہوں پس ابلیس حضرت اسمعیل کے پاس آیا کہ ہنوز یہ لڑکا ہے۔ البتہ راہ سے بھٹکا سکونگا۔ تب کہا اے اسمعیل تو کہاں جاتا ہے۔ آپ نے کہا باپ کیساتھ ضیافت میں جاتا ہوں۔ شیطان نے کہا نہیں تمکو ذبح کرنیکو لئے جاتا ہے۔ حضرت ذبیح اللہ نے شیطان کو جواب دیا کہ کبھی باپ کا بیٹے کو بیگناہ مارنا تم نے سُنا ہے۔ ابلیس نے کہا اوسکو خدا نے حکم دیا ہے تب اسمعیل ذبیح اللہ نے اس سے کہا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تو ہزار جان میری اس کی راہ پر فدا ہے۔ جب وہ دونوں بزرگ دور تک نکلگئے۔ تب اسمعیل نے کہا اے باپ میرے مجھے اب کہاں لیجاتے ہو حضرت نے فرمایا قولہ تعالےٰ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ترجمہ پھر جب اسکے ساتھ دوڑنے پہنچا کہا اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ تجھکو ذبح کرتا ہوں پس دیکھ کیا دیکھتا ہے تو یعنی اس امر میں تم کیا کہتے ہو اسمعیل نے کہا کہ اے باپ خدا کے دوست رات کو نہیں سوتے ہیں۔ آپ بھی اگر نہ سوتے تو یہ سعادت دارین کیونکہ حاصل ہوتی۔ حالانکہ آپ دوست خدا کے کہلاتے ہیں انکو سونے سے کیا کام یہ بڑی سعادت ہے جب آپ سوئے اور سعادت پائی قولہ تعالےٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۔ ترجمہ حضرت اسمعیل نے کہا اے باپ کر ڈال۔ جو تجھکو حکم ہوتا ہے سو پائیگا اگر اللہ نے چاہا تو مجھکو صبر

کرنیوالوں میں سے فائدہ فرمایا کہ ذی الحجہ کی آٹھویں شب کو خواب میں دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہوں۔ صبح کو فکر میں رہے۔ کہ اسکی تعبیر کیا ہوگی۔ پھر نویں شب کو دیکھا ذبح کرتے تو پہچانا ذبح ہی کرنا ہے پھر تدبیر میں رہے۔ پھر دسویں شب بھی وہی خواب میں دیکھا تب بیٹے سے کہا اور انہوں نے بھی قبول کر لیا اس باپ اور بیٹے پر ہزار رحمت ہے۔ اسمٰعیل نے فرمایا اے باپ جلدی کرو جو اللہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالےٰ مجھکو تم صابروں سے پاؤگے میں اسکا مطیع ہوں نافرمان نہیں ہوں اے باپ جلدی کیجئے کہ شیطان وسوسہ نہ ڈالے۔ کیونکہ وہ چاہتا ہے مجھے راہ سے بہکاوے حضرت نے فرمایا کہ اس ملعون پر پتھر مار تب باپ بیٹے دونوں نے اسپر پتھر پھینکے۔ اب حاجیوں پر سُنّت ہے۔ کہ حج کے دنوں میں اس طرف پتھر پھینکیں بعدہٗ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام اسجگہ پر جا پہنچے اب جسکو منا بازار کہتے ہیں جہاں حاجی سب قربانی کرتے ہیں پھر حضرت ابراہیم نے بیٹے سے کہا اب کیا صلاح ہے وہ بولے کہ ہزار جان میری خدا کی راہ پر تصدق ہے عین شکر ہے آپ نے خواب میں دیکھا سو شتابی کیجئے امر الٰہی بجا لائیے۔

بیت ✤ مقید ہوئے امر سُبحان کے ✤ ہوئے دونوں راضی وہ قربان کے قولہ تعالےٰ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۚ ترجمہ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور پچھاڑا اسمٰعیل کو ماتھے کے بل تا بیٹے کا منہ سامنے نظر نہ آوے۔ کہ محبت جوش کرے کہتے ہیں کہ یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہیں فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے میں نہیں آتا جو حال گذرا انکے دل پر اور فرشتوں پر اسمٰعیل نے فرمایا اے باپ ہماری تین وصیتیں ہیں۔ پہلی ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھیو کہ جان نازک ہے چھری کے زخم کے مارے جنبش میں نہ آجاؤں خدانخواستہ اگر ایک قطرہ خون کا تمہارے کپڑے میں لگجاوے تو میں قیامت کے دن گناہ میں گرفتار ہو جاؤں عذاب خدا برداشت نہ کرسکونگا اور دوسری یہ ہے۔ کہ منہ میرا زمین کیطرف کر رکھیو تا کہ منہ میرا تمکو نظر نہ آوے۔ اور میں بھی تمہاری طرف نظر نہ کرسکوں۔ تاکہ آپسمیں محبت جوش نہ کرے اور ہمارے تمہارے درمیان قصور کا سبب نہ ہووے۔ اور تیسری یہ کہ جب آپ گھر کیطرف

تشریف لے جائینگے - میری والدہ دل جلی کی خدمت میں سلام کہدینا اور کپڑا خون بھرا انکو دیدینا یہ نشان تسلی کا ہے - اسلئے کہ دوسرا فرزند اور نہیں ہے - تب حضرت ابراہیمؑ نے آستیں میں سے رسی نکالکر ہاتھ پاؤں اُنکے مضبوط باندھے - اور مُنہ زمین کی طرف کردیا پھر حضرت اسماعیل نے کہا اے باپ ہاتھ میرے کھولدے جو بندہ کے بھاگنے والا ہے - اس کے ہاتھ باندھکر خدا کی درگاہ میں لاتے ہیں - لیکن ابراہیم نے نہ کھولے گلے پر چھری چلائی اور زور کیا مگر کچھ نہ کٹا حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ اے باپ کیا چھری کی پشت سے ذبح کرتے ہو جو کاٹتی نہیں - تب حضرت ابراہیمؑ نے چھری پر خوب زور کیا پھر بھی ذبح نہ ہوا - پھر اسمٰعیل ذبیح اللہ نے فرمایا اے باپ چھری کی نوک گلے میں دباکر زور کرو شاید کٹ جائے حضرت نے ویسا ہی کیا لیکن پر بھی نہ کٹا چھری دستے کے اندر اور دستہ حلق پر رہگیا کچھ کارگر نہ ہوئی تب حضرت نے غصہ میں آکر چھری کو زمین پر ڈالدیا - چھری نے کہا اے حضرت خدا تمھیں کہتا ہے کہ کاٹ مجھے کہتا ہے - کہ مت کاٹ تمھیں ایک دفعہ فرماتا ہے مجھکو دس دفعہ منع کرتا ہے - اور حکم اللہ کا بہتر ہے - تمہارے حکم سے اسی گفتگو میں تھے اتنے میں پیچھے سے ایک تکبیر کی آواز آئی بولا اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ اور جبرئیل کو دیکھا کہ آواز کرتے ہوئے آئے قولہ تعالیٰ وَنَادَیۡنٰہُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰہِیۡمُ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡبَلٰٓـؤُا الۡمُبِیۡنُ ۝ وَفَدَیۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ ۝ وَتَرَكۡنَا عَلَیۡهِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ وَبَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۝ ترجمہ اور پکارا ہمنے اوسکو یوں کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کیا تونے خواب کو تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالوں کو یعنے ایسے مشکل حکم کرکر آزماتے ہیں - پھر انکو قائم رکھتے ہیں - تب درجے بلند دیتے ہیں بیشک یہی ہے صریح آزمایا اور چھڑالیا ہمنے اسکو بدلے قربانی بڑی کے یعنی بڑے درجے کا بہشت سے ایک دنبہ آیا حضرت ابراہیم نے اپنی آنکھیں پٹی سے باندھکر چھری ایسے زور سے چلائی کہ اُنکے ہاتھ سے گلا نہ کٹ حضرت جبرئیل نے بیٹے کو سرکا دیا اور ایک دنبہ کو دیا آنکھیں کھولیں دیکھا تو اسکے بدلے میں دنبہ

ذبح ہوا پڑا تھا اور باقی رکھا ہمنے اسپر پچھلی خلقت ہیں کہ سلام ہے ابراہیم پر ہم یوں دیتے ہیں بدلہ نیکی کرنے والونکو وہ ہے ہمارے بندوں ہیں ایماندار اور خوشخبری دی ہم نے اوسکو اسحاق کی جو نبی ہوگا نیک بختوں ہیں اور برکت دی ہم نے اوسپر اور اسحاق پر اور دونوں کی اولاد ہیں نیکی والے ہیں اور بدکار بھی ہیں اپنے حق ہیں فائدہ پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی خوشخبری اسماعیل کی بھی اور سارا قصہ ذبح کا انھوں پر تھا۔ یہود کہتے ہیں کہ اسحاق کو ذبح کیا۔ لیکن خلاف ہے۔ کیونکہ اسحق کی خوشخبری کے ساتھ یعقوب کی بھی خبر ہے۔ نبی ہونیکی یہ سنکر ابراہیم سمجھے کہ ابھی دونوں باتیں ظہور میں نہیں آئیں ذبح کیونکو ہوگا بلکہ یہ دونوں کہا دونوں بیٹوں کو دونوں سے اولاد بہت پھیلی اسحق کی اولاد ہیں نبی گذرے بنی اسرائیل کے اور اسماعیل کی اولاد ہیں عرب جس ہیں ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہوئے پس حقتعالےٰ نے فدیہ اسکا ایک دنبہ ابلق اور بلند دیا اور بعضوں نے روایت کی ہے۔ کہ اس دنبے کو ہابیل نے بھی قربانی کیا تھا بعد اسکے دو ہزار برس خدا لے تعلےٰ نے اسے بہشت ہیں پال کر حضرت ابراہیم کیوقت ہیں حضرت اسماعیل ؑ کے عوض فدیہ بھیجا تھا کہ وہ نجات پاویں پس حضرت ابراہیم نے اس دنبے کو بعوض اسماعیل ؑ کے ذبح کیا اور چمڑے سے اسکے دستر خوان بنوا کر خلق اللہ کو اس پر کھانا کھایا کرتے اور اسکی پشم سے حضرت سارہ نے ایک چادر بنوائی حضرت ابراہیم ؑ نے اس چادر کو سکینہ کے تابوت ہیں رکھدیا ایک دن جبریل اس تابوت کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب کو عنایت فرمایا تاکہ خرقہ بنا کے پہنیں اور وہ خرقہ موقع انکی زندگانی بھر رہا ٭

قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کعبہ بنانیکا

حضرت ابراہیم نے جب قربانی سے فراغت کی حضرت اسمٰعیل کو ہاجرہ کے حوالے کر کے شکر خدا کا بجا لائے۔ اور حضرت سارہ کے یہاں تشریف لے گئے۔ بعد

چند روز کے جبریل نازل ہوئے - اور کہا اے ابراہیم تم پر خدا نے سلام کہا اور فرمایا ہے - کہ اس زمین میں ایک خانہ کعبہ واسطے اس کے بنا آپ نے عرض کیا کہ کہاں بناؤں حکم ہوا کہ اونٹ پر سوار ہو ایک ابر آویگا - تو اسکے ساتھ ساتھ جاوہ جہاں ٹھیریگا - اور سایہ اس کا جہاں تک گرے وہاں تک نشان دیکھ وہیں کعبے کی بنا کیجیو - تب اللہ کے فرمانے سے ویسا ہی کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک سانپ نے آکر چاروں طرف حلقہ کیا - اسی اندازے سے بیت اللہ بنایا اور دوسری روایت ہے کہ جبرائیل نے آکر جہاں تک بتادیا وہاں تک بنالیا وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْــًٔـا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ؁ ترجمہ اور جب ٹھیک کر دیا ہمنے ابراہیم کو ٹھکانا اس گھر کا شریک کریے ساتھ کسیکو اور پاک رکھ میرے گھر طواف کرنیوالوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنیوالوں کے واسطے کیونکہ اور امتوں میں رکوع نہ تھا یہ خاص اسی اُمت میں ہے - توجہ دی کے آگے لوگ اسکو اباد کرنے والے ہونگے - پس ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ خداوندا کہاں سے میں پتھر لاؤں حکم آیا پانچ پہاڑوں سے یعنی کوہ لبنان اور حرا - ابو قبیس اور صفا اور مروہ ان پانچوں پہاڑوں سے جبرئیل پتھر لادیتے - اور حضرت ابراہیم کعبے میں لگادیتے اور حضرت اسماعیل ؑ مدد کرتے حکم ہوا اے ابراہیم پہلے پتھر محراب میں مسجد کی رکھ آپ نے بموجب فرمان الٰہی کے محراب میں رکھا - تب اس میں نام محمد رسول اللہ کا نکلا - پھر داہنی طرف کعبہ کے ایک پتھر رکھا - اس میں نام ابوبکر صدیق کا نکلا بعدہٗ ایک پتھر اسکے بائیں طرف رکھا رکھا حضرت عمر بن خطاب کا نام اس میں ظاہر ہوا - اسی طرح اور دو پتھر لگائے حضرت عثمان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام ان دونوں سے ظاہر ہوئے مطلب یہ ہے - کہ جو کوئی نماز و حج بغیر محبت ان پانچوں کے کریگا - عبادت کی درست نہ ہوگی اور بیت اللہ تیار ہونے کے بعد حضرت نے یہ دعا مانگی قولہ تعالےٰ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؁ ترجمہ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم اور اسمٰعیل بنیادیں اس گھر

کی تب بولا اے رب قبول کر ہمسے تو ہی ہے اصل سننے والا اور جاننے والا - اور کہا
جیسا کہ حقتعالےٰ نے فرمایا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ
مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ اور جب کہا ابراہیم
نے اے رب کر اس شہر کو امن و آرام والا اور روزی دے اسکے لوگوں کو میووں
سے جو کوئی ان میں سے یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر تب فرمایا اللہ تعالےٰ نے
قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ترجمہ
فرمایا اور جو کوئی منکر ہے اوسکو بھی فائدہ دونگا - تھوڑے دنوں پھر اوسکو قید کر بلاؤنگا دوزخ کے
عذاب میں سو وہ بُری جگہ جانے کی ہے پس ابراہیم شکر خدا کا بجالائے کہ اپنے ہاتھ سے
بیت اللہ بنایا - بعدہ جبریل نے آکر فرمایا اے ابراہیم خدائے تعالےٰ نے تمکو سلام
کہا اور فرمایا ہے کہ تم نے بڑی محنت سے یہ گھر بنایا ہے ہمارے پاس اسکی قدر خراب کے آباد
کرنیکی سی نہیں ہے حضرت نے فرمایا الٰہی وہ کیا حکم ہوا کہ بھوکے پیاسے کو کھانا پلانا اور ننگے کو پہنانا
نزدیک میرے ایسا مرتبہ رکھتا ہے جیسا کہ اس گھر کا مرتبہ اور ہزار رکعت نماز ہر ہر رکن میں اسکے
تو نے ادا کی پھر ارشاد ہوا اے ابراہیم تو لوگو نکو اسکی طرف بلا قولہ تعالیٰ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ
یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ترجمہ اور پکار دے لوگوں
میں حج کیواسطے کہ طرف تیرے پیادہ وے اور دبلے دُبلے اونٹوں پر چلے آتے دور کی راہوں
سے حضرت ابراہیم نے عرض کی الٰہی کہاں تک میری آواز پہنچیگی اور کون سنیگا حکم ہوا کہ
تو پکار دے میں تیری آواز کو تمام مخلوقات کے کانوں میں کسیکو باپ کے صلب میں
اور کسیکو ماں کے رحم میں سنوادونگا - حضرت ابراہیم نے ایک پہاڑ پر چڑھکر پکارا کہ
لوگو تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے حج کو آؤ جن کی قسمت میں حج تھا ایک بار یا دو بار زیادہ
اپنے شوق سے باپ کی پشت اور ماں کے رحم میں لبیک کہا حضرت نے کسیکو نہ دیکھا - اور
چاروں طرف سے یہ آواز دی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَائِیْ
جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے میدان میں چاروں طرف نظر کی

دیکھا کہ نہ پانی ہے نہ گھانس ہے نہ زراعت کچھ نہ تھا تب نیاز کی قولہ تعالےٰ رَبَّنَا
اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ
الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ٭ ترجمہ یارب میں نے بسائی ہے
ایک اولاد اپنی میدان میں جہاں کھیتی نہیں۔ تیرے ادب والے گھر پاس اے رب ہمارے تا
قایم رکھیں نماز سو رکھ بعضے لوگوں کے دل جھکتے اس کی طرف اور روزی دے انکو میووں سے
شاید وہ شکر کریں فائدہ حضرت ابراہیم کا گھر شام میں تھا بعد تولد حضرت اسمٰعیل
کے ابراہیم نے انکو انکی ماں کی کے ساتھ لاکر اس جنگل میں جہاں کہ اب مکہ ہے بٹھا کر چلے گئے
جہاں پیچھے شہر مکہ بسا اللہ نے چشمہ زمزم کا نکالا۔ اس سبب سے وہاں بستی بسی۔ کیونکہ وہ
زمین لائق کھیتی اور میوے کے نہ تھی اسکے نزدیک زمین طایف آباد کردی کہ بہتر سے بہتر میوے
وہاں ہوویں اور شہر مکے میں پہنچیں۔ بعد اسکے خدا کے حکم سے جبرئیل نے چھتیس کوس
تک زمین مکے کی جو کہ سنگریزے سے بھری تھی اسے کھود کر ملک شام میں لیجا کر رکھدی اور
اس کے عوض میں دریائے نیل کی مٹی لا رکھی اور فرشتے سب اس زمین کے گرد کعبے
کے سات دفعہ طواف گرداگرد اسجگہ ہیں کہ جہاں سے جبرئیل نے مٹی کھود کر ملک شام میں
پھینکی تھی لیجا کر رکھی اور اس کا نام طائف رکھا۔ اس واسطے کہ سات دفعہ گرد بیت اللہ
طواف کیا تھا اب ہر طرح کے میوہ جات طایف میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعد اس کے ابراہیم
شام میں جا رہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خانہ کعبہ خراب نہ ہوگا آباد رہیگا
حضرت نے مہمانسرا بنائی اور نذر کیا کہ بغیر مہمان کے میں نہ کھاؤنگا۔ عبادت کرنے
لگے۔ اور مسافر ونکی طعام برابر ہی رہے۔ ایک دن عزرائیل آدمی کی صورت
بنکر آپ کے پاس آئے۔ حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو۔ انہوں
نے کہا میں عزرائیل ہوں۔ حضرت نے کہا کہ تم میری ملاقات کو آئے ہو یا
جان قبض کرنے کو انہوں نے کہا میں آپ کی ملاقات کو آیا
ہوں۔ اور آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ خدائے تعالےٰ نے اپنے

ایک بندے کو دوست کہا حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے - اور اسکی علامت کیا ہے حضرت
ملک الموت نے کہا - کہ اسکی علامت یہ ہے - کہ مردے کو زندہ کر سکتا ہے حضرت
نے کہا کاشکے میں ویسا ہی ہوتا - یا اسے دیکھتا تو میں اسکے ساتھ دوستی کرتا بعد اسکے عزرائیل
غائب ہوگئے - روایت ہے کہ جب ابرہیم عبادت کیا کرتے آواز تلاوت کی ایک کوس
تک جاتی جو سنتا وہ کہتا خلیل اللہ کی آواز ہے اپنے خدا کی عبادت کر رہا ہے - ایک
دن آپنے تمنا کی کہ خدا تعالیٰ مردے کو تو کیسے زندہ کرتا ہے اگر اوسکو دیکھتا تو خوب
ہوتا پس خدا کی درگاہ میں عرض کی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ
تُحْیِ الْمَوْتٰى - اور جب کہا ابراہیم نے اے رب دکھا مجھکو کہ کیونکر جلاتا ہے تو مردے کو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ترجمہ کہا کیا تو نے یقین نہیں کیا حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ
بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ترجمہ کہا حق ہے فرمانا تیرا مگر اسواسطے کہ تسکین ہو میرے دلکو
باریتعالےٰ نے فرمایا قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ترجمہ فرمایا کہ تو
پکڑ چار جانور اڑتے پھر انکو ہلا اپنے ساتھ پھر ڈال ہر پہاڑ پر انکا ٹکڑا ایک ایک پھر بلا چلے آوینگے
پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا بحکم الٰہی حضرت خلیل اللہ
جانور لائے - ایک طاؤس ایک مرغ ایک کوا ایک کبوتر انکو اپنے ساتھ ہلایا کہ
پہچان رہے انکو پھر ذبح کیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے ایک پر تہ ایک پہ دھڑ
ایک پر پاؤں پہلے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک کو پکارا اسکا سر اٹھکر ہوا میں کھڑا ہوا
پھر دھڑ ملا پھر پر ملے پھر پاؤں وہ دوڑتا چلا آیا اسی طرح چاروں آئے پھر باریتعالےٰ نے
فرمایا اے ابراہیم چار جانور پکڑ مرغ طاؤس کوا اور گدھ بعض نے کہا کہ کبوتر پس
ان دونوں میں مورخین کا بہت اختلاف ہے سوال اسکا کیا سبب ہے
کہ اللہ تعالےٰ نے ان چار ہی مرغ کو فرمایا دوسرے جانور کا ذکر
نہ کیا - جواب مرغ ان جانوروں سے فضیلت رکھتا ہے اور
جانور نہیں رکھتے - مرغ ذبح کرنے کو اسواسطے کہا کہ شہوت میں

اس سے زیادہ کوئی جانور نہیں - ایسا ہی تو بھی اپنی شہوت کو ترک کر اور مور کو اسواسطے کہ اسکے برابر زیبا دنیا میں کوئی - ایسا ہی تو بھی اپنی زینت اور آرایش کو دُنیا چھوڑ دے اور کوے کو اس لئے کہ اسکے برابر حریص دُنیا میں کوئی نہیں - تو بھی ایسا ہی حرص دُنیا کو چھوڑ - اور گدھ کو اس واسطے کہ اسکی عمر پانسو برس سے زیادہ نہیں - تو بھی اوسکو امید زندگی کی بڑی ہے - تم ایسی زندگی تھوڑی پر امید درازی کی مت کیجیو اور موت کو ہمیشہ یاد رکھیو تب حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم سے ان چاروں جانوروں کو ذبح کرکے گوشت اور پوشت اور ہڈی اور رگ ہاون دستے میں کوٹا اور چار گولیاں بنا کر چار طرف ڈالیں اور چاروں کا سر اپنے ہاتھ میں لیکر بلایا اے جانورو اللہ کے حکم سے آؤ تب وہ گولیاں جانوروں کی ریزہ ریزہ جدا ہو کر دھڑ بن کر حضرت خلیل اللہ کے ہاتھ میں مرغ کے سر میں مرغ کا بدن اور مور کے سر میں مور کا بدن اور کوّے کے سر میں کوّے کا جسم اور گدھ کے تن میں آلگا اور سب جی اُٹھے اللہ کی قدرت سے گوشت اور پوست اور رگ اور ہڈی اور پر و بال ان کے نئے سر سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم کے ہاتھ سے اڑ گئے اور ان کے چاروں طرف سات رات دن طواف کیا کرتے پس ابراہیم کو حکم ہوا کہ اے ابراہیم تو نے اسمٰعیل کو جیسا کہ خدا کی راہ میں دیا ویسا ہی اپنا جمیع مال و متاع بھی دے تو تو میرا بندہ خالص و مخلص زیادہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ ترجمہ جب کہا اوسکو اسکے رب نے حکم بردار ہو لا ہیں حکم میں ہوں جہاں کے صاحب کے - پس ابراہیم نے اپنا مال و متاع فقیروں کو لٹوا دیا اور حضرت اولاد کی طرف سے مایوس تھے اس وقت حضرت کی عمر شریف نوّے برس کی تھی - اس میں حضرت سارہ خاتون سے کوئی فرزند نہ ہوا اسلئے گئو سالے کو حضرت سارہ نے قلادہ زریں پہنا بجائے فرزند کے پرورش کرنے لگیں نقل ہے کہ حضرت ابراہیم نے سات رات دن تک مسافر کے لئے کھانا نہیں کھایا تھا تب اللہ کے حکم سے بارہ شخص جوان نیک روئے مثال غلامان کے مزین ہو کر حضرت کے پاس آکر سلام کیا جواب سلام حضرت نے ادا کیا جانا کہ یہ آدمی ہیں حالانکہ وہ فرشتے تھے

ان کے ہاتھ پکڑ کر حضرت اپنے گھر کو لیگئے قولہ تعالےٰ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى

قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۔ ترجمہ اور آچکے ہمارے بھیجے ابراہیم
پاس خوشخبری لیکر بولے سلام وہ بولا سلام ہے پھر دیر نہ کی کہ لے آیا ایک گائے کا بچہ
تلا ہوا حضرت ابراہیم نے فرمایا اے سارہ سات دن کے بعد آج مہمان عزیز و مکرم
آئے ہیں جو چیز کہ عزیز و پیاری رکھتی ہے ان کے لئے لا حضرت سارہ بولیں اے
حضرت میں اس گئو سالے سے زیادہ عزیز کسیکو نہیں رکھتی ہوں اسے بمنزلہ فرزند
کے میں نے پالا ہے۔ کہو تو اسے قربان کر کے لا دوں۔ تب حضرت نے اسے ذبح کیا اور
بریاں کر کے مہمانوں کے سامنے لا رکھا۔ اور آپ بھی مہمانوں کے ساتھ سر نیچے کئے
باادب جیسا کہ چاہئے کھانے لگے۔ حضرت سارہ خاتون پردے سے دیکھکر بولیں
کہ اے حضرت تم کھاتے ہو مگر مہمان نہیں کھاتے تب حضرت نے سر اٹھا کر
دیکھا کہ دیکھا کہ مہمان کھاتے نہیں۔ حضرت نے پوچھا کیوں نہیں کھاتے انہوں
نے جواب دیا کہ ہمکو اس کی قیمت نہ دیکر کھانا درست نہیں ہے حضرت نے کہا
کہ اچھا دیجئے۔ وے بولے کیا چاہئے ہو۔ تب آپنے فرمایا قیمت اسکی بسم اللہ
الرحمن الرحیم کہکر کھانا اور آخر اسکے الحمد للہ پڑھنا بھی قیمت ہے حضرت جبرئیل نے
یہ آواز دیکر کہا اے ابراہیم اس بات سے خدائے تعالےٰ تمسے بہت خوش ہوئے
اور تمہیں دوست فرمایا اتنا کہکر بولے کہ آپ ترس نہ کیجئے ہم جبرئیل اور اسرافیل اور
دردائیل اور عقوائیل اور بھی کئی فرشتے ہمارے ساتھ ہیں ہم رب العالمین کا
حکم ہوا ہے۔ کہ پہلے تمہارے پاس جاویں۔ کہ مہمان کے لئے سات دن ہوئے کچھ
نہیں کھایا اور روزہ دار ہو اب روزہ کھولو کچھ کھاؤ کہ تمہارے افطار کرانے
کو آئے تھے بعد اسکے ہم شہرستان میں لوط کے جاوینگے وہ پیغمبر مرسل ہے
انکو وہاں کی بلا سے نجات دیوینگے اور تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تمہارا فرزند مبارک
تولد ہوگا نام اسکا اسحٰق اور اسکے بیٹے یعقوب ہو وینگے اسوقت حضرت سارہ کھڑی تھیں اس بات کے سنتے
ہی ہنس پڑیں قولہ تعالےٰ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۔ ترجمہ اور اسکی عورت

کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پھر ہمنے خوشخبری دی اوسکو اسحق کی اور اسحق کے پیچھے یعقوبؑ کی

تب حضرت سارہ بولیں قولہ تعالیٰ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰیٓ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ

هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ۔ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ ترجمہ بولی اے خرابی کیا میں جنونگی اور میں بڑھیا ہوں اور خاوند میرا بوڑھا یہ تو عجیب بات ہے وے بولے کیا تعجب کرتی ہے۔ اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر ہے اور برکتیں تمپر اے گھر والو بولے اے سارہ اللہ کے کارخانے میں تعجب نہ کر اسحق کی پشت سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہوینگے حضرت سارہ نے کہا اسکے کیا آثار ہیں بولے کر دیکھ ہڈیاں گئو سالہ کی جو کہ طبق میں رکھی ہیں بعد اسکے کہا کہ قم باذن اللہ اسیوقت بچھڑا جی اٹھا اور دوڑتا ہوا اپنی ماں کے پاس جا دودھ پینے لگا۔ اور دوسری علامت یہ کہ ایک شاخ درخت کی سوکھی نیم سوختہ حضرت کے گھر میں تھی جبرئیل نے اپنا پر اسپر ملا فی الفور ہری ہوئی پتیاں لگیں او میوہ پھلا اور پختہ ہوا تب حضرت سارہ کو دیا انہوں نے اسے کھالیا۔ بعد ازاں حضرت سارہ سے جبرئیل کہنے لگے کہ تم نے خدا کی قدرت دیکھی کہ کتنے دن کی سوکھی لکڑی ہری ہوئی میوے پھلے اور تم نے کھایا پس اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایک فرزند دیوے کہ نام اسکا اسحق اور اسکے بیٹے کا نام یعقوب ہو +

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

بعد اسکے فرشتوں نے شہرستان لوط کا قصد کیا حضرت ابراہیم ع نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا وے بولے کہ ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس شہر کے لوگونکو ہلاک کرنے کیلئے جاتے ہیں۔ تم ہمارے ساتھ نہ آؤ۔ کہ عذاب کے دیکھنے کی طاقت تمہیں نہ ہوگی۔ آپ نے کہا کہ خدا حافظ ہے میں تمہارے ساتھ دیکھنے آؤنگا تب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام اونٹنی پر سوار ہوکر انہوں کے ہمراہ ہوئے جب ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر جا پہنچے فرشتوں نے کہا کہ تم یہاں

ٹھیرو آگے جانیکا حکم نہیں۔ پس حضرت اونٹ پر سے اُتر پڑے اور عبادت میں مشغول ہوئے اور وہ شہرستان میں لوط کے اجگہ جا کر پہنچے کہ جسجگہ میں حضرت ابراہیم نے فرمایا تھا کہ یہاں کے لوگ بدکردار اور بدفعل ہیں کہ مردوں کیساتھہ مرد اور عورتوں کے ساتھ عورتیں مرتکب ہوتی ہیں اور رہزنی سے لوگوں کا مال چھین لیتے ہیں اس وقت ابراہیم نے فرمایا تھا۔ کہ جو لوگ اس فعل میں گرفتار ہیں انپر غضب الٰہی ہوگا اور ہلاک ہونگے اور اس بات کو خدا تعالےٰ نے قبول کیا تاکہ ابراہیم کی بات رائیگاں نہ جاوے۔ تب فرشتوں نے اللہ کے حکم سے ان شہروں کو سوا شہر سدوم کے اُلٹ دیا۔ اور اہل سدوم نے جب ان چھ شہر کے لوگوں کی بداطواریاں دیکھیں انکے ساتھ شادی بیاہ وغیرہ موقوف کیا اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اہل سدوم کو انپر فضیلت دی اور نجات بخشی اور اس شہرستان میں لاکھ مرد جنگی تھے سب ہلاک ہوئے غرض وہ فرشتے لوط کے گھر میں آئے۔ اور انکی بیٹیوں کو سلام کیا اور انہوں نے جواب سلام دیا بعدہٗ جبریل نے ان سے کہا کہ کوئی اس شہر میں ایسا ہے کہ ہم مسافروں کو آجکی شب مہمان رکھے اور کھانا کھلاوے انہوں نے جواب دیا کہ سوائے ہمارے باپ کے اس شہر میں کوئی نہیں ذرا صبر کرو وہ عبادت سے فراغت کریں تو البتہ تمہاری کچھ خدمت کرینگے۔ جب حضرت لوط نے عبادت سے فراغت کی گھر کے دروازے پر دیکھا کہ بارہ شخص صاحب جمال حسن بال بنائے ہوئے اور کپڑے معطر پہنے ہوئے آتے ہیں آپ اندیشہ کرنے لگے کہ مہمان میرے صاحب جمال ہیں خدانخواستہ کہ یہ قوم ان کے ساتھ بدی نہ کرے جیسا کہ حقتعالےٰ نے فرمایا وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ه وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ه وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ترجمہ اور پہنچے ہمارے بھیجے ہوئے لوط پاس خفا ہوا انکے آنے سے اور رک گیا جی میں اور بولا آجکا دن بڑا سخت ہے اور آئی اسکے پاس قوم اس کی دوڑتی ہوئی بے اختیار اور آگے سے کر رہے تھے برے کام فائدہ وہ فرشتے لڑکے بنکر گئے حضرت لوط کے گھر میں چونکہ حضرت کو اس قوم کی بدخوئیاں معلوم تھیں اس نے

خفا ہوئے لڑائی کرنی پڑی ناچار ان مہمانوں کو اپنے گھر کے بھیتر لے گئے حضرت کی بی بی کافرہ تھی۔ اس سبب سے اس قوم بدفعل کو جاکر خبر دی وہ قوم لوطی تھی پس حضرت کی حویلی میں آکے بولی اے لوط وہ بارہ شخص غلام خوبرو جو آج تیرے گھر مہمان آئے ہیں انہیں ہمارے پاس بھیج حضرت نے اس باب کو سُنکر مارے ڈر کے کہا جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۝ ترجمہ لوط نے کہا اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں یہ پاک ہیں۔ تمکو ان سے نکاح کردونگا پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو میرے مہمانوں میں کیا تم میں فرسے ایک مرد بھی نہیں راہ نیک پر فائدہ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لوط کے گھر میں فرشتے مہمان بنکر اترے اور قوم دیکھکر دوڑی تب لوط نے انکے بچانے کے لئے اپنی بیٹیوں کا نکاح کردیا اس قوم کے ساتھ قبول کیا انہوں نے اسپر بھی نہ مانا اور اسوقت میں زن مومنہ کو کافر سے پیادہ دینا منع نہ تھا پس کافروں نے حضرت لوط کی بات نہ مانی اور گھر کے دروازے توڑ ڈالے اور کہا کہ قولہ تعالےٰ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ترجمہ وے بولے تو تو جان چکا ہے۔ ہمکو تیری بیٹیوں سے دعوےٰ نہیں اور تجھکو تو معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ پس قوم نے کہا اے لوط ہم تمہاری بیٹیوں کو نہیں مانگتے تم جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں تم اپنے مہمانوں کو ہمارے پاس بھیجدو حضرت نے فرمایا قولہ تعالےٰ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝ ترجمہ لوط کہنے لگے اگر مجھکو تمہارے سامنے زور ہوتا یا جا بیٹھتا کسی محکم آسرے میں یعنی اے قوم مجھے قوت ہوتی تو تمہارے ساتھ لڑتا لیکن میں نے صبر کیا اور پناہ چاہی خدا کی تمہارے شر سے میرے مہمانوں کو خدا محفوظ رکھے اور فرشتوں کو خدا کی طرف سے یہی حکم تھا کہ جبتک لوط تمہارے پاس اس قوم کی شکائتیں تین دفعہ نہ لاویں تب تک تم ہرگز اس قوم سے برائی نہ کرنا اور نام اپنا مت بتانا جب لوط اپنے گھر میں گئے اس قوم نے انکو رنج دیا اور زخمی کیا تب حضرت لوط مہمانوں کے پاس آکر کہا کہ میں قوت برابری کی انکے ساتھ نہیں رکھتا کہ ان ملعونوں کے

شر سے بچوں اور تمہیں بچاؤں اور انکو دفع کروں آبدیدہ ہو کر یہ کہہ رہے تھے۔ پھر ان مردودوں نے آکر حضرت پر بے ادبی سے ہاتھ چلایا ناچار ہو کر ان مہمانوں کے پاس بے طاقتی سے آئے۔ اور تیسری نوبت میں مہمانوں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا يٰلُوطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ ترجمہ مہمان بولے اے لوط ہم بھیجے ہوئے ہیں تیرے رب کے یہ ہرگز پہنچ نہ سکیں گے تجھ تک سو نکل اپنے گھر سے کچھ رات رہے اور منہ موڑ کر نہ دیکھے کوئی تم میں سے مگر تیری عورت یونہی ہے۔ کہ اسپر پڑنا ہے جو ان پر پڑیگا سو عدے کا وقت ہے صبح بعدہٗ مہمانوں نے ظاہر کیا کہ ہم رسول ہیں بھیجے ہوئے اللہ کے تم پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم آج کی شب اس قوم سے بچ رہو کہ انپر عذاب آویگا حضرت پوچھنے لگے کہ اول شب یا آخر شب اتنے میں وہ مردود سب آکر گھر کھودنے لگے اور بولے قولہ تعالیٰ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ترجمہ کیا صبح نہیں ہے نزدیک یعنی اے لوط صبح ہوئی تم نے ہمکو کچھ نہ کیا یہ کہکر چاہا کہ فرشتوں پر دست انداز ہوویں جبرئیل نے کچھ دم کیا فی الفور طمس ہو گئے یعنی آنکھ ناک منہ انکے یکساں ہو گئے جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ ترجمہ اور تحقیق ارادہ کیا اسکے مہمانوں پر پھر کھو دیں ہمنے انکی آنکھیں اب چکھو عذاب کو میرے اور پہنچو میری مصیبت کو پھر نازل ہوا انپر عذاب صبحکو قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ اور تحقیق نازل ہوا انپر عذاب صبح کو سو بڑا عذاب ٹھیر رہا تھا اب معلوم کرو میرے عذاب اور مصیبت کو پس اس قوم کی نہ آنکھ رہی نہ ناک نہ منہ واویلا کرنے لگے اور بولے کہ لوط نے جادوگروں کو اپنے گھر میں لا رکھا ہے بعضے اے لوط کہدے اپنے مہمانوں کو کہ ہماری آنکھیں اچھی کر دیں تو ہم ان برے فعلوں سے توبہ کریں تب جبرئیل نے اپنا پر انکے چہرہ پر ملدیا اسوقت آنکھ منہ ناک انکا درست ہو گیا پھر فرشتوں پر قصد کیا تمام بدن ان کا خشک اور شل ہو گیا پھر توبہ کی پھر جبرئیل نے انپا پر اُن کی آنکھوں پر

اور بدن پر ملکر اچھا کیا بعدہٗ لوط کے گھر سے نکلکر تمام دروازے شہر کے بند کر دیئے بولے کل لوط کے مہمانوں سے ہم اسکا بدلہ لینگے۔ جبرئیل نے حضرت کو فرمایا کہ تم اپنے عیال و اطفال کو لیکر اس شہر سے نکل جاؤ آپ نے فرمایا کہ اُن مردودوں نے شہر کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ تب جبرئیل نے حضرت لوط کو شہر سے نکالکر حضرت خلیل اللہ کے گھر تک پہنچا دیا چونکہ لوط کی جورو کافرہ تھی آپ نے اسے چھوڑا اپنی بیٹیونکو لیکر حضرت خلیل اللہ کے گھر داخل ہوئے۔ حضرت نے انگوٹھی چاہ وچاؤ کیسا تھہ رکھا بعد اسکے جب آفتاب طلوع ہوا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اپنا پر زمین کے نیچے دیکر شہرستان لوط کو اس طریق سے الٹ دیا کہ ایک پتہ درخت کا اور حلقہ دروازے کا نہ ہلا اور گہوارے بھی بچوں کے لغزش نہ کئے اسی طرح ہوا پر اڑا دیا اور آوازاں فرشتوں کی حضرت تک پہنچی اور اس قوم کفار کی کچھ خبر نہ لی حضرت ابراہیم اسکی ہیبت سے بیہوش ہو گئے۔ اسوقت جبرئیل نے آکے تسلی دی گودی میں لیا تب ہوش میں آئے قولہ تعالےٰ فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ ترجمہ جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی وہ بستی اوپر نیچے اور برسائی ہمنے اسپر پتھریاں کنکر کی تہ بتہ لوط یہ حال دیکھکر تاسف وزاری کرنے لگے شہر کو دیکھا خراب ہو گیا اور ہر ایک کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہوا اور اسپر نام اسکا لکھا ہوا قولہ تعالےٰ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ ترجمہ نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہیں ہے وہ ظالموں سے دور ابراہیم نے حضرت جبریل سے پوچھا کہ اس قوم کا کونسی جا ٹھکانا ہے۔ وہ بولے سات طبق زمین کے نیچے دوزخ ہاویہ میں جا رہینگے حشر کو انصاف کرکے اس دوزخ میں ڈالے جائینگے اس بات کو سنکر حضرت خلیل اللہ عبادت میں مشغول ہوئے پس حضرت کے چار بیٹے تھے حضرت اسمٰعیل بی بی ہاجرہ کے بطن سے اور حضرت اسحاق اور مدین اور مداین بی بی سایرہ کے بطن سے تھے۔ اور اسمٰعیل کے ایک بیٹے تھے۔ توریت میں لکھا ہے کہ بارہ بیٹے تھے نام ان کا قیدار چالیس گز لمبے سات گز موٹے

اور چوڑے عرب کے سلطان تھے۔ تمام عرب ان کا مطیع تھا اور حضرت اسحٰق کے دو بیٹے عیص اور یعقوب اور مدین کے ایک بیٹے کا نام ان کا شعیب تھا اور مدین کے بیٹے عجم کے بادشاہ تھے پس جب ابراہیم کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ موت نزدیک آئی چونکہ حضرت موت سے ہمیشہ ڈرتے تھے اس لئے حقتعالیٰ نے چاہا کہ انکی موت انکی مرضی کے موافق کیجاوے۔ تب ایک بوڑھا مہمان انکے پاس بھیجا حضرت نے اسے کھانا لا دیا وہ مارے ضعف کے کھانا نہ کھا سکا حضرت نے اس سے پوچھا کہ آپ کا سن شریف کسقدر ہے۔ اس نے کہا کہ اکسو تیس برس تب حضرت افسوس کرنے لگے کہ مجھکو بھی شائد اسی سن و سال میں یہ حال گذرے۔ ابھی تو میری عمر اس سے دس برس سے کم ہے۔ تب کہا یا الٰہی میں اپنی عمر اس سے زیادہ نہیں مانگتا ہوں اسکے بعد چاروں بیٹوں کو بلا کر وصیت کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَصّٰى بِهَا

إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۵ ترجمہ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب اے بیٹو اللہ نے چن کر دیا ہے تمکو دین پھر نہ مرنا مگر مسلمانی پر کہ خدا تعالیٰ نے اس دین کو دین اسلام فرمایا اور میں نے تمکو سنا دیا حضرت اسمٰعیل نے کہا یا خلیل نے کہا یا خلیل اللہ خدا تعالیٰ نے آپ کو کس کام کے سبب نبوت اور خلافت دی فرمایا دنیا میں تین کام سے اول میں نے غم روزی کا نہ کیا کہ کل کیا کھاؤنگا۔ اور دوسرا بغیر مہمان کے کھلانے کو نہ کھایا اور تیسرا یہ کہ جب کوئی کام دنیا و آخرت کا آپڑتا تو پہلے آخرت کا کام کرتا پیچھے دنیا کا یہ تین کام کے سبب سے اللہ نے مجھکو خلافت و کرامت بخشی بمصداق اس آیت کے وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۵ ترجمہ اور اللہ نے کرلیا ابراہیم کو دوست اپنا یہ وصیت کر کے انتقال فرمایا اور وہاں مدفون ہوئے بعد اسکے بیٹے سب اپنے اپنے مقام پر جا رہے۔ تب حضرت اسمٰعیل نے اسحٰق سے کہا کہ مجھے کچھ باپ کی شئے سے حصہ دو کہ نشان و تبرک باپ کا رہے۔ اسحٰق نے کہا کہ تم ہمارے برابر نہیں ہو محروم المیراث ہو تمہیں باپ کا حصہ نہیں ملیگا اس بات کو سنکر حضرت اسمٰعیل کچھ رنجیدہ ہوئے اتنے میں جبرائیل نے آکر حضرت اسحٰق کو کہا کہ تو اسمٰعیل

پر فوقیت مت کر کہ محمد مصطفےٰ سید عالم خاتم الانبیاء ان کی پشت سے ہوویںگے اور سب مومن ان کی پشت سے اور تمہاری پشت سے تمام جہود اور گمراہ پیدا ہونگے اور تمہاری اولاد کو انکی اولاد ہمیشہ ذلیل و خوار رکھینگی اور بے نکاح لونڈیاں انپر حلال ہووینگی اس بات کو سنکر حضرت اسحٰق اتنا روئے کہ ان کی آنکھوں میں چھالے پڑ گئے اور نابینا ہوئے اس کے دو برس کے بعد جبرائیل نے آکر کہا اے اسحٰق میں تجھکو خدا کیطرف سے بشارت دیتا ہوں کہ تیری پشت سے چار ہزار پیغمبر پیدا ہونگے اور ایک ان میں سے موسے پیغمبر ہوگا وہ خدا کیساتھ باتیں کریگے۔ اور لقب ان کا کلیم اللہ ہوگا اور چاہو تو خدا تمہیں بینا کرے یا ویسا ہی رکھے تو قیامت کے دن آنکھیں کھلینگی خدا کا دیدار ہمیشہ دیکھو گے اسحٰق نے کہا کہ میں آنکھیں اپنی نہیں مانگتا ہوں مگر قیامت کے دن خدا تعالےٰ مجھکو دیدار دکھاوے پس حضرت کے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوب جب یہ دونوں بڑے ہوئے حضرت نے انتقال فرمایا اور اپنے والد کی قبر کے پاس دفن ہوئے *

قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا

حضرت اسمٰعیل ہر سال مکے شریف سے اپنے والد بزرگ کی قبر کی زیارت کو شام میں جاتے حضرت اسحٰق اور دوسرے بھائیوں کو دیکھ کے پھر مکے شریف میں تشریف لاتے اور حضرت کی بی بی تھے کے شریفوں میں سے تھیں ان سے بارہ بیٹے تولد ہوئے ایکروز حقتعالیٰ سے ارشاد ہوا کہ اے اسمٰعیل مغرب کی زمین میں جا وہاں کے بت پرستوں کو اللہ کیطرف بلا تب حضرت نے اللہ کے حکم سے وہاں جا کے پچاس برس تک خلق اللہ کو ہدایت کی یہانتک کہ تمام بُت پرست مومن ہو گئے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؗ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ ترجمہ اور یاد کر کتاب میں اسمٰعیل علیہ السلام کو کہ وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی اور حکم کرتا اپنے گھر والوں کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا اور تھا اپنے رب کے پاس پسندیدہ یعنی حضرت اسمٰعیل نے ایک شخص سے

وعدہ کیا تھا کہ جب تک تو آوے میں اسی جگہ پر رہونگا وہ شخص ایک برس نہ آیا حضرت ایک برس تک اسی جگہ پر اسکے منتظر رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انکو صادق الوعد فرمایا اور عمر حضرت کی ایک سو تیس برس کی ہوئی تھی آخر عمر تک مکے میں رہے بعضوں نے کہا کہ آخر عمر مکے سے شام کو تشریف لیگئے اور دیکھا حضرت اسحٰق کو نابینا دو بیٹے انسے تولد ہوئے عیص اور یعقوب اور آپ کی ایک بیٹی تھی نام اسکا تسمیہ اسے حضرت عیص کیساتھ بیاہ کر دیا اور حضرت اسحٰق کو وصیت کر کے پھر مکے میں تشریف لیگئے بعد ایک برس کے انتقال فرمایا حضرت ہاجرہ کے پہلو میں دفن کیئے گئے بعد بیٹے سب انکے ہر ایک ملک میں متفرق ہو گئے۔ مگر ثابت اور قیدار دونوں بیٹے مکے میں رہ گئے بیشتر اہل عرب و حجاز انکی نسل سے ہیں +

قصہ حضرت اسحٰق و یعقوب علیہ السلام کا

خبر ہے۔ کہ حضرت اسحٰق نے بعد حضرت اسمٰعیل کے وفات پائی انکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی حقتعالےٰ نے انکو پیغمبر کر کے بھیجا اہل کنعان پر اور بی بی آپ کی اہل کنعان کے سردار کی بیٹی تھیں ان سے دو بیٹے پیدا ہوئے عیص اور یعقوب وجہ تسمیہ یعقوب کی یہ ہے۔ کہ عیص کے عقب یعنی پیچھے تولد ہوئے جب دونوں حضرات بڑے ہوئے حضرت اسحٰق علیہ السلام نے عیص کو اسمٰعیل علیہ السلام کی بیٹی سے بیاہ دیا اور حضرت یعقوب کو کہا کہ تمکو کنعان کے سردار کی بیٹی سے بیاہ دونگا اور انکی ماں نے کہا کہ تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کر دونگی کہ وہ بڑا مالدار ہے۔ ملک شام میں اسکے برابر کوئی نہیں یعقوب اس بات کو سنکر تعلل کرتے تھے کہ شادی نہیں کرونگا اور حضرت عیص کو اسحٰق بہت چاہتے تھے۔ وہ اکثر اوقات شکار کرتے تھے یعقوب نہیں کرتے تھے ایک روز حالت ضعیفی میں اسحٰق نے عیص سے کہا کہ ایک بکری جنگلی یا ہرن شکار کر کے کباب اسکے مجھے کھلا تو میں دعا کرونگا کہ خدا تعالیٰ تجھکو پیغمبری دیوے تب

عیص تیر و کمان لیکر باپ کیلئے شکار کو نکلے ان کی ماں یعقوب کو زیادہ پیار کرتی
تھیں بولیں کہ بکری موٹی تازی اپنی لاکر ذبح کرکے کباب بناکے جلدی سے اپنے
باپ کو کھلا تو تجھے دعا کرے تب یعقوب نے اپنی والدہ کے فرمانے سے ایک بکری
ذبح کرکے جلدی جلدی کباب بناکے لادیا حضرت تو آنکھوں سے معذور تھے بولے
کباب پکاکے بولے کون لایا ہے۔ حضرت یعقوب کی ماں نے کہا کہ عیص لایا ہے
فرمایا کہ سامنے لاؤ حضرت یعقوب نے سامنے لادیا جب حضرت اسے کھاکے خوش
ہوئے تب یعقوب کی ماں نے کہا یا حضرت آپ گوشت کھلانے والیکو دعا
کیجئے تب حضرت نے یہ دعا فرمائی یارب مجھے جس بیٹے نے یہ گوشت کھلایا ہے
اوسکو اور اوسکی اولاد کو پیغمبر کیجیو بعد اسکے حضرت عیص شکار سے لائے کباب بناکر
حضرت کے سامنے رکھدیا تب حضرت اسحق علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ میری بی بی
نے حیلہ کرکے یعقوب کے ہاتھ سے کباب کھلایا اور اسکے حق میں دعا کہلائی کہ
اسے بہت چاہتی تھیں پس حضرت نے کہا اے عیص تیری دعا یعقوب نے لی
عیص نے اس بات کو سنکر طیش میں آکر کہا کہ میں یعقوب کو مار ڈالونگا تب حضرت
اسحق نے اُن سے کہا کہ مت مار تیرے لئے بھی دعا کرونگا کہ تیری نسل سے خلایق
بہت پیدا ہو تب حضرت کی دعا سے عیص کی اولاد بڑہی مغرب اور اسکندریہ اور کنارے
دریا کے ان کی اولاد پھیل گئی ایک بیٹے کا نام روم تھا اب جسکا نام شہر روم ہے
اور اوسکو استنبول بھی کہتے ہیں انہوں نے وہ بسایا پس روم کی نسبت انہی کیطرف سے
اور انہی کی اولاد بہت ہے پس حضرت اسحق نے بعد ایکسو ساٹھ برس کے وفات پائی اور اپنی
والدہ حضرت سارہ خاتون کی قبر کے پاس مدفون ہوئے بعد اسکے یعقوب ڈر گئے کہ مبادا عیص
مجھکو نہ مار ڈالے مارے خوف کے دنکو چھپے رہتے شب کو نکلتے اسیطرح ایک برس گذرا بعد اسکے
ایک روز انکی ماں نے کہا کہ تم اپنے ماموں کے پاس شام میں جاؤ وہ وہاں کا رئیس اور بڑا مالدار
ہے اسکی بیٹی سے تجھے بیاہ دونگی اور اپنے باپ کی وصیت بجالا یہاں مت رہو تو تیری جان
بچے تب حضرت یعقوب کنعان سے رات ہی رات کو نکلکر شام کیطرف چلے گئے۔ چونکہ

یعقوب علیہ السلام رات کو نکل گئے تھے اسلئے نام ان کا اسرائیل رہا وجہ تسمیہ اسرائیل کی شب کو نکلنے کے باعث ہوئی۔ اور یعقوب کا نام بسبب عقب ہونے عیص کے ہوا یہ حال توریت میں بھی مرقوم ہے پس دونوں نام کی وجہ تسمیہ معلوم ہوئی جب اپنے ماموں صاحب کے پاس جا پہنچے انہوں نے تسکی دیکر کہا کہ تم یہاں رہو اور بہت پیار کرنے لگے دو بیٹیاں انکی تھیں بڑی کا نام لیا اور چھوٹی کا نام راحیل تھا۔ لیکن راحیل خوبصورت تھی یعقوب نے اپنے ماموں سے کہا کہ راحیل کو بیاہ دو میرے ساتھ کیونکہ میرے باپ کی وصیت ہے۔ کہ تم اپنے ماموں کی بیٹی سے شادی کیجیو تب اسنے کہا کہ تمہارے باپ کی کوئی شئے تمہارے پاس نہیں ہے اپنی بیٹی کو تمہیں کیونکر دوں۔ دین مہر کہاں سے دوگے اگرچہ مجھکو دولت ہے حضرت نے فرمایا میرے پاس کچھ نہیں مگر چند سال تمہاری بکریاں چرا کر اسکی مزدوری سے دین مہر دونگا۔ تب ماموں نے ان سے کہا کہ تم کس کو مانگتے ہو حضرت نے فرمایا راحیل کو پس دونوں میں شرط ہوئی کہ یعقوب سات برس میری بکریاں چرا کر راحیل کو شادی کرینگے جب سات برس گذرے تب یعقوب نے راحیل کی درخواست کی تب ان کے ماموں نے بڑی بیٹی کو کہ نام اسکا لیا تھا شب کو خلوت میں یعقوب کے سپرد کیا حالانکہ شرط شادی کی راحیل سے تھی دوسرے دن ماموں کے پاس جاکے بولے کہ میں لیا کو نہیں چاہتا راحیل کی درخواست کی تھی اسے چاہتا ہوں اسنے کہا کہ وہ بدصورت ہے لوگ کیا کہینگے کہ بڑی بیٹی کو گھر میں رکھکے چھوٹی بیٹی کو ویا اور بڑی گھر میں رہی یہ بڑا عیب ہے۔ اگر راحیل کو چاہتے ہو تو سات برس پھر بکریاں چراؤ اس زمانہ میں دو بہنوں کو ایک شخص کیساتھ بیاہ دینا جائز تھا حضرت ابراہیم کے ایام سے تا نزول توریت موسیٰ پر بعد اسکے توریت اور قرآن میں دو بہنوکو جمع حرام ہوا جیسا کہ حقتعالی نے فرمایا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ترجمہ اور اکٹھے نہ کرو دو بہنوں کو جو آگے ہو چکا پس یعقوب نے اور بھی سات برس انکی بکریاں چرائیں تب انکی راحیل سے شادی کر دی اور مال و اسباب سب بہت دیکر دونوں بیٹیوں اور داماد کو اپنے پاس رکھا

بی بی لیّا کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے۔ روبین شمعون لیوی یہودا اسخار زبولون
یہ نام توریت میں بھی ہیں اور ایک مُدت تک بی بی راحیل سے اولاد نہ ہوئی انکی
ایک لونڈی تھی زلفی نام اسے حضرت یعقوب کی خدمت میں دیا اس سے دو بیٹے پیدا
ہوئے دان اور نفتالی اور بی بی لیّا نے بھی اسپر رشک کر کے حضرت کو ایک لونڈی دی
اس سے بھی دو بیٹے پیدا ہوئے۔ گاد اور اشیر نام تھا۔ بعد اسکے بی بی راحیل
سے حضرت یوسف علیہ السلام تولد ہوئے جمال وصورت ایسا تھا کہ جسکا وصف
اللہ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ پس حضرت یوسف سمیت حضرت یعقوب کے
گھر میں گیارہ بیٹے تولد ہوئے۔ سب بیٹوں سے یوسف کو زیادہ پیار کرتے ایک
گھڑی آنکھوں سے جدا نہ کرتے۔ اور یعقوب کنعان سے شام میں جب ماموں کے پاس گئے
اسکے اکیس برس کے بعد یوسف پیدا ہوئے۔ مال واولاد حضرت کو اللہ نے بہت عنایت
کیا تھا تب کنعان کا قصد کیا کہ اپنی والدہ کو جا کے دیکھیں اور انکی خدمت شریف سے
مشرف ہوویں پس اپنے ماموں سے اجازت مانگی لابن نے بموجب کہنے کے مال و
اسباب بہت سا دیکر دونوں بیٹیوں کو ہمراہ کر دیا یعقوب دونوں قبیلے اور دو حرم
اور گیارہ بیٹے اور مال واسباب اور بہت چارپائے لیکر کنعان چلے راہ میں یہ اندیشہ
کرتے تھے کہ ہنوز عداوت وغصہ عیص کے دل سے نہ گیا ہو شاید مجھکو مار ڈالے تب
جاتے جاتے کنعان کے پاس جب پہنچے اتفاقاً حضرت میدان کیطرف شکار کو
نکلے تھے راہ میں ملاقات ہوئی انکو حضرت یعقوب نے دور سے پہنچانا تب اپنے نوکر
چاکر غلام خدمت گاروں کو کہدیا کہ اگر یہ شخص تم لوگوں سے پوچھے کہ یہ مال واسباب کسکا ہے
تو تم کہیو کہ عیص کا ایک غلام تھا اسکا نام یعقوب ملک شام میں گیا تھا اسکا اسباب ہے اور
اور یعقوب ڈر کے مارے اپنے قافلے کے اندر چھپے ہوئے آتے تھے جب بکریوں
کے سائیاں میں آپہنچے تو عیص نے پوچھا کہ یہ بکری خانہ کس کا ہے سبھوں
نے کہا کہ عیص کا غلام یعقوب جو شام میں گیا تھا۔ اسی
کا ہے۔ جب عیص نے یعقوب کا نام سنا آبدیدہ ہو کر کہنے لگے کہ عیص کا یعقوب

غلام نہیں اسکا بھائی ہے اسکی جان سے عزیز زیادہ ہے سبھوں نے کہا کہ یعقوب شام میں بھی کہتے تھے کہ عیص کا غلام ہوں۔ جب یعقوب نے دور سے دیکھا کہ عیص آبدیدہ ہوئے تب آکر بغلگیر ہوئے۔ گودی میں لیا اور دونوں زار زار روئے سا سدن وہان منزل کرکے دوسرے دن گھر میں تشریف لائے۔ بعد ایک برس کے بی بی راحیل سے ایک اور بیٹا تولد ہوا۔ اسکا نام بنیامین رکھا بعد تولد ہونیکے انکی ماں نے انتقال فرمایا تب بی بی لیّا نے بنیامین کو پرورش کیا اپنے بیٹوں اور حضرت یوسف سے زیادہ پیار کرتیں حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے پیدا ہونے کے بعد حقتعالےٰ نے انکو پیغمبری دی تب کنعان میں بہت خلق اللہ انپر ایمان لائی اور ہدایت پائی جب عیص کو انکی پیغمبری کی دلیل پہنچی یقین ہوا تب ان کے ساتھ ایک جگہ میں رہنے کا اتفاق نہ ہوا عیص نے کہا اے بھائی مجھے یہاں ایک مدت گذری ہنوز غریب رہا اور تم بھی رہے۔ اب تم یہاں بود وباش کرو تم اس سرزمین کے پیغمبر ہو میں کہیں جا رہونگا جب حضرت عیص کی اولاد بہت ہوئی تمام ملکوں میں نکلگئی ایک بیٹے کا نام روم تھا اونکو لیکر حضرت عیص رخصت ہوکر اجگہ میں جا پہنچے اب جسکو روم کہتے ہیں وہاں جاکر انتقال فرمایا اوسکے بیٹے لنکے وہاں رہے اولاد انکی بہت ہوئی مروی ہے بعض سے کہ عیص کی نسل سے بجز ایوب کے کوئی پیغمبر نہ ہوا اور تمام پیغمبر یعقوب کی نسل سے تھے ۔

قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا

حق سبحانہٗ تعالےٰ نے حضرت یوسف کے قصہ کو قرآن شریف میں احسن القصص کرکے بیان فرمایا ہے۔ اور ہمارے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قصے سے خوب آگاہ فرمایا جیسا کہ قولہ تعالیٰ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ترجمہ بیان کرتے ہیں تیرے پاس بہتر بیان اسواسطے کہ بھیجا ہمنے تیری طرف قرآن اور تو تھا پہلے اس سے

پیغمبروں میں سے علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ کہ حقتعالےٰ نے اس قصے کو سب قصوں سے قرآن شریف کے بہتر قصہ کیوں فرمایا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ قصہ سنت پیغمبروں کے قصے سے احسن ہے۔ اور بعض نے کہا کہ صبر جمیل یعقوب کا قرآن مجید میں مذکور ہے کہ صبر سب سے بہتر ہے اسلئے حقتعالےٰ نے اس قصّہ کو احسن کہا اور بعضوں نے کہا کہ پہلی باتیں خواب کی تھیں پر انتی تمام حقیقتیں اس میں بیان ہوئیں اور سورۂ یوسف کے نازل ہونیکا سبب یہ تھا کہ ایک روز سات یہودیوں نے نے حضرت عمر بن خطاب سے مباحثہ کیا یعنی یہودیوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہماری توریت بہتر ہے تمہارے قرآن سے اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہمارا قرآن مجید بہتر ہے تمہاری توریت سے یہودیوں نے کہا کہ حضرت یوسف کا قصہ توریت میں مذکور ہے۔ قرآن میں نہیں اور حالانکہ وہ بہتر قصوں میں سے ہے۔ اور حضرت عمرؓ اس بات کو سنکر دلگیر ہوے اور رسول خدا کے پاس حال مناظرہ کا بیان کیا رسول خدا اسکے جواب سے متفکر ہوئے اتنے میں جبرئیل آمین بحکم خدا رب العالمین حضرت سید المرسلین کے پاس آپہنچے اور قصّہ حضرت یوسف کا بیان فرمایا قصے کا شروع یہ تھا کہ جب یعقوب علیہ السّلام بعد مدّت کے کنعان میں تشریف لائے اور یہاں مقیم ہوئے بی بی راحیل یعنی حضرت یوسف کی والدہ گے بعد تولد ہونے بنیامین کے انتقال فرمایا اسوقت حضرت یوسفؑ کی عمر پانچ برس کی تھی گیارہ بھائیوں میں وہ بہت خوبصورت تھے یعقوبؑ انکو سب بیٹوں سے زیادہ پیار کرتے تھے بنیامین شیرخوار تھے انکی خالہ لیّاؑ نے انکو پرورش کیا اور یعقوب کی ایک بہن تھی ایک دن انھوں نے یعقوب کے گھر جاکر سب بیٹوں کو انکے دیکھا پر انکو کسی پر پیار نہ آیا مگر حضرت یوسف پر فریفتہ ہوئیں تب یعقوب سے کہا تم کثیر الاولاد ہو اور تمہاری ایک بی بی ہے خدمت سب بیٹوں کی ایک سے نہیں ہوسکتی یوسف کو مجھے دو ہم اسکی خدمت اور پرورش کرینگے یعقوب نے بہن کے فرمانے حضرت یوسف کو انکے سپرد کیا تب وے یوسف کو اپنے گھر لیگئیں اور ناز و نعمت سے پرورش کرنے لگیں لڑکے لئے ہر گھڑی یعقوبؑ کا

دل تڑپتا رہتا اور بہن کے گھر جا جاکے دیکھ آتے تھے اسی طرح روز بروز حضرت یعقوب
کی محبت یوسف پر زیادہ بڑھنے لگی تب بہن سے کہا کہ میں بغیر یوسف کے ایک ساعت
نہیں رہ سکتا ہوں میرے پاس لے بھیجدو تب انکی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ میں بغیر اسکے
رہ نہیں سکتی ہوں۔ اس میں حضرت نے فرمایا کہ یوسف ایک ہفتہ تمہارے پاس رہے
اور ایک ہفتہ میرے پاس انہوں نے کہا کہ اچھا پہلا ہفتہ میرے پاس رہے تب
حضرت نے قبول کیا اور ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ ابراہیم خلیل اللہ کا ایک کمربند تھا حضرت
یعقوب کی بڑی بہن کو وہ کمربند دادا کی میراث سے انکے حصے میں پہنچا تھا اور وہی کمربند
دوال سے ابراہیم نے وقت قربانی اسمٰعیل کے ہاتھ پاؤں باندھے تھے۔ جب یوسف
پھوپھی کے گھر میں سات دن رہے۔ اسکے بعد حضرت یعقوب نے اونکو طلب کیا
تب انکی بہن نے ایک حیلہ سازی کی تاکہ یوسف کو انکا باپ نہ لیجا سکے وہ کمربند حضرت
یوسف کی کمر میں چھپا کے کپڑے کے تلے باندھ دیا تھا کہ حضرت یوسف کو کسی بہانے سے
چور بنا کے پھر اپنے گھر میں لے آؤں ان ایام میں ابراہیم کے ملّت و دین میں ایسا حکم تھا
کہ جو کوئی کسیکی چیز چراتا اور وہ پکڑا جاتا تو وہ شخص صاحب مال کا غلام ہوتا۔ پس بعد
سات دن کے حضرت یعقوب نے یوسف کو منگوا لیا پھر انکی پھوپھی نے حیلہ کرکے یعقوب
کے پاس آکر کہا کہ کمربند میرے باپ کا گیا ہوا یقین ہے کہ یوسف کے ہمراہ جو لوگ تھے
انہوں نے چرایا ہے سب کو تم حاضر کرو ڈھونڈ ڈھونڈھو پوچھ کر حضرت یوسف ع کے
پاس جاکے انکی کمر سے کمربند جھٹ کھول ڈالا اور کہا کہ یوسف میرے پاس مجرم ہوا اب
دس برس قید رہے۔ اور خدمت کرے تب یعقوب نے خجل ہو کر اپنی بہن کو یوسف کے
لیجانے کی رضا دی بعد دو برس کے ان کی خواہر نے وفات کی بعد اسکے حضرت یعقوب
یوسف کو گھر میں لائے اور سب فرزندوں سے زیادہ حضرت یوسف کو عزیز رکھتے تھے
ایک دن حضرت یوسف نے اپنے والد سے یہ بیان کیا کہ میں نے شب گذشتہ
کو خواب میں دیکھا ہے کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاروں
نے آسمان سے اُتر کے مجھے سجدہ کیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ

ترجمہ جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو اے باپ میں نے دیکھا کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند نے مجھے سجدہ کیا یعقوب نے جب معلوم کیا کہ بھائی سب انکو ذلیل کرینگے تب کہا ان سے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰٓی اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ کہا یعقوب نے اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا بھائیوں پاس پھر دے بناوینگے البتہ تیرے واسطے کچھ فریب البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن یعنی اسکی تعبیر ظاہر سنتے ہی سمجھ لینگے بارہ بھائی تھے ایک باپ اور چار ماؤں سے اور انکی طرف محتاج ہوئے پھر شیطان نے انکے دلمیں حسد ڈالا حضرت یعقوب نے بغیر خواب یوسف سے کہی قولہ تعالیٰ وَكَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓی اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ترجمہ اور اسیطرح نوازیگا تجھکو تیرا رب اور سکھاوے گا تجھکو کل بٹھانی باتونکی یعنی تعبیر خوابونکی اور پورا کریگا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھرپر جیسا پورا کیا ہے۔ تیرے دو باپوں پہلے سے یعنی دو دادے ابراہیم اور اسحٰق علیہما السلام پر البتہ تیرا رب خبردار ہے۔ اور حکمت والا یعنی نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھ لو اور کل بٹھائی باتونکی اس میں دخل ہے۔ تعبیر خواب کی انکی ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب مناسب دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیم اور اسحٰق کا نام لیا اور نام اپنا نہیں لیا عاجزی سے پس یہ تعبیر خواب بھائیوں نے سنی بہت حسد کرنے لگے اور بولے قولہ تعالےٰ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور جب کہنے لگے انکے بھائی البتہ یوسف اور اس کا بھائی زیادہ پیارا ہے۔ باپ کو ہم سے اور ہم قوت کے لوگ ہیں البتہ ہمارا باپ خطا میں ہے صریح اور ہم وقت پر کام آنیوالے ہیں اور یہ لڑکا چھوٹا اور ایک بھائی اسکا سگا ہے۔ اور سب سمجھ لیے یہ باتیں حالت نابالغی میں کی تھیں کہی وجہ سے اپر طعنہ درست نہیں سب بھائی انکے نبی ہوئے اور بڑا مرتبہ پایا لیکن

ابتدا میں سب نے رنج اوٹھائے اپنے باپ اور باپ بھائی کے اور کہنے لگے قولہ تعالےٰ -
اِقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَکُمْ وَجْهُ اَبِیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا
صَالِحِیْنَ ۔ ترجمہ بھائیوں نے آپسمیں صلاح کی کہ مار ڈالو یوسف کو یا پھینکدو کسی ملک
میں کہ اکیلا رہے تاکہ تمپر توجہ ہو تمہارے باپ کی اور ہورہیو اسکے پیچھے نیک لوگ یعنی
ان کے بھائیوں نے کہا کہ مار ڈالو یا کسی کنوئیں میں پھینکدو کہ اسکو باپ نہ دیکھے اور
توبہ کرو اور مطیع باپ سے رہیو تاکہ خدا تعالی ہمکو عفو کرے ان میں ایک بھائی کا
نام یہودا تھا سب اسکے فرمانبردار تھے - اس نے کہا کہ مت مارو چنانچہ قولہ تعالےٰ

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ
اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۵ ترجمہ بولا ایک بولنے والا مت مارو یوسف کو اور پھینکدو اوسکو
گمنام کنوئیں میں کہ اٹھا لیجاوے اوسکو کوئی مسافر اگر تمکو کرنا ہے انکے بڑے نے کہا کہ
مار ڈالنا بڑا گناہ ہے لیکن راہ کے کنارے میدان کے کسی کنوئیں میں ڈالدینا صلاح
ہے تاکہ کوئی سوداگر پانی کے لئے کنوئیں پر آپڑیگا اسے اٹھا کر کسی ملک میں اس ملک سے
باپ کی نظروں سے دور لیجا پھینکیگا تو ہم بدنامی اور خون ناحق سے رہائی پاوینگے تب
سبھوں نے ایکجا جمع ہو کر صلاح و مشورت کی کہ یوسف کو کیونکر باپ کے سامنے سے
دور میدان میں لیجاویں جو دل کا مقصد بر آوے ہرچند کہ اپنے باپ کو سمجھاتے کہ
یوسف عزیز کو ہمارے ہمراہ کردو کہ میدان میں جا کر کھیل دکھادیں حضرت قبول
نہیں کرتے تھے - سبھوں نے اتفاق کیا کہ یوسف کو فریب دیا چاہیئے تو خود باپ سے
بولیگا تب سبھوں نے یوسف سے کہا کہ اے بھائی سیر اور تماشا میدان کا ہمارے
ساتھہ دیکھنے چلو تو خوب تماشا اور کھیل میدان میں تمہیں دکھاویں اور بچہ بکا دودھ
بہت پلاویں یوسف نے کہا کہ میں تو جانا چاہتا ہوں لیکن باپ کا حکم نہیں کیونکر جاوٗں
انہوں نے کہا تم باپ کے پاس جا کے بولو تو البتہ حکم دینگے - تب انکو بھائیوں نے انکے سر کے
بالوں میں کنگھی کر کے باپ کے پاس بھیجا حضرت نے دیکھکر انہیں گود میں اٹھا لیا
اور انکے سر و چشم پر بوسہ دیا حضرت یوسف بھی اپنے باپ کے ہاتھ پاوٗں چوم کے

کہنے لگے اے باباجان میں اپنے بھائیوں کے ساتھ میدان میں جانا چاہتا ہوں کہ سیر میدان کی کروں اور تماشہ دیکھوں اور بکری کا دودھ پیئوں اگر حضور کی اجازت ہو تو جاؤں دل خوش کر آؤں حضرت نے کہا کہ نعم یہ بات انکے بھائیوں نے سنی کہ حضرت یوسف کے جواب میں والد نے نعم کہا اور اذن دیا تب یہودا نے سبھوں سے کہا کہ باپ سے جاکر اجازت مانگو اسنے کہا کہ تم ہمارے ساتھ عہد کرو کہ یوسف کو نہ مارو گے تب ہم جاکے بولینگے سب نے عہد کیا اسکے بعد سب متفق ہوکر باپ کے پاس گئے اور کہا جیسا کہ قولہ تعالے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ ترجمہ بولے اے باپ کیا ہے کہ اعتبار نہیں کرتے ہو ہمارا یوسف پر اور ہم تو اسکے خیرخواہ ہیں بھیج اسکو ہمارے ساتھ کل کے کچھ کھاوے اور کھیلے اور ہم تو اسکے نگہبان ہیں حضرت یعقوب نے فرمایا کہ اے بیٹو میں ڈرتا ہوں کہ تم جاؤگے اور یوسف کو بھی لیجاؤگے اور میں اکیلا رہوں گھر میں جیسا کہ قولہ تعالے قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۝ ترجمہ جب یعقوب نے کہا مجھکو غم ہوتا ہے۔ اس سے کہ تم لے جاؤگے اوسکو اور ڈرتا ہوں کہ کھاجاوے اسکو بھیڑیا اور تم اس سے بیخبر رہوگے یعنی انکو بھیڑیے کا بہانہ کرنا تھا سو وہی انکے دلمیں خوف آیا اور یہ اسواسطے کہا کہ خواب میں دیکھا کہ بھیڑیے نے یوسف پر حملہ کیا اسلئے ہمیشہ اس خواب سے ڈرتے اور بھائیوں نے ان کے حضرت یعقوب سے کہا جیسا کہ قولہ تعالیٰ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ۝ ترجمہ وے بولے کہ اگر کھا گیا اسکو بھیڑیا اور ہم یہ جماعت ہیں صاحب قوت تب تو ہمنے سب کچھ گنوایا یعنی اگر بھیڑیا اسکو کھاویگا کیا اتنا نہ ہوگا کہ ہم دس بھائی روک سکینگے تو اسوقت ہم گنہگار ہونگے پس یعقوب نے انہوں سے قریب کہا کر یوسف کو ایکروز کی اجازت دی اور رخصت کیوقت یوسف کو فرمایا اے میری جان بیٹے سے اپنے دیدہ ملاکے جا ذرا آ تجھے گود میں لوں پھر دیکھوں یا دیکھوں بعد اسکے اپنے بیٹوں کو کہا کہ یوسف کو تمہیں سونپا اب جاؤ پھر اسی پاؤں سے سلامت آؤ میرے پاس یہ کہکر رخصت کیا چلے گئے قولہ تعالے

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ترجمہ پھر جب لیکر چلے اور متفق ہوئے
کہ ڈالیں اسکو گمنام کنوئیں میں پس چلتے چلتے کنعان سے چھ کوس کے فاصلہ پر اپنی
بکریوں کی چراگاہ میں جا پہنچے۔ یوسف کھیل کود کے ساتھ خوشیاں کرتے ہوئے
چلے بھائیوں نے انکے اُپر ظلم اور دست درازی اور طمانچہ لگانا شروع کیا یوسف
نے فریاد و زاری کی اور کہنے لگے کہ میں نے ایسا کیا گناہ کیا ہے۔ جو تم مجھ پر اتنا ظلم کرتے
ہو۔ کیا میرے باپ نے مجھے تمکو نہیں سونپا ہے۔ آیا میرے بھائی نہیں ہو اپنے باپ
کی وصیت اور نعمتیں مت بھولو اور میری بے مادری اور لپسری پہ رحم کرو ہر چند کہ
یوسف نے یہ کہا انہوں نے نہ سُنا مارتے ہی رہے سبھوں نے کہا کہ تو نے یہ جھوٹ
بات بنا کر باپ سے کہی ہے۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ آفتاب اور مہتاب
اور گیارہ ستاروں نے آکے مجھے سجدہ کیا ہے۔ شاید تیری آرزو یہی ہے۔ کہ ہم سب
تیرے زیر حکم رہیں اب تیری موت آچکی ہے اور نہیں ہے۔ کوئی ایسا کہ تیرا پشت
پناہ جب یہ باتیں سنیں یہودا کے پاؤں پہ جا پڑے اسنے انکو منع کیا کہ اپنے عہد پہ قائم
رہو اسے مت مارو وے بولے اسکو کسی کنوئیں میں ڈالا چاہیئے تب یوسف کو کنوئیں
کے کنارے پہ لیجا کر ننگا کر کے دست و پا باندھ ڈول میں بٹھا کر کنوئیں میں ڈالدیا یوسف
زیادہ و زاری کرنے لگے اور کہا کہ آج کوئی نہیں کہ میرے باپ پیر ضعیف کو خبر پہنچی وے
کہ آکے دیکھے کہ ظالموں نے کس چاہ مصیبت میں مجھے بیگناہ کو گرادیا اور ترس نہ کھایا
یوسف اندھیرے کنوئیں میں جب آدھی راہ میں جا پہنچے رسی ڈول کی یہودا کے
ہاتھ میں تھی۔ اس کے بڑے بھائی شمعون نے آکے رسی کاٹ دی ارادہ اسکا یہ تھا
کہ جلدی کنوئیں میں گرے اور مرجائے قضاء الٰہی سے ایک نیزہ پانی کنوئیں میں خالی
تھا خدا کے حکم سے جبریل نے آکر انکو کنوئیں کے اندر پانی کے اوپر ایک پتھر پہ بٹھادیا
پانی کے اندر جانے نہ دیا کہ انکو ضرر ہو محققوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ یوسف
کنوئیں میں کئے دِن رہے بعضوں نے کہا سات رات دِن رہے جب بھائیوں نے انکو
چاہ میں ڈالا انکو یقین ہوا کہ یوسف مر گئے اور ہم نے بلا سے نجات پائی اب بہتر یہ

ہے۔ کہ ہم توبہ کریں اور خدا اوسکو قبول کرے اور روز و شب باپ کی خدمت ہم کیا کریں اور وہ ہم سے رضی رہیں یوسف کنوئیں کے اندر روتے روتے قریب الہلاک ہوئے تھے قولہ تعالٰی وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝ ترجمہ اور ہم نے اشارت کی اوسکو کہ جتاویگا انکو انکا یہ کام اور وے نہ جانینگے فائدہ پھر جب لیکر چلے فرمایا اور آگے نہ فرمایا کہ کیا ہوا اسواسطے کہ لائق بیان کے نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا راہ میں بر لگتے اور مارتے لے گئے نہ انکے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر پھر کنوئیں میں ڈالا وہ کنارے کو پکڑ رہے تب رسی میں باندھکر لٹکا دیا آدھی دور سے چھوڑ دیا تب پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوسے میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیوں نے کرتہ اتار کر ننگا کر ڈالا تب وہاں حقتعالیٰ کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو یاد دلاویگا انکو انکا کام پس جبریل آپہنچے اور بولے اے یوسف خدا تعالٰے فرماتا ہے۔ کہ کچھ اندیشہ مت کر اپنے بھائیوں کے ظلم سے خدا نے تجھے برگزیدہ کیا ہے۔ اور انھوں کو تیرا تابع اور مطیع کیا بعد ازاں سب بھائی آپسمیں کہنے لگے کہ باپ کے پاس جاکے کیا جواب دینگے۔ اگر یوسف کو طلب کرے تو اس کی کیا تدبیر ہے یہی بولینگے ہم کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا پس ایک بزغالہ بکری کا ذبح کر کے اس کے خون سے پیراہن یوسف کا آلودہ کر کے باپ کو لاکے دکھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ۝ ترجمہ اور آئے اپنے باپ پاس اندھیرا پڑے روتے ہوتے کہنے لگے اے باپ ہم دوڑنے لگے آگے نکلنے کو اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اوسکو کھا گیا بھیڑیا اور تو باور کریگا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں جب رات ہوئی کرتہ خون آلودہ یوسف کا لیکر باپ کے پاس حاضر ہوئے۔ کہ بولے کہ ہم نزدیک بکریوں کے گلے کے پاس گئے تھے اور یوسف کا لیکر باپ کے چھوڑ گئے تھے بھیڑیا اوسکو آکر کھا گیا اے اب ہم خود جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات کی تکذیب کرینگے۔ اگر ہم ہزاروں بات سچ کہینگے پھر بھی آپ کو باور نہ ہوگی تب

کرتہ خون آلودہ نکالکر دکھایا حضرت نے باور نہ کیا قوم تعالےٰ - وَجَآءُوْ عَلٰی قَمِیْصِہٖ بِدَمٍ کَذِبٍ ترجمہ اور لائے اس کے کرتے پر لہو لگا کر جھوٹ جب یعقوب نے کرتہ خون آلودہ دیکھا اور دریدہ نہ پایا بیٹوں سے کہا اس پیراہن میں یوسف کی بو نہیں پائی جاتی ہے شاید بھیڑیا یوسف پر زیادہ مہربان ہیگا تمسے - کیونکہ اوسکو کھایا اور پیراہن نہیں پھاڑا اگر تم سچ کہتے ہو تو بھیڑئیے کو لا حاضر کرو تب بھائیوں نے انکے ایک بھیڑئیے کو پکڑ منگوکے اس کے منہ میں لہو لگا کے باپ کے سامنے لا پیش کیا حضرت یعقوب نے بھیڑیئے سے پوچھا کہ تم نے میرے فرزند جگر بند یوسف عا کو کھایا اور اس نازک تن پر تو نے کچھ رحم نہ کیا اور میری ضعیفی پر کچھ افسوس نہ کیا بھیڑیا اللہ کے حکم سے بولا یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی کہ میں نے تیرے یوسف کو نہیں کھایا کیونکہ پوشت اور پوست انبیاء اور صلحا اور سیاحوں کا ہمپر حرام ہے یا حضرت میں ایک رنج و بلا میں گرفتار ہوں ایک بھائی میرا تھا چند روز ہوئے ہیں مجھ سے جدا ہو کر کہیں نکل گیا میں اسکی تلاش کو نکلا ہوں اپنے وطن سے مارے گردش کے آج تین دن گذرے کہ کھانا پینا نہیں کھایا بھوکا پیاسا دوڑتا ہوا تین فرسنگ کی راہ سے شب گذشتہ کو اس صحرا میں آ پہنچا - صبحکو صاحبزادوں نے مجھکو پکڑ کر میرے منہ میں لہو بکری کا لگا کر بیگناہ حضور میں لا کر حاضر کیا اگرچہ چغلی درست نہیں مگر بسبب بیگناہی اپنی کے اور آپکی پیغمبری کے لحاظ سے جو جو باتیں سچ تھیں سو میں نے عرض کیں آپ مالک ہیں حضرت نے معلوم کیا کہ یہ سچ کہتا ہے - تب گرگ کو کھانا کھلا کے رخصت کیا اور بیٹوں کو فرمایا کہ میں نے یوسف کو خدا پر سونپا اور میں اس سے صبر جمیل مانگتا ہوں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ترجمہ کہا یعقوب نے کوئی نہیں بنا دی ہے تمکو تمہارے جیوں نے ایک بات اب صبر جمیل بن آوے اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو بتلاتے ہو تم یعنی کرتے پر لہو انکا جھوٹ ہے تب یعقوب ایک بیت الاحزان تیار کر کے عبادت میں جا بیٹھے اور شب و روز روتے روتے آنکھیں انکی جاتی

رہیں نابینا ہوئے۔ ایکروز حضرت جبرئیل تشریف لائے یعقوب نے انسے پوچھا اے اخی یوسف کہاں ہلیگا ادھر جاؤں میرے یوسف کو اللہ رکھے تو بہتر ہے اتنے میں جناب باری سے الہام ہوا اے یعقوب تیرے بیٹے اسپر حافظ ہیں کہ تو نے انکو سونپا تھا انسے پوچھ کہا الٰہی میں نے خطا کی رحم کر حضرت جبرئیلؑ سے کہا کہ ملک الموت جانتے ہونگے وہ ہر شخص کی جان قبض کرتے ہیں تب جبرئیل نے جاکر انسے پوچھا کہ یوسف سلامت ہے یا نہیں تب انہوں نے فرمایا سلامت ہے۔ اس بات کو سنکر حضرت کو تسلّی اور بھروسہ ہوا مگر درد سے فراق کے آہ وزاری کرتے تھے نقل ہیں یوں آیا ہے کہ یوسف کے گم ہونیکا یہ سبب تھا کہ ایکدن یعقوب نے کسیکی ضیافت کی تھی ایک فقیر بھوکا محتاج انکے در پر آموجود ہوا سوال کھانیکا کیا حضرت نے فرمایا شاہ جی بیٹھو کھانا حاضر ہے۔ اتنا بول کر حضرت کسی کام میں مشغول ہوئے کھلا نہ سکے فقیر محروم بھوکا یہ دعا کرکے چلا گیا الٰہی اسکی آرزو کو اس سے دور رکھیو یہ دُعا خدا نے قبول کی پس اگر فقیر کو کھانا کھلاتے تو قوّت اسکی چالیس دن تک رہتی اور وہ عبادت کرتے اب بعوض چالیس دن کے چالیس برس تک یوسف کے غم میں تورہیگا یہ الہام ہوا تب یعقوب نے خدا کی درگاہ میں التجا کی تو رحیم کریم عالم الغیب ہے۔ جو خطا مجھسے ہوئی تو فراموشی سے ہوئی قصداً نہیں کی فوراً جبرئیلؑ نے آکر فرمایا اے یعقوب تمپر جو رنج گذرتا ہے۔ اس بات کو سوچنا چاہیئے تاکہ بندونکو علم ہو کہ خدا جو چاہتا ہے۔ سو کرتا ہے اسمیں کسیکا دخل نہیں مروی ہے کہ جب یوسف کے بھائیوں نے ان کے بدن سے کپڑے اتار کر ننگا کرکے کنوئیں میں ڈالا اسیوقت امر الٰہی سے جبرئیل نے پیراہن حریر کا بہشت سے لاکر انہیں پہنا دیا وہ پیراہن خلیل اللہ کا تھا کہ جس کی برکت سے آتش نمرود کی اُنپر گلزار ہوئی تھی اور نجات پائی تھی وہ پیراہن حضرت یعقوب نے باپ کی میراث سے پایا تھا اور ایک تعویذ بہشت کا یعقوب نے حضرت یوسف کے گلے میں باندھکر بھائیوں کے ہمراہ کردیا پھر اسی کپڑے اور تعویذ کو حضرت جبرائیلؑ نے آکر یوسف

کو کنوئیں کے اندر پہنا دیا مورخین نے لکھا ہے کہ حضرت یوسف کا سن اسوقت میں اٹھارہ برس کا تھا اور بعضوں نے لکھا ہے۔ کہ سترہ برس کا اور کسی نے کہا ہے بلکہ بارہ برس کا تھا قول ثانی صحیح ہے۔ اس کنوئیں کے اندر یوسف تین رات دن رہے اتفاقاً امر رضی الٰہی سے ایک قافلہ سوداگرون کا مدین سے اسباب تجارت کا مصر کو لیکر جاتا تھا ماندگی کے سبب سے راہ بھول کر اس کنوئیں کے پاس آ پہنچا آب وہوا وہاں کی خوش پاکر وہاں منزل کی لیکن وہ کنواں سانپ بچھو سے پر اور آبادی سے دور اور پانی بھی اسکا تلخ اور شور تھا۔ مگر یوسف کے گرنے سے شیرین ہوگیا تھا اور ان سوداگروں کے سردار کا نام مالک بن زعر تھا اور بشرا نام ایک غلام نے پانی کے لئے کنوئیں میں ڈول ڈالا جبرئیل نے خدا کے حکم سے آکے کہا یوسف اس ڈول پر بیٹھ جا جب اسنے ڈول کھینچکر اٹھایا دیکھا کہ ایک لڑکا بیٹھا ہے ماہرو صاحب جمال کبھی ایسا نہ دیکھا دنیا میں اور نہ اثر اسکا ثانی حدیث میں آیا ہے کہ حقتعالیٰ نے جملہ حسن کو دو حصے کرکے ایک حصہ حضرت یوسف کو بخشا اور دوسرا حصہ سارے جہان کو دیا سوداگروں نے جب اس کی کمال صورت دیکھی تم پوچھنے لگے کہ تم کون ہو بنی آدم ہو یا فرشتے یا پریزادوں میں سے ہو وہ بولے نسل آدم سے ہوں بھائی سب انکے کنوئیں کے کنارے پر تھے یہ شور وغل سنکر انکے پاس آئے یوسف کو دیکھا تب بولے کہ یہ غلام ہمارے گھر کا ہے۔ مارے ڈر کے گھر سے بھاگ کر اس کنوئیں میں آکر گرا ہے حضرت یوسف یہ جھوٹ بکنا سنکر چاہا کہ کچھ بولیں ان کا بھائی شمعون زبان عربی میں بولا کہ تم ان سے کچھ کہوگے تو جان سے مار ڈالوں گا۔ تب یوسف نے مارے خوف کے کچھ نہ کہا مالک ابن زعر نے انکو سوداگر ونکے قافلے میں لیجا کر چھپا رکھا لوگوں نے اسنے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ کہاں سے لائے ہو وہ بولا کہ یہ متاع ہے۔ دوسرے دن بھائیوں نے سوداگر ونکے پاس جاکر کہا کہ اس غلام کو ہم بیچینگے مالک نے کہا کہ میں لونگا لیکن میرے پاس اٹھارہ درم مصر کے ہیں خرید وفروخت میں کہیں چلتے نہیں تم چاہو تو لے لو پس حوالہ کیا اور ایک لطف ہے۔ کہ مصر کے دو درم کنعان کے درم کے برابر ہیں بایں حساب

کنعان کے نو درم ہوتے ہیں حضرت یوسف کو اس قیمت سے بیچا یہ غرض تھی کہ باپ کی نظروں سے دور ڈالیں والا محتاج نہ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝ ترجمہ اور بیچ آئے اوسکو ناقص مول کو گنتی کی پاؤلیاں پاؤلی کہتے ہیں چوانی کو اور ہو رہے تھے اس سے بیزار دوسرا قول ہے کہ اگلے دن بھائی سب انکے کنوئیں پر گئے قافلے میں پایا دعوے کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ آئے درم قریب ہے پاؤلی کے تب بھائیوں نے انکے درم بانٹ لئے ایک نے حصہ نہ لیا پھر کے قافلے والوں نے مصر میں جا کے بیچا پس حقتعالیٰ نے صریحاً ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کے لئے لیکن اشارے سے معلوم ہوا کہ سستے مول تو اسجگہ بیچا ہے روایت کی گئی ہے کہ مملوک ہونیکا یوسف کے یہ سبب تھا کہ ایک دن آئینے میں اپنے جمال کو دیکھکر کہا میں اگر غلام ہوتا تو کوئی شخص میری قیمت نہیں دیسکتا اسلئے کہ لطافت اور نزاکت ان کی اسقدر تھی کہ جو چیز کھاتے گلے میں سے نظر آتی جب یہ حسن اپنا دیکھا فخر سے کہا اگر غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت نہ دیسکتا جب اپنے دلمیں یہ تصور کیا تو باریتعالیٰ کو ناپسند ہوا انپر عتاب آیا اے یوسف تو نے بڑی شیخی کی اپنی صورت دیکھکر فخر سے اپنی قیمت ٹھیرائی اپنے مصوّر کی طرف نظر نہ کی دیکھ تجھے اب غلام کیسا بناؤں گا اونے قیمت پر تاکہ لوگ دیکھیں کہ ایسی صورت اتنی قیمت پر دوسرا سبب یہ ہے کہ سلطنت مصر کی انکے تقدیر میں تھی اور جب تک کہ خدمت کسیکی نہ کرے تب تک خادموں کی قدر وہ نہ جانے اور خود مخدوم بھی نہیں کہلا سکتا ہے۔ الغرض مالک بن زعر نے یوسف کو بشرط خدمت اپنی مول لیا تھا اور ایک قبالہ اس مضمون کا انکے بھائیوں سے لکھوایا تھا وہ یہ ہے کہ مالک بن زعر نے یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیمؑ کے بیٹوں سے ایک عبرانی اٹھارہ درم سے خرید کیا ہے بگواہی گواہان معتبرین کے مالک کے ہاتھ میں اسے سپرد کیا بعدہٗ مالک نے حضرت کے پاؤں میں بیڑی ڈالکر اونٹ پر سوار کیا اور ایک موٹا پشمینہ اوڑھا کر چلا کتنی دور کے بعد جب راہ میں ان کی ماں کی قبر ملی اونٹ پر سے اتر کر ماں کی قبر

کی زیارت کی قبر کو بغل میں لیکر رونے لگے یا امی بھائیوں نے مجھپر حسد سے بہت ظلم کیا اور اس کارروان میں مجھے بیچا اور پاؤں میں زنجیر کی اور باپ کی خدمت اور وطن اور تمہاری زیارت سے مجھے دور و محروم کیا اتنے عرصہ میں قافلہ سوداگروں کا تھوڑی دور وہاں سے نکلگیا تھا ایک شخص ان میں سے پیچھے دوڑ اگیا تھا وہ آکے بولا اے تو اب تک یہاں ہے ۔ سچ تو تو بھگوڑا ہے ۔ یہہ کہکر حضرت کو ایک ایسا طمانچہ مارا کہ اسوقت حضرت کی آنکھوں کے تلے جہاں اندھیرا ہوگیا ہوگیا تب اس وقت آسمان کیطرف منہ کر رو رو کے کہنے لگے خدایا ان ظالموں کے شر سے مجھے بچا اور میں برداشت نہیں کر سکتا جو مجھپر گذرتی ہے ۔ سو تجھکو خوب معلوم ہے یہ کہتے ہوئے قافلے میں داخل ہوئے ۔ اسوقت ایک ابر مہیب معہ ہواو زور شور سے آن پڑا صاعقہ و رعد و بجلی کڑکنے لگی سارے کاروان قریب ہلاکت ہوئے تب آپسمیں سب کہنے لگے کہ دیکھو تو کس کے گناہ سے ہم اس آفت میں مبتلا ہوئے ۔ وہ جس نے حضرت کو مارا بولا میں نے گناہ کیا ہے کہ جس گھڑی اس غلام کو میں نے طمانچہ لگایا تب وہ آسمان کیطرف منہ کرکے کچھ بول رہا تھا بعد اسکے یہ بلائے ہلکہ ناگہانی آپہنچی یہ سنتے ہی سبھوں نے یوسف کے پاس جاکے معذرت کی اور تقصیر اپنی معاف کرائی چاہی یوسف نے دعا کی تب وہ ہوا فوراً بحکم خدا موقوف ہوئی بعدہٗ وہاں سے جب چلے مصر میں خبر پہنچی کہ مالک ابن زعر ایسا ایک غلام عبرانی خوبصورت لاثانی کہ پردۂ زمین پر ایسا نہ ہوا ہے نہ ہوگا لایا ہے ۔ یہ سنکر تمام اہل مصر سوداگر کے استقبال کو آئے حضرت یوسف کو دیکھا جو صفتیں کہ سنی تھی اس سے زیادہ پائیں اور مالک نے اپنے گھر کو سنوار فرش و فروش دیبائے رومی کا بچھایا اور حضرت یوسف کو لباس فاخرہ پہنا کر تاج زرین کا سر پر رکھا بعدہٗ شہر میں منادی کروادی ۔ ایک غلام خوبصورت خوش خُلق عقلمند دانا چالاک فرمانبردار حیادار بیچا چاہتا ہوں جسکی خواہش خریدنے کی ہو وقت پر حاضر ہووے یہ منادی سُنکر اہل مصر ادنےٰ و اعلےٰ مالک کے گھر کے پاس آکر جمع ہوئے یوسف نے لوگونکو جو دیکھا کہ میری قیمت میں پس و پیش کرتے ہیں تب اپنے دلمیں کہا

کر یہ مالک بیچنے میں میرے عجب خطا میں پڑا ہے۔کہ اسدن میرے تئیں بھائیوں کے
ہاتھ سے جو اصل میری ان سب کو معلوم تھی تو درم کو مول لیا تھا آج مجھکو کوئی
نہیں پہچانتا ہے۔کیوں نہیں پچاس درم کو بیچتا ہے جب یوسف نے قیمت اپنی
اسقدر انکساری سے ٹھیرائی تب خدا تعالیٰ کیطرف سے الہام ہوا اے یوسف تو نے
آئینہ میں اپنی شکل وصورت دیکھکر فخر سے اپنی قیمت کا آپ ہی مول زیادہ ٹھرایا
آج عجز و انکساری سے قیمت اپنی کم کہی ہے۔اب تجھپر فضل الٰہی ہؤا اب دیکھہ تیری
قیمت کسقدر زیادہ ہوتی ہے کتنا فضل ہوتا ہے مالک نے یوسف کو لباس
فاخرہ پہنا کر کرسی پر بٹھایا اور لوگوں میں پکار کے بولا مَنْ یَّشْتَرِیْ غُلَامًا حَسِیْنًا لَطِیْفًا
ظَرِیْفًا لَیْسَ مِثْلُہٗ فِی الدُّنْیَا حضرت یوسف نے کہا یوں نہیں ایسا کہو مَنْ یَّشْتَرِیْ
غُلَامًا ضَعِیْفًا غَرِیْبًا مَظْلُوْمًا لَیْسَ مِثْلُہٗ فِی الدُّنْیَا دلال نے کہا ایسا دستور نہیں کہنے
کا حضرت نے فرمایا ایسا دستور نہیں تو یوں کہو مَنْ یَّشْتَرِیْ یُوْسُفَ صِدِّیْقَ اللّٰہِ ابْنَ
یَعْقُوْبَ اِسْرَائِیْلَ اللّٰہِ ابْنِ اِسْحٰقَ صَفِیِّ اللّٰہِ اَخِیْ اِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰہِ ابْنِ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلِ
اللّٰہِ یہ سنکر دلال نے کہا کہ چپ رہ ایسامت کہو اگر لوگ سینگے تو مول نہیں لینگے تب پکار
دیا اس کی قیمت ہزار بدرے اشرفی کے اور ہزار بدرے روپیہ ہیں بدرہ کہتے ہیں
لغت میں تھیلی کو اور ہزار درم کو بھی اور دس ہزار درم کو بھی اور سات ہزار دینار
کو بھی کہتے ہیں اب گن لو کتنے ہوئے) اور ہزار عقد مروارید کا چاہیئے۔اور ہزار طبلہ عود
کا اور ہزار جامہ اطلس رومی اور ہزار قصب مصری یعنی جامہ مصری اور ہزار اونٹ بغدادی
اور ہزار گھوڑے معہ زین ولگام زرین کے اور ہزار لونڈیاں رومی اور ہزار غلام خطائی
اور ہزار قبضہ شمشیر وچھرا چاہیئے جب یہ قیمت ٹھیری جتنے خریدار تھے سب کے سب
چپ رہے عزیز مصر نے آکر جو مختار تھا بادشاہ مصر کا اس سے دونی قیمت دیکر حضرت یوسف کو لے لیا
اور گھر میں جاکر زلیخا کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو میں نے اتنی قیمت سے مول لیا ہے تم اچھی طرح سے رکھیو بطور فرزند
کے پیار وخدمت کیجیو غلام کے طور پر نہ کیجیو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ
اَکْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ ترجمہ اور کہا جسنے خرید کیا اسکو مصر

سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھ اسکو شاید ہمارے کام آوے یا ہم کرلیں اسکو بیٹا
جب یوسف کو زلیخا نے پایا اُن پر مفتون ہوئی۔ ایکدم آنکھوں سے جُدا نہ کرتی شب و روز
خدمت میں رہتی ہر دم اُن پر تصدق و نثار ہوتی اور دنیا کی نعمتیں پاکیزہ لاکر انکو کھلاتیں
اور نئی نئی خلعتیں فاخرہ ہر روز پہناتی اور تاج مرصّع ہر روز نیا ایک سر پر رکھواتی
مسند پر بٹھا کے اپنی آرزو مٹاتی اور دلداری کرتی سات برس تک اسیطرح کٹے یوسفؑ
کا شغل اکثر یہ تھا۔ کہ عصائے مرصّع ہاتھ میں لیکر ہمیشہ بزغالہ کیساتھ کھیلا کرتے تھے
اتنی مدت میں زلیخا کے ہوش و صبر و طاقت جاتی رہی نوبت جان تک پہنچی
بھید اپنا کسی پر ظاہر نہ کرتی جتنی دلداری یوسف کی کرتی حضرت اسکی طرف کچھ
التفات نہ کرتے۔ جب زلیخا اپنی غرض کی باتیں اُس سے کرتی کوئی جواب ان کا نہ
دیتے۔ مگر ضرورت کو جواب دیتے کہتے ہیں کہ سات برس یوسف زلیخا کیساتھ رہے
ہرگز طرف اس کے خیال نہ کیا فعل شنیع سے باز رہے زلیخا تنگ آئی انتظاری
نپٹ کھینچی ایک بوڑھی عورت ہمسایہ والی نے زلیخا کے پاس آکر کہا کہ اے زلیخا خیر تو
ہے احوال تیرا کیسا ہے تجھے میں بیقرار دیکھتی ہوں یہ صورت تیری کیوں تبدیل ہوگئی
اس میں کیا ماجرا ہے۔ بولی کہ غلام عبری کے عشق نے مجھکو رنج میں ڈالا ہے اور پھنسا
دیا وہ ایسا سنگدل ہے۔ کہ میری طرف ایک نظر نہیں دیکھتا ہے۔ اور نہ کچھ بولتا چالتا ہے
اسکا کیا علاج چاہئے۔ تب وہ بوڑھیا بولی کہ اے زلیخا میں تجھکو ایک صورت بتاتی ہوں
اگر عمل میں لاوگی تو مقصد تمہارا پورا ہوگا۔ تمنائے دلی پوری ہوگی مگر اسمیں خرچ مبلغ
چاہئے تب زلیخا نے کنجی کنجینے کی اور قفل خزانے کا اسکے حوالے کیا پس مبلغ خطیر لیکر
ایک ہفت خانہ منقش طلاکار خوشنما دلچسپ بنایا ایسا کہ در و دیوار چھت پردے فرش
فروش تک ساتھ طلاکاری کے صورت یوسف و زلیخا کی ایکجا باہم تصویر کھینچی ایسا کہ کوئی
جگہ ان دونو کی تصویر سے خالی نہ تھی اور زربفت مشجر کپڑے سے تمام گھر آراستہ کیا اور تخت زرین
بھاری مکلل جواہر کا اس مکان میں رکھدیا اور فرش گوناگون بچھوائے اور
انگیٹھیاں عود سوز نے چاندی کی مرصع جس میں عود اور عنبر جلتا تھا ہر جگہ

رکھواویں الغرض اسباب بادشاہی خانہ ہفتم میں سب موجود تھا آخر زلیخا بہ ارادہ مباشرت
حضرت یوسف کو لیکے اندر بنگئی۔ اور انکی معصیت پر کمر باندہی تمام دروازوں کو گھر کے
قفل سے بند مضبوط کردیئے۔ اور انکو ساتھ لے کے بیٹھی حضرت یوسف نے نظر کر کے
دیکھا کہ ہفتم خانے کی دیوار ودر وچھت پر ے وفرش فروش پہ تمام تصویریں دونوں کی باہم
کھینچی ہیں اور تمام مکان خوشبو سے معطر ہورہا ہے۔ جس طرف نظر کرتے تو دیکھتے
صورت اپنی اور زلیخا کی کھینچی ہے۔ تب معلوم کیا کہ میرے لئے کچھ فریب کیا ہے
اپنے دلمیں کہا کہ اگر مجھکو ٹکڑے ٹکڑے کریں تو بھی اسکے قبضہ میں نہ آؤنگا اپنی پاکی
پر رہونگا کہتے ہیں اسوقت حضرت یوسف نے خدا کو یاد نہ کیا تھا اسلئے شیطان
لعین نے انکے دلمیں زلیخا کے واسطے کچھ وسواس ڈالا پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل
وکرم سے انکو معصیت سے باز رکھا تب زلیخا دست اندازاں پر ہونے نہ پائی جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ
وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا۔ ترجمہ اور پھسلایا اوسکو عورت نے اور وہ اسکے گھر میں
تھا اپنے جی تھامنے سے اور بند کئے دروازے اور بولی شتاب کر یوسف نے کہا خدا کی پناہ
وہ عزیز مالک ہے میرا البتہ بھلا نہیں پاتے جو لوگ بے انصاف ہیں اور البتہ عورت
نے خواہش[1] کی اور اسنے خواہش کی جب یوسف خانہ ہفتم میں گئے۔ زلیخا کی طرف نظر نہ
کی آسمان کی طرف دیکھا کہ چھت پر اپنی صورت ساتھ زلیخا کے مصور ہے پھر داہنے بائیں نظر
کی پھر وہی تصویر دونوں کی باہم جفت دیکھی الغرض تمام گھروں میں فقط تصویریں نظر
آئیں تب ناچار ہو کر زلیخا کی طرف نظر کی بغور دیکھا زلیخا کو یقین ہوا کہ افسونگری +

---

[1] مؤلف کا لکھنا غلط ہے اسواسطے کہ انبیاء علیہ السلام معصوم ہیں ایسے خطرات انکے قلب مقدس میں نہیں آسکتے
نعوذ باللہ منہ ۱۲ عبدہ [2] یہ بھی ترجمہ غلط ہے اصل آیت یوں ہے وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ یعنی اور
یوسف علیہ السلام بھی اسکے ساتھ قصد کرتا اگر نہ دیکھتا دلیل اپنے رب کی بیاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قصد نہیں کیا
ورنہ آیت پوری کے معنے نہیں ہوئے اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔
اور مخلص بندوں پر شیطان کا بس نہیں چل سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں موجود ہے ۱۲ عبدہ

نے میرے یہ کام کیا ہے۔ تب بولی اے یوسف مجھ پر ایک نظر کر کہ میں مستغنی ہوں اور غم واندوہ سے خلاصی پاؤں حضرت بولے کہ میں ڈرتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھکو زناکاروں میں داخل نکرے حالانکہ میں پیغمبرزادہ ہوں یہ فعل بد مجھ سے نہ ہوسکیگا خدا نہ کرے جو ایسے فعل میں گرفتار ہوں اور خدا کو تو منہ دکھانا ہے قیامت میں زلیخا بولی اے یوسف ذرا مجھپر نظر کر ذرا آ تجھے گودی میں لوں چھاتی سے لگاؤں ماہرو کاکل زلف کو میرے ساتھ ملا حضرت نے کہا کہ مصوّر کی طرف دیکھ یہ بال خاک میں ملینگے۔ پھر بولی کیوں مجھے ستاتا ہے آرام جان دے آپ نے کہا کہ مجھکو دو باتوں کا غم ہے۔ ایک تو یہ کہ خدا کا ڈر اور دوسرا حق عزیز کا کہ اسنے مجھے آرام سے رکھا ہے۔ زلیخا بولی کہ تو عزیز سے مت ڈر میں اوسکو زہر قاتل کھلا کر مار ڈالونگی اور سارے گھر کی سلطنت اسکی تمکو دونگی اور تو کہتا ہے کہ خدا تیرا کریم ہے وہ تو ہمیشہ گنہگاروں پر رحیم ہے اور جو کچھ کہ گنج وخزانہ میرا ہے۔ سارا تیرے خدا کے نام پر صدقہ وکفارہ دونگی تب تیرا خدا خوش ہو کے گناہ بخشیگا حضرت نے فرمایا اے زلیخا خدا میرا رشوت نہیں لیتا جو کہتی ہے یہ تمام کام خرافات زلیخا کہتی تھی اور روتی تھی بیتابی کیا تھا اور یوسف انکار کرتے تھے پس کہتے ہیں کہ یوسف آخر کو ڈھل گئے کچھ نیم رضی ہوئے کچھ اندیشہ کرنے لگے یہاں کچھ اعتراض ہے۔ حضرت یوسف پیغمبر تھے کیونکر اس فعل قبیح پر قصد کیا جواب اسکا بعض علماء نے یہ دیا ہے۔ حضرت یوسف اسوقت پیغمبر نہ تھے اور حالت شباب میں قصد فعل قبیح کرنا یہ مقتضائے بشریت سے بعید نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ جو فعل نہیں کیا ہوا اسمیں اندیشہ کرنا مواخذہ نہیں ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ شائد یوسف اسلئے اندیشہ کرتے تھے کہ اگر شوہر اسکا نہ ہوتا تو میں اس سے نکاح کر لیتا اور مفسروں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ یوسف ع نے جب زلیخا کو مضطرب حال دیکھا جان دینے پر مستعد ہوئی تب آپ نے ارادہ کیا کہ زلیخا سے رہائی پاویں اور بعضوں نے کہا کہ دلیل سے یوں ثابت ہوتا ہے۔ کہ یوسف علیہ السلام نے جب دیکھا کہ زلیخا نے ہفت خانے کے دروازے بند کئے اور اپنی جان دینے

پر مستعد ہوئی تب ناچار اسکے سوائے رہائی نہ دیکھی تب اسکی طرف مخاطب ہوئے اور رضا دی اور آزار بند میں اپنے سات سات گرہ دے رکھی تھی کہ اسکے کھولنے میں تاخیر ہووے اور اللہ کیطرف نظر کرتے تھے اتنے میں زلیخانے خوش محظوظ ہو کر جلدی سے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور متقاضی مباشرت کی ہوئی پس یوسف کے آزار بند کے ایک گرہ کھولنے میں دوسری گرہ لگجاتی اور دھیان یوسف کا خدا پر تھا تب ایک آواز غیب سے آئی اے یوسف سات پل جا اسکے ساتھ ورنہ مٹایا جاویگا نام تیرا دفتروں سے انبیاؤں کے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے یَا یُوسُفُ لَوْ وَافَقْتَ الْخَطِیْئَۃَ تَمَحُوا اللہُ اِسْمَکَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَنْبِیَاءِ ترجمہ اے یوسف اگر موافقت کی تونے گناہ کی مٹاویگا اللہ نام تیرا دفتر انبیاؤں سے تب یوسف یہ سنتے ہی دروازے کیطرف دوڑے نکلجانیکو اور زلیخا دوڑی انکے پکڑنیکو خدا کے حکم سے تب آپ سے آپ دروازے کھلگئے اور بعضوں نے کہا کہ جبرئیل نے آکے یوسف کی پشت پر ایک خط کھینچا خدا کے حکم سے اسیوقت انکی شہوت جاتی رہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک لڑکا دودھ پیتا عزیز مصر کا تھا چھ مہینے کی عمر کا تھا گھوارے پر سے بولا یَا اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ یُوْتَ آتَوْنِیْ ترجمہ لڑکا بولا اے یوسف صدیق تو زنا کرتا ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ زلیخا نے ایک سونیکا بت کہ جسکو پوجتی تھی اسی جا رکھا تھا زری کے کپڑے سے ڈھانکنے لگی اتنے میں یوسف کی نظر اسپر جا پڑی پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے۔ کہ پردے کے اندر تونے رکھی ہے وہ بولی میرا خدا ہے جسے میں سجدہ کرتی ہوں اسلئے پردے کے اندر رکھا ہے کہ وہ مجھکو دیکھنے نہ پاوے کہ اسکے نزدیک میں گنہگار شرمندہ نہ ہوں یوسف نے کہا اے زلیخا اَنْتِ تَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّنَمِ وَاَنَا لَا اَسْتَحْیِیْ مِنَ الصَّمَدِ ترجمہ اے زلیخا تو شرم کرتی ہے بت سے کہ جسمیں حس حرکت نہیں ہے اور میں کیوں کہ شرم نہ کروں اپنے اللہ سے جو بے نیاز و خبیر و بصیر و رب العلمین ہے تب یوسف گبھرا کے وہاں سے اٹھ بھاگے اور دروازہ پر آئے اور زلیخا نے اپنے بال و منہ کو پریشان حال بناکے انکے پیچھے سے جا کر کپڑے کا دامن پکڑ کر پھاڑ چیر ڈالا

اس وقت اللہ کے حکم سے ہفتم خانہ کے ساتوں دروازے کے قفل کھلگئے - اور یوسف کی ٹوپی سر سے گر پڑی تھی اور موئے سر پریشان تھے اور زلیخا کے سر کے بال الجھ گئے تھے اور ننگے بدن تھیں وہیں عزیز نے دونوں کو دروازے پر پایا تب زلیخا نے عزیز سے جھوٹ باتیں بنا کے کہیں کہ تم نے ایسا غلام اپنے گھر میں رکھا ہے - کہ میرے ساتھ بدفعلی کیا چاہتا ہے اور دیکھو میرا حال کیسا ہوا ہے - قولہ تعالےٰ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُّسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ترجمہ اور دونوں دوڑے دروازے کو اور وہ عورت نے چیر ڈالا اسکا کرتہ پیچھے سے اور دونوں ملگئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس زلیخا بولی اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں برائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھ کی مار یہ سنکر عزیز نے یوسف کو کہا کہ تجھکو میں نے بیٹا بنایا تھا اور اپنے گھر کا امین کیا تھا اب مکافات اسکی یہی ٹھیری کہ میری عورت پر تو بدنظر رکھتا ہے حضرت یوسف نے فرمایا اے عزیز زلیخا مجھپر ناحق افترا و تہمت کرتی ہے اور میری خیانت پر جھوٹ بہتان کرتی ہے اور مجھکو گنہگار بناتی ہے اور میں اس سے مبرا ہوں جب زلیخا نے مجھکو پکڑا میں بھاگا پھیر پیچھے سے آکر میرے کرتے کا دامن پکڑ کر پھاڑ ڈالا عزیز مصر نے جب یہ باتیں سنیں اپنے جی میں سوچا کہ یہ غلام جب سے میرے گھر میں ہے کبھی اس سے میں نے خیانت نہیں پائی اور نہ جھوٹ بات کبھی اس سے سنی ہے - تب یوسف کو کہا کہ تیرے قول کو جب سچ جانونگا کہ تو بہت سچا بر سر حق ہے - اور زلیخا جھوٹی بر سر باطل ہے - کہ اس بات پر تو گواہ لا تب یوسف نے جانب ایک گہوارے کے اشارہ کیا کہ اس لڑکے سے پوچھ لو عزیز مصر نے مسکرا کے کہا کہ تو نے جو کیا اب مجھکو معلوم ہوا گناہ تیری طرف سے ہے تو مجھکو مغالطہ دیتا ہے - کیونکر چھ مہینے کے لڑکے سے پوچھوں لڑکے نے بھی کہیں سوال و جواب کیا ہے - جو تو مجھکو بتاتا ہے - اتنے میں خدا کے حکم سے وہ لڑکا پالنے میں سے بول اٹھا کہ اے عزیز یوسف علیہ السلام صدیق اس بات پر سچا ہے - تم

میری بات جھوٹ نہ جانو جب عزیز مصر نے لڑکے کی زبانی یہ بات سُنی متعجّب ہوا اور اسکے پالنے کے پاس جاکر پوچھا اے لڑکے تونے کیا دیکھا ہے بول تب بولا قولہ تعالیٰ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ترجمہ اور گواہی دی ایک گواہ نے عورت کے لوگوں میں سے اگر ہے کرتا اسکا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہے اور وہ جھوٹا اور اگر کرتہ پھٹا ہے اسکا پیچھے سے تو یہ جھوٹی ہے اور وہ سچّا تب عزیز مصر نے دیکھا کہ کرتہ یوسف کا پیچھے سے پھٹا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ - ترجمہ پھر جب دیکھا عزیز مصر نے کرتہ پھٹا پیچھے سے کہا بیشک یہ ایک فریب ہے تم عورتوں کا البتہ تمہارا فریب بڑا ہے بعد اسکے عزیز نے زلیخا کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور یوسف کو قید کرنا چاہا اس لڑکے نے کہا اے عزیز تو نے جو خیال کیا ہے یہ عقلمندوں سے بعید ہے۔ اگر ایسا کروگے تو خلائق کے نزدیک آپ رسوا ہوگے۔ تب عزیز مصر نے یوسف کو کہا کہ اسبات کو جانے دے اور زلیخا کو کہا تجھکو معاف کیا میں نے تو توبہ کر اور معافی چاہ اپنے گناہ سے جیسا کہ قولہ تعالیٰ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ۝ اے یوسف جانے دے اس بات کو اور عورت کو کہا یعنی زلیخا کو کہا تو بخشوا اپنے گناہ یقین ہے کہ تو ہی گنہگار تھی کہتے ہیں کہ اسوقت میں یہ باتیں ہوئی تھیں جبرائیل وہاں حاضر تھے جو کہتے تھے یوسف عزیز کو قولہ تعالیٰ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ترجمہ یوسف بولا کہ اسنے خواہش کی مجھ سے کہ تھاموں اپنا جی اسوقت جبرئیل بولے اے یوسف کیوں پردہ اسکا فاش کرتا ہے کہ اسنے تیری محبّت کا دعوےٰ کیا ہے عقلمند اور بزرگوں کو نہ چاہیئے کہ اپنے دوست کا عقدہ کھولیں یوسف بولے یا الٰہی تونے ناحق مجھے عزیز کے سپرد کیا ہے۔ کہ یہ مجھکو بیگناہ عذاب کرتا ہے۔ جبرئیل نے کہا اے یوسف تو نہیں جانتا ہے۔ کہ دوست کی دوستی میں مصیبت اٹھانا ہوتی ہے اور محققوں نے یوں لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جبرئیل

کو منع فرمایا تھا کہ یوسف زلیخا کا عیب ظاہر نہ کرے اگرچہ زلیخا کافرہ ہے۔ لیکن خدا کو منظور
نہیں کہ یوسف زلیخا کی پردہ دری کرے کیونکہ نام اسکا ستار العیوب و غفار الذنوب ہے۔
اور کب خدا کو منظور ہے کہ عیب بندہ مومن کا قیامت کے دن انکشاف ہو کسی نے اسپر
یہ اشارہ کیا ہے۔ کہ جبرئیل نے کہا تھا کہ دوست کے لئے دوست کو تکلف اٹھانی ہوتی ہے
باین معنی اللہ تعالیٰ نے انکو دوست کہا قولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ ترجمہ
اور اللہ نے فرمایا جو لوگ ایماندار ہیں وے اللہ کے بڑے دوست ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ مجھکو پسند نہیں ہے تمکو بیچ دنیا اگر کوئی جفا کرے میں وفا کرونگا اس سے محققوں
نے کہا ہے۔ کہ یوسف نے عزیز مصر کیساتھ بات کرتے وقت اپنے جی میں کہا ہے کہ
میری بات عزیز مصر کو باور نہیں ہوتی۔ اور مجھکو سچا نہیں جانتا ہے۔ حالانکہ
اس نے مجھ سے کبھی جھوٹ بات نہیں سُنی ہے۔ اور خیانت نہیں پائی جبرئیل
نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ قول بیوفا کا کوئی صحیح نہیں جانتا یوسف نے متفکر
ہو کر جی میں کہا کہ کیا کروں جبرئیل نے فرمایا کہ جوانمردی اس چھ مہینے کے لڑکے
سے سیکھ لو اس نے جو گواہی دی ہے۔ ساتھ دلیل کے تمہارا سا نہیں کہ بے تامل
کہہ بیٹھے کے گناہ زلیخا نے کیا ہے۔ لیکن لڑکے نے پردہ ظاہر نہ کیا اور نہ گواہی
دیدی اور خدا کو کب منظور ہے۔ کہ بندہ مومن کا عیب ظاہر ہو اور خلائق کے
نزدیک رسوا ہووے۔ ہر چند کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہوگا۔ تب بھی اپنے
حکم سے پردہ پوشی کیا چاہیئے۔ اس میں بعضوں نے اختلاف کیا ہے کہ کسی نے
تین مہینے اور کسی نے سات مہینے بعد اسکے یہ ظاہر ہوا کہ یہ بات خلق اللہ کے کان
میں پہنچی گئی ہیں۔ کہ یوسف ؑ کی زبان سے پانچ عورتوں نے یہ باتیں سنی تھیں
جو کہ زلیخا کی ہمراہ تھی وہ سب زلیخا کو ملامت کرنے لگیں۔ ایک دن میں
ساقی ملکہ تھی اور دوسری باورچن اور تیسری عورت خوان بردار اور چوتھی
بُلانے والی تھی اور پانچویں حجامنی تھی یہ سب ملکہ زلیخا کو ملامت کرنے
لگیں ایک دن زلیخا نے دعوت کر کے ان سکو بلایا ایک جگہ مجلس کی ٹھہرائی

جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ترجمہ جب سنا قریب بلوا بھیجا انکو اور تیار کی ان کیواسطے ایک مجلس اور دی انکو ہر ایک ہاتھ میں ایک چھری اور ایک لیموں اور بولی یوسف نکل اُن کے سامنے اور ہر ایک کے واسطے جدا جدا تخت رکھدیا تھا سب عورتیں اوسپر آبیٹھیں اور ہر ایک کے آگے ایک طبق زرین شیریں میوؤں سے بھر کر اور کھانے نمکین اور میٹھے لاکے رکھے اور ہر ایک عورت کے ہاتھ میں ایک ایک ترنج اور چھری کاٹنے کو لادی بعدہٗ یوسف کو زر لفت کے کپڑے سے اور کمر بند مکلل بزر و یاقوت سے سجا کر اس مجلس میں لا بٹھایا جب عورتوں نے ایکبارگی انکی طرف نظر کی سب کی سب بیہوش ہو کر گر پڑیں اور بجائے لیموں تراشنے کے اپنی اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں اور انکی صورت پر سب عاشق ہوئیں بعد برخاست یوسف کے سب ہوش میں آئیں اور ہاتھ سب نے اپنے کٹے ہوئے دیکھے لہو سے تربتر اور کپڑے خون سے آلودہ سب کوئی کہنے لگیں کہ یوسف بشر نہیں مگر کوئی فرشتہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ترجمہ پھر جب دیکھا اوسکو دہشت میں آگئیں اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ اور کہنے لگیں حاشا للہ نہیں یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ زلیخا نے کہا یہ وہی شخص ہے کہ جسکے لئے طعن اور ملامت مجھپر رکھتی ہو وہ عورتیں کہنے لگیں کہ تجھپر ملامت ہے تجھپر کچھ نہیں بلکہ رحمت ہے تجھپر کہ ایسا معشوق پایا تو نے پھر کہنے لگیں کہ تو نے ہمیشہ اپنے گھر میں رکھا اور فریب دے نہیں سکتی زلیخا نے کہا مینے بہت کوشش کی اور ابھی کرتی ہوں لیکن ہاتھ آتا نہیں اور کہنا میرا سنتا نہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالےٰ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ترجمہ اور میں نے چاہا اس سے اس کا جی پھر اُسنے تھام رکھا اور مقرر اگر نہ کریگا جو میں اسکو کہتی ہوں البتہ

قید میں پڑیگا۔ اور ہوگا بیعزت عورتوں نے زلیخا کو صلاح دی کہ دوسری دفعہ یوسف کو بلا کہ ہم ملامت اور نصیحت کرینگے شائد تیرے کام آوے۔ ان عورتوں کی غرض یہ تھی کہ اس حیلے سے پھر یوسف کو دیکھیں۔ بعدہٗ یوسف کو بلا دیا اور سب کے سامنے یہ تعظیم بٹھا کے شوق سے کہنے لگیں اے صاحب آپ کسواسطے اس بیچاری بیدہ پر بیرحم ہیں اسکے ساتھ کیوں نہیں شوق کرتے اور ہم ڈرتے ہیں کہ آپ اسکے عتاب میں پڑکے قید میں جاویں یوسف نے کہا میں چاہتا ہوں خدا کرے کہ میں قید میں جاؤں اور بہتر ہے۔ تمہاری اس صحبت سے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ ۝ ترجمہ یوسف بولا کہ اے رب مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جس طرف یہ مجھکو بلاتی ہیں اور اگر تو نہ دفع کریگا مجھ سے ان کا فریب تو شائد مائل ہوجاؤں ان کی طرف اور ہوجاؤں بے عقل یہاں ایک اعتراض ہے۔ کہ مصر کی عورتوں نے جمال حضرت یوسف کا دیکھکر بیہوش ہوکر لیموں تراشنے میں ہاتھ کاٹ دئے اور زلیخا باوجود عاشق ہونے کے ہاتھ اسکا نہ کٹا اس کا کیا ماجرا ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ جس شخص کا کسی چیز میں دل لگا ہوا ہو اور ہمیشہ اسے دیکھتا ہو اسے کچھ خوف و خطر نہیں رہتا اور جس شخص نے کہ وہ چیز نہ دیکھی ہوگی تو اسپر دہشت ہوتی ہے چونکہ یوسف پر زلیخا عاشق تھی اور انکے لئے بہت محنت اٹھائی تھی اور انکے ساتھ مدتوں رہی تھی۔ اس لئے زلیخا اپنے حال پر برقرار تھی اور ان عورتوں نے پہلے یوسف کو نہ دیکھا تھا۔ اس لئے صورت انکی اچانک دیکھکر بیہوش ہوکر لیموں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے۔ کیونکہ ان سب نے ایسا دیکھا نہ تھا اور بعضوں کے اشارے سے یہ مراد ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مومنوں کو عند الموت فرشتوں کے ہاتھ سے تکلیف دلوا دیگا۔ اور ملک الموت سے ڈراوے گا اور گور کے اندر منکر نکیر سوال و جواب کرینگے اور قیامت کے دن دوزخ کو دکھلاوے گا مومن اسسے نہیں ڈریگا۔ جب ایکبار دیکھے گا۔ جانیگا جب کہ حضرت محمدؐ کو

معراج میں تمام احوال عالم ارواح اور بہشت اور دوزخکو دکھایا تاکہ احوال قیامت کا دیکھکر اس حشر کے دن دل ان کا مائل و مشغول کسی طرف نہ ہو اور اپنی اُمّت کی شفاعت کرنیسے باز نہ رہیں اور خبر ہے۔ کہ مصر کی عورتوں نے یوسف کو دیکھتے ہی عاشق ہو کر لیموں تراشنے میں ہاتھ کاٹ ڈالے یہ دیکھکر آتش غیرت نے گریبان عشق سے زلیخا کے سر مارا مانند مرغ نیم بسمل کے تڑپنے لگی رو رو کے کہنے لگی کہ میں نے یہ کیا برا کام کیا صد افسوس ہے۔ کہ بیوقوفی سے ہیں معشوق کیلئے بیچ دریائے رنج و بلا کے غوطے کھاتی ہوں کہ ہنوز کشتی مراد کنارے میں مقصود کے نہ پہنچی کہ غیروں کو یہ متاع دکھا نا محض بیخبری ہے۔ میری اب صلاح یہ ہے۔ کہ یوسف کو ان سے چھپایا چاہئے اور جیلخانے میں بھیجدیا چاہئے یہ سب حقیقتیں جب عزیز مصر کو معلوم ہوئیں کہ مصر کے لوگ اس وقوع ماجرے سے آگاہ ہوئے تب نادم ہو کر باتفاق زلیخا کے

یوسف کو بندیخانے میں بھیجا چنانچہ قولہ تعالیٰ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ۔ ترجمہ پھر یہ سوجھا لوگوں کو ان نشانیوں کے دیکھنے پر کہ قید رکھیں اوسکو ایک مدت تک فائدہ اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ گناہ سب عورت کا ہے۔ تو بھی انکو قید کیا چاہیئے تا بدنامی خلق میں عورت سے اُترے۔ اسواسطے کہ اُس کی نظر سے دور رہے۔ تب یوسف کو تاج مکلل سر پر رکھکر اور لباس فاخرہ پہنا کر کمر بند زری کا کمر میں باندھ کے سجا کے قید خانے میں بھیجا یہاں کے مؤکلوں نے اونکو اس حشمت کیساتھ دیکھکر زلیخا کے پاس آدمی بھیجا کہ قیدی کو نہ چاہیئے اس حشمت کیساتھ بھیجا جائے حکم ہو تو سب پوشاک اس کے بدن سے اتروا ڈالیں حکم ہوا یوسف قیدی نہیں وہ حصاری ہے بدینے اسلئے وہاں بھیجا ہے کہ کوئی اسکو نہ دیکھے لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہے۔ اس اشارے سے ایک اور فائدہ محققوں نے لکھا ہے۔ کہ ہر مومن کو موت کیوقت عمامہ شہادت کا سر پر اور لباس معرفت کا بدن پر اور کمر بند خدمت کا کمر میں اور موزہ اسلام کا پاؤں میں پہنایا جائیگا جب فرشتے کہینگے یا حقتعالیٰ اسکی اس لباس عمل

اور خصائل حمیدہ کیساتھ کیونکر جان قبض کیجائیگی۔حکم ہو تو سب اوتار لیویں تب حکم
ہوویگا کہ یہ حصاری ہے۔زندانی نہیں لباس اسکا ویساہی رہنے دو تم جان تو وہ میرے
نیک بندے ہیں بد نہیں اور سی قصے میں آیا ہے۔کہ زلیخا نے حکم کیا تھا کہ اس بندیخانے
کو اچھی طرح سے پاک وصاف درست کرکے ایک عمارت عالیشان تکلف کی گنج سے
پُر کرکے ایک سونیکا تخت جڑاؤ مرصع کا روہاں رکھوا دو اور دیبائے نفیس اسپر بچھوا دو اور
عنبر و عود گوناگوں خوشبو کیلئے اسمیں جلا دو تب یوسف کو اُس تخت پہ بیٹھلاؤ اس زمانہ
میں بادشاہ مصر کا ملک ریان تھا اس کے دو غلام عقلمند صاحب ہوش تھے کسی خطا میں
بادشاہ نے اونکو قید خلنے میں بھیجا تھا۔ایک ساقی دوسرا طباخ تھا جیساکہ اللہ
تعالےٰ نے فرمایا ہے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ۔ترجمہ اور داخل ہوئے اس
کیساتھ بندیخانے میں دو جوان یوسف کا حال دیکھکر انکے جمال پر متحیر ہو گئے۔اور
سیرت اور عبادت ان کی دیکھ کے نزدیک جا بیٹھے باتیں کرنے لگے ہر ایک شخص
اپنے اپنے قصوں کو بیان کرنے لگے جب میں دن گذرے ساقی نے خواب میں دیکھا
خوشہ انگور کا نچوڑتے اور طباخ نے دیکھا تھا کہ روٹی سر پر اسکے رکھی ہے۔اور
پرند سب ہوا پر سے آکے لیجاکے کھاتے ہیں دوسرے دن اس خواب کو آپسمیں
قیل و قال کرکے کہنے لگے۔تعبیر اس خواب کی یوسف سے پوچھا چاہیئے۔دیکھیں وہ
کیا جواب دیتے ہیں بعدہٗ وے حضرت یوسف کے پاس جاکر بولے کہو تو میاں
اسکی تعبیر کیا ہے۔حضرت نے جوابدیا ذرا ٹھیرو تب کہونگا۔جیساکہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے۔قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ
اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا
عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝
ترجمہ کہنے لگا اس سے ایک میں دیکھتا ہوں کہ میں نچوڑتا ہوں
شراب اور دوسرے نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اٹھا رہا ہوں

اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہیں اسمیں سے بتا ہمکو اس کی تعبیر ہم دیکھتے ہیں تجھکو نیکی والا بولا نہ آئیگا تمکو کھانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو تعبیر اس کے آنیسے پہلے۔ یہ علم ہے کہ سکھایا مجھکو میرے رب نے میں نے چھوڑا دین اس قوم کا کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وے منکر ہیں یعنی جس نے شراب دیکھی تھی وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دوسرا نان پز تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونو قیدی تھے آخر نان پز پر ثابت ہوا فائدہ کہ دوسری قید میں حقتعالے نے یہ حکمت رکھی تھی کہ ان کا دل کافروں کی محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا چاہا کہ اول انکو دین کی بات سناویں پیچھے تعبیر خواب کی کہیں اسواسطے تسلی کر دی تاکہ نہ گبھراویں اور کہا کہ کھانے کیوقت وہ بھی بتادونگا قصے میں یوں آیا ہے۔ کہ یوسف نے جب ان دونوں جوانوں کو دیکھا کہ دانا عقلمند ہیں چاہا کہ اول انکو اسلام کی دعوت کریں اسلئے ان کی تعبیر خواب میں ذرا تامل کیا پیچھے کہدیا بعدہ کہا انسے کہ خدائی نے مجھکو یہ سکھایا ہے وے بولے خدا تمہارا کون ہے۔ بولے خدا میرا وہی ہے۔ جو سارے جہان کا صاحب ہے وے بولے تمہارا کونسا دین ہے۔ جو تم ہمارے بتوں سے بیزار ہو یوسف نے فرمایا میں موافق ہوں اپنے باپ دادے کی راہ کے وہ بولے تمہارا باپ دادا کون ہے۔ حضرت نے فرمایا باپ میرا یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝ ترجمہ اور پکڑا دین میں نے اپنے باپ دادوں کا ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کا ہمارا کام نہیں کہ شریک کریں اللہ کا کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ کا ہمپر اور سب لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق میں افضل ہے کہ ہمسے راہ سیکھیں وے بولے ہم کس چیز کو پوچتے ہیں حضرت نے کہا کہ تم اوسکو پوجتے ہو جو خدائی کے

لائق نہیں انہوں نے کہا تم پیغمبر زادے کہلاتے ہو غلام کسطرح ہوئے۔ حضرت نے فرمایا بھائیوں نے مجھے حسد کر کے بیچ ڈالا ہے۔ اسی طرح تمام احوال شرح وار کہدیا تب ان لوگوں نے کہا کہ آپ ہمکو کیا فرماتے ہیں اپنے دین پر ثابت رہیں یا پھر جاویں حضرت نے فرمایا دلمیں اپنے تصور کر کے دیکھو کہ کس کا دین بہتر ہے۔ جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ اکیلا زبردست پس حضرت نے فرمایا اے یارو بندیخانے کے تمہارے ساتھ ہمکو یہاں رہنے کا اتفاق ہوا بھلا دیکھو تمہارے کتنے خدا ہیں تم اپنے ہاتھوں سے بتوں کو بنا کے پوجتے ہو خدا کہتے ہو ان سے نہ کچھ نفع ہو سکتا ہے نہ ضرر انکو پوجنا تمہارے باپ دادوں کا محض عبث ہے۔ پوجنا سوائے خدا کے کسیکو روا نہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالےٰ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْھَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ ترجمہ تم نہیں پوجتے ہو سوائے اسکے مگر نام ہی رکھ لئے ہیں تمنے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے انکی کوئی سند حکومت نہیں سوائے اللہ کے کسی کی اُسنے فرمادیا کہ نہ پوجو مگر اسکو یہی ہے راہ سیدھی ولیکن بہت لوگ نہیں جانتے تب وہ دونوں قیدی یوسف کے دین پر ایمان لائے اور بولے حضرت سے کہ ہم اپنے دین کو چھوڑ کر تمہارے آبا و اجداد کے دین پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے ہیں اب ہمارے خواب کی تعبیر بیان کیجئے۔ تب حضرت نے فرمایا اے رفیقو بندیخانے کے تم دونوں میں جو ایکنے دیکھا ہے شراب بھرتے خواب میں اسکی تعبیر یہ ہے کہ کل بادشاہ اوسکو قید سے خلاص کریگا اور خوش کریگا خلعت دیگا وہ اپنے خداوند کو پلا دیگا شراب اور اس نے جو سر پہ اپنے روٹی کا خوان دیکھا ہے۔ خواب میں اور اڑتے جانور آکے کھا جاتے ہیں اس کی تعبیر یہ ہے کہ کل وہ سولی پہ چڑھیگا اور جانور اسکے سر سے مغز کھا دینگے

بمصداق اس آیت کے یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ

فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ترجمہ اے رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہے۔ تم دونوں میں سے سو پلاویگا اپنے خاوند کو شراب اور دوسرا جو ہے۔ سو سولی پر چڑھیگا پھر کھاوینگے جانور اسکے سر سے مغز فیصل ہوا کام جسکی تم تحقیق چاہتے تھے اور حضرت یوسف نے کہدیا تھا جسکو خواب کی تعبیر کہی تھی کہ کل قید سے خلاص پاؤگے اپنے خاوند کو شراب پلاؤگے اور ہماری بات بھی تم کہیو اپنے بادشاہ سے کہ ایک جوان بیگناہ قید میں پڑا ہے پس اس بات کو اللہ نے ناپسند کیا اور بیزار ہوا کہ ہمکو بھولکر یوسف نے غیر سے نجات مانگی تب ساقی کے ذہن سے اسبات کو بھلا دیا تھا کہ یوسف کی بات بادشاہ سے نہ کہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰهُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ

فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ترجمہ اور کہدیا یوسف نے اسکو جو کہ بچیگا ان دونوں میں سے میرا ذکر کریو اپنے خاوند کے پاس سو بھلا دیا اوسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے پھر رہگیا یوسف قید میں کئی برس اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف قید میں سات برس رہے مروی ہے۔ کہ جبرائیل نے کئی دفعہ قید خانے میں آکے دیکھا حضرت یوسف کو عبادت کرتے اور دعا مانگتے۔ تب اے یوسف تمنے کیوں نہیں نجات مانگی تھی اللہ سے اس سے پہلے اور تمنے مخلوق سے اپنی نجات چاہی کہ میرا ذکر کجیو اپنے بادشاہ کے پاس یہ اوپہ گذر چکا ہے اب اسکے بدلے سات برس قید میں رہوگے حضرت نے فرمایا خدا جسمیں راضی ہے اوسپر شاکر ہوں اور بولے اے حضرت آپ سب مخلوقات سے پاک تر ہیں کیونکر اس قید خانہ کثیف میں تشریف لائے جبرائیل نے فرمایا کہ تمہارے آنیکے باعث اللہ نے اس گھر کو پاک وصاف کیا پھر حضرت یوسف بولے اے جبرائیل کس گناہ سے مجھکو اللہ نے اس قید میں ڈالا اور اپنی شفقت و رحمت سے اس ذلت و خرابی میں رکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے شوق سے اس ذلت کو اختیار کیا ہے۔ خدا کے توکل

پر اپنے کام کو نہ چھوڑا وہ قاضی الحاجات ہے۔ جو اس سے مانگو گے سو پاؤ گے اور
تم نے قید ہی مانگی تھی سو پائی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ o فَاسْتَجَابَ لَہٗ رَبُّہٗ فَصَرَفَ
عَنْہُ کَیْدَھُنَّ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ o ترجمہ بولا یوسف اے رب مجھکو قید پسند
ہے اس بات سے کہ مجھکو بلاتی ہیں طرف اسکے اور اگر تو نہ دفع کریگا مجھسے انکا فریب
تو شائد مائل ہو جاؤں انکی طرف اور ہو جاؤں بے عقل تو قبول کرلی دعا اس کی
رب نے پھر دفع کیا ان سے انکا فریب وہی ہے سننے والا خبردار پس ظاہر معلوم
ہوتا ہے۔ کہ اپنے مانگنے سے قید میں پڑے لیکن اللہ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ ان
کا فریب دفع کیا اور قید ہونا قسمت میں تھا سو ہوا آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کے اپنے
حق میں برائی نہ مانگے لازم ہے کہ بھلائی مانگے مگر جو مقدر میں ہے سو ہوگا۔ جبرائیل سے
حضرت یوسف نے پوچھا اے جبرائیل ھَلْ عِنْدَکَ خَبَرُ وَالِدِیْ۔ ترجمہ اے جبرائیل
میرے والد کی خبر تمکو کچھ معلوم ہے جبرائیل نے کہا دَخَلَ بَیْتَ الْاَحْزَانِ وَھُوَ کَظِیْمٌ وَّعَمِیَ
کہا جبرائیل نے گھر میں بیٹھے ہوئے غم کرتے ہیں اور روتے روتے آنکھیں جاتی رہی ہیں
رات دن عبادت کرتے ہیں اور یہی کام ہے پھر پوچھا کہ میرے باپ کو حق تعالیٰ نے
اس میں کیوں مبتلا کیا ہے۔ کہا کہ تمہاری محبت نے ایسا کیا ہے خدا کو نہیں پسند
کہ اپنے خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے یاری و مدد مانگے یوسف نے کہا اتنا رنج اٹھاتے ہیں
آخر انکو کچھ فلاح ہوگی یا نہیں کہا کہ ہر روز ایک شہید کا درجہ ملیگا حضرت
نے کہا تو کچھ مضائقہ نہیں روایت کیگئی ہے یوسف نے جب تعبیر خواب کی ان دونوں
جوانوں کو کہدی اس کے ایک دن کے بعد ملک ریان نے ان دونوں نو
جوانوں کو قید سے خلاص کیا ساقی کو قید سے نوازش فرمائی
خلعت بخشا اور باورچی کو سولی پر چڑھا دیا اور جانور سب آگے مغز گوشت
آنکھیں اسکی کھا گئے اور ساقی کے دل سے وہ بات جو یوسف نے کہی تھی شیطان
نے بھلا دی تھی کہ وہ اپنے بادشاہ سے حضرت ؑ کی بات نہ کہہ سکا

اسلئے حضرت یوسف قید خانہ میں سات برس رہے۔ بعضوں نے کہا ہے نو برس شب و روز عبادت کرتے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے اور درس دیتے تھے۔ اور زلیخا ان کے لئے غم و اندوہ میں رات دن پیچ و تاب کھاتی رہتی اور وہ پانچ عورتیں جو حضرت یوسف پر عاشق ہوئیں وے حضرت کیلئے دونوں وقت کھانا قید خانے میں بھیجا کرتیں حضرت کچھ کھا لیتے اور سب قیدیوں کو دے ڈالتے قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ملک ریان نے ایک شب خواب میں دیکھا تھا کہ سات گائیں فربہ موٹی انکو سات گائیں دُبلی نے کے کھا گئیں پھر سات بالیاں غلے کی ہری تازی دیکھیں کہ انکو سات گائیں دُبلی نے کے کھا گئیں بادشاہ نے متحیّر ہو کر اپنے نجومیوں کو بلا کر یہ ماجرا خواب کا بیان کیا سب نجومی اسکی تعبیر سے حیران رہے کہنے لگے یہ اُڑتے پھرنے کا خواب ہے اس کی تعبیر ہم نہیں مانتے بادشاہ حیران رہا کہ اسکی تعبیر کون کہہ سکیگا کس سے پوچھیں وہ ساقی غلام جو دونوں جوانوں میں سے بچا تھا بادشاہ کے پاس اسوقت حاضر تھا بعد مدت کے یوسف کی بات اوسکو یاد پڑی۔ تب اسنے اپنے بادشاہ سے کہا کہ اس خواب کی تعبیر ایک شخص کہہ سکتا ہے ایک دن ہم دونوں نے خواب دیکھے کہ جام شراب کا بھرتا ہوں خم سے پیالے میں اور طباخ نے دیکھا تھا سر پر اپنے روٹی کا خوان اور اڑتے جانور لے کے اسے کھاتے ہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر گذر چکا ہے۔ یوسف نام ایک شخص ہے۔ اس کے پاس ہمنے یہ بیان کیا اسنے خواب کی تعبیر جو کہی تھی سو ہاتھوں ہاتھ سچ پائی اگر حکم عالی ہو تو اسے بلاویں وہ خواب کی تعبیر کہہ سکتا ہے۔ تب حکم ہوا ساقی نے یوسف کے پاس جا کے بہت عذر خواہی کی کہ میں تمہاری بات بادشاہ کو کہنے بھول گیا تھا تب حضرت نے اس سے کہا کہ یہ چوک ہونا تمہارا یہ گردش تھی میری تقدیر میں اور یہی قید خانے میں رہنا تھا اسنے کہا کہ بعد مدت کے تمہاری مجھکو یاد آئی بزرگیاں تمہاری میں نے بادشاہ سے بیان کیں۔ بادشاہ نے خوش ہو کر مجھکو تمہارے پاس بھیجا اور کہا ہے کہ اس خواب کی تعبیر کہئے قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ

سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ٥

ترجمہ اور کہا بادشاہ نے میں نے خواب دیکھا سات گائیں موٹی اونکو کھاتی ہیں سات گائیں دبلی اور سات بالی ہری تازی اور دوسری سوکھی ہیں دربار والو تعبیر کہو مجھسے میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرنیوالے۔ بولے یہ اڑتے خواب ہیں ہمکو ان خوابوں کی تعبیر معلوم نہیں تب یوسف نے ساقی سے اس خواب کی تعبیر کہدی اور اسنے بادشاہ کو جاکر سنا دی کہا کہ سات برس جہان میں رزاقی رہیگی اور کھیتی خوب ہوگی بعدہٗ قحط عظیم ہوگا زراعت کم ہوگی لوگ دکھ اور اذیت اٹھاوینگے سارے لوگ اس خواب کی تعبیر سنکر حیرت میں آگئے پس ملک ریان نے کہا اسکی کیا تدبیر کیا چاہئے اے ساقی پھر اچھی طرح سے جاکے پوچھ آ پھر ساقی نے حضرت یوسف کے پاس جاکر پوچھا

قولہ تعالیٰ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۔ ترجمہ ساقی نے جاکر کہا اے یوسف سچی بات کہدے ہمکو اس خواب کی سات گائیں موٹی اونکو کھاتی ہیں سات گائیں دبلی اور سات بالی ہری اور دوسری سات بالی سوکھی کہو تو میں لیجاؤں لوگوں کے پاس شائد اونکو معلوم ہو تمہاری قدر تب حضرت یوسف نے کہا کہ سات برس کھیتی کروگے بعد اسکے سات برس قحط ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ٥ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ٥ ترجمہ کہا یوسف نے

تم کھیتی کروگے سات برس محنت سے پس جو کچھ کاٹو تم پس چھوڑ دو اوسکو بیچ بالوں اسکی کے مگر تھوڑا اس میں سے جو کھاؤ تم پھر آوینگے اس کے پیچھے سات برس سختی کے پھر کھاؤگے جو رکھا تمنے ان کیواسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے پھر آئیگا اس کے پیچھے ایک برس اس میں مینہ پاویں گے لوگ

اوراس میں نچوڑینگے یعنی رس نچوڑنا شراب سازوں کے واسطے کہا سات برس کا غلہ ذخیرہ بالیوں میں خوشوں میں رکھوا پا تا زمین میں گل نہ جاوے اور کیڑا نہ لگے سات برس تک قحط ہوگا جبتک پورا پڑے پس ساقی نے جو جو تعبیر خواب حضرت یوسف سے سنی ملک ریان کو سب جا کے سنادی اور مصر کے لوگ سُنکر حیرت میں آگئے تصدیق کی بادشاہ نے اسکی اور پسند کی کہ یہ شخص عقلمند دانا قابل وزارت کے ہے۔ بعدہ ساقی سے پوچھا کہ وہ شخص کیسا ہے۔ اور اطوار اسکے کیسے ہیں ساقی بولا وہ عقلمند صالح اور صفتیں اسکی بیان سے باہر ہیں عزیز نے اوسکو مالک ابن زعز سوداگر سے مول لیکر بطور غلام کے اپنے گھر رکھا ہے۔ بادشاہ نے پوچھا اسکو قید میں کیوں رکھا ہے بولا وہ شخص کہتا ہے کہ میں کسیکا غلام نہیں بھائیوں نے مجھے حسد اور دشمنی سے بیگناہ مالک بن زعز کے پاس لاکے بیچ ڈالا ہے۔ اور اسی طرح احوال یوسف کا بادشاہ کے پاس ساقی نے بیان کیا۔ بادشاہ نے یہ سُنکر بہت تاسف کیا اور قید خانہ کے امین اور داروغہ کو بلاکر پوچھا کہ یوسف کیسا آدمی ہے۔ اور خو خصلت اسکی کیسی ہے۔ تم جانتے ہو انہوں نے کہا ایسا جوان خوبصورت پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ دیکھنے میں نظر نہیں آیا وہ مثل ماہ شب چہار دہم کے شب و روز دعا و تسبیح و تہلیل و عبادت میں مشغول رہتا ہے اور تمام بندیونکو درس تدریس دیتا ہے اور لوگوں کی غمخواری کرتا ہے جتنی چیزیں اسکے کھانیکے لئے آتی ہیں سب محتاج اور فقیر کو دے ڈالتا ہے۔ وہ کچھ نہیں کھاتا اور کسیکو آزار نہیں دیتا ہے وہ پیغمبر زادہ کہلاتا ہے۔ تب بادشاہ نے پوچھا اسکا کھانا پینا کون دیتا ہے۔ کہاں سے آتا ہے وہ بولا کبھی زلیخا اور مصر کی فلانی پانچ عورتیں محبت سے مخفی بھیجتی ہیں لیکن وہ جوان قبول نہیں کرتا کچھ نہیں کھاتا معلوم ہوتا ہے کہ عزیز نے اوسکو بیگناہ عورت کی تہمت سے قید میں ڈالا ہے۔ تب بادشاہ نے کہا کہ عزیز کو بلاؤ جب عزیز حاضر ہوا اس سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس صالح نیک مرد کو تم نے کسلئے قید میں ڈالا ہے۔ ناحق مرد خدا کو ذیت دیتا ہے۔

اوسکو کہاں سے لایا وہ بولے حضور جانتے ہوں گے میں نے مالک بن زعر سوداگر سے مول کیا ہے۔ بیٹا کرکے رکھا تھا اور سارے گھر کا مالک و مختار کیا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ وہ میری خیانت کریگا اور میرے گھر میں بدنظر رکھیگا اس لئے میں نے اُس بارے میں پکڑ کے اُسے قید رکھا ہے بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ عزت واکرام سے یوسف ؑ کو گھوڑے پر سوار کرکے میرے پاس لاؤ تب ساقی نے بادشاہ کے فرمانے سے یوسف کے پاس جاکے جو جو باتیں بادشاہ اور عزیز مصر سے ہوئیں تھیں۔ ساری ان سے بیان کیں حضرت یوسف نے یہ سُنکر ساقی سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جاکے بولو بے رضا عزیز کے میں نہیں آسکتا ہوں اسکی رضا چاہیئے اور ان عورتوں سے پوچھنا چاہیئے کہ جنہوں نے مجھے دیکھکے بیہوش ہوکے لیموں تراشنے میں اپنے ہاتھ کاٹے تھے کہ میں گنہگار ہوں یا اور کوئی گنہگار ہے اس کی تحقیقات کیا چاہیئے بموجب فرمانے بادشاہ کے ساقی نے حضرت یوسف سے کہا اور یوسف نے جو کہا بادشاہ سے آکے بیان کیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ ترجمہ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میرے پاس پھر جب پہنچا اسکے پاس آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند کے پاس اور پوچھ اس سے کیا حقیقت ہے ان عورتوں کی جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تحقیق میرا رب تو فریب ان کا سب جانتا ہے۔ اور وہ عورتیں سب شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو قصہ کھول دیں کہ تقصیر کسکی ہے۔ پھر ساقی نے یوسف سے یہ ماجرا سنکر بادشاہ سے جاکے کہا بادشاہ نے زلیخا اور سب عورتوں کو بلاکر پوچھا قولہ تعالےٰ

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ترجمہ پوچھا بادشاہ نے اِن عورتوں سے کیا حقیقت ہے تمہاری جب تم نے پھسلایا یوسف کو اسکے جی سے بولیں حاش للہ ہمکو نہیں معلوم اسپر کچھ بُرائی بولی عورت عزیز کی اب کھلگئی ہے سچی بات میں نے

پھسلایا تھا اوسکو جی سے اور وہ سچا ہے۔ حضرت یوسف نے سب کا فریب دکھایا
اسواسطے کہ ایک کا تھا اور اسکی سب مددگار تھیں اور فریب والی کا نام نہ لیا حق
پرورش کا نگاہ رکھا بادشاہ نے ان عورتوں کو بلوا کے پوچھا کہ تمنے یوسف
کی خواہش کی تھی یا اُسنے تم سچ کہو وے بولیں کہ ہمنے کبھی ایسا حُسن نہ دیکھا تھا
جب اس لڑکے کو دیکھا تو ایکبارگی بیہوش ہو کر ہاتھ کاٹ ڈالے اور سچ ہے کہ ہمنے
اوسکو طلب کیا تھا وہ بیگناہ قید میں پڑا زلیخا نے جب دیکھا کہ حال اپنا
منکشف ہوتا ہے۔ تب بادشاہ سے کہنے لگی اے بادشاہ تم ان سے کیا پوچھتے ہو
جو کچھ خطا ہوئی ہے سو مجھ سے ہوئی ہے۔ جو شخص منکر ہوتا ہے تو حاکم اوس کو
گواہ سے ثابت کرتا ہے۔ میں تو آپ اقرار کرتی ہوں کہ یہ گناہ مجھ سے صادر ہوا
ہوا ہے۔ اور یوسف کو بیگناہ قید میں ڈالا میں اس کے عشق میں بیقرار ہوئی ہوں
اب مجھکو چاہئے سو کیجے سزاوار ہوں اسکی یہ الحاح وزاری سن کے لوگ متعجّب
ہو رہے۔ اور سب کے سب آنسو ڈبڈبا کے رہگئے اور عزیز نے یہ حال زلیخا کا
دیکھکر شرمندہ ہو کر اسے چھوڑ دیا چند روز اسی غم میں رہا بعدہٗ انتقال فرمایا
بادشاہ یوسف کیلئے مضطرب ہوا اور فرمایا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ جب
یُوسف آئے بادشاہ نے بہت عزّت سے بٹھایا اور وہ سارا حال عزیز کا سُنادیا
یُوسف نے کہا کہ مینے جو کہا کچھ عزیز کے شرمندہ کرنے کیلئے نہیں کہا میرا
مطلب یہ تھا کہ اسکو معلوم ہو کہ مجھ سے خیانت نہیں ہوئی ہے قولہ تعالے ذٰلِكَ
لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ ترجمہ کہا یوسف
نے یہ تحقیقات اسواسطے کی ہے تاکہ جانے خاوند اسکا عزیز یہ کہ مینے خیانت نہیں کی
اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہیں مطلب کو پہنچاتا خیانت کرنیوالونکو خبر ہے کہ جسوقت یوسف
نے کہا کہ میں بیگناہ ہوں خیانت نہیں کی اسوقت جبرئیل وہاں تھے اور کہا کہ یا یوسف اذ ھمّت
اے یوسف کیا تو نے قصد نہیں کیا تھا حضرت اس بات سے بہت نادم ہوئے اور آبدیدہ ہو کے کہنے لگے
قولہ تعالیٰ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىْ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ نہیں پاک کہتا میں اپنی جان کو تحقیق البتہ جی حکم کرنے والا ہے۔ساتھ بُرائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہے مہربان راویوں نے روایت کی ہے۔کہ ملک ریّان نے حضرت یوسف کیساتھ چالیس زبان میں بات کی تھی سب جواب اسکا حاضر دیا تھا تب بادشاہ نے عزیز کو کہا کہ اسکو میں نے تمسے امین

اور گویا صاحب مرتبہ زیادہ پایا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ترجمہ پھر باتیں کیں اسنے کہا تحقیق تو آج نزدیک ہمارے مرتبہ والا ہے پس اب عزیز کا علاقہ سرکار سے موقوف ہوا اور یوسف کو اپنے پاس رکھا بادشاہ نے حضرت یوسف کو کہا میں تمکو خدمت وزارت کی دونگا آپ نے کہا میں وزارت نہیں مانگتا۔کیونکہ لوگوں کی خبر گیری مجھ سے نہ ہوسکیگی پھر بادشاہ بولا کہ عزیز کا کام تمکو دونگا وہ بولے نہیں۔کیونکہ حق عزیز کا مجھ پر بہت ہے وہ اپنے کام پر قایم مقام رہے کیونکہ اس کا کام لینا مجھے نہایت بدنامی ہے۔پھر بادشاہ بولا تم کیا چاہتے ہو وہ بولے کہ مجھکو سارے ملک کے اناج وغلہ کا مختار کردو تو بخوبی کام اسکا انجام مجھسے ہوسکیگا تب سرکار کا بھی کام آسان ہوگا اور رعایا کا بھی کام آسان ہوگا اور رعایا کا بھی عدل وفلاح ہوویگا۔اس کام سے حضرت کی یہ غرض تھی کہ اس زمانے میں جو بادشاہ رعیّت پر ظلم کرتا تو آدھا حصّہ غلے کا رعیّت سے لیتا اس لئے حضرت یوسف نے بادشاہ سے سارے غلے کی مختاری مانگی تاکہ رعیّتوں پر نظر عدل کی کریں۔تب بادشاہ نے انکو اس کام پر مقرر کیا اس سے تمام خلق خوش اور راضی ہوئی اور غلہ بہت جمع کیا جب سال تمام ہوا بادشاہ ان کے نیک اطوار دیکھکے خوش ہوا اور رعیّت پروری بھی معلوم کی تب بادشاہ نے اپنا تاج شاہی انکے سر پر رکھدیا اور تلوار اپنی کمر سے کھولکر انکی کمر میں باندھی اور تخت مرصع زرو یاقوت سے جڑا ہوا کہ طول اسکا تینس۳۳ گز اور عرض اسکا دس گز تھا لباس زرق برق بیش قیمت کا انکو پہنا کے اسی تخت پر بٹھایا اسوقت چہرہ مبارک انکا ایسا ہوا کہ مانند شمع روشن کے چمکتا تھا جو شخص انکی طرف نظر کرتا تو بانند آئینے

کے چہرہ اپنا اس میں نظر آتا اور حضرت کے چہرے کی لطافت وصفائی اسقدر تھی کہ اسے دیکھکر آفتاب شرمندہ ہوتا تھا اور جملہ ارکان دولت اور اعیان سلطنت بادشاہ کے انکی خدمت میں حاضر رہتے اور تمام کاروبار مصر کا انکو سپرد ہوا اور سارے مصر میں انکا سکہ جاری ہوا اور بعد فوت عزیز کے تمام خزائن اسکے حضرت یوسف کی ملک میں آگئے اور بادشاہ نے سلطنت سے ہاتھ اٹھا کر خانہ نشین ہوا بادشاہ نے انکو والی کیا تب حضرت نے تمام غلہ و اناج مصر میں لا کے جمع کیا۔ القصہ وہ سات برس گذرے بعدہ جبرئیل نے آکے خوشخبری دی کہ فلانی شب فلانی گھڑی میں قحط نازل ہوگا حضرت یوسف یہ سنکے انتظار میں اسی شب کے رہے جب وہ وقت پہنچا تب سب کو فرمادیا کہ اناج غلہ سب میرے پاس لاکر موجود کرو کیونکہ گرسنگی خلق پر آپہنچی ہے۔ جب قحط کی مصیبت نازل ہوئی تب خلائق شہر کی بادشاہ مصر کے پاس آکر حاضر ہوئی فریاد کرنے لگی الجوع الجوع یہ خبر حضرت یوسف کو پہنچی کہ خلائق بھوک سے تکلیف پاتے ہیں اور عاجز ہوئے ہیں تب وہ غلہ جو جمع کیا تھا سو سب بانٹنے لگے تب لوگونکو کچھ خاطر تسلی ہوئی اور جان آئی اور جب قحط ہوا زلیخا آہ وزاری کرنے لگی یوسف کا نام جو شخص زلیخا کے پاس لیتا انعام واکرام دیکر اوسکو رخصت کرتی بہت روپے دیتی جتنی دولت تھی سب انکی راہ میں لٹا دیتی یہانتک کہ محتاج فقیرنی ہوئی اور شب وروز یوسف کیلئے روتے روتے بڑھیا ضعیف ہوگئی اور دونوں آنکھونکی روشنی جاتی رہی آخر چلنے سے معذور ہوگئی ہر روز اوسکو لونڈیاں محافے میں رکھکے برسر راہ یوسف کھڑی رہتیں تاکہ خاکپائے یوسف علیہ السلام کے گھوڑیکی توتیائے چشم اسکی کاکریں چند روز آتش فراق میں اسطرح جلتے گذرے یوسف کی حشمت ودبدبہ بادشاہی کا اسقدر تھا کہ جبوقت حضرت گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتے تو چالیس ہزار جوان سلح پوش اور چار ہزار جوان کمربند زریں اور ایکہزار صاحب ہوشمند ہمراہ چلتے خبر ہے کہ ایکدن حضرت یوسف سوار ہوکر سیر کرتے ہوئے مرضی الٰہی سے اسی راہ میں جا پڑے کہ جسجا پر زلیخا تھی لونڈیاں نے انکو دیکھکر زلیخا کو جاکر خبر دی کہ

اے زلیخا یوسف یہاں آموجود ہوا ہے بمجرد سنتے ہی زلیخا بے تحاشا دوڑی آئی یوسف کو پکارنے لگی اے کریم بن کریم ذرا ٹھیر جا قصۂ اندوہ اس ضعیفہ کا سن جا حضرت نے یہ سنتے ہی وہیں گھوڑے کو کھڑا کیا اور بولے اے زلیخا یہ کیا ہے حال تیرا کہاں ہے وہ حسن و جمال خوبی تیری بولی کہ تیرے عشق نے سب برباد کر دیا حضرت نے فرمایا ہنوز وہی عشق تیرا موجود ہے وہ بولی کے ہاتھ کا چابک میرے منہ کے پاس لاکے ذرا دیکھ حضرت نے ہاتھ اپنا دراز کیا تب زلیخا نے ایسی ایک آہ آتشین دل سوزاں سے چھوڑی کہ اس سے چابک حضرت کے ہاتھ کا گرم ہو گیا مارے تپش کے حضرت نے چابک اپنے ہاتھ سے زمین پر چھوڑ دیا زلیخا بولی اے یوسف آج چالیس برس ہوئے یہ شعلہ آتش میرے دل پر چلتا ہے۔ تیرے عشق میں جل گئی ہوں دیکھ ذرا شعلہ آتش میرے دل کا تجھے برداشت نہ ہوا چابک زمین پر ڈالدیا میں کیونکہ تیرے لئے شب و روز یہ پیچ و تاب کھاتی رہی ہوں یوسف یہ حال تباہ زلیخا کا دیکھکر اُتر پڑے اور زمین پر بیٹھکر بولے اے زلیخا تو میرے خدا پر ایمان لا بمجرد کہتے ہی زلیخا دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت نے فرمایا اے زلیخا تو مجھ سے کیا مانگتی ہے۔ وہ بولی کہ خدا کی درگاہ میں میرے لئے وہ دعا مانگو کہ وہی جمال و جوانی اور بینائی چشم کی پھر مجھکو عنایت ہو تو باقی عمر اپنی تیری خدمت میں صرف کروں اور خدا کی عبادت میں مصروف رہوں یہ سُنکر حضرت یوسف نے اپنے سر کو نیچا کر لیا اور تامل میں رہے۔ اسیوقت وحی نازل ہوئی اے یوسف تو کیا مانگتا ہے۔ مانگ تیری دعا قبول ہے تب یوسف نے دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کر کے سجدے میں آ گئے اور دعا مانگی ہنوز سر سجدے سے نہ اٹھایا تھا زلیخا نے آواز دی کہ اے یوسف سر اٹھا سجدے سے جو چاہا تو نے سو حاصل ہوا تب حضرت نے سر سجدے سے اٹھا کر زلیخا کی طرف نگاہ کی دیکھا صورت جوانی اور بینائی چشم اس دم اُسی خدا نے عنایت کی ہے زلیخا نے جب اپنی صورت کو دیکھا شکر خدا کا بجا لائی اور ترقی ایمان کی ہوئی بعدہٗ حضرت یوسف کی طرف کچھ خیال نہ کیا چلی گئی حضرت پیچھے سے فرمانے لگے اے زلیخا تم کہاں جاتی ہو

مجھے چھوڑ کر وہ بولی کہ جس نے یہ شکل و صورت و بینائی چشم کی مجھکو بخشی ہے۔ اوسکو
چھوڑ کے ناحق یوسف کے پیچھے کیوں اپنے کو برباد کروں چاہیئے کہ اسی پر خیال کروں
کہتے ہیں کہ یوسف نے زلیخا پر بہت خواہش کی مگر وہ بھاگتی رہی غیب سے آواز آئی اے
یوسف صبر کر جلدی مت کر بعدہٗ زلیخا غم خانے میں جا بیٹھی اور یوسف نے خواستگاری
میں اس کی لوگوں کو بھیجا وہ قبول نہیں کرتی تھی چالیس دن یونہی گذرے کہتے ہیں کہ
اس چالیس دن کے اندر یوسف نے اتنا درد زلیخا کیلئے کھینچا کہ زلیخا نے چالیس برس
میں بھی ایسا نہ اٹھایا تھا ملک ریّان نے زلیخا کے پاس پیغام بھیجا تھا اور لوگ اوسکو
جا کے وعظ و نصیحت کرتے بعدہ اسنے نکاح قبول کیا جیسا کہ زفاف کو سلاطین اور ملوک
کا رسم شرعی ہوتا ہے سو ویسا ہی زفاف کتخدائی ہوا اور زلیخا کو دوشیزہ پایا یعنی باکرہ
پایا اور بعد مدت کے حضرت نے زلیخا سے حال گذشتہ کو پوچھا وہ بولی عزیز مرد ضعیف تھا
اور میں اوسوقت جوان تھی جو کام کہ زن و شوہر میں ہوتا ہے سو میرے اور عزیز کے بیچ میں
نہ تھا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یوسف کے لئے زلیخا کو رکھا
تھا اس لئے ایک شیطان تھا کہ اللہ کے حکم سے عزیز اور زلیخا کے درمیان میں سو رہتا
عزیز کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زلیخا ہے اور کچھ نہیں کر سکتا پس یوسف اور زلیخا
دونوں نے ملکر گھر کیا ان سے دو لڑکے پیدا ہوئے ملک ریّان جب بوڑھا ہوا تمام
کاروبار بادشاہی کا یوسف کو دیکر گوشہ اختیار کیا یوسف خلق اللہ کی پرورش کرنے
لگے بقدر حاجتوں کے غلہ رعیتوں کے ہاتھ بیچتے اور صدقہ فقرا اور محتاجوں کو دیتے۔ بعد
مدت کے قحط سالی آئی یہانتک کہ ایک من غلہ کا نرخ دو دینار ہوا اور تمامی نواح
و اطراف سے مصر کی خلق اللہ کے جمع ہوئی تب اہل مصر مجتمع ہو کر کہنے لگے کہ
غلہ سب غیروں کے ہاتھ نہ بیچا چاہیئے۔ کہ ہم بھوکے مرینگے حضرت یوسف ؑ نے
فرمایا کہ تمام خلق اللہ کا اسمیں حق ہے نہ دینگے تو لوگ محتاج رہینگے انکو دینا
لازم ہے۔ محروم رکھنا گناہ ہے ان کے پاس اگر بیچونگا۔ تو تمام بھوکے
مرجائینگے تب بقدر حاجت کے بیچتے۔ یہاں تک کہ سارے ملک

ملک میں کسی کے ہاتھ پیسہ درم و دینار نہ رہا۔ اور یوسف کے خزانے میں تمام داخل
ہوا جب دوسرا سال آیا تمام مواشی لوگوں نکے بعوض غلے کے حضرت کے پاس بک
گئے۔ اور تیسرے سال میں تمام لونڈی باندی بعوض غلے کے یوسف کو لاکے سب
حوالے کیں اور چوتھے سال میں کپڑے بتا تا جو کچھ تھا حضرت کے پاس بیچ کھایا
اور پانچویں سال میں جو عقار زمینیں تھیں بیچ ڈالی اور چھٹے سال میں لوگوں نے اپنے
بیٹا بیٹی کو بعوض غلے کے حضرت کو ہبہ کیا اور ساتویں سال میں لوگوں نے اپنی ذات
کو حضرت کے پاس اجرت میں دیا کوئی آدمی ایک ملک میں باقی نہ رہا کہ تمام نوکر چاکر
خدمتگار لونڈی باندی حضرت کے ہو نہ گئے۔ خلائق تمام تعجب میں رہی کہ
کبھی ایسا بڑا بادشاہ ہمنے نہ دیکھا اور نہ سُنا یوسف نے جب خلق اللہ کو غریب
وناچار دیکھا تب ریّان بن ولید سے کہا کہ شکر اس خدا کو ہے کہ اس نے
مجھکو کیا کیا نعمتیں بخشی ہیں اگر ہر بال کے منہ میں سو زبان ہوں تو بھی شکر نعمت
کا اس کے ادا نہ ہوسکیگا ریّان بن ولید نے کہا کہ حق ہے جو آپ فرماتے ہیں حضور کی
جو مرضی مبارک میں آوے وہی کام خلق اللہ کے حق کریں تب حضرت نے فرمایا
کہ میں نے اہل مصر کو خدا کی راہ پر آزاد کیا۔ اور تمام مال و اسباب جسکا تھا اسکو دے
والا خبر ہے کہ یوسف علیہ السلام زمانہ قحط میں ہرگز کھانا سیر ہوکر نہیں کھاتے تھے
خلق اللہ کی موافقت کرتے لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں نہیں آسودہ ہوکر کھاتے
بھوکے کیوں رہتے ہیں کہ آپ کے ملک مصر میں انبار و خزانہ اتنا ہے۔ حضرت
نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں اگر میں سیر ہوکر کھاؤں تو بھوکے پیاسے کو بھول جاؤں
یہ کام سرداروں کا نہیں ہے آیندہ خدا کو کیا جواب دونگا جب ساتواں سال تمام
ہوا چالیس دن باقی رہے۔ اور کچھ اناج و غلہ مصر میں باقی نہ رہا لوگ مارے بھوک کے یوسف
کے پاس آکے ملتجی ہوئے حضرت لوگوں نکے حال کو دیکھکے بہت متردد ہوئے آدھی رات کو
اٹھکر خدا کی درگاہ میں تضرع و زاری کی اے رب العٰلمین تیرے بندے مارے بھوک
کے مرے جاتے ہیں اگر تو رحم نہ کرے گا۔ تو ہر آئینہ ہلاک ہو جائینگے۔ تب

خدا کا رحم ہوا آواز آئی اے یوسف تو میرا پیارا ہے۔ غم مت کر کہ تیری صورت کو لوگونکی
غذا کرونگا تیری صورت وجمال دیکھ کر لوگ آسودہ ہونگے پس بحکم الٰہی یوسف ؑ
میدان میں جا کے لوگو نکو بلا کے اپنے چہرۂ مبارک سے برقعہ اٹھا کے سبکو دکھلانے لگے
حضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھتے ہی اللہ کے فضل وکرم سے لوگونکی بھوک پیاس
جاتی رہی اور کھانیکی حاجت نہ ہوئی چالیس دن کا قحط اسی طرحسے کٹ گیا بعدہٗ
آٹھویں سال میں اللہ کے فضل سے کھیتی بہت ہوئی اناج بیشمار پیدا ہوا خلایق
نے قحط کی بلا سے نجات پائی اور روایت ہے کہ ایک لڑکا اندھا مادر زاد اسکو
حضرت یوسف کے پاس لائے۔ تاکہ دعا کریں کہ اسکی آنکھیں اچھی ہوجاویں تب
حضرت نے اپنا برقعہ چہرہ مبارک سے اٹھا کے نور روشن اپنا دکھا دیا تو خدا کے
فضل وکرم سے آنکھیں اسکی اچھی ہوگئیں راویوں نے یوں روایت کی ہے کہ
ملک مصر اور شام میں جب قحط پھیلگیا کسی ملک میں اناج وغلہ باقی نہ رہا تھا
سوائے یوسف کے انبار میں تب تمام مخلوق اطرافونکی غلہ کیلئے مصر میں جاتی تھی
اور غلہ لے آتی حضرت یعقوب بھی اسی قحط سالی میں گرفتار تھے تب اپنے بیٹوں
سے کہا کہ تم بھی مصر میں جا کے عزیز مصر سے اناج وغلہ جو پاؤ خرید کر کے لے آؤ تب
حضرت کے فرمانیسے دس بھائی گئے بنیامین کو حضرت یعقوب نے اپنے پاس خاطر
جمع کیلئے رکھا ان کے پاس جو کچھ مال ومتاع پشمینہ تھا شتر پر لاد کے مصر چلے

جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ
لَهٗ مُنْكِرُونَ ۝ ترجمہ۔ اور آئے بھائی یوسف کے پھر داخل ہوئے اسکے پاس تو
اسنے پہچانا انکو اور انھوں نے نہیں پہچانا حضرت یوسف جب ملک مصر کے مختار ہوئے
خواب کے موافق سات برس تک خوب آبادی کی اور ملکون کا اناج بھرتے اور جمع کرتے
گئے پھر سات برس کے قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھکر بکوایا اپنے ملک والوں اور پردیسیونکو برابر مگر
پردیسیونکو ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ نہ دیتے اسمیں تمام خلائق قحط سے بچی اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف
خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہو یکنگ انکے بھائی سب آئے خریدنے کو خبر میں آیا ہے حضرت

نے فرمایا انہوں کو میرے پاس لاؤ جب بھائی یوسفؑ کے پاس آئے حضرت نے
اپنے بھائیوں کو پہچانا بعضوں نے کہا ہے۔ کہ جب بھائی سب انکے پاس گئے انہوں
نے پردے سے پہچانا اور بھائیوں نے نہیں پہچانا اور بعضوں نے روایت کی ہے
کہ حضرت یوسف بادشاہی ٹوپی سر پر رکھ کے اور لباس شہانہ پہنکر طوق زرین
گردن میں ڈال کے تخت پر بیٹھے تھے اسلئے انکو بھائیوں نے نہیں پہچانا اور محققوں
نے کہا ہے کہ انہوں نے یوسف پر ظلم کیا تھا اور ظالموں کے دل سیاہ ہوتے
ہیں اسلئے حضرت کو نہ پہچانا جب یوسف نے انکی طرف دیکھا زبان عبری میں
بات چیت کرنے لگے جب حضرت نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کیا
کام کرتے ہو تمہاری شکل سے مجھکو پیار معلوم ہوتا ہے وے بولے ہم کنعان سے
آئے ہیں ہمیشہ ہمارا شبانی ہے چونکہ ہماری ولایت میں قحط ہوا اسلئے اناج خریدنے
کو ہم یہاں آئے ہیں یوسف نے فرمایا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ تم جاسوس ہو شہر
میں جاسوسی کو آئے ہو یہاں کا حال دریافت کر کے میرے دشمنوں کو خبر دوگے
وے بولے ہم دس بھائی ایک باپ سے ہیں ہمارا یہ کام نہیں باپ ہمارے پیغمبر
ہیں نام ان کا یعقوب ہے پھر حضرت یوسف نے پوچھا کہ تم سب کے بھائی
ہو وے بولے ہم بارہ بھائی تھے ایک باپ سے اور ایک ہمسے چھوٹا تھا ایک دن
ہمارے ساتھ بکری چرانے کو میدان میں گیا تھا ہمسے جدا ہو کے ایک کنارے
پر صحرا کے بکری چرانے لگا ہم سب اس سے غافل رہے۔ بھیڑیا اسے کھا گیا
اور اسکا ایک سگا بھائی ہے۔ ایک بطن سے اسکو باپ نے اپنے پاس رکھا ہے
واسطے تشفی خاطر کے کیونکہ اکیلا ہے۔ حضرت یوسف نے فرمایا تمہاری اس
بات کی کیا سند ہے جو تم کہتے ہو گواہ کون ہے وے بولے اے عزیز اس شہر میں
ہم بعید الوطن مسافر ہیں کوئی ہمکو نہیں پہچانتا اسکا ثبوت کیونکر دینگے حضرت نے کہا اگر
تمہارے گواہ نہیں ہیں تو جو بھائی تمہارے باپ کے پاس ہے اسے لے آؤ تو ہم جانینگے تم سب سچے ہو
بولے اسے باپ نہیں چھوڑینگے نظر سے اپنے بہت اچھا ہم باپ سے کہینگے کوشش کرینگے ہو سکیگا تو لاوینگے

حضرت نے کہا تم سب جاؤ ایک تمہارا یہاں قید رہے۔ تم اسے جاکے لاؤ تب
سبھوں نے آپسمیں ردّ و بدل کی کہ یہاں کون رہیگا تب سب کے نام سے قرعہ
ڈالا شمعون کے نام پر نکلا وہ یہاں یوسف کے پاس قید رہا تب یوسف نے فرمایا
کہ اناج ایک ایک شتر کا بوجھ دیکر رخصت کرو اور قیمت اناج کی ان کو پھیر دو تب
ملازمان بادشاہ نے ایسا ہی کیا پس انکو حضرت نے فرمایا اگر تم اپنے چھوٹے
بھائی کو اب کی دفعہ لاؤگے تو اور بھی اناج تمکو ایک ایک شتر کا بوجھ زیادہ
دونگا خبر ہے جو مال کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی لائے تھے اناج خریدنے کو سو مال
حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کو پھیر دیا کہ اسواسطے کہ معلوم تھا انکو کہ باپ کے پاس
سوائے اتنے مال کے اور کچھ نہیں "تاکہ انہوں کو دوبارہ بھیجے اور ایک روایت ہے
کہ مال بھائیوں کو اسلئے پھیر دیا۔ تاکہ باپ معلوم کریں کہ میرا مال پھیر دینا یہ
کا کسیکا نہیں مگر یوسف کا کام ہے۔ پس شمعون کا مقید رہنا کچھ مضایقہ نہیں
یہ سمجھ بوجھکر پھر بیٹوں کو بھیجیں خبر ہے کہ جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیکھا دلمیں
چاہا کہ انکو کچھ سزا دیں اسوقت جناب باری سے آواز آئی کہ اے یوسف اگر اپنے
بھائیوں سے تو مکافات لیگا تو ان میں اور تجھ میں کیا فرق رہیگا بلکہ عفو کرنا موجب
حسنات کا ہے تو اپنے کو نسے چہامت پہچان دے تاکہ تجھ سے شرمندہ ہوکر اپنی حاجات
سے محروم نجاویں اور بزرگوں کو نہ چاہیئے کہ محتاجوں کو اپنے در سے محروم رکھیں پس جانے
دے تیرے در پر محتاج آئے ہیں خوش ہوکر رخصت کر تب یوسف نے بموجب
خطاب الٰہی کے اپنے بھائیوں سے کچھ مواخذہ نہ کیا اور اپنے پاس بلاکر انسے پوچھا
کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو بولے ہم کنعان سے آئے ہیں پیغمبر
یعقوب کے بیٹے ہیں حضرت یوسف نے پوچھا تمہارے باپ بقید حیات ہیں
بولے ہیں پوچھا کس شغل میں ہیں بولے سوائے عبادت کے اور کچھ کام نہیں کرتے ادنکو اللہ
نے پیغمبری دی ہے کنعان کی وہ بہت ضعیف اور آنکھوں سے معذور ہیں حضرت یوسف نے
پوچھا کہ کیوں ایسا ہوا ہے وے بولے ایک بیٹا انکا تھا کہ انکو اسے خوب چاہتے تھے

نام اسکا یوسف تھا۔ نہایت حسین ایک لحظہ نظروں سے اپنی جدا نہ کرتے تھے اللہ کی مرضی ہوئی اوسکو بھیڑیا کھا گیا اسلئے اتنا روئے کہ آنکھیں انکی جاتی رہیں یوسف نے کہا کہ تم اتنے بیٹے رکھتے ہوئے کیوں ایک کیلئے ایسا حال ہوا اوے بولے ایک اور بھی سکا بھائی بنیامین اور چھ بھینین موجود ہیں لیکن یوسف سب سے خوبصورت تھے انکے لئے شب و روز روتے روتے آنکھیں اپنی کھودیں ایک مکان شہر کے باہر بناکر نام اسکا بیت الاحزان رکھا اس میں عبادت کرتے اور رات دن روتے ہیں انکے مارے ہماری خوشی ناخوشی ہوئی پھر حضرت یوسف نے پوچھا شائد وہ ہنر میں تمسے زیادہ تھا وے بولے نہیں حسن میں زیادہ تھا دانائی اور عقلمندی میں بھی سب سے تیز تھا غرض صفتیں اسکی بیان سے باہر ہیں یہ سنکر یوسف نے اپنے دلمیں سوچا کہ انہوں کو اسوقت معاف کیا چاہیئے اگرچہ انہوں نے مجھکو ستایا اور ظلم کیا ہے مگر یہ جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اپنے خدمتگاروں غلاموں کو کہدیا کہ یہ بیچارے مسافر بعید الوطن غریب اس ملک میں کبھی نہیں آئے۔ انکو میرے پاس لادو جگہ دو اور اچھی طرح سے کھانا لطیف پاکیزہ کھلایا کرو جب تک اس شہر میں رہیں اور پوشاک اچھی اچھی نفیس پہننے کو دو اور دوسرے دن حضرت نے انہوں کو بلواکے پوچھا کہ تم اس شہر میں کیوں آئے انہوں نے کہا کہ ہمارے شہر میں قحط ہوا ہے ہمنے سنا ہے کہ مصر میں آپ کی سرکار میں اناج سستا بکتا ہے۔ خریدنے کو آئے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم کیا مال لائے ہو اناج لینے کو حاضر کرو تب لائے قیمت منقطع ہوئی قسم پشمینہ وغیرہ قیمت اسکی دوسو دینار کی ٹھہری مگر وہ مال قابل لینے کے نہ تھا کہ اسے خرید کریں یوسف نے انسے کہا کہ اگرچہ مال تمہارا لائق ہمارے لینے کے نہیں ہے پھر بھی ہمنے تمکو اس کے عوض اناج دیا چنانچہ اس آیت سے ثابت ہے فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ ترجمہ پھر جب داخل ہوئے اسکے پاس بولے اے عزیز پڑی ہے ہمپر اور ہمارے گھر پر سختی اور لائے ہیں ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہم کو بھر تی

یعنی میان اور خیرات کر ہمپر اللہ تعالےٰ بدلہ دیتاہے خیرات کرنے والونکو پس یوسفؑ
نے بھائیونکو کئی دن کھلا پلا کے ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دیکر رخصت کیا اور فرمایا
اگرچہ مال تمہارا دوسو دینار کے قابل نہ تھا تو بھی ہمنے تمکو گیہوں دیا ابکی دفعہ
جو آؤگے تو اپنے چھوٹے بھائی کو لے آئیو تو اور بھی ہم ایک ایک شتر کا
بوجھ دیکے تمکو خوش کرینگے اور اہل مصر سے کسیکو ہمنے اسقدر گیہوں نہیں دیا
سوائے تمہارے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي
بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي
بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ ترجمہ اور جب تیار کردیا انکو انکا اسباب
کہا لے آئیو میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہے باپکیطرف سے کیا نہیں دیکھتے ہو تم
کہ میں پورا میان دیتا ہوں اور میں بہتر اتارنے والا ہوں سب سے (حضرت یوسف کا
چھوٹا سگا بھائی تھا اوسکو بلوایا حضرت یوسف نے کہا) اگر تم اوسکو نہ لاؤگے میرے پاس
تو میان نہیں تمہارے لئے اور میرے پاس نہ آئیو یہی یوسف نے قول کر لے اپنے بھائیوں کو
رخصت کیا اور وے بولے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ
وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ ترجمہ کہا انہوں نے ہم خواہش کرینگے اس کی باپ سے اس کے
اور البتہ ہمکو کرنا ہے پس یوسف نے اپنے ملازموں کو یہ کہدیا کہ انکی پونجی جو دوسو دینار
کی قیمت ہے ان کے بوجھوں میں لیجاکر رکھدو تب یہودا کے اونٹ کے بوجھ میں
چھپا کر رکھدیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ترجمہ
اور کہدیا خدمتگار ونکو اپنے رکھدو انکی پونجی انکے بوجھوں میں شاید اسکو پہچانیں
جب پھر کر جاویں اپنے گھر شاید وے پھر آویں یعنی جو قیمت وے لائے تھے سو
چھپا کر اونکے اونٹونکے بوجھوں میں ڈالدی احسان کر کر مروی ہے کہ یوسف نے جب
بھائیوں پر بہت مہربانی کی دینے لینے سے تب یہودا کو کمال یقین ہوا کہ یوسف ہے کیونکہ ہمکو کھلانا
پلانا اور اتنی خاطر کرنا اور باپ کا احوال پوچھنا سوائے یوسف کے یہ اور کوئی نہیں ہے اور بول

چال آواز بھی اسیطرح ہے اور اگر یوسف مر نہ ہو تو اغلب کوئی ہمارے خاندان میں سے یا اہل بیت سے ہوگا انکے بھائیوں نے کہا اگر یوسف ہے تو مملکت اسکو یہاں کی کسطرح ملی ہے۔ اور یہ مرتبہ اور یہ دولت و لشکر کہاں سے پایا۔ کیا یوسف اب تک جیتا ہے۔ مر گیا ہوگا اگر یوسف ہوتا تو یہ سلوک ہمارے ساتھ کاہے کو کرتا بلکہ وہ ہمسے اپنی مکافات لیتا ہوا بولا اگر یوسف نہ ہوتا بنیامین کو کیوں طلب کرتا البتہ میں جو کہتا ہوں یہی سچ ہے یوسف ہی ہے اسکے بھائیوں نے یہ غور نہ کیا یوسف سے رخصت ہو کر مصر سے نکلگئے اور کنعان میں جا پہنچے یعقوب اور کنعانی سب خوش ہوئے حضرت یعقوب نے فرمایا اے بیٹو احوال مصر کا اور حقیقت سفر کی جو تمپر بیتی ہے سو بیان کرو تب انہوں نے احوال راہ کا اور مہربانی اور ضیافت کرنی عزیز کی یعنی یوسف کی ساری بیان کی پھر پوچھا کہ کہو تو یوسف کی خبر کہیں ملی ہے انہوں نے کہا کہ تعجب ہے اے باپ یوسف ؑ کو بھیڑیا کب کھا گیا بہت دن گذرے ہیں اب کس سے پوچھیں یہ کہاں کی بات ہے آپ جو فرماتے ہیں اور بولے اے باپ عزیز مصر بنیامین کو دیکھنا چاہتا ہے اوسکو لیجانیسے وہاں اور ایک ایک شتر کا بوجھ گیہوں ہمکو زیادہ دینگے اور خوش کرینگے اگر اسکو نہ لیجاوینگے تو کچھ نہیں ملیگا اس بات کو سُنکر یعقوب نے اپنے دلمیں سوچا کہ وہاں میرا یوسف ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو بنیامین کو کیوں دیکھنا چاہتا بنیامین سے اوسکو کیا مطلب ہے۔ دے بولے ہماری شکایں دیکھکر خوش ہو کر بنیامین کو دیکھنے کا شوق ہوا چونکہ وہ ہمسے چھوٹے ہیں بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ترجمہ پس جب پھرے طرف باپ اپنے کے کہا انہوں نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہمسے پیمان پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو ہمارے پیمان کر لاویں ہم اور ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہیں کہا یعقوب نے میں کیا اعتبار کروں تمہارا اسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اسکے بھائی پر پہلے

سو اللہ بہتر نگہبان ہے۔ اور سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے جب باپ کے پاس آئے
اسباب اپنا کھولا پایا اپنا مال قولہ تعالیٰ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ قَالُوْا
يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ
بَعِيْرٍ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ٥ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ
بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ الآیۃ ترجمہ اور جب کھولا انہوں نے اسباب اپنا پائی پونجی اپنی پھیری گئی طرف انہوں کے کہا انہوں نے اے باپ ہمارے کیا چاہیں ہم یہ ہے پونجی ہماری پھیری گئی طرف ہمارے اور اناج لاوینگے واسطے لوگوں کے اپنے اور محافظت کرینگے ہم بھائی اپنے کی اور زیادہ لاوینگے ہم میان ایک اونٹ کا یہ میان ہے آسان یعقوب نے کہا کہ ہرگز نہ بھیجونگا اوسکو مگر کہ گھیرے جاؤ تم سارے ساتھ تمہارے یہان تک کہ دو میرے تئیں قول اللہ کا البتہ لے آؤ گے تم میرے پاس پس جب دیا انہوں نے اونکو عہد اپنا کہا اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم وہ کارساز ہے۔ جب عہد کیا سب نے اور قسم کھائی تب یعقوب نے فرمایا کہ خدا حافظ ہے۔ تمپر ارشاد ہے تمہارے قول پر اور خبر ہے کہ یعقوب نے جب پونجی اپنی پھر پائی بوجھوں میں شتر کے جو مال بھیجا تھا اناج کے لئے مصر میں پس حضرت کو کمال یقین ہوا کہ یوسف ہے مصر میں اگر یہ معلوم نہ ہوتا تو بنیامین کو بیٹونکے ساتھ مصر میں کیوں بھیجتے پس جو اناج مصر سے آیا تھا آدھا اسکا اپنے خویش واقربا کو دیا آدھا ملک شام میں بھیجا بعدہٗ بنیامین ع کو بیٹونکے ہمراہ کردیا اور انہوں کو وصیت کی کہ تمام ایکبارگی ایک ہی دروازے سے مصر کے مت جائیو سب متفرق ہوکر جائیو مبادا کسی کی چشم بد تمپر پڑے اور جو پونجی وہاں سے شتر کے بوجھ میں پھر آئی ہے یہ تم لیجا کے دیجیو شائد متاع بھول کے بوجھ میں آئی ہو یہ صاحب اناج کی ہے تمہیں رکھنا حلال نہیں یہ وصیت کی اور کہا کہ تمکو خدا پر سونپا توکلت علی اللہ کہکر رونے لگے اور اہل کنعان بھی آپکے رونے سے سب گریہ میں آگئے اور یوسف بنیامین کیلئے منتظر ہے کہ کب آوے غرض یہ سب بعد چندروز کے مصر میں جا پہنچے اور خبر یوسف کو پہنچی کہ گیارہ آدمی کنعان سے آئے ہیں یہ سنکر یوسف خوش ہوئے معلوم کیا کہ گیارہ آدمی

بنیامین کو لے کے آئے ہیں اور سب بھائی بموجب وصیت باپ کے جدا جدا متفرق ہوکے دروازوں سے مصر کے اندر داخل ہوئے جیسا کہ حضرت نے کہا تھا قولہ تعالےٰ

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

ترجمہ اور یعقوب نے کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور داخل ہوجیو کئی دروازوں سے جُدا جُدا اور میں نہیں بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسیکا نہیں سوائے اللہ کے اسپر مجھکو بھروسا ہے اور اوسیپر بھروسا چاہیئے بھروسا کرنے والوںکو فائدہ یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پھر بھروسا کیا اللہ پر ٹوک لگنی غلط نہیں اور اسکا بچاؤ کرنا روا ہے وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ ترجمہ اور جب داخل ہوئے یوسف کے پاس اپنے پاس رکھا اپنے بھائی کو کہا میں ہوں بھائی تیرا سو تو غمگین نہ رہ ان کاموں سے جو کرتے رہے ہیں سب بھائی شہر میں جاکے اکٹھا ماترے بعدہٗ چوبدار انہوں کو اسی راہ کے لباس کیساتھ یوسف کے پاس لیگئے۔ سب جھک کے آداب بجالائے اور ایک دستار جو یعقوبؑ کو اپنے دادا ابراہیم خلیل اللہ کی میراث سے پہونچی تھی۔ سو انہوں نے باپ کے کہنے سے یوسف کو لیجا کے ہدیہ دیا اور جو پونجی شتر کے بوجھ میں یوسف نے چھپا کے بھائیوں کے ساتھ پھیر دی تھی سو بھی لا کے سامنے پیش کی حضرت یوسفؑ اپنے باپ کی دستار دیکھکے خوش ہوئے کہ جسکو یہ دستار پہونچی وہ پیغمبر ہوا اور معلوم کیا کہ جو پونجی اپنے بھائیوں کو پھیر دی تھی کہ تم لیجا کے اسے نفقہ کیجیو بیچ کھائیو پھر اوسکو باپ نے بھیجدیا ہے۔ بعدہٗ حضرت نے خانساماں خدمتگاروں کو کہدیا خاصہ تیار کرو دسترخوان لگاؤ تب کھانا نفیس لذیذ اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتیں دسترخوان پر چن دیں پس حضرت نے فرمایا جو جو بھائی تم ایک بطن سے ہو سو اکٹھا کھانیکو بیٹھ کے کھاؤ تب سب بھائی ایکجگہ میں بیٹھے اور بنیامین اکیلا بیٹھکر رونے لگا یوسف نے فرمایا تم کیوں روتے ہو کیا سبب ہے اسنے کہا کہ میرا ایک بھائی سگا تھا نام اسکا یوسف کہتے ہیں کہ اوسکو بھیڑیا کھا گیا وہ اگر رہتا

تو میرے ساتھ اسوقت بیٹھتا تب یوسف نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ بنیامین کو اجازت دو تو میرے ساتھ کھانیکو بیٹھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ یوں نوازش فرماتے ہیں تو ہماری سرفرازی ہے۔ تب یوسف نے لوگوں کے سامنے بہانہ کرکے کھانا نہ کھایا بنیامین کو لیکے خلوت سرا میں گئے۔ اور نقاب اپنے چہرہ مبارک سے کھولکر دیکھایا بنیامین حضرت کی شکل وصورت دیکھکے بیہوش ہوگیا تب حضرت گلاب اس کے چہرہ پر چھڑک کے ہوش میں لائے حضرت نے فرمایا تمکو کیا ہوا شاید مرگی کی بیماری ہے۔ بہت غمخواری اور دلاسا دینے لگے اس نے کہا میں پیغمبر زادہ ہوں ہمکو مرگی کی بیماری نہیں ہوتی ہے میں آپکو دیکھکے بیہوش ہوگیا تھا۔ آپ مشکل میرے بھائی یوسف گم ہوئے کے ہیں حضرت یوسف نے کہا سچ ہے۔ کہ میں وہی تمہارا بھائی گم ہوا یوسف ہوں کچھ اندیشہ نہ کرو خاطر جمع رکھو یہ بات سنتے ہی پھر بیہوش ہوگیا بعد ایک ساعت کے اٹھ بیٹھا ہوش میں آیا تب یوسف باپ کا احوال پوچھنے لگے کہ باپ ہمارے کیا کرتے ہیں اور کس حال میں رہتے ہیں وہ بولے تمہارے فراق سے بیت الاحزان میں بیٹھے عبادت کرتے ہیں اور تمہارے لئے شب و روز روتے روتے دونوں آنکھیں جاتی رہی ہیں انکی زندگی تلخ ہے۔ یوسف اس بات کو سنکر بہت رونے لگے اور کہا کہ تم کھانا کھاؤ میں اپنی مصیبت کا قصہ جو جو ظلم بھائیوں نے مجھپر کیا تھا سو بیان کرتا ہوں سنو باپ کے سامنے سے لیجا کے مجھے چاہ میں ڈالا بعدہ بیچا بہت تکلیف پائی۔ اور مصیبت اٹھائی دینے پس اللہ تعالیٰ نے مجھکو بعوض اس مصیبت کے یہانتک پہنچایا یہ سلطنت دی اب میری اس بات کو تو امانت رکھ اور کسی سے نہ کہو اور بھائی سب اس بات کو سننے نہ پاویں ہم کسی حیلہ سے تمکو اپنے پاس رکھونگا اچھی طرح سے میرے پاس آرام سے رہوگے پس بنیامین وہاں سے کھانا کھاکے باہر نکل آیا یوسف نے اپنے بھائیونکو تین دن تک کھلا پلا کے نوازش کرکے ہر ایک کو ایک ایک شتر کا بوجھ اناج دیکے رخصت کیا اور ایک حیلہ سازی کرکے چپکے سے ایک پیالہ چاندیکا اپنے پانی پینے کا جواہر سے جڑا ہوا انخفا

ایک کمانی غلام کو کہدیا اس پیالے بے بہا کو بنیا مین کے شتر کے بوجہ میں چھپا کے رکھ آور اسنے ویسا ہی کیا اور وے سب ایک منزل کی راہ تک نکلگئے تھے بعدہٗ یوسف نے چند سوار ونکو اپنے ان کے پیچھے بھیجا کہ وہ پیالہ پانی پینے کا معہ انہوں کے لاویں تب سواروں نے ان کے پیچھے سے جاکے پکارا اے قافلہ والو مقرر تم چور ہو کہاں جاتے ہو کھڑے رہو جیسا کہ قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ٥ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ٥ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ٥ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ٥ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ٥ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ٥ ترجمہ پھر جب تیار کردیا انکو اسباب انکا اور رکھدیا پانی پینے کا پیالہ بوجہ میں اپنے بھائی کے پھر پکارا پکارنے والوں نے اے قافلے والو مقرر تم چور ہو کہنے لگے منہ کرکے انکی طرف تم کیا نہیں پاتے بولے ہم نہیں پاتے ہیں بادشاہ کا ماپ یعنی پیالہ اور جو کوئی وہ پیالہ لاویگا اوسکو ملیگا ایک بوجہ اونٹ کا اور میں ہوں ضامن اسکا بولے قسم ہے اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنیکو نہیں آئے تھے اس ملک میں اور نہ ہم کبھی چور تھے ان لوگوں نے کہا پھر کیا سزا ہے۔ اس کی اگر تم جھوٹے ہو کہنے لگے اس کی سزا یہ ہے۔ کہ جسکے بوجہ میں پاؤ وہی جاوے اسکے بدلے میں ہم بہی سزا دیتے ہیں گنہگار ونکو خلاصہ یہ کہ ایک پیالہ تھا بادشاہ کے پانی پینے کا انکی پیاس بھر ماپ ہوتا تھا اناج ملپنے کا اور کھوڑے اسمیں پانی پیتے حضرت یوسف نے انہوں کو چور کہوایا جھوٹ نہیں اس لئے انہوں نے حضرت یوسف کو باپ کے سامنے لیجاکے چوری سے بیچڈالا تھا اور یعقوب کے دین میں یہ حکم تھا کہ جو کوئی چوری کرتا وہ مال والے کا غلام ہو رہتا ایک برس تک اور انکے بھائیوں نے کہا تھا کہ تم جسے چوری میں پاؤ کے اسے غلام بناؤ تب اسپر پکڑے گئے نہیں تو اس بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا تب ڈہونڈنے لگے سب بوجھوں میں آخر بنیامین کے شتر پر شلیتے میں وہ پیالہ

نکلا جیسا کہ قولہ تعالےٰ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاۗءِ اَخِيْهِ
ترجمہ پھر شروع کیں اسنے انکی خرجیاں دیکھی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے آخر کو وہ باسن
نکلا خرجی سے اپنے بھائی کی تب سب کو یوسف کے پاس حاضر کیا بھائیوں میں طاقت
بہت تھی اگر وہ چاہتے تو بنیامین کے سبب سے نہ پکڑے جاتے کیونکہ برتن ان کے باجہ سے
نکلا اور ان سے کچھ نہ ہو سکا آپ سے شرمندہ ہو کر سب بھائی یوسف کے پاس آئے
حاضر ہوے اور آپسمیں مشورت کرنے لگے کہ عزیز کو یہ بات کہا چاہیئے کہ بنیامین کے بدلے
میں ہمارے ایک بھائی کو رکھے تو بنیامین کو باپ کے پاس لیجاویں وگرنہ باپ ہمکو جواب دینگے
وہ کہینگے بنیامین کو بھی یوسف کی طرح گم کیا ہے ہر چند کہ ہم سچ بولینگے تو بھی ہماری بات
باور نہ کرینگے اپنے جی میں یہ ٹھیرا کر دربان اور چوبدار کو ہمراہ لیکے حضرت یوسف کے حضور
میں حاضر ہوئے۔ اور بولے اے عزیز آپ نے ہمپر بہت مہربانی اور شفقت
فرمائی ہے اور بھی آپ کی نوازشات سے ہمکو یہ امید ہے کہ ہمارے
بھائی بنیامین کو آپ چھوڑ دیں تو اُن کے باپ کے پاس ہم لیجائیں اور آپ کے
فضل وکرم سے یہ بعید نہیں ہے۔ تب حضرت نے کہا کہ حکم شرع کا تمہارے
دین میں یہی ہے۔ اور تمنے بھی اس بات کو قبول کیا تھا کہ جو چور پکڑا جاوے بموجب
شرع کے وہ ہماری قید میں رہیگا صاحب مال کے پاس ایک برس تک اور
تمنے کہا تھا کہ ہم پیغمبر زادے اور نیک مرد ہیں بھلا یہ درست ہے کہ تمہارا بھائی میری
چوری کرے وے بولے کہ آپ سچ فرماتے ہیں چوری کرنا اسکے حق میں عجب نہیں
کیونکہ اسکا بھائی بھی چور تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ
اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ترجمہ انہوں نے کہا اگر اسنے چرایا تو چوری کی اسکے بھائی نے بھی
پہلے تب حضرت یوسف نے یہ سنکر دلمیں کہا قولہ تعالیٰ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا
لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ترجمہ تب آہستہ کہا یوسف
نے اپنے جی میں اور انکو نہ جتایا بولا کہ تم بدتر ہو درجے میں اور اللہ خوب
جانتا ہے جو تم بتاتے ہو مروی ہے کہ اگر وہ چوری کا ذکر نہ کرتے تو بنیامین کو

لیجا سکتے تھے چونکہ چوری کا ذکر کیا اس بات کو سُنکے حضرت یُوسف نے غُصّہ ہوکے جی میں کہا کہ تمنے ایسی چوری کی کہ اسکے بھائی کو باپ سے چرا کر بیچڈالا اور میری چوری کا حال اللہ کو معلوم ہے ان پر چوری کے طعن کا قصّہ یہہ ہے کہ حضرت یوسف کو پھوپھی نے پالا جب بڑے ہوئے باپ نے چاہا کہ اپنے پاس رکھیں پھوپھی کو محبت تھی۔ چھپا کہ ایک ٹپکا ان کی کمر میں باندھ دیا پھر اوسکو دھونڈنے لگیں لوگوں میں چرچا ہوا آخر یوسف کی کمر سے نکال لیا باین سبب موافق انکے دین کے ایک برس تک انکی پھوپھی نے اپنے پاس رکھا اور یوسف نے دلمیں کہا مجھپر اتنا ظلم کیا اور ستایا ہے یہانتک کہ مجھکو بعید الوطن کیا پھر بھی مجھے چوری کی تہمت کرتے ہیں یہ سب عجب آدمی ہیں بھائیوں نے لنکے عرض کی اے عزیز باپ اسکا ضعیف و نابینا ہے اسکی مفارقت میں اور بھی ہلاک ہونگے آپ ہمارے بھائیوں میں سے ایک بھائی کو رکھیئے اس کے بدلے میں اور اسکو چھوڑ دیجئے ہمسے خدمت آپ کی بخوبی ہوسکیگی اسکو رہائی دیجئے

قال اللہ تعالیٰ قَالُوا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۔ ترجمہ کہنے لگے اے عزیز اسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو لے رکھ ایک کو ہمسے اسکی جگہ ہم دیکھتے ہیں تو ہے احسان کرنے والا حضرت یوسف نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ

ترجمہ بولے یوسف اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑیں مگر اوسکو کہ جسکے پاس پائی اپنی چیز تو ہم بے انصاف ہوئے یعنی یوسف نے فرمایا کہ معاذ اللہ ہم بیگناہ کو نہیں پکڑینگے مگر ہم اوسکو گرفتار کرینگے کہ جسکے پاس ہے ہماری چیز اگر تمھارے کہنے سے بیگناہ کو پکڑیں تو ہم ظالم ہیں بیگناہ ہمارا نہیں اور اسی پر ایک اشارہ ہے آخرت کا جیسا کہ حضرت یوسف نے فرمایا کہ ہم بیگناہ کو نہیں پکڑینگے مگر جس نے چوری کی ایسا ہی قیامت کے دن جو شخص چاہے کہ کسیکو بخشوا دے اللہ سے حق سُبحانہٗ تعالےٰ اسوقت فرماویگا کہ جس بندے نے میرے حکم کو مانا اور مجھکو واحد جانا اسی کو بخشونگا

حاصل کلام ہر چند بھائیوں نے چاہا کہ حضرت یوسف سے بنیامین کو چھڑا لیں ہرگز نہ چھڑا سکے مایوس ہوکے سب پھر گئے اور شہر کے دروازے پر جا بیٹھے صلاح و مشورت کرنے لگے بولے کہ ہم نہ ادھر جا سکتے ہیں نہ ادھر بنیامین کو یہاں چھوڑ کے کہاں جاویں عجب شامت ہم پر آئی ہے۔ آخر باپ کو جاکر کیا جواب دینگے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا اسْتَايْئَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ط قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۞ ترجمہ پھر جب ناامید ہوئے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا ان میں کا بڑا یعنی شمعون نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال میں سو میں نہ سرکونگا اس ملک سے یہانتک کہ پروانگی دے باپ میرا اور حکم کرے اللہ تعالیٰ واسطے میرے اور وہ البتہ بہتر حکم کرنیوالا ہے تب بھائیوں کو رخصت کیا بڑا بھائی رہگیا اس توقع پر کہ شاید عزیز مہربان ہوکر خلاص کر دیں اور ایک روایت ہے سب بھائیوں نے کہا اے عزیز ہمارے کہنے سے بنیامین کو نہ چھوڑیگا تو زور سے ہم لیوینگے اللہ نے ہمکو ایسی طاقت دی ہے اتفاق کیا انکے بھائیوں نے اور بولے کہ اگر ہم چاہیں تو ایک ایک بھائی ایک ایک ملک کو لے سکتے ہیں پس کیوں اس میں ہم نامردی کریں اور فخر سے یہودا نے کہا کہ میں اکیلا مصر کو لے سکتا ہوں تب لڑنے کو مستعد ہوئے اور بولے کہ ہر ایک بھائی ہر ایک دروازے میں جا کے نعرہ جنگ کا مارو اور یوسف ان کی قوت سے خوب آگاہ تھے ایک جاسوس پوشیدہ ان کی خبر کو بھیجا تب جا کے خبر لایا کہ کنعانی سب حضور سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اس بات کو سنکر یوسف نے چالیس ہزار مرد جنگی سلاح پوش تیار کئے اور تمام اہل مصر کو خبر دی کہ لڑائی کا سامان تیار کرو ہوشیار رہو یہ خبر ملک ریان تک پہنچی اسنے کہا کیا خبر ہے مصر کے لوگوں نے کہا کہ کنعانیوں نے ایک پیالہ سرکاری چوری کیا تھا عند التحقیق وہ پیالہ ان کے شلیتوں میں سے نکلا اس کے جرم میں ان کا ایک بھائی بموجب

آئیں دقانوں انکے حضور رہیں مقید رہا اسلئے ہمارے ساتھ لڑنا چاہتے ہیں۔ ملک ریّان
نے کہا کہ میں بھی حاضر ہوتا ہوں تمہارے ساتھ اپنے لشکر کی مدد کو حضرت نے فرمایا
کہ میں کافی ہوں انہوں پر حضور کو تکلیف کرنا کچھ درکار نہیں پس دوسرے دن قلعے
نے کنعانیوں کے شہر کے اندر آکے حملہ کیا یہودا نے دروازہ پہ جاکر ایک ایسا نعرہ
مارا کہ چالیس ہزار مرد کارزار مصر کے ایکبارگی بیہوش ہوگئے۔ اور شمعون نے بھی دوسری
راہ سے ڈکے شجاعت اپنی دکھائی مصر کے لشکریوں نے جب یہ حال دیکھا سب
شکست پاکے پسپا ہوئے اور یوسفؑ چالیس ہزار مرد سپاہ کے بیچ میں بیٹھے
دیکھا کے انکے بڑے نے ایک پتھر اوٹھا کر قلعے کے کوشک پر ایسا پھینک مارا کہ
تمام مکان ٹوٹ پڑا اور دیکھا کہ تمام لشکر ہیبت سے انہوں کے پسپا ہوا تب
وہ دستار جو بھائیوں نے باپ سے لاکے دی تھی۔ اور وہ ابراہیم خلیل اللہ کی دستار
تھی بطور معجزے کے لاکر اونکو دکھائی تب سب بھائی انکے سست اور کمزور ہوگئے بعدہ
یوسف نے ایک ہی حملے میں ان سب کو پکڑ لیا تب اہل مصر کی تسلّی ہوئی اور بادشاہ
ریّان نے یوسف کی جوانمردی دیکھی بہت سی تعریف کی یوسف نے انہوں سے کہا کہ
شائد تمنے دل میں یہی بات ٹھیرائی ہوگی۔ کہ مصر میں تمہارے مقابل کا نہیں ہے انہوں نے
کہا کہ البتہ مگر خدا کی یہی مرضی تھی کہ تمہارے ہاتھ میں ہم گرفتار ہوویں۔ لیکن مصر میں
تو کوئی نہیں مقابل ہمارے پس یوسف نے انہوں کو اونٹوں کے بوجھ سمیت
منگوالیا تاکہ لوگ جانیں کہ ان پر کچھ سزا ہوگی اور وے کہنے لگے آپسمیں کہ یہ کوئی
ہمارے خاندان سے ہوگا یا ہمارے آباؤ اجداد سے کچھ بزرگی پائی ہوگی۔ کہ ہمسے
مقابل ہوکے لڑا اور ہم اسکے ساتھ نہ لڑ سکے یہودا نے کہا کہ میری بات سچ ہے
جو میں نے کہا تھا کہ یہ یوسف ہے پھر انکے بھائیوں نے کہا کہ اگر یوسف
ہوتا تو پھر اس طرح احسان نہ کرتا اسیوقت مار ڈالتا پس انہوں کہ حضرت
یوسف نے تین دن تک قید میں رکھا تھا تاکہ لوگ شہر کے خاطر جمع رہیں بعد تین دن کے
انہوں کو بلوا کے کہا کہ تم پہ بادشاہ کا حکم ہوا تھا مار ڈالنے کا مگر میں نے تمہاری رہائی

کی کہ تم لوگ نیک آدمی ہو جوانمرد ہو ایسے لوگونکو ہم پیار کرتے ہیں پس تمکو میں نے معاف کیا اور چھوڑ دیا جہاں طبیعت چاہے وہاں جاؤ شمعون نے کہا کہ اے بھائیو میں یہاں رہوں تم سب جاؤ اپنے باپ کے پاس اور یہ حقیقت ماجرا جا کے بیان کر دو دیکھیں وہ کیا جواب دیویں قولہ تعالیٰ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ترجمہ شمعون نے کہا پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی پس - بموجب کہنے شمعون کے نو بھائی کنعان میں گئے یہاں شمعون اور بنیامین رہے - اور یعقوب بیٹونکے لئے اندیشہ کر رہے تھے اور راہ میں لوگ بٹھا رکھے تھے کہ بیٹونکی خبر لاویں پس حضرت کو لوگوں نے آکے خبر دی کہ صاحبزادے سب مصر سے تشریف لائے مگر دو صاحبزادے ہیں شتر و بار انکے ساتھ کچھ نہیں حضرت یعقوب یہ سنکر بہت اندیشہ ناک ہوئے اور رونے لگے پس بیٹوں نے آکے ساری حقیقت اپنی جو جو حال واقعہ ہوا تھا مصر میں بنیامین کو قید رکھنا اور صاع کا چوری ہونا اور یوسف سے لڑائی کرنا اور ضیافت کرنا حضرت یوسف کا اپنے بھائیوں کی یہ سب بیان کیا اور بولے اے باپ ہمارے ساتھ کے قافلہ والوں سے پوچھیے اور وہاں کی بستی والوں سے ہم سچ کہتے ہیں اسمیں ذرا فرق نہیں ہم بیگناہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ترجمہ اور پوچھ لے اے باپ اُن بستی والوں سے جس میں ہم تھے اور اس قافلے سے جسمیں ہم آئے ہیں اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں یعقوب نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جو تم کہتے ہو تمہارے جی نے ایک بات بنالی ہے - اب مجھکو سوائے صبر کے کچھ بن نہیں آتا اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ترجمہ بولا کوئی نہیں بنائی ہے - تمہارے جی نے یہ بات اب صبر ہی بن آوے شاید لے آوے اللہ میرے پاس ان سب کو وہی ہے خبردار حکمتوں والا غرض یعقوب نے جب بیٹوں سے یہ باتیں دروغ آمیز سنیں تب کچھ معلوم کیا کہ یوسف مصر میں ہے - تب اُنسے منہ پھیرا اور کہا قولہ تعالیٰ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ

عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ ۝ ترجمہ اور منہ پھرا اُن سے اور کہا اے افسوس اوپر
یوسف کے اور سفید ہوگئیں آنکھیں اسکی یعنی یعقوب کی غم سے پس وہ غم سے بھرا ہوا تھا
بیٹوں نے جب دیکھا باپ کو کہ یوسف کے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں اور ضعف و
ناتوانی سے پشت خم ہوگئی تب کہنے لگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالُوْا تَاللّٰہِ تَفْتَؤُا تَذْ
کُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَکُوْنَ مِنَ الْھَالِکِیْنَ ۝ ترجمہ کہا انہوں نے قسم ہے خدا
کی کہ ہمیشہ رہیگا تو یاد کرتا یوسف کو یہانتک کہ ہوجاوے تو مضمحل یا ہوجاوے قولہ تعالےٰ
ہونیوالوں سے یعنی بنیامین کے جانیسے پھر یوسف کا غم تازہ ہوا یعقوب نے کہا قولہ تعالےٰ
قَالَ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ
کہا سوا اسکے نہیں کہ شکایت کرتا ہوں اپنی بیقراری کی اور اپنے غم کی طرف اللہ کے اور
جانتا ہوں میں خدا کیطرف سے جو کچھ تم نہیں جانتے حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں سے
کہا کہ کیا تم مجھکو صبر سکھاؤ گے لیکن بےصبر وہ ہے۔ جو خلق کے آگے شکایت کرے
خالق کی میں اسی سے کہتا ہوں جسنے درد دیا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں مجھپر آزمائش ہے
دیکھوں کس حد تک پہنچکر بس ہو۔ جسوقت بنیامین کی خبر سنی آہ ماری اور آنکھیں الٹ
دیں جبرئیل نے آکے فرمایا اے یعقوب اگر تم خدا کو یاد کروگے اور نہ روؤگے تو تمکو
راحت ملیگی وگرنہ یہ تو عبث ہے جبرئیل نے جب یہ ارشاد کیا حضرت
کو معلوم ہوا کہ یوسف مصر میں ملیگا تب اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں جو خدا سے جانتا
ہوں تم نہیں جانتے ہو اور فرمایا قولہ تعالیٰ یٰبَنِیَّ اذْھَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْہِ
وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ترجمہ
اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اسکے بھائی کی اور مت ناامید ہو اللہ کے فضل
سے بیشک ناامید نہیں اللہ کے فضل سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں خبر ہے کہ
یعقوب پانچ برس تک یوسف کیلئے روتے رہے سوائے عبادت اور ذکر
یوسف کے اور کچھ نہیں کرتے بھوک پیاس کی حالت میں وہی ذکر اسکا انکی غذا
تھی شب و روز یہی کام تھا ایک روز جبرئیل نے اُنسے کہا کہ خدائے تعالےٰ

نے تمکو سلام کہا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر تم اس سے زیادہ یوسف کیلئے گریہ وزاری
کروگے تو بھی مرضی الٰہی کے سوا تمسے کچھہ نہ ہوسکیگا اور نام تمہارا پیغمبرونکے دفتر سے ہٹایا
جائیگا یہ سُنکر یعقوبؑ نے دہیان حکم الٰہی پر کیا تب یوسف انکو ملے اگر کوئی کہے
کہ یوسف نے اپنے بھائیوں کو ناحق چور بنا کر کیوں پکڑا تھا جواب یہ ہے کہ انہوں نے بھی
یوسف کو ناحق چور کہوایا تھا اسکی مکافات دنیا میں یوں ہوئی بمصداق اس آیت کے
قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۔ ترجمہ اگر اس نے چرایا تو چوری کی
اسکے ایک بھائی نے بھی پہلے یعنی یوسف کی شان پر یہ تہمت وہی انکے بھائیوں نے پھر
اگر کوئی کہے کہ بنیامین تو یوسف کا سگا بھائی تھا ایک بطن سے اسپر کیوں بدنامی چوری کی
لگائی اس سے تو انکو کچھہ برائی نہ پہنچی تھی یہ سچ ہے مگر بدنامی اسکی اسکے بھائیونکے سبب سے
بھی ظاہراً لیکن حقیقۃً وہ صاف تھے پیچھے معلوم ہُوا وہ سب بیگناہ تھے پھر
تو کسیکو کچھہ ایذا نہ پہنچی الغرض پھر یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو مصر میں بھیجا اور بولے اپنے
بھائی بنیامین کو جاکے لے آؤ اور خدا کی رحمت سے مایوس مت ہو کہ کوئی اسکی
درگاہ سے محروم نہ رہا جو اسکا منکر ہو سو کافر تب بیٹوں نے حضرت سے عرض کی
کہ ایک خط حضور بنام عزیز کے لکھدیویں وہ عزیز مرد معزز ہے شاید حضور کے خط
پڑہنے مان لے اور لسے چھوڑ دے تب یعقوبؑ نے ایک خط اس مضمون کا لکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَنَا یَعْقُوْبُ اِسْرَآئِیْلُ نَبِیُّ اللّٰهِ اِبْنُ اِسْحٰقَ صَفِیِّ اللّٰهِ
اَخِ اِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ اَكْتُبُ اِلٰی عَزِیْزِ بْنِ الرَّیَّانِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُمْ اَهْلُ
بَیْتٍ فِی الْاَرْضِ مُبْتَلَاۤءٌ بِالْبَلَاۤءِ اِمَّا جَدِّیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْتَلٰی اللّٰهُ تَعَالٰی بِالنَّارِ فَاَنْجَاهُ وَاَمَّا
عَمِّیْ اِسْمٰعِیْلُ فَابْتَلٰی بِالذَّبْحِ وَاَمَّا اَنَا فَكَانَ قُرَّةُ عَیْنِیْ جَمِیْعِ الْاَوْلَادِ ابْتَلَانِیْ فِیْ مُفَارِقَةٍ
حَتّٰی عَمِیْتُ وَكَانَ لَهٗ اَخٌ وَّهُوَ الْمَحْبُوْسُ لِشَامَتِهٖ عِنْدَكَ بِعِلَّةِ السَّرِقَةِ فَاعْلَمْ
اَنَا لَا اَكُوْنُ لَهٗ اَخٌ وَّلَا اَبِیْ اِنْ فَضَّلْتَ بِرٍّ فَلَكَ الْاَجْرُ وَالثَّوَابُ
عِنْدَ یَوْمِ الْحِسَابِ اتنا ہی لکھکے بیٹوں کے حوالہ کیا تب باپ سے رخصت ہوکر
مصر میں جا پہنچے اور نامہ لیجاکے حضرت یوسف کو دیا یوسف نے اپنے باپ کا خط

بڑی تعظیم و تکریم سے پڑھا اور بزیر برقعہ زار زار رونے لگے بعد اسکے خط کا جواب لکھکے
یہ خط باپ کے پاس بھیجا اسکا مضمون یہ تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتَابُكَ وَصَلَ اِلَيَّ وَشَرَّفَنَا
بِمَا وَصَفْتَ مِنْ تَحَزُّنِ اٰبَائِكَ وَتَبَلِّيْ بِفِرَاقِ اَوْلَادِكَ وَفَهِمْنَا عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ
بِالصَّبْرِ الْجَمِيْلِ فَاِنَّ مَنْ صَبَرَ ظَفَرَ كَمَا صَبَرَ اٰبَاؤُكَ فَظَفَرُوْا فقط جب نامہ یعقوب
کے پاس پہنچا حضرت نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو اثر یوسف کا معلوم ہوتا ہے وے
بولے آپکو کسطرح معلوم ہوا حضرت نے فرمایا کہ جواب اس خط کا لکھنا سوا لئے
پیغمبروں کے اور کسیکو ممکن اور ادراک و فہم نہیں پھر یعقوب نے اسکا
جواب لکھکے قاصد کے حوالے کیا اور ایک خط بیٹوں کے پاس لکھا اس مضمون کا اے
بیٹو تم عزیز کے پاس جاکے عجز و انکساری سے بنیامین کو طلب کیجیو شائد وہ مہربان ہوکر
میرے بیٹے کو چھوڑ دے اور گیہوں سے بھی خبر لے مارے قحط کے یہاں کے لوگ سب
جان بلب ہیں اس مضمون کا خط پڑھکے بہو دا اپنے بھائی کو لیکر یوسف کے پاس گریہ
وزاری کرنے لگے اور بولے اے عزیز ہم بیچارے غریب پردیسی اس ملک میں تمہارے
پاس آئے ہیں اور باپ ہمارے بوڑھے گھر میں ہمارے لئے تڑپتے ہیں اور ہم جو مال
حضور میں لائے ہیں آپ لے لیویں اور بمقدار اسکے ہمکو کچھ گیہوں دیویں اور ہمارے
بھائی بنیامین کو اپنا تصدق کرکے چھوڑ دیں کہ تمام اہل ملک تمہارے دست قبضہ میں
ہو رہے ہیں ایسے ایک آدمی کیلئے کچھ کمتی نہیں اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ
اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۚ قَالَ
كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا
فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ترجمہ اور کہنے لگے اے عزیز اسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑی عمر سو رکھ لے ایک
ہم میں سے اسکی جگہ میں دیکھتے ہیں تو ہے احسان کرنیوالا بولا یوسف اللہ پناہ دے
کہ ہم کسیکو پکڑیں مگر جس پاس پائی اپنی چیز تو تو لے انصاف ہوئے

پھر جب وے ناامید ہوئے اس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کو بولا ان میں کا بڑا تم
نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے لیا ہے تمسے عہد اللہ کا اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف
کے حال میں سو میں نہ سرکونگا اس ملک سے جبتک کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا قضیہ
چکاوے اللہ میری طرف اور وہی ہے سب سے بہتر چکانیوالا یوسف علیہ السلام نے
بنیامین کو عمدہ لباس شاہانہ پہنا کے رکھا تھا اور نوکر خدمتگار بہت انکی خدمت
میں متعین کئے اور ایک مکان عالیشان انکے رہنے کو دیا اور ہر روز اپنے ساتھ سیر و
تماشے کو لیجایا کرتے اور ہر وقت ہر لحظہ باپ کا ذکر انسے کیا کرتے اور بنیامین دلمیں
کہتے تھے کہ اسکی خبر باپ کو دیا چاہیئے کہ جلدی یہاں آویں کہ یہ آرام کی جگہ ہے بھائیوں
نے جب بنیامین کو دیکھا لباس شاہانہ پہنکے تخت پر برابر یوسف کیساتھ بیٹھا کرتا ہے
وے آپسمیں کہنے لگے شاید یہ عزیز مصر نہیں بلکہ یوسف ہے نہیں تو ایسی شفقت سے
اپنے برابر تخت پر بٹھلانا سوائے اپنے بھائی کے کون کسیکو بٹھاتا ہے۔ خدانخواستہ
اگر ہمپر کچھ مصیبت پڑے تو بنیامین کو شفیع کرینگے یوسف نے جب انہوں کا چہرہ
متغیر دیکھا فرمایا کہ تم یاد کرو لڑکے بھائی یوسف پر تمنے کیا کیا ظلم کیا تھا قولہ تعالیٰ
قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ○ ترجمہ کہا یوسف عم نے
تمنے کیا کیا تھا یوسف سے اور اوسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نہ تھی وے بولے قولہ تعالیٰ
قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَنْ
يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ٥ ترجمہ کہا انہوں نے کیا سچ تو ہی
یوسف ہے۔ کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے تحقیق اللہ نے احسان
کیا اوپر ہمارے البتہ جو کوئی پرہیزگار ہوا اور صبر کرے پس تحقیق اللہ نہیں ضائع
کرتا ہے۔ ثواب احسان کرنے والونکا یعنی جسپر تکلیف پڑے اور وہ شرع
سے باہر نہ ہوا اور نہ گبھراوے اور آخر الامر بلا پر صبر کرنیسے البتہ زیادہ عطا
ملیگی یوسف سے جب ان کے بھائیوں نے یہ بات سنی یکبارگی ناچار
چار ہوکے رو پڑے اور کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ

اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ ۝ ترجمہ کہا انہوں نے قسم ہے خدا کی کہ تحقیق پسند کیا تجھ کو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تھے ہم البتہ خطا وار یعنی تمہارا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط اور اللہ نے تم پر فضل کیا اب ہم گنہگار ہیں توبہ کی ہم نے گناہوں سے اب تم جو عقوبت کرو ہم پر سو سزاوار ہے اگر عفو کرو تو لائق تمہاری بزرگی کے ہے اور اگر سزا دو تو لائق ہمارے ہے یوسف نے کہا کہ قولہ تعالیٰ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ۝ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ترجمہ کہا یوسف نے کچھ الزام نہیں تم پر آج بخشے اللہ تم کو اور وہ ہے سب مہربانوں سے مہربان قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی آدمی اپنے گناہ اور تقصیر سے توبہ کرے اور معافی چاہے سو معافی پاوے اپنے گناہ سے اس اشارات پر یوسف نے اپنے بھائیوں کو بسبب توبہ اور عجز و انکساری کے معاف کیا تھا اور اگر ایسا بہاں نہ ہو تو حشر میں انصاف کے دن خدا کے پاس جو مومن گریہ وزاری کرے گا اور اپنے گناہ و تقصیر سے معافی چاہے گا اور توبہ کرے گا اور کہے گا قولہ تعالےٰ جہ اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ ۝ ترجمہ تحقیق ہم تھے دنیا غلط وار اور گور میں تھے بہت تکلیفیں بعد سوال منکر نکیر کے آج ہم پر بڑا دغدغہ حشر کا پڑا ہے ہم نے کچھ عبادت تیری نہیں کی امید قوی تیری درگاہ سے عفو کی ہے اور گناہ ہمارا بسیار بیت گناہ من از نامدی در شمار ٭ ترا نام کے بودی آمرزگار ٭ اے رب ہم تیرے فضل و کرم کے امیدوار ہیں کہ ہماری خطائیں بخشش اور عفو فرما اور آتش دوزخ سے نجات دے اور بہشت عنبر سرشت میں ہم کو جگہ دے تب اس وقت خدائے تعالےٰ فرمائے گا اے بندہ اپنے تئیں دیکھ تو نے کیا کیا گناہ کیا ہے اب جگہ عذاب اور بندۂ مومن کہے گا یارب گناہ میرا اگرچہ حد سے باہر ہے اس سے فضل و کرم تیرا افزوں ہے بیت گناہ من اگر از حد بروں ست ٭ ہزاراں بار زاں فضیلت فزوں ست ٭ پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ تحقیق ہم نے تم پر قرآن بھیجا تھا اور ساتھ اس کے ایک رسول تمہاری ہدایت کیلئے پھر کیوں تم نے اس پر عمل نہ کیا اب رنج و عذاب میں رہو تب وہ بولیگا یارب ہم اپنے گناہوں سے تیری درگاہ میں معافی چاہتے ہیں تو اپنے فضل و کرم ہماری خطا کو عطا سے بدل کر

باری تعالیٰ بطور کنایہ کے یوسف کے قصے کے طور پر فرماوے گا کہ یوسف کے بھائیوں نے اُنکے پاس اپنی تقصیریں معاف کرانی چاہی تھیں تب انہوں پر رحمت ہوئی اور معاف کیا اے بندو تم اپنے گناہوں سے آپ مقر ہو اب ہم کو لازم ہے کہ تم کو معاف کریں القصہ یوسف نے اِس وقت اپنے بھائیوں سے کہا کہ تم کو میں نے خطائے ماضی سے معاف کیا کچھ غم مت کرو میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا تم پر رحم کرے۔ میں نے تمہاری تقصیریں معاف کیں اور اللہ بھی تمہارا گناہ معاف کرے۔ اب ہم کو باپ سے ملاقات کراؤ تب تمہارا چھٹکارا ہے بھلا کہو تو آنکھیں باپ کی کس طرح جاتی رہیں۔ انہوں نے کہا تمہارا پیرہن آنکھیں میں رکھ کے شب و روز روتے روتے اندھے ہو گئے تب حضرت یوسف نے انہوں سے کہا کہ پیراہن میرا لے جاؤ اُن کے منہ پر ڈال دو علاج اُن کا یہی ہے بینا ہو جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ

ترجمہ یوسف بولا لیجاؤ کُرتہ میرا اور ڈالو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھوں سے دیکھتا اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا۔ کہ بھائیوں کو اپنے کے ساتھ کھانا کھلایا اور اچھی اچھی پوشاکیں بیش قیمت کی خلعتیں ان سب کو دے کے کہا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہے کہ میری خبر جلد باپ کو پہنچاوے کہ میری طرف سے ان کی خاطر تسلی ہو۔ ان میں سے ایک شخص کہ نام اُس کا ژاژہ تھا ہر روز اُس کو ڈیڑھ سو کوس چلنے کی عادت تھی اُس کو حضرت یوسف نے کہا کہ تم جاؤ میرے باپ کو یہاں آنے کا مژدہ دو۔ اور ایک پیراہن کہ جس کی برکت سے حضرت خلیل اللہ نے آگ سے نجات پائی تھی اور گلزار ہوئی تھی سو پیراہن حضرت یوسف کے بازو میں تھا جب اُن کے بھائیوں نے اُن کو کنوئیں میں ڈالا تھا اسی پیرہن کو کھول کے آپ نے یہودا کے ہاتھ میں دیا اور بولے باپ کے منہ پر لیجا کے ڈال دو اللہ کے فضل سے آنکھیں بھلی ہوں دیکھتے چلے آویں میرے پاس اور جب مصر کے دروازہ سے باہر ہو جاؤ۔ تو اس پیراہن کو کنعان کی طرف ہوا کے رُخ پر رکھیو تاکہ بو پیراہن کی جلد باپ کو پہنچے۔ تب یہودا نے جا کے باہر مصر کے دروازہ پر اُس کو ہوا کے رُخ پر رکھا باد صبا نے بُوئے پیراہن یوسف

کی فوراً حضرت یعقوب کو پہنچائی۔ اس وقت حضرت یعقوبؑ نے کہا اپنی اولاد کو جو حاضر تھے گھر میں یعنی حضرت اپنے بیٹوں کے پاس بیٹھے تھے انہوں سے کہنے لگے اے بیٹو اب یوسف کے پیراہن کی بو پاتا ہوں تم مجھ کو دیوانہ مت کہیو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۔ ترجمہ اور جب جدا ہوا قافلہ مصر سے کہا اُن کے باپ نے میں پاتا ہوں بو یوسف کی ۔ اگر تم نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا ہے یہ سن کے لوگ کہنے لگے قولہ تعالیٰ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ۔ ترجمہ لوگ کہنے لگے قسم ہے خدا کی تحقیق تو البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے پس بعد ایک ساعت کے ڈاک پیک نے یعقوب کو جا کے یوسف کی طرف سے بشارت دی یہ سنتے ہی حضرت اُس کو جلدی سے اٹھ کے گودی میں لیکر مشتاق ہو کر پوچھنے لگے کہو تو یوسف کہاں ہے وہ بولا یوسف کو ہم نے مصر میں پایا ہے وُہ وہاں کے بادشاہ ہیں۔ بنیامین اور سب بھائی اُن کے پاس اچھی طرح آرام سے ہیں اور یہودا ابھی پیچھے سے آتے ہیں یوسف کا کرتہ لے کر تمہاری آنکھوں پر رکھنے کو تاکہ آنکھیں تمہاری اچھی ہو جائیں اور یوسف نے فرمایا ہے کہ سب اہلبیت کو یہاں لے آیئو حضرت نے کہا بہت اچھا کیا مضائقہ لیکن کہو تو یوسف کس کے دین پر ہے۔ اپنے باپ داداؤں کے دین پر ہے یا نہیں اس میں مجھکو اندیشہ ہے اُس نے کہا کہ ہنوز اپنے آبا واجداد کے دین پر قایم ہے۔ یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام سجدہ میں گئے شکر خدا بجا لائے اور تمام کنعان کے لوگ خوش ہوئے تب یہودا بھی مصر سے آ پہنچے پیراہن حضرت یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا فوراً حضرت آنکھوں سے دیکھنے لگے تب اپنے بیٹوں سے کہا کہ ہم نے نہیں کہا تھا تم کو کہ یوسف گم ہوئے کے پیراہن کی بو آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۔ ترجمہ پھر جب آیا خوشخبری لانے والا ڈال دیا اس کرتے کو اوپر منہ اُس کے کے پس ہو گیا بینا بولا میں نے نہ کہا تھا تم کو میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے ۔ سوال اگر کوئی

کہے کہ حضرت یوسفؑ کے پیراہن کی بو مصر سے یعقوب کو پہنچی تھی اور کسی کو نہیں اس میں کیا بھید تھا جواب۔ جو عاشق معشوق کا ہو تو ضرور ہے بو محبوب کی اسی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مومنو تمام عالم مخلوقات میں میں نے کسی کو ایسا نہیں پیدا کیا کہ رنگ و بو میری نہ دے اس میں ایک اشارہ ہے کہ یعقوب نپٹ دوست تھے تو بو پیراہن کی اس کے پائی تھی ایسے ہی جو بندہ مومن خدا کا دوست ہے موت کے وقت اس کو راحت اور بو دوست کی ملے گی مروی ہے کہ موت کے وقت جو مومن حالتِ نزع میں ہوگا خدائے تعالےٰ فرماوے گا وہ دوست میرا ہے جب جان اس کی نکلنے کو ہوگی خدا کی طرف سے بشارت دی جائے گی کہ خوشی سے نکلے تب فرشتے اس سے کہیں گے اے مومنو تم کو بسبب عصیان اور غفلت کے راہ امر و نہی خدا کی نہیں سوجھی تھی اب جاتے وقت تکلیف کھینچتے ہو اور روتے ہو اس لئے پیراہن مغفرت کا اللہ نے تم کو بھیجا تاکہ آنکھوں میں تمہاری روشنی آجاوے اور جگہ اپنی بہشت میں پاؤ القصہ یوسف بعد رخصت کرنے ژراژہ پیک کے اور بھی تین دن بھائیوں کی تدبیر میں رہے اچھے اچھے کپڑے اور ہزار اونٹ بوجھ گیہوں کے اور اقسام اقسام کے کھانے کی چیزیں اور گھوڑے اچھے اچھے چن کے ہر بھائی کو جدا جدا دیکر اور اہل کنعان کے گئے بھی ہدایا باپ کے پاس بھیجے تاکہ تمام کنعانیوں کو حصے پہنچیں اور میرے باپ کے حق میں دعا کریں کہتے ہیں کہ چالیس اونٹ بوجھ سونا چاندی اور کپڑے نفیس عماریوں میں رکھ کر اور ایک عماری مکلل جواہر سے باپ کے لئے علیحدہ خاص برادار کی معرفت بھیجی کئی دن کے بعد یہ سب کنعان میں جا پہنچے پس یعقوب اہل بیت کو لیکر مصر کے قریب گئے اس کی خبر ملکِ ریان سن کر بہت خوش ہوا اور حضرت یوسف کو کہا ادائے شکر تم کو واجب ہے اپنے ماں باپ سے اور اہل بیت سے تمہاری ملاقات ہوئی جتنا مال پہلے سب کے واسطے تم نے اپنے باپ کے پاس بھیجا تھا ہم بہت خوش ہوئے اور بھی اتنا ہی مال خزانے سے لے کر ادائے شکر میں اس کے فقیر محتاجوں کو خیرات کرو اور ملکِ ریان نے بھی ہدیہ خاص یعقوب علیہ السلام کے واسطے بھیجا۔

بعد اس کے یوسف نے فرمایا کہ تمام مصر کو دیبائے رومی سے آراستہ کریں اور مکانات
مئے نئے جداگانہ تیار ہو ویں پس یوسف مع لشکر و حاجب دیبا پوش بادشاہت مصر سے
نکل کر دو منزل آگے باپ کے استقبال کو آئے اور راہ میں جس سے ملاقات ہوتی اس
سے یعقوبؑ پوچھتے کہ یوسف میرا کہاں ہے آیا تم لوگوں میں ہے یا نہیں وے بولے نہیں
ہم سب اُن کے غلام ہیں اسی طرح اسی سوار اونٹ کے حضرت یعقوبؑ کے سامنے سے گذرے
بعد اُس کے یوسف با حشمت و دبدبہ لشکر کے ساتھ آپہنچے یعقوب اس شتر کی عماری
پر تشریف لائے جو حضرت یوسف نے خاص اُن کے لئے بھیجا تھا پس راہ میں باپ بیٹے
سے ملاقات ہوئی اور بعض تفسیروں میں یوں لکھا ہے کہ ملک ریّان نے حضرت یوسف سے
کہدیا تھا کہ جب اپنے والد بزرگوار سے ملاقات ہو تو گھوڑے پر سے نہ اُتریو اگرچہ اپنے
باپ کی تعظیم واجب ہے لیکن بادشاہوں کا پاپیادہ ہونا مناسب نہیں تب حضرت یوسف
واسطے رعایت حکم بادشاہ ریّان کے اور نگاہ رکھنے تعظیم اپنے والد کے ایک مسجد میں نماز
پڑھنے کے لئے جا اُترے بعد اس کے مشاہدے میں گئے غیب سے ایک آواز آئی اے
یوسف جو جس کا محب جانی ہوتا ہے اُس کی ماں جیسی محبت ہوتی ہے تب یوسف نے جانا
کہ یہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور یعقوبؑ حضرت یوسف کو دیکھتے ہی اپنی سواری
سے اُتر پڑے اور محبت و تعظیم سے یوسفؑ کو اپنی عماری پر اٹھا لیا اور دونوں مل کر
بہت روئے اور تمام لشکر بھی رویا اُن کے رونے سے بھائی سب اور تمام لشکر
پاپیادہ مصر میں آئے بعد اُس کے زر و گوہر نثار کئے خبر ہے کہ جب یعقوب لشکر میں
یوسف کے آئے علم اور نشان جتنے تھے اُنہوں میں سب پست ہوئے حضرت یعقوب
کا سر سب میں بلند ہوا یہ دیکھ کر سب متعجب ہوئے اور کہتے ہیں کبھی یعقوب ہنستے تھے
یوسف روتے تھے اور کبھی یوسف ہنستے تھے اور یعقوب علیہ السلام روتے تھے اس
میں ایک اشارہ عاشقانہ ہے گاہ عاشق روتے اور معشوق ہنستے گاہ معشوق روتے
عاشق ہنستے ہیں تب یعقوب سب اہل بیت اپنا لے کر اُس قصر معلّیٰ میں جا اُترے
جو کہ خاص حضرت کے لئے بنا تھا۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو

لیجا کر تخت پر بٹھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ ترجمہ اور اونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر اور سب گرے اُس کے آگے سجدے میں یعنی سب بھائی حضرت یوسف کے آگے سجدے میں گرے تب حضرت یوسف نے اپنے باپ سے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ اور کہا یوسف نے اے باپ یہ بیان ہے میرے اُس پہلے خواب کا اُس کو میرے رب نے سچ کیا اور اُس نے احسان کیا مجھ سے جب مجھ کو نکالا قید سے اور تم کو لے آیا گاؤں سے بعد اُس کے کہ جھگڑا اٹھایا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے میرا رب تدبیر سے کرتا ہے جو چاہتا ہے بے شک وہی ہے خبردار حکمت والا۔ اگلے زمانہ میں سجدہ کرنا تعظیم تھی اور فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تھا اس وقت اللہ نے وہ رواج موقوف کیا اور کہا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ ترجمہ تحقیق مساجد اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں جن میں سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ ہی کو ہے سوا اس کے کسی کو روا نہیں اس وقت پہلے رواج پر چلنا ویسا ہی ہے کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم کے وقت میں بہن سے نکاح ہوتا تھا پس حضرت یوسف نے کہا اے باپ یہ وہی خواب ہے جو میں نے دیکھا تھا کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستارے مجھ کو سجدہ کرتے ہیں اب اللہ نے وہی خواب میرا سچا کیا بعد اس کے دوسرے دن تمام اہل مصر نے آکے ہدیئے اور نذریں گذرانیں کہ حساب سے باہر تھے وہ سب مال حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کو دے ڈالا اور ملک ریان حضرت یعقوب کے دیکھنے کو آیا خدا کے فضل سے اور اُن کی صحبت کی برکت سے وہ دین اسلام سے مشرف ہوا اسی طرح کئی لوگ آکے مسلمان ہوئے حضرت یعقوب کو جو دیکھنے جاتا ان کے چلنے کا ایک نور چمک حضرت کی پیشانی پر دیکھتا تب اُسی وقت متحیر ہو کر دین اسلام قبول کر لیتا بعد اسکے ملک ریان نے حضرت یعقوب سے پوچھا کہ حضرت یوسف آپ ہی کے صاحبزادے ہیں بولے ہاں تب بادشاہ ریان نے کہا

کہ میں ان سے بہت خوش ہوں اور میں نے اپنی سلطنت کا کاروبار ان کو دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اُس کو کل اختیار ہے وُہ جو چاہے سو کرے۔ راویوں نے روایت کی ہے کہ بادشاہ کے گھر میں سات چکیاں رنگین طلائی تھیں اور ہر ایک چکی وزن میں پانچ ہزار من کی تھی۔ ایک دن حضرت یعقوبؑ کے پاؤں میں ایک چکی کی ٹھوکر لگی تھی یوسف علیہ السلام نے آکر اُسی چکی کو سر دست سے اٹھا کر پھینک دیا ایسا زور اُن کو تھا ہونے کے سبب قصہ کوتاہ یوسف کے بھائیوں نے دریائے نیل کے کنارے پر عمارت بنا کے سکونت اختیار کی مروی ہے کہ یعقوبؑ نے ایک روز یوسف سے کہا کہ تم کو معلوم تھا کہ میں کنعان میں ہوں کیوں تم نے مجھ کو اتنے دن اپنے حال سے خبر نہ دی یوسف نے کہا بابا جان میں نے کتنے خط آپ کے واسطے لکھ رکھے ہیں ایک صندوق لا کے دکھایا اور کہا کہ جب میں خط لکھ کے حضور میں بھیجا چاہتا تھا اسی وقت جبرائیلؑ آکے مجھ کو منع کرتے اور کہتے یوسف خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہنوز تمہارا وقت باقی ہے اس وقت مت بھیجو تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ اور روایت کی گئی ہے کہ یعقوبؑ نے حضرت یوسف سے پوچھا کہ تیرے بھائیوں نے تیرے ساتھ کیا بدسلوکی کہو تو سنوں یوسف نے کچھ نہ کہا چپکے ہو رہے اور سب بھائیوں نے حضرت سے آکے کہا کہ اے باپ ہم ان کے بدخواہ تھے ہم گنہگار ہیں لیکن اب ہم معافی چاہتے ہیں تم سے اور کہا قولہ تعالیٰ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ **ترجمہ** کہا انہوں نے اے باپ بخشواؤ ہمارے گناہوں کو بیشک ہم تھے خطا کرنے والے حضرت نے کہا قریب بخشواؤنگا اپنے رب سے وُہ ہے بخشنے والا مہربان سوال اس میں کیا بات تھی جب یعقوبؑ سے بیٹوں نے خطا کی معافی مانگی جو خطا کی تھی یوسف کے بارے میں حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو وعدے میں رکھا اور کہا قریب ہی بخشواؤنگا تفسیر میں لکھا ہے کہ وُہ وعدہ عفو صبح کا کیا تھا کیونکہ صبح کی دُعا اللہ کے یہاں مستجاب ہے اور بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ یعقوبؑ نے بیٹوں کے حق میں دُعا کرنے میں اس واسطے تاخیر کی تھی کہ خبر

میں یوں آیا ہے کہ حق تعالیٰ گناہ کسی کا معاف نہیں کرتا ہے مگر جب تک کہ خصم اُس کا راضی نہ ہووے اس سے۔ پس یوسف سے حضرت یعقوبؑ نے پُوچھا کہ تم اپنے بھائیوں سے خوش و رضی ہو یا نہیں حضرت یوسف نے کہا کہ مَیں راضی ہوں تب حضرت یعقوب نے بیٹوں کے حق میں خدا کے پاس دُعا مانگی بعد چند روز کے انتقال کر گئے ان کے بعد شمعون نبی ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ یوسف نبی ہوئے بعد اسکے حضرت یوسفؑ اور چوبیس برس جیئے جب ستر برس کی عمر ہوئی موت قریب آئی تب خدا کی درگاہ میں دُعا مانگی اور کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ ترجمہ اے پروردگار میرے دی تو نے میرے تئیں کچھ بادشاہی اور سکھائی تو نے میرے تئیں تعبیر خوابوں کی یعنی گن بٹھانی باتوں کی اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی ہے دوست یعنی کارساز میرا بیچ دُنیا اور آخرت کے قبض کر میرے تئیں یعنی موت دے نیک بختوں میں اور ملادے میرے تئیں ساتھ صالحوں کے ایک دن کا ذکر ہے کہ یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں نے کہا تھا کہ یوسفؑ بادشاہ ہے وہ قیامت کے دن بادشاہ کے زمرے میں اُٹھے گا اور محسوب نہ ہوگا نبیوں میں۔ اس بات کو حضرت یوسف نے سُنا تھا۔ تب موت کے وقت خدا کی درگاہ میں دُعا مانگی اے پروردگار تو نے میرے تئیں بادشاہی دی دُنیا میں اور موت دے مجھ کو ساتھ ایمان کے۔ اور ملادے ساتھ انبیاؤں کے جب ستّر برس کی عُمر ہوئی تب رحلت فرمائی۔ اور اُن کے بھائی سب ایک کے بعد نبی ہوئے اور انتقال فرمایا یہ سب حضرت موسٰے کے زمانہ تک بارہ قوم تھے قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اسباط فرمایا اسباط کہتے ہیں بنی اسرائیل کو یعنی یعقوبؑ کے فرزندوں کو اور دوسرے بنی اسرائیلؑ کو قبائل کہتے ہیں تاکہ تمیز ہووے دونوں فریق میں۔ قصّہ یہاں تک تھا یوسف علیہ السّلام کا واللہ اعلم *

قصہ حضرت اصحاب کہف رضؓ کا

روایت کی گئی ہے۔ کہ روم کے ملک میں ایک بادشاہ تھا نام اُسکا دقیانوس خدا نے اُسکو بڑی سلطنت دی تھی اور لشکر بیشمار ایک دن کسی نے اُس کو خبر دی کہ فلانہ بادشاہ تیرے ساتھ لڑنے کو مستعد ہے فوج کثیر لے کر آیا ہے پس دقیانوس یہ سن کر اپنے لشکریوں کو لیکر واسطے دفع دشمن کے مستعد بجنگ ہوا۔ آخر جو بادشاہ لڑنے کو آیا تھا دقیانوس کے ہاتھ سے مارا گیا اور اُسکے بیٹے سب گرفتار ہوئے بعضے کہتے ہیں کہ چھ بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ پانچ تھے سب کو اپنی خدمت خاص میں رکھا اُن میں سے ایک کو عہدہ جائے ضرور کا دیا تھا جب دقیانوس جائے ضرور جاتا اس سے آبدست کروالیتا سبب اسکا یہ تھا کہ وہ ایسا جوان فربہ موٹا تھا کہ ہاتھ اُسکا مقعد پر نہیں پہنچتا تھا بڑا عظیم البطن تھا اور کہتے ہیں۔ کہ وہ ملعون دعوٰے خدائی کا کرتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن شہزادوں کو خطاب اصحاب کہف کا دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ ترجمہ کیا تو خیال رکھتا ہے۔ کہ غار اور کوہ والے ہماری قدرتوں میں اچنبھا تھے جب جا بیٹھے وُہ جوان اُس کوہ میں پھر بولے اے رب دے ہمکو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ یہی شہزادے مذکور سب کچھ تدبیر اور حیلہ کرنے لگے کہ کیونکر اس ظالم بدبخت کے ہاتھ سے ہم خلاصی پاویں اور خدا کی عبادت کریں۔ ایک روز دقیانوس جائے ضرور گیا تھا اُس غلام کو جو خادم جائے ضرور کا تھا نہ پایا۔ کہ مقعد اُس کی دھلاوے۔ بُت اس ملعون نے خفا ہو کر حکم کیا۔ اُسکو اور اُسکے بھائیوں کو سو سو دُرّے مارنے کا اور تاکید کردی کہ خبردار آئیندہ ایسا نہ ہونے پاوے اپنے اپنے کام پر سب حاضر رہنا غافل نہ ہونا۔ آخر وہ شاہزادہ کہ جسکا عہدہ جائے ضرور کا تھا جب رات ہوئی سب بھائی کو لے بیٹھا وہ سب اکٹھے ہو کر صلاح و مشورت کرنے لگے کہ یہ ملعون ہم کو

ستاتا ہے اور دعوے خدائی کا کرتا ہے۔ اور سب سے سجدہ کرواتا ہے اب ہمپر واجب ہے کہ اُسکی خدمت سے باز رہیں اور یہاں سے کہیں نکل جاویں اپنے خالق ارض وسما کی عبادت کریں جو آخرت میں کچھ بھلا ہو بھائی بولے یہ اچھی بات ہے جو تم کہتے ہو کسی صورت سے یہاں سے نکلا چاہیئے تب وہ بولے ایک تدبیر ہے وُہ ملعون میدان میں چوگان کھیلنے کو جائیگا البتہ ہمکو بھی لیجائیگا جب ہمکو کھیلنے کو کہیگا تب ایسی چستی و چالاکی سے چوگان کھیلا چاہیئے۔ کہ وہ خوش ہو جاوے اور تعریف کرے جب شام عنقریب ہوگی تب میں چوگان میدان سے باہر پھینگونگا تم سب ہمارے پیچھے یہ بہانہ چوگان میدان سے باہر نکل جائیو تب سب ملکے ایک جگہ میں جلکے گھوڑے پرسے اُترکر میلا کپڑا بدل کے پاؤں پاؤں چلے جاینگے اور ہمکو کوئی نہیں پہچانیگا پس جب بھائیوں نے یہ صلاح ٹھہرائی اور دوسرے روز دقیانوس کے پاس سب آگئے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے عہدے پر جا کھڑے ہوئے وہ ملعون تخت پر بیٹھا دعوے خدائی کا کرتا تھا لعنۃ اللہ علیہ اتفاقاً اُسیوقت ایک بلی بالاخانے پر سے اُسکے پاس اچانک آگری اُسے وُہ ملعون چونکا اور ڈرا تب وے لوگ آپس میں کہنے لگے اگر یہ ملعون خدا ہوتا تو بلی سے کاہے کو ڈرتا معلوم ہوا کہ یہ مردود جھوٹا ہے دعوے اسکا باطل ہے اِس گھڑی ایک شیطان بصورت انسان اُس کے آگے آکے کہنے لگا اے ملعون اگر تجھ کو دعویٰ خدائی کا ہے تو ادنے ترین ایک ذی رُوح جانور مکھی ہے اُسکو تو پیدا کر تب ہم جانینگے تیرا دعوے حق ہے اس مردُود نے ایک بہانہ کر کے کہا کہ ایسے بدجانور کو ہم نہیں پیدا کرتے شیطان بولا خدا نے جو اُسکو پیدا کیا ہے البتہ کچھ حکمت ہوگی وہ ملعون بولا اس میں کیا حکمت ہے شیطان بولا جب تو جائے ضرور میں جا بیٹھتا ہے وُہ مکھی تیری کون میں بیٹھ کے ہاتھ پاؤں اپنے نجاست میں آلودہ کر کے تیری ڈاڑھی پر جا بیٹھتی ہے یہ بھی ایک کار حکمت ہے یہ کہکر غائب ہوا تب وُہ ملعون شرمندہ ہوا پس دوسرے دن دقیانوس چوگان کھیلنے کو میدان میں گیا۔ اور شاہزادوں کو بھی ساتھ لیا۔ پس میدان میں جلکے ایسا کھیل کھیلنے لگے کہ دقیانوس

بہت محفوظ ہوا اور بولا کہ مجبر کو تم سب کو خلعت دیکر خوش کرونگا جب شام ہوئی دن آخر
ہوا شاہزادے بسبب اُس کے جو مشورت کی تھی اُسی موافق آخر چوگان میدان
سے پھینکنے لگے اِسی طرح آہستہ آہستہ کھیلتے ہوئے دُور تک نکل گئے دقیانوس انہوں
کو کھیل میں چھوڑ کر شام کے وقت گھر کی طرف چلا گیا - اور وہ شاہزادے سب
فرصت کمال پا کے خدا کو یاد کر کے وہاں سے نکل پڑے میدان کی طرف گھوڑا
اُٹھا کے رات ہی رات چلے گئے - جب صبح ہوئی گھوڑوں کو چھوڑ کر کسی شہر کے
کنارے جا پہنچے وہاں چند آدمی پاسبان بکری کے تھے انہوں سے ملاقات ہوئی
وے بولے اے عزیزو تم کہاں جاتے ہو اُنہوں نے کہا کہ ہم خالق ارض و سما
کی طلب کو جاتے ہیں انہوں نے کہا وہ کیسا خدا ہے جسے چاہتے ہو وے بولے آسمان
اور زمین اور ہمارے تمہارے بیچ میں وہ سب کا پروردگار ہے اور ممکن عدم
سے ملک وجود میں لانے والا وہی ہے پس ان سب باتوں سے وُہ لوگ خوش ہوئے اور بولے
کہ یہ سچ کہتے ہیں تب وے بھی پاسبانی چھوڑ کر شاہزادوں کے ساتھ مل گئے صحبت اُنکی اختیار
کی اور ایک کُتا اُنکے ساتھ تھا وُہ بھی ہمراہ ہو لیا وے بولے کُتے کو ہنکا دو تو بہتر ہے
وگرنہ ہمارے ساتھ رہیگا تو بھونکیگا - اسکی آواز سنکر لوگ آ کے ہمکو پکڑینگے تب پاسانوں نے
کُتے کو مارا پیٹا یہاں تک کہ اُسکے ہاتھ پاؤں توڑ ڈالے اور سارا بدن زخمی کیا تو بھی اُس
نے پیچھا نہ چھوڑا آخر اُنکے ساتھ رہگیا اور اللہ نے اُسکو زبان دی تب اس نے کہا اے
یارو مجھے مت مارو تم جسکے بندے ہو میں بھی اُسکا فرمانبردار ہوں تم جسکی یاد کو جاتے
ہو میں بھی اسی کو چاہتا ہوں مجھکو بھی تم اپنے ہمراہ لے چلو پس کُتے سے یہ باتیں سُنکے
اصحاب کہف کو ترس آیا اور پیار کر کے کُتے کو ساتھ کاندھے پر لے چلے تمام
رات چلتے چلتے جب روز روشن ہو اجا کے پہاڑ کے اندر ایک کھوہ میں جا گھسے
اور بولے کہ یہاں ذرا دم لیا چاہیئے کہ ماندگی رات کی دفع ہو آخر وہاں دم لیا پس
سو گئے جیسا قولہ تعالیٰ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۔ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ

لِنَعۡلَمَ اَیُّ الۡحِزۡبَیۡنِ اَحۡصٰی لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ٥ ترجمہ جب جا بیٹھے وہ جوان اُس کھوہ میں
پھر وہ بولے اے رب دے ہمکو اپنے پاس سے مہر اور بنا ہمارے کام کا بناؤ
پس پردہ مارا ہم نے اُوپر کانوں اُن کے یعنی سُلا دیا ہمنے انکو بیچ غار کے کئی برس گنتی
کے پھر اُٹھایا ہمنے انکو کہ معلوم کریں ہم دو فرقوں میں سے کس نے یاد رکھی ہے جتنی
مدّت رہے تھے القصّہ دقیانوس نے اُس کھیل کے میدان میں شاہزادوں کو نہ پاکے
بہت تاسف کیا اور چند سوار ونکو اُن کے پیچھے دوڑایا تفحص و تجسس کرتے ہوئی اسی
کھوہ کے پاس جا پہنچے خدا کے فضل سے اُس غار کا مُنہ چیونٹی کے سُوراخ سا بن گیا
اور اُن سب کا نام نشان نہ پاکے پھر آئے اور بعضے روایت میں یوں آیا ہے کہ
اُس کھوہ کے کنارے پر اُنہونکو مردہ پایا تھا تو اُنکو اُسی کھوہ میں ڈال کے چلے آئے تھے
اور اُسی دِن سے لقب انہونکا اصحاب کہف ہوا اور بعضوں نے یوں روایت کی ہے
کہ وے بادشاہ کے باورچی کے بیٹے تھے اور بعضے اُن میں نانبائی کے بیٹے تھے بادشاہ
دقیانوس نے ایک کو جادو سیکھنے کو ایک جادوگر کے پاس بھیجا تھا ایک دن اس لڑکے
کی اثنائے راہ میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے اُس لڑکے سے پوچھا تم
کہاں جاتے ہو وہ بولا میں جادو سیکھنے کو جاتا ہوں راہب بولا جادو تو کفر ہے تو مسلمان
کیوں نہیں ہوتا تب خدا کے فضل سے اسوقت وہ ایمان لایا مسلمان ہوا دقیانوس اس بات
کو سُن کے خفا ہوا اور اُس لڑکے کو دار پر کھینچنے کا حکم کیا کہتے ہیں کہ اس کو پانچ دفعہ
سُولی پر چڑھایا تو بھی وہ نہ مرا اللہ کے فضل سے سلامت رہا۔ اور کہا کہ اٰمَنۡتُ بِرَبِّ
الۡعٰلَمِیۡنَ آخر اُسکو دقیانوس نے قید شدید میں رکھا اُس کے ہم جنس اور پانچ چھ
لڑکے دقیانوس کے ملازم تھے۔ انہوں نے باہم صلاح و مشورت کر کے کسی حیلے
سے قید سے اُسکو چھڑا لیا اور اسکے وہ متفق ہو کر اُس ظالم کے قبضہ سے
اُس شہر سے خدا کی عبادت کو نکلے ایک پہاڑ کی طرف گئے ایک کھوہ میں جا رہے
اور وہاں سو رہے اِس میں میں تین سو نو برس گذر گئے تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا
ہے وَلَبِثُوۡا فِیۡ کَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ٥ ترجمہ اور مدّت گذری اُن پر

کھوہ میں تین سو برس اور نو اوپر اور اصحاب کہف کے نام اور اُن کے عدد میں بہت اختلاف ہے یہ سب اہل روم تھے اور انکا غار بھی ارض روم میں ہے اور بعضے کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کے دین میں تھے اور قاموس میں لکھا ہے ابن قتیبہ رحمہ نے روایت کی ہے کہ اصحاب کہف کا دین ومذہب اللہ کو معلوم ہے فقط توحید پر قائم تھے اور کسی نبی کی شریعت پکڑنے نہیں پائے مگر جس نے اُنکی خبر پائی معتقد ہوئے اور پاس اُن کے مکان زیارت کا بنا دیا وے نصاریٰ تھے نام اُنھوں کے یہ ہیں۔ مکسلمینا وامليخا ويكبر مرکوکش نواس سانیوس ابطینوس کشفوطط اور کسی نے کہا نام اُنکے یلیخا مکسینا مرطوس نواس اریطانس کرید سلطیطوس اور بعضوں نے کہا مکسلمینا یملیخا مرطونس بینوس سابونس کفسططوس ذونواس اور بعضے نے کہا مکسلمینا ایلیخا مرطونس مبونس سانیوس بطنوس کشفوطط اور بعض کے نزدیک یہ نام ہیں مکسلمینا تملیخا مرطونس بینونس ذوواس کشفیطط یونس اور آٹھواں اُنکا کتا کہ اُس کا نام قطمیر تھا قاموس میں بھی لکھا ہے لیکن شمار اُنھونکا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں کہ کتنے آدمی تھے اور اُنکے

عدد کا بہت اختلاف ہے بمصداق اس آیت کے قولہ تعالیٰ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ ترجمہ البتہ کہیں گے کہ

وہ تین چوتھا اُن کا کتا ہے اور یہ بھی کہینگے کہ وے پانچ ہیں چھٹا اُن کا کتا ہے بن دیکھے نشانی کے پتھر چلانا اور یہ بھی کہینگے وے سات ہیں آٹھواں اُنکا کتا ہے تو کہہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے کتنے آدمی اُن کے ہیں خبر اُن کی نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ جب تین سو نو برس کے بعد نیند سے جاگ اُٹھے اصحاب کہف آپس میں پوچھنے لگے ایک دوسرے سے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ

يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ

أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۞ ترجمہ

اور اسی طرح اُن کو جگا دیا ہم نے کہ آپس میں لگے پوچھنے ایک بولا اُن میں کا کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھیرے ایک دِن سے کم بولے تمہارا رب بہتر جانیوالا ہے جتنی دیر رہے ہو اب بھیجو اپنے میں سے ایک کو یہ روپیہ لیکر اپنا اس شہر کو پس دیکھے کونسا ستھرا کھانا لا دیوے تمکو اُس میں سے کھانا اور نرمی سے جاوے اور جتا نہ دیوے تمہاری خبر کسی کو جب اصحاب کہف تین سو برس کے بعد ایکبارگی جاگے تو بھوک اُن پر غالب ہوئی اُن میں سے یملیخا کو شہر میں روٹی لانے کو نانبائی کی دوکان میں بھیجا اور وُہ دینار ضرب دقیانوس کا تھا روٹی لانے دیا روٹی والے نے دیکھ کے پوچھا اے یار و تم نے گڑا یا مال کہیں پایا ہے کیونکہ اس دینار پہ نام دقیانوس بادشاہ کا دیکھتا ہوں اُس کا زمانہ تو قرنوں گذرا ہے وہ مرگیا اب مجھے بھی اسکا حصّہ دو نہیں تو بادشاہ کے حضور میں تمہیں لیجاؤنگا وہ دیکھتے ہی تم سب سے روپیہ چھین لے گا۔ آخر یملیخا نے اُس سے اپنا سارا قصّہ بیان کیا اُس میں بہت آدمی دونوں کی قیل وقال سے آ کے مجتمع ہوگئے اور اُس کی خبر بادشاہ تک پہنچی بادشاہ عادل تھا یملیخا کو حضور میں بُلا کے ساری حقیقت اُس سے پوچھی تب یملیخا نے بادشاہ سے کہا کہ ہم کئی آدمی ہیں بادشاہ دقیانوس سے ظلم سے بھاگ کر فلانے پہاڑ کی کھوہ میں جا رہے ہیں اور بعد مدّت کے جب میں سے جاگ اُٹھے مارے بھوک کے برداشت نہ کر سکے تب سب کو وہاں بٹھا کے میں روٹی کے لئے شہر میں آیا ہُوں بادشاہ یہ سنکے متعجّب ہُوا اور علمائے تواریخ دان کو بُلا کر پوچھا تم جانتے ہو بادشاہ دقیانوس کونسے زمانے میں گذرا ہے اُن سب نے متفق الکلمہ عرض کی اے جہاں پناہ جو باتیں یملیخا نے حضور میں عرض کی ہیں وُہ سچ ہیں ہم نے تواریخ کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ بادشاہ بڑا ظالم نام اُس کا دقیانوس تھا سابق میں گذرا ہے پس چونکہ یہ بادشاہ عادل اور منصف مزاج تھا یہ حقیقت سن کے یملیخا کے ساتھ اُس کھوہ میں جانے کا عزم کیا پس باشوکتِ شاہی سوار ہوا اُس کے ساتھ اُس غار کے پاس جب جا پہنچا

تب یملیخا نے اُس سے کہا کہ آپ اگر اس حشمت اور دبدبے کے ساتھ اُنہوں کے
پاس جائینگے تو اغلب ہے کہ وے آپکو دیکھ کر کے ڈرینگے اور چھپ جائیں گے اور
آپ سے کچھ بات چیت نہ کرینگے مناسب ہے کہ آپ ذرا یہاں ٹھیریں میں جا کے
اُنہوں کو خبر دوں اور خاطر جمع کروں کہ بادشاہ دقیانوس دُنیا سے مطرود و مردود ہوا اب
مسلمان بادشاہ ہے آؤ شہر میں چلیں پس یملیخا بادشاہ سے کہکر غار میں چلا گیا۔ اور سب
احوال یہاں کا جو گذرا تھا انہوں سے بیان کیا وے بولے ہمکو اب کھانے پینے کی کچھ
حاجت نہیں اور ہمکو دنیا سے بھی کچھ غرض نہیں ہمکو اپنے خدا ہی سے کام ہے یہ کہکر پھر سو
گئے خبر ہے کہ اب تک بھی سوتے ہیں ایسا ہی حال قیامت تک رہیگا کہتے ہیں اُس
بادشاہ اور سب نے اُن کی انتظاری دیکھکر اُس کھوہ کے اندر جانا چاہا کسی جانب کو راہ
اُسکی نہ ملی نا اُمید وہاں سے پھر آیا اور اُس پہاڑ کے کنارے بستی میں نیکے ایک عبادت
گاہ بناکر وہاں سب رہ گئے اور خبر ہے کہ اصحاب کہف کے لئے حق تعالیٰ نے فرشتے مقرر
کئے تاکہ اُنہوں کو پہلو پہلو سلاویں اور کروٹ کراویں اور بہشت کے پنکھے سے ہوا کریں اور
گرمی اور سردی وہاں اُنہوں پر نہیں لگتی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَتَرَی الشَّمْسَ
اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ
فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
مُّرْشِدًا ○ ترجمہ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے بچ کے جاتی ہے۔ اُن کے کھوہ
سے داہنے کو اور جب ڈوبتی ہے کترا جاتی ہے ان سے بائیں کو تا اینکہ اثر
گرمی اور سردی کا اُن پر نہ لگے اور وہ میدان میں ہیں اُس کے یہ ہے قدرتوں
سے اللہ کی جسکو اللہ راہ دے وہی آوے راہ پر اور جسکو وہ گمراہ کرے پھر تو نہ
پاوے اُس کا کوئی رفیق راہ پر لانے والا کہتے ہیں کہ وہ سوتے ہیں اُنکی آنکھیں کھلی
ہیں اس سے کوئی جاگتے جانتے ہیں اور حق تعالیٰ نے اُس مکان پر دہشت رکھی ہے
تاکہ لوگ تماشہ نہ پکڑیں کہ وہ بے آرام نہ ہوں اور اُن کے ساتھ ایک کُتّا لگ لیا
تھا وہ بھی زندہ رہ گیا مروی ہے کہ عیسیٰ کے قبل زمانے سے اصحاب کہف رضہ

کھوہ میں گھسے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے ایام میں گھسے تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے لیکن اکثر کا قول ہے کہ دین اور مذہب اُنہوں کا بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں یہاں تک تو اُن کا قصہ تھا واللہ اعلم ✦

قصہ حضرت شعیب پیغمبر علیہ السلام کا

شعیبؑ حضرت صالح پیغمبر کی اولادوں میں سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو پیغمبروں کا خطیب فرمایا ہے۔ چونکہ وہ فصیح اللسان تھے اور اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت کرتے تھے اور وہ حضرت شہر مدین کے نبی تھے جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَاِلیٰ مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْ اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ الآیۃ ۔ ترجمہ اور مدین کیطرف بھیجا ہمنے اُن کے بھائی شعیب کو وہ جاکے بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی کوئی نہیں تمہارا خدا اسکے سوا اور نہ گھٹاؤ ناپ اور تول میں دیکھتا ہوں تمکو آسودہ اور ڈرتا ہوں تم پر آفت سے ایک گھیر نیوالے دن کی اور اے قوم پورا کرو ناپ اور تول کو انصاف سے اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو اُنکی چیزیں اور نہ مچاؤ زمین پر خرابی کافروں نے حضرت کو جواب دیا اے شعیب مال ہمارا ہے خواہ زیادہ بیچیں خواہ گھٹا کے بیچیں وزن اور ناپ سے ہمارے تمکو کیا کام ہے پھر حضرت نے فرمایا اے قوم خدا کی بندگی اگر نہ کروگے اور میزان اور ناپ کو درست نہ رکھوگے تو عذاب پہنچیگا تم پر خدا کی طرف سے جیسا کہ قوم نوح پر اور قوم ہود پہ اور قوم صالح پر اور قوم لوط پہ عذاب نازل ہوا تھا چنانچہ قولہ تعالےٰ وَیٰقَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ ھُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ ۔ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ ۔ ترجمہ اور اے قوم نہ کمائیو میری ضد کر کر یہ کہ پڑے تم پر جیسا کہ کچھ پڑا قوم نوح پر یا قوم ہود پر یا قوم صالح پر اور قوم لوط تو تم سے دور نہیں اور گناہ بخشواو لپنے رب سے اور اسکی طرف رجوع

لاؤ البتہ میرا رب مہربان ہے محبت والا قوم نے جواب دیا قولہ تعالےٰ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ

مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ

عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۔ ترجمہ اے شعیب ہم نہیں سمجھتے بہت باتیں جو تو کہتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں کمزور ہے اور اگر نہ ہوتے تیرے بھائی بند تو تجھکو ہم سنگسار کر ڈالتے اور کوئی تو ہمپر سردار نہیں پھر حضرت شعیب نے انہوں سے کہا اے قوم ڈرو اللہ سے اور پوجو اللہ کو مجھے سچا نبی جانو اور کہا مانو ہر چند کہ شعیب کہتے رہے پھر بھی نہ مانا تب حضرت نے اُن سے مایوس ہوکر بہ ناچاری اُن پر بددعا کی جبرائیلؑ تشریف لائے اور فرمایا اے شعیب قریب ہے تمہاری قوم پر خدا تعالےٰ عذاب نازل کریگا تم ہوشیار رہو جو لوگ تمپر ایمان لائے ہیں اُنکو لیکر شہر سے باہر نکل جاؤ اور اُس قوم سے دُور رہیو تب حکم الٰہی سے شعیب نے اپنے اہل وعیال اور وہ لوگ جو اُن پر ایمان لائے تھے سب ایکہزار سات سو آدمی ہمراہ لیکر شہر سے باہر نکل گئے کافر سب ہنسنے لگے بولے اے شعیبؑ کیا مصیبت پڑی ہے کہاں جاتے ہو شہر سے حضرت نے کہا میں تم سے جُدا ہوتا ہوں خدا کے کہنے سے اب حق تعالےٰ تمپر عذاب نازل کریگا جب حضرت یہ بول کے شہر سے تین کوس باہر نکل گئے جبرائیل نے آکر خبر دی کہ کل صبح تمہاری قوم پر عذاب نازل ہوگا جب صبح ہوئی حضرت عبادت میں مشغول ہوئے اور جتنی قوم کفار کی تھی صبح کو اپنے گھروں میں سوتے تھے اس وقت جبرائیل نے آکے خدا کے حکم سے ایسی ایک چیخ ماری کہ تمام کافر شہر کے ہلاک ہوگئے یہاں تک کہ کوئی مواشی بھی نہ رہا اور آگ آکے اُن سب مُردوں کو جلا گئی بعد اُسکے حضرت نے خدا کی درگاہ میں عرض کی الٰہی میں کہاں جاؤں اب کہاں رہوں ندا آئی تم اپنے گھر میں جا رہو تب شعیب اپنی قوم کو لے کر شہر میں آئے دیکھا کہ سارے مردود و کفار جل بھنکر خاک ہوگئے پھر حضرت کے آنے سے شہر مدین آباد ہوا اور اشجار و درخت سرنو سے پھر سب تر و تازہ ہوئے پھول پھل کر پھلنے لگے پیشتر سے بیشتر ہوئے پس شعیب نے اپنی قوم کو بارہ برس تک شریعت سکھائی اور ہلاک ہونے میں قوم کے

اپنی بددُعا سے بہت تاسف کرنے لگے اور اُس کے غم سے روتے روتے آنکھیں جاتی رہیں مروی ہے جبرائیل نے نازل ہو کر حضرت شعیب سے کہا اے شعیبؑ تم کیوں غم کھاتے ہو اگر اپنی آنکھ کے لئے روتے ہو تو آنکھ دیجائے اگر اور کسی کام کے لئے روتے ہو تو وہ بھی حاصل ہوویگا اور اگر دوزخ کا ڈر ہے تو کچھ اندیشہ مت کرو اگر دنیا کے لئے روتے ہو تو دنیا بھی دی جائے خدا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے تب حضرت شعیب نے کہا اے جبرائیل میں کچھ چاہتا ہوں مگر خدا کے دیدار کی آرزو ہے حضرت جبرائیلؑ نے یہ سُنکر بارِ تعالیٰ سے عرض کی الٰہی تو دانا و بینا ہے شعیبؑ جو کہتا ہے تجھ کو خوب معلوم ہے ندا آئی اے جبرائیل تم اس سے جا کر میری طرف سے کہو کہ ہمارا دیدار قیامت کو ملیگا غرض شعیب علیہ السلام بارہ۱۲ برس دنیا میں نابینے رہے اور پیغمبری کی یہانتک کہ موسیٰؑ کا زمانہ پہنچا تھا شرح اُس کی موسیٰ کے قصہ میں بیان کرونگا انشاءاللہ تعالیٰ اور خبر ہے کہ حضرت موسےٰؑ کے آنے کے بعد شعیبؑ چار برس چار مہینے اور جئے بعضے کہتے ہیں کہ آٹھ برس جئے بعد اسکے انتقال فرمایا ۔

قِصّہ حضرت یُونس علیہ السّلام کا

روایت کی گئی ہے کہ حضرت یونس پیغمبر حضرت ہُود کی اولاد میں سے تھے خُداوند تعالےٰ نے شہر نینوا کی اُن کو پیغمبری دی تھی اب جسکو دمشق کہتے ہیں وہاں قوم ثمود کی تھی سب بُت پرست تھے ایک روز حضرت ابو بکر صدیق نے جناب رسالتمآب سے پوچھا کہ یونس پیغمبر کی قوم کتنی تھی حضرت نے فرمایا۔ لاکھ سے زیادہ تھی سب نافرمان تھے چنانچہ حقتعالےٰ نے فرمایا ہے وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ سہ اور بھیجا اُس کو لاکھ آدمی پر بلکہ زیادہ پر فائدہ یعنی اگر عاقل بالغ شمار کیجئے تو لاکھ تھے اور سب کو شامل کیجئے تو لاکھ سے زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہیں مروی ہے کہ یونس نے اپنی قوم کو چالیس برس تک خدا کی

سہ یہان پر اَوْ بمعنے بَلْ کے ہے جیسا کہ مغنی اللبیب میں موجود ہے ۱۲

طرف دعوت کی اور کہتے رہے اے قوم کہو لاالٰہ الا اللہ یونس نبی اللہ وے
مردود کبھی اس کلمہ کو زبان پر نہ لائے اور کہتے تم اگر ہمکو پارہ پارہ کروگے پھر بھی تم
کو نبی اللہ کا نہ کہیں گے حضرت اس بات سے اور زیادہ مایوس ہوئے قوم بت پرستی
کرنے لگی پھر کہا اے قوم اپنے خالق ارض وسما کو چھوڑ کر کیوں بت پرستی کرتے ہو
جس میں نفع نہیں کی راہ ہے ان منکروں نے ہرگز نہ سنا اور کہا کہ ہم تیرے
خدا کو نہیں مانتے ہیں اور حضرت کو اذیت دینے لگے پھر حضرت نے عاجز ہو کر کہا اے قوم
خدا کی عبادت کرو اور راہ ضلالت کو چھوڑ دنہیں تو خدا تمپر عذاب نازل کریگا وے بولے
عذاب کیا چیز ہے کیسا ہوتا ہے حضرت بولے عذاب آتش دوزخ ہے یہ سنکر ان مردودوں
نے کہا بھلا کچھ مضائقہ نہیں تب یونس نے ان بدوں کے لئے بددعا مانگی ندا آئی اے
یونس جب وقت آویگا ان پر عذاب نازل کرونگا پس یونس خفا کر اس شہر سے اپنی قوم کو
چھوڑ کر بے رضائے الٰہی کے نکلے اسی سبب سے اللہ نے انکو بلا میں مبتلا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصہ سے لڑکر پس سمجھا وہ کہ ہم نہ پکڑ سکینگے
گے پس پوکارا بیچ اندھیروں کے کہ کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے تو بے عیب ہے
بیشک میں تھا گنہگاروں میں پس قبول کی اس کی ہمنے پکار اور نجات دی
ہم نے اسکو غم سے اور اندھیرے سے اور اسی طرح ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو
یونس بڑے شوقین تھے عبادت کے اور دنیا سے الگ تھے حکم ہوا کہ ان کو پہنچو شہر
نینوا میں تو کہ مشرکوں کو منع کریں بت پوجنے سے یہ خفا ہو کر چلے راہ میں ایک ندی
ملی ایک بیٹا کنارے چھوڑ کر ایک کو کندھے پر لیا عورت کا ہاتھ پکڑا ندی میں پانی
نے زور کیا عورت کا ہاتھ چھوٹ گیا اسکے سامنے سے اور ایک لڑکا کندھے
پر سے پھسل پڑا گھبراہٹ میں کنارے پر آئے دوسرے لڑکے کے پاس اس کو
بھیڑیا لے گیا جب اس شہر میں پہنچے سرداروں سے ملے پیغام اللہ کا پہنچایا وے

ٹھٹھا کرنے لگے ایک مدت تک وہاں رہے آخر خفا ہو کر عذاب کی بددعا کی اللہ سے اور آپ نکل گئے تین دن کا وعدہ کر کے تیسرے دن عذاب آیا شہر کے سب لوگ جنگل میں نکلے اللہ کے آگے توبہ کی روئے سارے بت توڑ ڈالے عذاب ٹل گیا شیطان نے یونس کو خبر دی کہ وہ قوم اچھی بھلی ہے اس پر عذاب نہ آیا یہ سن کے حضرت دل میں خفا ہوئے کہ اللہ نے جھوٹا کیا یہ کہکر اللہ کے حکم کی راہ نہ دیکھی کسیطرف چل کھڑے ہوئے ایک کشتی پر جاکر سوار ہوئے وہ کشتی بھنور میں چکر کھانے لگی لوگوں نے کہا کشتی میں کسی کا غلام ہے اپنے خاوند سے بھاگا ہوا قرعہ ڈالا تو حضرت کے نام پر آیا دریا میں ان کو ڈال دیا ایک مچھلی انکو نگل گئی اس اندھیرے میں رب کو پکارا توبہ قبول ہوئی مچھلی نے کنارے پر اگل دیا وہاں ایک بیل نے چھاکر چھاؤں کی یعنی کدو کی بیل نے چھاؤں کی اور ہرنی نے دودھ پلایا جب قوت بدن میں آئی حکم ہوا اسی قوم میں پھر جانیکا وہ قوم ان کی آرزومند تھی راہ دیکھتی انکی عورت اور لڑکے پھر ملے بھیڑیئے سے لوگوں نے چھڑا لیا اور بہتوں کو نکال لیا تھا۔ اب اسی شہر میں انکی قبر ہے۔ سوال اگر پوچھئے کہ یونس پیغمبر کو مچھلی نگل گئی تھی وہ کیا ماجرا تھا۔ جواب اسکا یہ ہے خدا کو منظور تھا۔ کہ اپنے بندوں کو دکھلاوے کہ میں ناطہ رشتہ کسی سے نہیں رکھتا۔ مگر جو میری اطاعت کریگا وہ میرا بندہ ہے۔ اور وہ میرا نبی تھا کہنا میرا نہ مانا خفا ہو کر بے حکم میرے چلا گیا اس لئے میں نے اسے مچھلی کو کھلایا تاکہ بندونکو معلوم ہو کہ بندۂ بے حکم کو اسی طرح سزا ملتی ہے اور دوسری روایت ہے کہ یونس خدا کی مرضی نہ دریافت کر کے جلدی غصہ ہوئے اس خدائے تعالےٰ ان کی عبرت کے لئے مچھلی کے پیٹ میں ان کو چند روز رکھا حکمت یہ تھی کہ مومن بندوں کو دکھلادے کہ عبرت ہو اپنے پیغمبر کو ایسے مقاموں میں نہ چھوڑا مچھلی کو کھلایا پھر نجات دی پس مومن بندوں کو لازم ہے کہ مرضی الٰہی میں کسی امر میں سرکشی نہ کریں ہر آن اس کا شکر کریں الغرض یونس جاتے جاتے کسی ندی کے کنارے پر جا پہنچے دیکھا کہ لوگ کشتی پر سوار ہو کر پار اترتے ہیں آپ بھی جاکر سوار ہوئے میں شانہ روز کشتی پر بیٹھے چوتھے روز آٹھ گھڑی کے

وقت تمام دریا میں ایک بارگی اندھیرا ہوگیا اور بڑی بڑی مچھلیاں آکے کشتی کو حرکت دینے لگیں آدمیوں نے کہا کہ کوئی گنہگار بندہ کشتی پر ہوگا اس کشتی سے نکال کر دریا میں ڈال دو مچھلی نگل جائے شائد ہم اس تہلکے سے بچیں ایسا نہ ہو کشتی ہماری غرق ہو اور ہم سب ڈوب جاویں یونس اس بات کو سنتے ہی کشتی پر سے اٹھ کھڑے ہوئے بولے تم میں میں ہی گنہگار بندہ ہوں مجھ ہی کو دریا میں ڈالدو مچھلی نگلجائے سبھوں نے کہا آپکو ہم درویش صفت دیکھتے ہیں اور عقلمند آپ پر بدگمانی نہیں کر سکتے بلکہ بہ نسبت آپکے ہم بہت گنہگار ہیں آپکو ناحق دریا میں ڈال کے کیوں عاصی ہوویں تب ہر ایک نے مچھلی سے کہا اے مچھلی جو گنہگار بندہ ہے۔ہم میں تو اسکو نگلجا مچھلی نے کسی کو قبول نہ کیا تب حضرت یونس نے اُن سے کہا کہ میں نے تمسے نہیں کہا تھا کہ میں ہی بندہ گنہگار ہوں اپنے خاوند سے بھاگ کر آیا ہوں تب اُنھوں نے سب کے نام پر قرعہ ڈالا تین مرتبہ حضرت یونس کا نام اُٹھا تب اُنھوں نے ناچار ہو کر مچھلی کے آگے ڈالدیا مچھلی انکو نگل گئی چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ترجمہ پس نگل لیا اُسکو مچھلی نے اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا۔ اور تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ مچھلی نے حضرت یونس سے یہ بات کہی کہ اے پیغمبر خدا مجھکو اللہ نے فرمایا کہ تمکو اچھی طرح سے اپنے پیٹ میں رکھوں کسیطرح اذیت نہ دوں اب میرا پیٹ آپ کا زندان ہوا جب چاہے وہ خلاص کرے اور میرا پیٹ غلاظت سے پاک ہے میں خدا کو یاد کرتی ہوں تسبیح و تقدیس میں اُس کی مصروف ہوں اب یہی پیٹ تمہاری عبادت گاہ ہوئی پس اے مومنوں دیکھو تو مچھلی کس طرح خدا کی عبادت کرتی تھی یونس کو پیٹ میں رکھ کے تم اپنی اوقات دنیا کے پیچھے برباد کرتے ہو کیوں خدا کی بندگی نہیں کرتے ہو آلائش دنیا میں اپنے کو ڈباتے ہو خراب کرتے ہو جو مومن خدا کا پیارا ہوگا وہ البتہ اس کی عبادت میں مصروف رہے گا اور اپنے کو معصیت سے باز رکھیگا غرض یونس کو جو مچھلی نگل گئی تھی اُس مچھلی نے چالیس دن تک منہ اپنا کھلا رکھا تھا۔حضرت کو کچھ اذیت نہ پہنچی تھی کہ وہ خاص بندہ خدا کا تھا۔اور چالیس دن رات حضرت نے کچھ کھانا پینا نہیں کھایا تھا" تاب

وطاقت جاتی رہی اُس میں بھی عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے اُس لئے نجات پائی

جیساکہ حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ترجمہ پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح کرنے والوں سے البتہ رہتا مچھلی کے پیٹ میں اُسدن تک کہ اُٹھائے جاویں مُردے یعنی یونس پیغمبر اگر مچھلی کے پیٹ میں خدا کو یاد نہ کرتے تو قیامت تک رہتے مچھلی کے پیٹ میں اے مومنو یونس نے بسبب تسبیح پڑھنے کے مچھلی کے پیٹ میں نجات پائی تو کیا عجب ہے کہ تم بھی اگر خدا کی اطاعت و بندگی کروگے تو البتہ آتش دوزخ سے نجات پاؤگے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دریا کی تمام مچھلیاں بیمار ہوگئی تھیں تسبیح اور تہلیل سے انکے سب بھلی ہوگئیں اور جناب باری میں مچھلیوں نے عرض کی یارب العالمین تیرے بندے جب بیمار ہوویں تیری رحمت کے علاج سے آرام پاویں اور ہم کو بھی اپنے لطف کے شفاخانے سے دارو شفا کی بتلادے کہ ہم اُس سے بھلے ہوں تب جناب باری سے ارشاد ہوا اے مچھلیو یونس جس مچھلی کے پیٹ میں تھا تم اُسے جاکر سونگھا کیجیو تب جمیع امراض سے شفا پاؤگی اور کبھی بیمار نہ ہوگی چونکہ اُس مچھلی نے یونس کی صحبت پائی تھی اور چالیس دن رات حضرت کو پیٹ میں رکھا تھا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے اُس مچھلی کے تئیں جمیع امراض مچھلیوں کی دوا کر دانی جو مچھلی بیمار ہووےگی اُسے جاکے سونگھیگی آرام پائیگی سنو اے مومن بھائیو جو شخص خدا اور رسول کی محبت اور رضا پہ رہیگا اور اُسکا حکم بجالائےگا تو اُمید قوی ہے کہ عذاب دوزخ سے وہ نجات پائےگا اُن کی آل واصحاب کے طفیل اور برکت سے اگر حسن اعتقاد اور محبت اُن سے رکھتا ہو جیساکہ یونس کی برکت سے اور صحبت سے اُس مچھلی کو نجات ہوئی اور اس کے وسیلے سے تمام دریا کی مچھلیوں کو راحت پہنچی اور حضرت کو مچھلی کے پیٹ میں جانے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ دریا کی مچھلیاں اپنی تسبیح تہلیل سے فخر کرتی تھیں کہ ہم تسبیح پڑھنے میں اور عبادت کرنے میں تیری فاضلتر ہیں بنی آدم سے تب اُن کو دکھلانے کے لئے حق سبحانہ تعالےٰ نے یونس کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمایا اور کہا اے مچھلیو دیکھو تو یونس کیسی جگہ تنگ و تاریک میں ہمارا

نام لیتا ہے تم تو جائے آرام میں رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس اُس کی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمہاری عبادت پر جب یونس کے حال سے دریا کی مچھلیاں آگاہ ہوئیں تب خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوئیں خبر ہے کہ چھ پیغمبر ونکو حق تعالیٰ نے سخت بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی اُنھوں نے اپنی حالتِ مصیبت میں خالق کی بندگی نہ چھوڑی اور تمام ارض وسما کے فرشتے اور بنی آدم کو حقتعالیٰ نے دکھلایا اور تنبیہ کی کہ دیکھو کیسی کیسی محنت میں ہمارا بندہ مبتلا رہا پر ہمکو نہ بھولا یاد کرتا رہا پس ہمنے اُسکو نجات دی چنانچہ پہلے نوح پیغمبر کو انکی قوم کے سبب سے رنج وبلا میں گرفتار کیا تھا پھر انکو نجات دی اور دوسرے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ میں نمرود نے ڈالا دوستی اور صدق اعتقاد انکا تمام فرشتوں اور خلائق کو دکھلایا پھر انکو نجات دی تیسرے یونس پیغمبر کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا تھا پھر انکو نجات بخشی چوتھے یوسف کو کنوئیں میں اور زندان میں اور غلامی میں اُن سب بلاؤں میں مبتلا کیا تھا تو بھی اُن مقاموں میں خدا کی عبادت کی تب نجات اُس سے پائی اور پانچویں ایوب کو بیماری میں مبتلا کیا تھا ایسا بدن میں اُن کے آبلے پڑکے کیڑے پڑ گئے تھے باوجود اُس کے ایوبؑ نے خدا کی عبادت نہ چھوڑی تب خدا نے اُن کو اُس سے نجات بخشی اور چھٹے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور غار میں اور شب معراج میں ساتویں آسمان میں سے لامکان پر گئے صدق ومحبت اُن کی اللہ کے ساتھ ہفت آسمان کے فرشتوں کو دکھلائی - اس حالت میں بھی حضرت نے اطاعت اللہ کی نہ چھوڑی اور اللہ نے انکو مقرب تر مقربین سے اور مکرم تر مکرمین سے کیا تاکہ عالم بالا کو معلوم ہو کہ سب سے بزرگی اور شرافت جو کچھ کہ اللہ نے دی ہے بنی آدم کو دی ہے اور کسی کو نہیں قصہ کوتاہ غرض اس مچھلی نے حضرت یونس کو پیٹ میں لیکر سات سمندر پھرایا اور تمام قدرت الٰہی دریا میں دیکھی بعد چالیس دن کے حضرت یونس نے اللہ کو پکارا

جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ پس پکارا یونس نے اُن اندھیریوں میں کہ کوئی حاکم نہیں ہے سوائے

تیرے تو بے عیب ہے تحقیق میں تھا گنہگاروں میں سے معلوم ہوا یونس چار تاریکی میں تھے ایک ذلت وخواری اور دوسری رنج وعذاب اور تیسری قعر دریا اور چوتھی مچھلی کے پیٹ میں تھے بمصداق اس آیت کے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ترجمہ پھر سن لی ہمنے اسکی پکار اور نجات دی ہمنے اس کو غم سے اور اسیطرح نجات دیتے ہیں ہم ایمان والونکو پس اللہ کے حکم سے اس مچھلی نے یونس کو چالیس دن کے بعد دریا کے کنارے سوکھے پر آکے اگلدیا تب حضرت نے اس سے نجات پاکر چار رکعت شکرانہ کی ادا کی مروی ہے کہ وہ نماز عصر کی تھی اب اسکو فرض گردانا اللہ نے ہمپر جب اپنے گناہ سے وہ مقر ہوئے توبہ کی تب خدا کی مہر اُن پر ہوئی بلا سے نجات دی اور وہ جن قوموں سے خفا ہوکر شہر سے نکل گئے تھے پیچھے خدا نے اُن پر عذاب نازل کیا اچانک ایک آگ غضبناک آسمان سے مثل ابر سرخ کے نازل ہوئی اور اُن کے سر پر آموجود ہوئی ڈر کے مارے خوف کے سب کے سب ایک میدان میں جاکے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ بوڑھے اور جوانوں کا اور دوسرا فرقہ عورت اور لڑکوں کا ہوا اور ایک جگہ تمام مویشی جمع کئے بعد اسکے سب کے سب نے سر اپنا ننگا کرکے سجدے میں گرکے خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور دعا مانگی الٰہی ہم اب تیرے پیغمبر کی بات مانینگے ہمنے توبہ کی اس بلا سے تو نجات دے اگرچہ ہم مستحق عذاب کے ہیں اور یہ ستور چوپے زبان بے گناہ ہیں ان پر تو رحم کر جب اس طرح انہوں نے تضرع وزاری کی تب حقتعالےٰ نے توبہ اُن کی قبول کی اور بلا سے نجات دی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ترجمہ سو نہ ہوئی کوئی بستی کہ یقین لاتی پس کام آتا اُن کو یقین لانا مگر یونس کی قوم جب وہ یقین لائی کھولدیا ہم نے اُن سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں اور کام چلایا اُن کا ایک وقت تک دنیا میں عذاب دیکھ کر یقین لانا کسی کو کام نہیں آیا مگر قوم یونس کو اس واسطے کہ اُن پر عذاب کا حکم نہ پہنچا تھا حضرت یونس کی شتابی سے صورت عذاب نمودار

ہوئی تھی وے ایمان لائے تب بچ گئے بعد اس کے قوم نے یونس کو تلاش کیا نہ پایا دعا مانگی الٰہی پھر اس پیغمبر کو ہماری قوم میں بھیج تب مچھلی حضرت کو دریا کے کنارے سوکھے میں آکے اُگل گئی اور حضرت کے تمام اعضا نازک و ضعیف ہو رہے تھے کچھ کھانے کو نہیں کھا سکتے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اسوقت اپنے فضل و کرم سے ایک کدّو کدو کا گاچھ پیدا کیا اور اُسی گھڑی گاچھ میں کدو لگا حضرت اُسی کو کھاتے اور اسی کے سائے تلے دھوپ سے آرام پاتے اسی طرح چالیس دن لب دریا کدّو کی بیل کے تلے رہے تب کچھ نوبت آئی بعد اسکے اللہ کے فرمانے سے پھر اپنی قوم کی طرف گئے بمصداق اس آیت کے فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ سَقِیْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْہِ شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝ ترجمہ پس ڈالدیا ہم نے اسکو زمین بن گھانس والی میں اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوپر اسکے ایک درخت بیل والا یعنی کدّو کا درخت اور بھیجا ہم نے اُسکو طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہمنے انکو ایک مدّت تک وہی قوم جن سے بھاگتے تھے اُن پر ایمان لائی ڈھونڈھتی تھی اُسیں حضرت جا پہنچے اُن کو بڑی خوشی ہوئی سب قوم آگے حضرت کو استقبال کرکے تعظیم و تکریم سے لئے گئی اور حضرت سے شریعت سیکھی اکتیس ۳۱ برس یونس اُس قوم میں رہے بعد اُس کے انتقال کیا اور وہ حضرت پیغمبر مرسل تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ترجمہ تحقیق یونس البتہ پیغمبر مرسلوں سے تھا جناب باری نے رسول خدا کو یہ فرمایا فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَھُوَ مَکْظُوْمٌ ترجمہ اب ٹھیر راہ دیکھ اپنے ربّ کے حکم کی اور مت ہو جا جیسا مچھلی والا جب پکارا اُس نے اور وہ غم سے بھر رہا تھا پس اے مومنو جبکہ یونس چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہے اُس لئے اللہ تعالےٰ نے انکو صاحب حوت فرمایا یعنی مچھلی کے یار پس حضرت ابو بکر صدیق چالیس دن تک رسول خدا کی صحبت میں رہے اور وہ یار غار حضرت کے تھے یعنی مکے کے کافروں نے جب حضرت کا پیچھا کیا آپ حضرت ابو بکر صدّیق کو لیکر مکّے سے نزدیک پہاڑ پر ایک غار میں چھپ رہے ایک رات دن کے پیچھے

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ ترجمہ جس وقت اسکو نکالا کافروں نے دو جان سے جب دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پس رفیق غار حضرت رسول خدا کے حضرت ابوبکر صدیق تھے جس دن ہجرت کی مکے سے مدینہ منورہ میں بعضے اصحاب حضرت کے آگے نکل گئے تھے مدینہ منورہ کی طرف اور بعضے حضرت کے پیچھے نکل آئے پس لے یارو مومنو اگر ابوبکر صدیق کو رسول خدا کا یار غار اور پیشوا مومنوں کا ہم جانیں تو موجب نجات اور کمال ایمان کا ہے یہاں تک قصہ یونس کا تھا واللہ عالم بالصواب +

قصہ حضرت ایوب علیہ السلام کا

حضرت ایوب حضرت عیص کی اولاد میں سے تھے نیک مرد صالح اور وطن آپکا شام میں تھا افراہیم بن یوسف کی بیٹی سے شادی کی تھی اور دس غریب مسکین محتاجوں کو جب تک کھانا نہ کھلاتے تب تک وہ نہ کھاتے اور دس ننگوں کو جب تک کپڑا نہ پہناتے خود نہ پہنتے اور قبل مبتلا ہوئے کیڑوں کی بلا میں نبی تھے بعد اس کے نبی مرسل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت مال و فرزند عنایت کیا تھا دنیا میں سب طرح سے خوش تھے شب و روز عبادت بندگی میں رہتے ایکدن یہ دیکھ کے شیطان مردود نے خدا کی درگاہ میں عرض کی اے رب تیرا بندہ ایوب جو اتنی عبادت کرتا ہے اور لوگوں سے سلوک کرتا ہے صرف یہ دولت اور فرزند کے باعث ہے کیونکہ تو نے اُس کو بہت دولت اور فرزند دیئے ہیں تو کبھی ایسی عبادت نہ کرتا پس ہمکو اُس کے پاس جانے کا حکم دے دیکھیں تیری بندگی کیونکر کرتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے اس راہ سے ہم اُسکو گمراہ کریں گے تب حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکے آزمانے کے لئے شیطان کو ایوب کے پاس بھیجا شیطان نے جاکے دیکھا کہ حضرت عبادت میں مشغول ہیں ہر طور چاہا کہ حضرت کو کچھ مغالطے دے مگر نہ دے سکا آخر منہ موڑ کے مرحوم مردود ہو کے چلا گیا اور ایک روایت ہے کہ فرشتوں نے اُن کی بندگی دیکھ کر تعجب کیا اور

جناب باری میں عرض کی - کہ ایوب علیہ السلام مال و دولت زن و فرزند پانے کے سبب سے تیری بندگی کرتے ہیں اور تونے اُنکو دنیا میں سب طرح آرام سے رکھا ہے اسلئے ادائے شکر کرتے ہیں - تب اللہ نے فرمایا اے فرشتو طاعت و بندگی اُسکی بعوض دولت کے نہیں بلکہ خاص میرے لئے ہے جو جو نعمتیں اپنی نے اُسکو دی ہیں میری بندگی کریگا ہر حال میں وہ ہماری رضا پر شاکر و صابر ہے اسوقت جیسا میرا مطیع ہے حالت فقر میں اس سے بھی زیادہ ہوگا مروی ہے - کہ حضرت ایوب ع نے بلا اور مصیبت اپنے اوپر اللہ سے مانگ لی تھی تاکہ اُسمیں شکر زیادہ کریں اور صابروں میں داخل ہوویں اور ثواب ملے وحی نازل ہوئی اے ایوبؑ تو مجھ سے صحت اور تندرستی مانگتا ہے یا رنج و بلا حضرت نے عرض کی اے پروردگار میرے مصیبت تیری بہتر ہے صحت و عافیت سے پس بخواہش اپنے کے مرض میں گرفتار ہوئے مرضی الٰہی سے تمام بدن میں اُنکے پھپھولے پڑ کے کیڑے پڑ گئے اور دوسری روایت ہے کہ ایک روز حضرت کو کسی نے کہا کہ آپ کو اللہ نے بہت مال و فرزند نعمتیں دنیا میں عطا کی ہیں حضرت نے فرمایا اُس کے عوض ہم تو بہت عبادت اور شکر کرتے ہیں یہ کلام حضرت کا خدا کو ناگوار معلوم ہوا تب کیڑوں کے مرض میں گرفتار کیا خبر ہے اوّل نقصان مال و اسباب میں پڑا اس پیچھے یکایک سب چیزیں جاتی رہیں اولاد اُن کی چھت کے تلے دب کے مر گئی اور چالیس ہزار بھیڑ بکری ہاتھی گھوڑے اونٹ گائے بیل ہواشی جتنے تھے سب مر گئے پاسبانوں نے آ کے حضرت کو خبر دی آپ عبادت میں تھے بعد فراغت دے بولے حضرت آپ کی بھیڑ بکریاں میدان میں جتنی تھیں غیب سے آتش آئی سب کو جلا گئی حضرت نے کہا کیا کروں جس کی تھی سو لے گیا پھر عبادت میں مشغول ہوئے پھر اُسکے بعد جتنے گائے بیل تھے سب جل گئے چرواہے نے آ کے خبر دی اے نبی اللہ آپ کے گائے بیل جتنے تھے میدان میں آگ غیب سے آگ سب کو جلا گئی یہ بھی سن کے حضرت عبادت میں مشغول ہو گئے بعد اسکے شتربانوں نے آ کے خبر دی اے حضرت جتنے ہزار اونٹ آپ کے تھے سب کے سب جل کے مر گئے حضرت نے فرمایا مرضی الٰہی میں

کیا کروں پھر سائیسوں نے آکے خبر دی اے حضرت جتنے گھوڑے آپ کے تھے آج سب مر گئے تب حضرت نے فرمایا حکم خدا سے مجھکو کچھ چارہ نہیں بعد اسکے تمام اسباب واثاث البیت گھر دروازے فرش وفروش چھت پر سے آگ سے سب جل گئے کوئی چیز باقی نہ رہی اُسوقت حضرت عبادت میں مشغول تھے شعلے آگ کے اُن پر آگرے لوگوں نے حضرت سے کہا کہ اے حضرت آپ کیا دیکھتے ہیں اب تو کچھ باقی نہ رہا آپ نے فرمایا شکر ہے ہنوز جان باقی ہے جو ہے سو بہتر ہے پھر دو سے دن چار بیٹے تین بیٹیاں معلم کے پاس پڑھتی تھیں اتفاقاً معلم کسی کام کو مکتب سے نکل گیا تھا آکے دیکھتا کیا ہے کہ لڑکے بالے چھت کے نیچے سب دبکے مر گئے معلم نے جاکر حضرت کو خبر دی اے حضرت آپکی اولاد لڑکے بالے مکتب میں چھت گرنے سے دب کر مر گئے حضرت نے فرمایا سب شہید ہوئے غرض زن وفرزند مال ومتاع گھر بار سب جاتا رہا کوئی چیز باقی نہ رہی غم فرزندان سے صبر کرتے اور بی بی کو سمجھاتے اور یہ کہتے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ. یعنی صبر کنجی ہے کشادگی کی پھر ایک ہفتہ کے بعد حالت نماز میں پھولا پڑا اور زخم ہوا یہاں تک کہ تمام بدن کا گوشت سڑکے کیڑے پڑ گئے باوجود اس کے تس پر بھی خدا کی بندگی میں سستی نہ کرتے اور عبادت زیادہ کرتے ایک ہی جگہ پر پڑے رہتے اٹھنے بیٹھنے ہلنے ڈلنے کی طاقت نہ تھی اسیطرح چار برس تک ذی فرش رہے یہانتک کہ آنکھوں میں کیڑے پڑ گئے تھے خویش واقربا اپنے بیگانے محلے والے اُن سے نفرت کرنے لگے سب رشتہ چھوٹ گیا چار بیبیاں تھیں مطلقہ ہوئیں صرف ایک بی بی رحیمہ ہی نیک بخت تھیں خدمت میں حضرت کے رہ گئیں اور بولیں اے حضرت جیسا کہ آپکی صحت وتندرستی میں اور دولت ونعمت کھانے پینے میں شریک تھی اب اس مصیبت میں بھی شریک رہونگی تمہاری خدمت کروں گی اور رنج ومصیبت اٹھاؤنگی یہی وسیلہ میری نجات کا دونوں جہان میں ہے اگر خدا چاہے پس اسی طرح سے سات برس گذرے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایوب اٹھارہ برس مرض میں گرفتار رہے تمام بدن میں کیڑے پڑ گئے تھے

اُن کی بدبو سے محلے کے لوگ تنفر کرتے اور کہتے کہ ہم اُن کی بدبو سے محلہ میں نہیں رہ سکتے خدانخواستہ ہم ڈرتے ہیں اگر اُن کی بیماری ہم پر سرایت کرے گی تو ہم مارے جائینگے اس لئے لوگوں نے اُس گاؤں میں حضرت کو رہنے نہ دیا اور خویش و اقربا کسی نے نہ پوچھا صرف حضرت کی خدمت میں ایک بی بی رحیمہ اور دو شاگرد رہے اُن کو ایک ٹاٹ میں لپیٹ کر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں لیجاکے رکھا پس روتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ ہماری سرداری کہاں گئی اور زن و فرزند اور عزیز میرے کہاں گئے آج کوئی نہیں مگر تو ہی ہے میرا مالک اور رحم والا یہ خرابی مجھ پر ہے کہ اپنے گاؤں سے دور کرتے ہیں پھر وہاں سے تیسرے گاؤں میں لیجاکے رکھا پس اس بستی والوں نے بھی نفرت کرکے نکالدیا تھا آخر وہ دو شاگرد دنے اُٹھکے ناچار ہو کر ایک میدان میں چھاؤں کے تلے سُلار کھا بعد چند روز کے وہ دونوں چلے آئے صرف بی بی رحیمہ اُنکی خدمت میں رہیں کہتے ہیں کہ ہر روز رحیمہ حضرت کو اُس میدان میں اکیلا رکھکے محلے میں جاکر محنت و مشقت کرکے لاکے کھلاتیں اور دست بستہ خدمت میں حاضر رہتیں ایکدن کا ذکر ہے کہ اپنی عادت موافق گاؤں میں نکل گئیں کہ دُکھ محنت کرکے کچھ لاکر اپنے شوہر کو کھلاویں اُس دن کسی نے اُن کو مزدوری میں نہ بلایا آخر شام کے وقت حیران پریشان مایوس ہو کر اپنے دلمیں کہنے لگیں کہ آج خالی ہاتھ کس طرح شوہر کے پاس جاؤں اُنکو کیا کھلاؤں گی خدایا آج مجھ کو کہیں سے کچھ دے یہ بول کر ایک عورت کافرہ کے پاس گئیں سوال کیا اے بی بی مجھ کو آج کھانے پکانے کو کچھ نہیں ہے تم کچھ دے کر آج خبر لو میرا خصم بیمار ہے اُسکو جلکے کھلاؤں میری جو مزدوری ہوگی اُس سے کل ادا کر دونگی وہ عورت کافرہ بولی کہ کل میرا کچھ کام نہیں مگر تیرے سر کے بال مجھ کو بہت خوش آتے ہیں تھوڑے سے کاٹ مجھ کو دے جا تب تجھ کو کھانے کو دوں گی بی بی رحیمہ یہ سُن کے رو پڑیں اور عاجزی و انکساری سے کہنے لگیں اے بی بی اس بات سے مجھ کو معاف رکھ شوہر میرا بیمار ہے طاقت اصلاً نہیں بجائے عصا کے ان بالوں کو میرے پکڑ کے نماز کے لئے اُٹھتا بیٹھتا کرتا ہے آخر بہتیرا سمجھایا اُس کافرہ نے نہ مانا۔ تب ناچار ہو کر رحیمہ

اپنے سر کے بال کاٹ کے اُس کافرہ کو دے آئیں اور اپنے شوہر کے لئے کچھ کھانیکو لائیں اس میں شیطان مردود نے بصورت پیر مرد کے حضرت ایوبؑ سے جا کے کہا کہ تیری جورو کو فلانی عورت نے بدکاری کی چوری میں پکڑ کے سر کے بال کاٹ دیئے ہیں حضرت یہ سنکے بہت غمگین و پریشان حال ہوئے اور روئے کہتے ہیں ایوب اس بارے میں جیسا روئے تھے اٹھارہ برس کی بیماری میں ایسا کبھی نہیں روئے مگر شیطان علیہ اللعنۃ کی تہمت دینے سے اپنی بی بی پر روئے اور قسم کھا کے عہد کیا کہ میں اگر اس بیماری سے آرام پاؤنگا تو رحیمہ کو سَو دُرّے مارونگا اور بعضے علماء مورخین نے بال کاٹنے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یوں روایت کی ہے کہ بی بی رحیمہؓ گاؤں سے محنت و مشقت کرکے حضرت ایوب کے لئے کچھ کھانے کو لئے آتی تھیں راہ میں شیطان مردود سے ملاقات ہوئی شیطان بولا تم کون ہو کہاں سے آتی ہو۔ کہاں جاؤگی ایسی پریشان خاطر کیوں ہو کہا کہ شوہر میرا سخت بیمار ہے حس و حرکت کی طاقت اُس میں نہیں بلکہ ذی فرش ہے اس لئے پریشان کمال ہوں کیا کروں پس شیطان لعین نے اُن سے کہا کہ میں ایک دوا تمکو بتاتا ہوں اگر تم اسکو عمل میں لاؤ تو بہت جلد اچھا ہوگا وہ یہ ہے کہ اگر سُور اور شراب استعمال میں لاؤ گی تو البتہ بھلا ہوگا آرام ہووے گا مرض جاتا رہیگا بہت اچھی دوا ہے پس بی بی رحیمہ حضرت سے جا کر بولیں کہ اے حضرت ایک شخص پیر مرد سے مجھ کو راہ میں ملاقات ہوئی ہے میں نے تمام حال آپ کا اُن سے ظاہر کیا انہوں نے مجھ کو ایک دوائی بتائی ہے حضرت نے کہا کیا چیز ہے وہ بولیں آپ اگر شراب اور خوک کے گوشت کو استعمال میں لاوینگے تو فوراً بھلے ہونگے اس بات سے حضرت بی بی پر بہت غصہ ہوئے اور کہا اے رحیمہ مجھکو تو گنہگار کرنا چاہتی ہے۔ اسوقت حضرت قسم کھا کے بولے میں اگر بھلا ہونگا تو تجھ کو سَو لکڑی ماردونگا کیوں تو نے ایسی بات کہی بعد اسکے خدا کی درگاہ میں تضرع کی اور کہا یا اللہ میں نے اتنے دن بیماری میں برداشت اور صبر کیا اب نہیں کر سکتا مجھ کو اس بلا سے نجات دے اور بہت غم لاحق ہوا **سوال** ایوب نے اتنے برس صبر کیا آخری درجے میں کیوں روئے

جواب حدیث میں آیا ہے اس میں کئی روایت کی گئی ہیں بعضوں نے کہا ایوب کے رونے کا سبب یہ تھا کہ اُن کے دو شاگرد تھے قرابتیوں میں ہمیشہ انکی عیادت کو تیمارداری میں آیا کرتے ایک روز کہنے لگے کہ ایوب اگر کچھ گناہ خطا نہ کرتے تو خدا ان کو مرض میں کیوں گرفتار کرتا حقتعالیٰ عادل ہے بے گناہ کو نہیں پکڑتا ہے تب حضرت اس بات کو سُنکے بہت غمگین ہوئے اور رو کے کہنے لگے الٰہی تجھ کو ہی معلوم ہے میرے گناہوں کی خبر اور دوسری روایت ہے ایک دن دو کیڑے اُن کے زخم میں سے گر پڑے پھر اُن دونو کو پکڑ کر اُسی گھاؤ میں رکھدیا اور کہا کہ اپنی جگہ میں رہو۔ تب وہ ایسا کاٹنے لگے کہ ابتداء بیماری سے اٹھارہ برس تک اُن کو کبھی ایسا درد نہ پہنچا تھا جناب باری میں فریاد کی قولہ تعالیٰ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ترجمہ اور ایوب پکارا جس وقت اپنے رب کو الٰہی بیشک پہنچا ہے مجھ کو درد اور تو ہے مہربان رحم والوں سے رحم والا تب جبرائیل نازل ہوئے اور کہا اے ایوب تو کیوں اتنا روتا ہے بولے اس کیڑے کے کاٹنے سے بیتاب ہوا ہوں اور برداشت نہیں کرسکتا میں نے آج اٹھارہ برس سے ایسی تکلیف نہیں اٹھائی جبرائیل نے کہا کہ تم نے تو آپ سے اس مرض کو خدا سے مانگ لیا اور کیڑے کو اپنے گھاؤ پر رکھدیا اب تکلیف اٹھاتے ہو خدا بے گناہ کسی کو تکلیف دیتا نہیں اور نہ کسی امر میں اختیار دیا مگر جو جیسا خدا سے مانگتا ہے سو دیسا پاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک روز سوداگروں کے قافلے حضرت ایوب کے دروازے پر آئے پوچھا یہ مکان کس کا ہے اس میں کون رہتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس میں ایوب پیغمبر رہتے ہیں وے بولے اگر نیک بندہ خدا کا ہے تو اس بلا میں کیوں گرفتار ہے شاید خدا کے یہاں کچھ گناہ کیا ہوگا ایوب یہ سُن کے زار و زار رونے لگے اور کہا وے سچ کہتے ہونگے مجھ کو تو معلوم نہیں کیا گناہ میں نے کیا خدا کی درگاہ میں یہ بول رہا تھا اُس وقت ایک آواز آسمان سے آئی اے ایوب کچھ اندیشہ نہ کر کیونکہ امت بلا میں اللہ کی رحمت ہیں پس ایوب نے یہ سن کر جانا کہ مجھ پر عتاب آیا تب پکارے یا روح الامین تم کہاں ہو آواز آئی میں

روح امین ہوں ایک فرشتہ ہوں فرشتوں میں سے اللہ کے، خبر عتاب لیکے میں آیا تھا تب ایوب علیہ السلام نے درد سے اپنے اللہ کو پکارا قولہ تعالےٰ وَ

اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا مَا بِہٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰہُ اَھْلَہٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ۝

ترجمہ اور پکارا ایوب علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور تو بہت مہربان ہے سب مہربانی کرنے والوں سے پھر ہمنے سن لیا اسکی پوکار کو پس اٹھا دی ہم نے جو اسپر تھی تکلیف اور اُسکو دیا ہمنے اسکی گھروالی کو اور انکے برابر ساتھ انکے اپنے پاس کی مہر سے اور نصیحت دی ہمنے بندگی والونکو مردی ہے۔ کہ جب حضرت ایوب کی بلا اللہ نے دور کی اور شفا دی اور خدا کے حکم سے جبرئیل نے آکر فرمایا اے ایوب قم باذن اللہ تعالیٰ رحمک و فرجک من الکرب یعنے اٹھ اللہ کے حکم سے خدا نے رحم کیا تجھ پر اور رحمت دی تجھکو غم سے بولے اے جبرائیل کیونکر اٹھوں اس حال میں کہ کچھ طاقت نہیں مجھ میں بولے پاؤں مار زمین پر چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُرْکُضْ بِرِجْلِکَ ھٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۔ ترجمہ فرمایا لات مار اپنے پاؤں سے یہ ہے چشمہ نہانیکی اور پینے کی ٹھنڈی تب حضرت نے لات ماری اُس سے چشمہ نکلا جبرائیل بولے اسمیں نہاؤ اور پیؤ خدا کے فضل و کرم سے آرام پاؤگے تب حضرت اُس سے نہائے اور پیا فضل حق سے چنگے ہوئے جیسا کہ چاند شب چہاردہم کا اُس سے نکل آیا اور ایک چادر بہشت سے لاکے اُن کو اوڑھا دی بعد اُس کے ایوب ایک پل پر جا بیٹھے اسکے ایک لحظہ کے بعد بی بی رحیمہ گاؤں سے دکھ محنت کر کے حضرت کے لئے کچھ کھانے کو لائیں آکے دیکھتی ہیں کہ حضرت کو جس جگہ پر رکھ گئی تھیں وہاں نہیں ہیں تب پکار پکار کے روتیں ہوئیں کہنے لگیں دلے افسوس صد افسوس اس ضعیف بیمار پر کیا گذری میں اگر جانتی تو یہاں سے نہ جاتی تم کہاں ہو کیا شیر کھا گیا یا بھیڑیا لے گیا میں رہتی تو تمہارے ساتھ جان دیتی اُس بلا اور محنت کی جدائی سے تمہاری خلاصی پاتی اگر تیری ہڈی بھی ملتی تو اُس کو تعویذ بنا کے اپنے گلے میں رکھتی تو اُس سے یادگاری رہتی اب کہاں جاؤں کس سے

پوچھوں کچھ بن نہیں آتی غرض اسی طرح میدان میں چاروں طرف تفحص کرتی پھرتیں اور روتی اور یا ایوب علیہ السلام نے یہ فرمایا دوزاری اُن کی سُن کے اجنبی ہو کر پوچھا اے بی بی تم کیوں روتی ہو کیا چیز کھو گئی ہے وہ بولیں یہاں ایک بیمار تھا میں اُن کو ڈھونڈھتی ہوں تمہیں اگر معلوم ہو تو بتادو حضرت نے کہا اُسکا نام کیا اور شکل و صورت اسکی کیسی تھی وہ بولیں آپکی سی شکل و صورت تھی جب تندرست تھے اور نام اُن کا ایوب اور غریب خدا تھے اور حال اُن کا ایسا تھا کہ آفتاب کی دہوپ اُنکے پہلو میں تپش کرتی کیونکہ تمام بدن اُنکا سر کے گوشت پوست رگوں میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ اور بہت ناتوان اور ضعیف تھے کروٹ کی طاقت نہ تھی تب حضرت نے کہا میرا نام ایوب ہے تم پہچانتی ہو پس رحیمہ نے ادنیٰ تامل میں پہچان لیا صورت و شکل اُنکی بدلگئی تھی پس رحیمہ نے جلدی سے آکے گود میں اُٹھا لیا۔ اور خوش و محظوظ ہو کر پوچھنے لگیں اے حضرت آپ کس طرح بھلے ہوئے تب حضرت نے حال اپنا بیان کیا اور وہ چشمہ آب شفا کا دکھایا بی بی رحیمہ دیکھکے شکر خدا کا بجالائیں بعد اسکے دونوں اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے پھر اللہ تعالےٰ نے جو اُن کے بیٹے بیٹی چھت کے نیچے دب کے مرے تھے سو جلا دیئے اور جو چیزیں گئی تھیں سو سب ملیں تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو دنیا میں سب طرح سے آسودہ رکھا تھا کھیت اور مواشی اور لونڈی غلام کماتے اور اولاد صلح اور عورت موافق مرضی کے اور بڑی شکر گذار تھی پھر آزمانے کے لئے ان پر شیطان کو مسلط کیا کھیت جل گئے مواشی مر گئے اولاد اکٹھی چھت کے تلے دب کے مری اور دوستدار الگ ہو گئے بدن میں آبلے پڑ کر کیڑے پڑ گئے صرف ایک عورت رفیق رہی جیسے نعمت میں شاکر تھے ویسے ہی بلا میں صابر رہے ایک قرن کے بعد توبہ کی دعا مانگی تب اللہ تعالیٰ نے مری ہوئی اولاد کو جلا دیا۔ اور بھی نیک اولاد دی اور زمین سے چشمہ نکالا اُسی سے پی کر اور نہا کر چنگے ہوئے اور سونیکی ٹڈیاں برسائیں اور سب طرح درست کر دیا غرض جو جو نعمتیں اللہ نے لی تھیں پھر اُس سے دونی عنایت کیں اور جو بیبیاں گئی تھی پھر دیں سنہلے ہوئے جو بندہ نیک صابر ہے۔ اللہ تعالےٰ

ایسی ایسی نعمتیں بخشتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ
رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ترجمہ اور دیا ہمنے اُسکو اُسکی گھروالیاں اور انکے برابر انکے
ساتھ اپنی طرف کی مہر سے اور یادگاری واسطے عقلمندوں کے جب اللہ تعالےٰ نے
چاہا کہ انکو چنگا کرے ایک چشمہ نکالا اُن کے لات مارنے سے اُسی نہایا کرتے اور پیتے
وہی انکی شفا ہوئی اور جو اُنکی بیٹے بیٹیاں چھت کے نیچے دب کر مر گئے تھے انکو جلایا
اور اُتنی ہی اولاد اور دی اور رسول ہوئے اپنی قوم کو ہدایت کرتے اور شریعت سکھاتے
اور حالت بیماری میں جو قسم کھائی تھی کہ جب بھلا ہونگا رحیمہ کو سو لکڑی مارونگا چاہا کہ اُسکو
ادا کریں جبرائیل نے آکے خدا کے حکم سے منع فرمایا اور کہا اے ایوب رحیمہ مستوجب سزا کی
نہیں اوسکو رنج مت دے کہ سب عورتیں تمہاری بیماری میں چھوٹ گئی تھیں صرف وہ تیمارداری
میں رہی اسکو رفیق جانی جان اور پیار کر جیسے تیری تندرستی میں تھی ایسا ہی حالت بیماری
میں تکلیف میں تیری محبت میں شریک رہی حضرت نے اُن سے کہا کہ میں نے قسم کھائی
تھی کہ اسکو سو لکڑی مارونگا حضرت جبرائیل نے کہا لو ایک مٹھا سینکوں کا سو خوشے گندم
کے مار دو ایک دفعہ گویا تم نے اُسکو سو لکڑی ماری تب اپنی قسم میں گنہگار نہ ہوگے چنانچہ حق
تعالیٰ فرماتا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ترجمہ اور پکڑ اپنے ہاتھوں میں
سینکوں کا مٹھا پس مار اسے اور قسم میں جھوٹا نہ ہو **سوال** ایوب بڑے صابر تھے آخر صبر کی جزا
میں صحت پائی کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے انکے حق میں فرمایا إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ
إِنَّهُ أَوَّابٌ ترجمہ یعنی تحقیق پایا ہمنے اسکو صبر کرنیوالا اچھا بندہ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا حق
اسمیں کیا حکمت تھی **جواب** خدا کو خوب معلوم ہے کہ بندہ کو کسی امر میں صبر نہیں اس لئے ایوب کو
بلا میں مبتلا کرکے خلائق کو عبرت دلوائی کہ گناہ سے باز رہے اور وہ چشمہ پیدا کرنے کا
یہ ماجرا تھا کہ جو شخص گناہ کے مرض میں مبتلا ہو تو بدن اپنا آب ندامت سے دھوکر توبہ کرے
تب گناہ اُس کا جاتا رہے جیسے کیڑے ایوب کے بدن سے جلتے رہے اس
چشمہ میں نہا دھو کر پی کر شفا پائی اور جبرائیل نے کہا اے ایوب تم اس سے نہاؤ
اور پیو کہ خلق میں جانا جائے کہ عبادت بھی کرے اور شکر بھی کرے حق کا پس اے

مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ اُسکا شکر کریں اور حکم بجا لاویں آخر ایوب اپنی رسالت اور نبوت میں اڑتالیس برس رہے بعد اس کے انتقال فرمایا۔

قصہ اسکندر ذوالقرنین کا اور سوال کرنا کافروں کا رسول خدا سے ذوالقرنین کے احوال سے

راویوں نے روایت کی ہے کئی وجہ کی کہ اسکندر کو ذوالقرنین اس لئے کہتے ہیں کہ وُہ قاف سے قاف تک گئے۔ یعنی مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے انکو بادشاہی دی تھی اور سیر کی اور قران کہتے ہیں تیس برس یا اسی برس یا ایک سو بیس برس یا سو برس کو کہتے ہیں یہ صحیح ہے۔ حدیث میں آیا ہے حضرت نے فرمایا ایک لڑکے کو عِش قرنا اور اس لڑکے کی عمر سو برس کی تھی اور قران گوشہ جہان کو بھی کہتے ہیں ایک گوشہ جہان کا وہ ہے کہ جہان سے آفتاب طلوع ہوتا ہے اور دوسرا گوشہ وُہ ہے۔ جہان غروب ہوتا ہے پس سکندر ذوالقرنین دونوں گوشوں تک پہنچے تھے اور ذوالقرنین اس لئے کہتے ہیں کہ اُن کے دو شاخ تھیں اور سکندر کہتے ہیں اس واسطے کہ شہر اسکندریہ میں تولد اُن کا تھا ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جب ابوجہل اور مکے کے کفار سب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہ لائے اور بد ذاتی کر کے حضرت کی پیغمبری آزمانے کے لئے ایک شخص کو ملک یثرب میں علمائے یہود کے پاس بھیجا کہ ہمارے بیچ میں ایک شخص نکلا ہے کہ وہ دعوے نبوت کا کرتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے یہ سچ کہتا ہے، یا جھوٹے تمکو علم توریت خوب معلوم ہے ہمارے لئے چند مسئلے قدیم زمانہ گذشتہ کے جیسا کہ جواب اسکا وہ نہ دیسکے اپنی کتابوں سے چن چن کے نکال کر ہمارے پاس بھیجدو یا یہاں آ کے ہمکو سوالات اُسکے سکھا دو کہ ہم اُس سے پوچھیں سوال کریں دیکھیں اسکا جواب دیسکتا ہے یا نہیں تب یہودیوں نے کئی سوالات مشکلات دیکھ دیکھ توریت اور زبور سے نکال کر مثلاً روح کیا چیز ہے اور اصحاب کہف کون ہیں حال انکا کیا تھا اور ذوالقرنین کون ہے

اور حال اُس کا کیا تھا یہ مسائل ابوجہل کے پاس لکھ کر بھیجے تب اُس ملعون نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے پاس جا کے سوالات مذکورہ شروع کئے اول یہ کہا

اِنْ تَاْتِنَا بِالْکِتٰبِ مِثْلِ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنَ الْکِتٰبِ لَاٰمَنَّا بِکَ ؕ ترجمہ یعنی اگر لائے تم کتاب کے ساتھ مثل اُس کتاب کے کہ دی گئی موسے کو یعنی توریت تو البتہ ہم تم پر ایمان لاوینگے جیسا کہ توریت پر ایمان لائے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا اُسکا جواب میں کل دونگا اس بھروسے پر کہا کہ جبرائیل آوینگے اُن سے پوچھینگے اور اُسکا جواب دیوینگے اسمیں لفظ انشاء اللہ نہ کہا اس لئے گیارہ دن تک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے پاس جبرئیل نازل نہ ہوئے اور جواب اُسکا دے نہ سکے پس کافروں نے آکے حضرت سے کہا اے محمد تیرے خدا نے تجھ کو چھوڑ دیا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اس بات سے بہت غمناک ہوئے۔ اور جناب باری میں عرض کی تب جبرئیل جمعہ کے روز ظہر کے وقت نازل ہوئے اور درود و سلام اللہ کی طرف سے

پہنچایا اور آیت لائے قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ترجمہ اور نہ کہو تو کسی کام کو کہ میں یہ کرونگا کل مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اگر بھول جاؤ جب یاد ہو اگرچہ وقت گذر گیا ہے پھر بھی انشاء اللہ کہا چاہیئے اور کافروں نے جو کہا خدا نے تمکو چھوڑ دیا وے تو دشمنی سے کہتے ہیں۔ وے خود منفعل ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قسم کھا کر وَالضُّحٰی ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ ترجمہ قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے نہ رخصت کیا تیرے رب نے تجھ کو اور نہ بیزار ہوا یعنی حضرت کو کئی دن وحی نہ آئی دل مکدر رہا تہجد کو نہ اُٹھے کافروں نے کہا اسکے رب نے اسکو چھوڑ دیا پس یہ سورۃ نازل ہوئی پہلے قسم کھائی دھوپ کی و رات اندھیری کی یعنی ظاہر میں بھی اللہ کی دو قدرتیں ہیں باطن میں بھی چاندنی رہے کبھی اندھیرا وہ دونو اللہ کی ہیں اللہ سے بندہ کبھی دور نہیں یہ فائدہ تفسیر سے لکھا ہے اور اگر سوال کرے تجھ سے قولہ

تعالیٰ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ترجمہ اور تجھ سے پوچھیں روح کو تو کہہ روح ہے میرے رب کے حکم سے

اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے آزمانیکو
یہود نے پوچھا سو اللہ نے نہ بتایا کہ اُنکو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا آگے کبھی پیغمبروں نے خلق
سے باریک باتیں نہ کہیں تھیں خیر اتنا ہی جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز
بدن میں آپڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی مرگیا یہ بھی تفسیر کا مضموں ہے پس اگر سوال
کرے ذوالقرنین سے قولہ تعالیٰ وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا
إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَ
جَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا
أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا قَالَ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ
عَذَابًا نُكْرًا وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا
يُسْرًا ترجمہ اور سوال کرتے ہیں تجھ کو ذوالقرنین سے تو کہہ شتاب پڑھونگا میں اوپر تمہارے
اُسمیں سے کچھ مذکور تحقیق اللہ نے اُسے قوت دی تھی بیچ زمین کے اور دی تھی اُسکو ہر چیز سے راہ
پس پیچھے چلا ایک راہ کے یعنی سرانجام سفر کا کرنے لگا یہانتک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی
جگہ پر پایا اسکو کہ وہ ڈوبتا ہے ایک دلدل کی ندی میں اور پایا اُسکے پاس ایک قوم کو ہمنے
کہا یعنی اللہ نے کہا اے ذوالقرنین یا یہ کہ عذاب کرے تو انکو یا یہ کہ پکڑے تو بیچ اُنکے بھلائی
ذوالقرنین بولا جو شخص ظالم ہے پس البتہ عذاب کرینگے ہم اُنکو پھر پھیرا جاویگا طرف پروردگار اپنے کو
پس عذاب کریگا اُسکو عذاب برا اور لیکن جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پس اُسکے
واسطے بطریق جزا کے نیکی ہے اور البتہ کہیں گے ہم اُسکو کام اپنے سے آسانی **فائدہ** پس
جو حاکم عادل ہو اُس کی یہی راہ ہے بُروں کو سزا دے برائی کی اور بھلوں سے نرمی کرے
پس سکندر نے یہ بات کہی یعنے یہ چال اختیار کی عبد اللہ بن عباس نے روایت
کی ہے کہ ذوالقرنین مغرب کی زمین میں مع لشکر کئی برس رہے لوگوں کو خدا
کی طرف دعوت کرتے سب لوگ وہاں کے اُن کے مطیع فرمان ہوئے انکو نوازش
فرمائی اور جو باغی تھا اُسکو راہ جہنم کی دکھائی کہتے ہیں کہ اسکندر ذوالقرنین کی نبوت
اور بادشاہت میں اختلاف ہے اور بعضوں نے کہا کہ اول بادشاہ تھے پیچھے نبی

ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ اول نبی تھے پیچھے بادشاہ ہوئے اور بعضوں نے اسی پر
دلیل قائم کی کہ اگر نبی نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ قلنا یا ذالقرنین کر کے خطاب کیوں فرماتا لیکن
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ وحی الہامی تھی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو حقتعالی نے واوحینا
الی ام موسیٰ ان ارضعیہ الہام فرمایا تھا بواسطہ جبرائیل کے اور ان کو بادشاہی دی
تھی مشرق سے مغرب تک اور تمامی راہ ملک کی سمجھائی تھی مشرق اور مغرب اور جزائر
اور شہروں میں جا کے خلق کو خدا کی طرف دعوت کرتے یہانتک کہ زمین مغرب میں جہاں
آفتاب غروب ہوتا ہے جا پہنچے وہاں ایک شہر ایسا پایا کہ چار دیواری اسکی روئیں
کی تھی اسکے اندر کسیطرف سے جانے کی راہ نہ تھی تمام لشکر گرد اسکے پڑے رہے اور بولے
کسطرح اسکے اندر جاویں بہر تقدیر کسی حکمت سے رسی اور کمند دیوار پر ڈالکے ایک آدمی
کو اس پار کر دیا وہ پھر نہ آیا اور دوسرے کو دیوار پر چڑھا دیا اور کہا شاید اسطرف بہشت
یا اور کچھ ہوگا تم نہ جائیو دیکھکر پھر آئیو جب یہ بھی گیا اور پھر نہ آیا تب ذوالقرنین نے سمجھا
کہ جسکو بھیجونگا وہ نہیں آویگا پس ملک کی حد بنا کے وہاں سے پھرے مشرق کی طرف مراجعت
کی ایک جزیرے میں آپہنچے یہاں ایک شہر ایسا پایا کہ بے کشتی کے وہاں جانا محال تھا
اور اس میں دانا عقلمند حکیم بہت تھے جب ان کو ذوالقرنین کے آنے کی خبر پہنچی
تمام کشتیاں جزیرے سے لیکے چھپا دیں غرض ذوالقرنین مع لشکر بلعب دریا
چندے ٹھیر کے کسی حکمت سے دریا عبور کر کے اس جزیرے میں جا اترے وہاں
کے لوگوں کو سوکھا دبلا دیکھکر ان سے پوچھا کہ تمہارے لاغر ہو جانے کا کیا باعث ہے
انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے شہر کی غذا کی تاثیر ہے ہم حکمت سے غذا کرتے ہیں خاصیت
اس کی یہی ہے پس وہاں کے حکمائے سب مل کے ذوالقرنین کی ضیافت
کی تب اپنی حکمت غذا تیار کر کے ایک خوان میں جواہرات سجا کے ذوالقرنین
کے سامنے لا رکھا اور الگ ہو گئے اور کہا کہ آپ تناول کیجئے انہوں نے کہا کہ آپ
بھی آویں ہمارے شامل تناول فرماویں یہ کہکر سرپوش خوان پر سے اٹھا کر کیا
دیکھتے ہیں کہ طاس گلی پر جواہرات سے ہے کہا کہ ہم کس طرح سے یہ کھاوینگے

یہ تو ہماری غذا نہیں اُن سبھوں نے کہا کہ تم اسی لئے یہاں تک آئے ہو اور یہی غرض اور مقصود ہے۔ مگر یہ چیزیں ہمکو نفع دیتی ہیں تمکو نافع نہیں اور ہم نے تم کیا چاہتے ہو پھر ذو القرنین وہاں سے طرف ہندوستان کے آئے اور ایک قاصد شاہ ہند کے پاس بھیجا کہ جاکے کہو کہ ہمارے ساتھ بہت لشکر ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ تمہارا ملک برباد ہووے اور ہم تم سے لڑائی کریں پس تمہیں لازم کہ ہماری اطاعت میں آؤ اور خراج قبول کرو تب اس قاصد نے جاکے شاہ ہند سے یہ باتیں کہیں کہ آپ ہمارے شہنشاہ سکندر کی اطاعت قبول کریں اور ایک ایلچی اپنی طرف سے اُنکے پاس بھیجدیں جہاں پناہ کو جاکے استقبال کرکے لائے تب شاہ ہند نے تعظیم و تکریم سے ایک ایلچی معہ تحفہ و ہدایا دیکر ذو القرنین کے پاس بھیجا جب ایلچی نے جاکے تحفہ اور ہدایا اور نذریں انکے پاس گذاریں تب آپنے حکم کیا کہ اسکو لیجاکے اچھی طرح رہنے کو جگہ دو اور بعد تین دن کے میرے پاس حاضر کرو تب بحسب حکم ملازموں نے اسکو لیجاکے اچھی طرح سے ایک جگہ میں رکھا اور تین دن کے حضرت کی ملازمت میں حاضر کیا اسکندر نے اسکو دیکھکر سر اپنا نیچے کیا اور ایلچی نے سکندر کو دیکھ کے انگلی اپنی ناک کے نتھنے میں ڈالکر پھر نکال لی اور بغیر کچھ بولے کسی سے اپنی جگہ پر چلا گیا خواصوں نے یہ حال دیکھکر سکندر سے عرض کی کہ اے خداوند حضور نے شاہ ہند کے ایلچی کو دیکھکر سر اپنا نیچا کیا اور اس نے حضور کو دیکھ کے انگلی اپنی ناک کے سوراخ میں ڈال کر پھر نکال لی اور بغیر کہے سنے یوں ہی چلا گیا اُسکا کیا بھید تھا۔ فرمایا میں نے اسکو دراز قد دیکھ کے سر اپنا فرو کیا یہ بات سب کو معلوم ہے کہ لمبے قد کا آدمی احمق اور بیوقوف ہوتا ہے اور آیا ہے کُلُّ طَوِیْلٍ اَحْمَقٌ اِلَّا عُمَرَ رض وَ کُلُّ قَصِیْرٍ فِتْنَۃٌ اِلَّا عَلِیٌّ رض یعنے جو آدمی دراز قد والے ہیں وہ احمق ہوتے ہیں مگر حضرت عمر رض اور سب ناٹے آدمی فتنہ ہوتے ہیں، مگر حضرت علی رض اور اس نے جو اپنی ناک کے سوراخ میں انگلی رکھی تھی یہ میرا طالع سکندری دیکھ کے پھر جاؤ اسکو میرے پاس لے آؤ اور کھانا کھلاؤ وہ بزرگ آدمی ہے۔ پھر اسکو لے آئے اور کھانیکو صرف روٹی اور گھی بھیجدیا اُسکی عقل آزمانے کے لئے اور وہ گھا گیا اور ایک سوئی اسمیں رکھکر سکندر کے پاس بھیجی اور سکندر نے اسی

سوئی کو سیاہ رنگ کرکے اسی روٹی اور گھی پر رکھے پھر اُسکے پاس بھیجدی اور اُس نے پھر ایک ٹکڑا آئینہ کا اُس پر رکھکر ذوالقرنین کے پاس بھیجدیا پس یہ ماجرا خواصوں نے دیکھکر ذوالقرنین سے عرض کی اے جہان پناہ اس میں حکمت تھی بولے کہ روٹی اور گھی دینے کا مجھکو یہ مطلب تھا کہ مرد علم اور حکمت میں خوب ہوتے ہیں جیسے روٹی ساتھ گھی کے اور جو اُس نے روٹی اور گھی پر سوئی رکھکر بھیجی تھی یہ سمجھکر کہ وہ علم اور حکمت میں خوب ہے پھر ہمنے اسکی سوئی کو سیاہ رنگ کرکے جو بھیجا ہے یہ مطلب تھا کہ اُس کا علم اور حکمت میں مانند آئینہ کے صاف روشن ہے اور ہمنے معلوم کیا کہ لمبے قد کے آدمی بیوقوف ہوتے ہیں پس ہم دونوں میں یہی اشارات گفتگو تھی پھر وہاں سے ذوالقرنین مشرق کو جہاں کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے وہاں جا پہنچے حقتعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ ترجمہ پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے یعنی سفر کا سرانجام کیا یہانتک کہ پہنچا ذوالقرنین سورج نکلنے کی جگہ پایا اسکو کہ وہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں کیا ہمنے اُن کے لئے سوا آفتاب کے پردہ فائدہ قوم شرقی کا گھر تھا نہ کسی قسم کی چھاؤں نہ کپڑا بیابان اور ریگستان میں رہتے تھے کیونکہ ریگستان گھر نہیں بن سکتے نہ روئی کی کھیتی ہو سکتی ہے کہ اس سے کپڑا بناویں اور وہاں جاڑا بہت ہوتا ہے۔ اور کھانے کو دوسرے شہروں سے لاکے کھاتے ہیں اور زن و مرد ننگے رہتے مثال جانوروں کے جماع کیا کرتے اور جب دھوپ نکلتی تو بدن میں قوت آتی جب آفتاب غروب ہوتا تو سخت سردی پڑتی پھر اسکند ذوالقرنین دوسری جگہ میں جا پہنچے چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝ ترجمہ پھر پیچھے چلا ذوالقرنین اور راہ کے یہاں تک کہ جب پہنچا درمیان دو دیوار کے پایا سوا اُن دونوں دیواروں کے ایک قوم کو کہ نزدیک نہ تھی جو سمجھیں بات کو فائدہ حد مشرق میں دو پہاڑ بلند ہیں درمیان اُن دونوں پہاڑوں کے زاہد اور حکیم بہت تھے کسی کی بولی کوئی نہ سمجھا اس لئے کہ پہاڑ دو آڑے تھے اس میں یاجوج ماجوج کے ایک

میں وہی پہاڑ اٹکاؤ تھے مگر بیچ میں کھلا تھا اس راہ سے یاجوج ماجوج آتے اور اُن لوگوں کو لوٹ مار کر کے چلے جاتے پس ذو القرنین نے وہاں کے زاہدوں اور حکیموں کو وعظ و نصیحت کی اور خدا کی راہ بتائی بعد اُسکے اُن دونوں پہاڑوں کی طرف گئے دو عظیم الشان پہاڑ تھے راہ اُسمیں کسی طرف نہ تھی اس میں آدمی دو گروہ تھے بے عدد بیشمار عدد اُن کا سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا انکو قوم یاجوج اور ماجوج کہتے ہیں اور اولاد یاجوج کی ایک پہاڑ میں رہتی ہے اور اولاد ماجوج کی دوسرے پہاڑ میں یہ دونوں بھائی یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ بعد طوفان نوح وہاں رہ گئے نسل انکی بیحد ہے اور صورت انہوں کی آدمی کی لیکن قد و قامت میں کم و بیش ہیں بعضے دراز قد اور بعضے ایک گز اور بعضے ایک بالشت کے ہیں اور کان انھونکے اتنے بڑے ہیں۔ کہ زمین پر لٹکتے ہیں جب وہ سوتے ہیں ایک کان زمین پر بچھاتے ہیں اور دوسرا کان بطور چادر اوڑھتے ہیں اور مثال حیوانوں کے ایک سے ایک جماع کرتا ہے کچھ شرم وحیا اُن میں نہیں اور مثال بہائم کے غائط و بول کرتے ہیں اور وہاں کھیت میں سوا انکے اور دوسری چیز پیدا نہیں ہوتی اسیکو کھاتے ہیں اور کوئی دین و مذہب کی خبر نہیں رکھتے اور خدا کو نہیں جانتے اور مرتے بھی نہیں پس وے ذو القرنین کے آگے پہاڑ سے نکلکر اُن زاہدوں اور حکیموں پر آکے ظلم کیا کرتے جسکو پاتے مار ڈالتے کھیت اور مواشی اُنکے لوٹ مار کے کھا جاتے اور وہ سب اُس قوم وحشی سے مقابلہ نہیں کر سکتے جب ذو القرنین وہاں تشریف لے گئے زاہدوں اور حکیموں پر نوازش فرمائی اُن سبنے ملکر ذو القرنین سے عرض کی کہ یاجوج اور ماجوج کے ظلم سے ہم یہاں رہ نہیں سکتے جو جو احوال اُن پر گذرے تھے سب

بیان کئے چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ؕ ترجمہ کہا انہوں نے اے ذو القرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں بیچ زمین کے پس کر دیویں ہم واسطے تیرے کچھ مال اوپر اس بات کے کردیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان اُنہوں کے دیوار کہ ہماری طرف وہ نہ آسکیں پس حق ایسا گذرا ہمیشہ ہم تمہارے ہونگے یہ

کہا تب ذوالقرنین نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝ قَالَ هَٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝ ترجمہ کہا ذوالقرنین نے جو مقدور دیا مجھکو میرے رب نے وہ بہتر ہے سو مدد کرو میری ساتھ قوت کے کہ کروں میں درمیان تمہارے اور درمیان یاجوج و ماجوج کے دیوار موٹی کہا لے آؤ میرے پاس تختے لوہے کے یہانتک کہ جب برابر کردیا دو پھانکوں تک پہاڑ کی کہا ہوں کو یہانتک کہ جب کردیا اسکو آگ کہا ذوالقرنین نے کہ لے آؤ میرے پاس کہ ڈالوں اسپر تانبا پگھلا ہوا پس نہ سکیں کہ چڑہ آویں اوپر اسکے اور نہ سوراخ کرسکیں اس میں کہ یہ مہربانی ہے میرے پروردگار کی پس جب آویگا وعدہ میرے پروردگار کا کر دیوے گا اس دیوار کو ریزہ ریزہ اور یہی وعدہ میرے پروردگار کا سچ ہے فائدہ اول لوہے کے بڑے بڑے تختے بنائے ایک پر ایک دہرتے گئے کہ دو پہاڑ ونکے برابر ملا دیا پھر تانبا پگھلا کے اسکے اوپر ڈالا وہ درزوں میں بیٹھ کر جم گیا سب ملکر ایک پہاڑ ہو گیا ہمارے پیغمبر خدا کے پاس آکے ایک شخص نے کہا کہ میں وہاں تک گیا ہوں اور اسکو دیکھا ہے حضرت نے کہا اسکی طرح بیان کر اُس نے کہا جیسا چارخانہ لنگی فرمایا تو سچا ہے وہ لوہے کے تختے سیاہ لگتے ہیں اور درزوں میں لکیر تانبے کی سرخ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۝ یہاں تک کہ کھولے جاویں یاجوج اور ماجوج اور وے ہر اونچان سے دوڑتے ہونگے یعنی جب روز قیامت نزدیک آویگا یاجوج ماجوج سد سے نکلیں گے تمام روئے زمین پر منتشر ہوں گے جہاں جہاں جو پاویں گے سو کھا جاوینگے اور خدا کے حکم سے جب نرسنگا ہو گے پھونکیں گے اُس کی آواز سے ساری مخلوقات مرجاوینگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت ہے کہ ہر روز یاجوج اور ماجوج کوشش کرتے ہیں کہ سد سکندری کو توڑ کر باہر آویں لیکن بحکم خدا توڑ نہیں سکتے صبح سے شام تک دیوار کو

آگے سب چاٹتے ہیں اور کچھ ہتھیار نہیں رکھتے ہیں کہ اُس سے توڑیں مگر تمام دن زبان سے چاٹتے چاٹتے مثل پوست بیضہ کے کر ڈالتے ہیں تھوڑی سی باقی رہجاتی ہے تب کہتے ہیں کہ کل سب توڑ دینگے اور نکل جاینگے مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان سے نہیں بولتے اس لئے نہیں توڑ سکتے صبح سے شام تک اُنکا یہی معمول ہے اور جب خروج ہوگا قیامت کے نزدیک اُس قوم میں ایک لڑکا مسلمان پیدا ہوگا جب وہ بڑا ہوگا انہوں کے ساتھ بسم اللہ کر کے دیوار کو چاٹنا شروع کریگا اور کہیگا انشاء اللہ کل اس کو توڑ ڈالینگے تب خدا کے حکم سے وہ سد سکندری ٹوٹیگی بعد اُسکے سب قوم نکل آویگی مروی ہے کہ طول اس دیوار کا چھتیس کوس کی راہ ہے اور عرض تین کوس کی راہ اور بعض نے کہا دیوار کا طول تین سو کوس کی راہ ہے۔ اور عرض اسکا ڈیڑھ سو کوس اور اونچائی ستر گز ہے اور خبر ہے کہ وے جب دیوار توڑ کے نکلینگے پہلے ملک شام میں آوینگے بعد اسکے بلخ میں ہیں ذو القرنین نے یہاں سے مشرق کی طرف جانیکا قصد کیا علماء حکماء سے پوچھا کہ تمنے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ درازی عمر کی کس چیز سے ہوتی ہے۔ انہیں سے ایک حکیم نے عرض کی کہ اے جہاں پناہ میں نے آدم کے وصیت نامہ میں دیکھا ہے کہ حقتعالیٰ نے ایک چشمۂ آبحیات ظلمات میں کوہ قاف کے اندر پیدا کیا ہے کہ پانی اُسکا دُودھ سے سفید زیادہ اور برف سے خنک تر اور شہد سے میٹھا زیادہ اور مکھن سے نرم اور مشک سے خوشبو زیادہ ہے جو کوئی اُسے پیویگا اُسکی موت نہ ہوویگی قیامت تک وہ زندہ رہیگا اور اُس پانی کا نام آب حیات ہے تب ذو القرنین کو شوق ہوا آب حیات پینے کا علماؤں سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ ظلمات میں چلو انہوں نے کہا کہ آپ جائیے یہاں کے ہم قطب ہیں دُنیا کی آفت سے ہم نہیں جا سکتے ذو القرنین نے کہا تم لوگونکو میرے ساتھ ہونا ضرور ہے اور کہو تو سواری میں کونسا جانور چست و چالاک ہوتا ہے۔ اسپ تازی مادیان کہ جو بچہ نہ جنی ہو تب ہزار سوار مادیان اسپ تازی چن چن کے لئے اور حضرت خضر کو سب لشکر کے آگے پیشوا کیا اور کہا ظلمات میں جب جا پہنچیں تو یقین ہے کہ کوئی کسی کو نہیں پاویں گے اُس وقت کیا ہوگا حکماء نے کہا کہ اگر لعل و گوہر شاہوار حضور کی سرکار میں

ہو تو لے لیجئے جب ایسی نوبت آویگی تو اسی کی روشنی سے راہ چلیں گے تب ایک گوہر
شب چراغ خزانہ عامرہ سے نکالکر حضرت خضرؑ کے حوالے کیا اور تخت اور تاج اور سلطنت
ملازموں سے اپنے ایک دانا عقلمند کو سپرد کیا اور بارہ برس کے وعدہ پر اس سے رخصت ہوکر
اور کھانے پینے کا توشہ سرانجام سب لیکر ظلمات کی طرف آب حیات کی تلاش کو گئے راہ بھولکر
ایک برس تک اسمیں گھومتے رہے اور خضر لشکروں سے جدا ہوکر ایک اندھیرے میں جا پڑے
تب اسکو ہر شب چراغ کو جیب سے نکال کر زمین پر رکھدیا اسکی روشنی سے تاریکی
جاتی رہی اللہ کی مہر سے چشمہ آب حیات کا انکو ملا تب حضرت خضر نے منہ ہاتھ دھوکر آب
حیات پی لیا اور خدا کا شکر بجالائے پس خضر کی عمر دراز ہوئی پھر وہاں سے مراجعت کرکے
دوسری ایک تاریکی میں آپڑے اور اس گوہر شب چراغ کو نکالکر زمین پر رکھدیا سب میں
اوجالا ہوگیا اور جتنے لشکر اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے۔ سب حضرت کے پاس آکر جمع
ہوئے اور اسکندر ذوالقرنین اپنے لشکروں سے کہہ گئے تھے کہ تم یہاں ٹھیرو میں آگے چلکے کچھ تماشا
عجیب وغریب دیکھ آؤں یہ کہکر جب آگے بڑھے ایک بالاخانہ نظر آیا ایسا کہ چار دیواری اسکی ہوا
پر معلق ہے اسمیں مرغ پرندے بہت دیکھے مرغوں نے حضرت سے کہا کہ تو اس ظلمت میں
بستی چھوڑکے کیوں آیا ہے بولے میں آبحیات پینے کو آیا ہوں پھر شاہ مرغ نے انہیں سے
کہا اے ذوالقرنین اب وہ وقت آپہنچا ہے۔ کہ مرد سب لباس حریر پہینگے اور اچھے
اچھے مکان بنائے دنیا کے پیچھے لہو ولعب عیش ونشاط میں مصروف رہینگے۔ یہ کہکر
پر اپنا پھار کر پھر گیا دیکھتے ہیں کہ وہ بالاخانہ تمام جواہرات کا بن گیا۔ کہا اے
ذوالقرنین چنگ باجہ اور بربط اور طنبور بجنے کا وقت آیا ہے۔ یہ کہکر پھر اپنا پر جھاڑا
سو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تمام بالاخانہ لعل ویاقوت کا بن گیا۔ سو یہ دیکھ کے بھوچک رہگئے
اس مرغ نے پھر حضرت سے کہا تو مت ڈر یہ کارخانہ ابلیس کا ہے پھر اس مرغ نے کہا
کہ اب فساد ظاہر ہوگا لا الہ الا اللہ باقی ہے۔ یا نہیں حضرت نے کہا باقی ہے پھر
پوچھا خلق اللہ میں ہنوز دیانت بجا ہے۔ یا نہ حضرت نے کہا بجا ہے تب وہ مرغ وہاں
سے دوسرے کو شاک پر چلا گیا مروی ہے کہ اس مرغ نے کہا کہ تو اس بالاخانہ پر چلکے

دیکھ وہاں کیا چیز ہے تب ذوالقرنین وہاں جا کے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص ایک پاؤں پر کھڑا ہوا نرسنگا منہ میں لگا کے آسمان کیطرف دیکھ رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ اسرافیل تھے ذوالقرنین سے کہا کہ اے ذوالقرنین تو اپنی سلطنت اور روشنی ملک کی چھوڑ کر اس ظلمات میں کیوں آپڑا کیا وہ تجھکو بس نہ تھا آپ نے کہا کہ میں آبِ حیات کو پینے آیا ہوں تاکہ آبِ حیات سے زندگی کی زیادتی ہو خدا کی عبادت کروں تب اسرافیل علیہ السلام نے ذوالقرنین کے ہاتھ میں ایک پتھر مثال پلی کے سر کے دیا اور کہا کہ میں نے تجھ کو غفلت سے ہوشیار کیا اب چلا جا بہت حریص مت ہو تب ذوالقرنین وہاں آبحیات نہ پاکے اپنے لشکر و نہیں پھر آئے سب اکٹھے ہو کر چلے آتے تھے اندھیری رات میں ٹکڑے ٹکڑے سنگریزوں کے گھوڑوں کے پیر کے تلے مثال لعل شب چراغ کے چمکتے دیکھکر پوچھا یہ سب کیا چیز ہے لقمان حکیم نے کہا یہ پتھر ہیں جو شخص اٹھائیگا آخر وہ پچھتائیگا۔ اور جو شخص نہیں اٹھاویگا وہ بھی پچھتاویگا۔ آخر کسی نے چن لئے اور کسی نے نہ لئے جب ظلمات سے نکل آئے کیا دیکھتے ہیں کہ تمام جواہرات لعل اور زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ اور زمرد ہیں تب جن لوگوں نے نہ لئے تھے پچھتانے لگے اور جنہوں نے کچھ لئے وہ بھی پچھتائے کہ کیوں زیادہ نہ لئے ذوالقرنین نے لقمان حکیم سے پوچھا جو پتھر اسرافیل نے مجھے دیا اسمیں کیا ماجرا ہے لقمان نے کہا کہ تم اپنا پتھر ایک ترازو میں ایک طرف رکھو اور سب کا پتھر ایک طرف رکھو دیکھو کس کا پتھر وزن میں بھاری ہوتا ہے۔ دیکھا کہ ذوالقرنین کا پتھر وزن میں بھاری ہوا پھر لقمان سے پوچھا کہ اس میں کیا اسرار ہے۔ وہ بولے اب سب کے پتھر اتار کر اس پلے میں ایک مشت خاک رکھدو جب رکھا پلے ترازو کے برابر آگئے دونوں طرف پھر پوچھا لقمان سے اسمیں کیا بھید ہے لقمان نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے مشرق سے مغرب تک بادشاہت دی ہے تو بھی تمکو سیری نہیں مگر پیٹ تمہارا ایک مٹھی خاک گور سے بھریگا جب ذوالقرنین نے یہ بات سنی تب تمام لشکروں کو اپنے پاس سے رخصت کیا دے اپنے ملک بملک چلے گئے اور ذوالقرنین یہاں رہ گئے اور عبادت میں مشغول ہوئے بعد چند روز کے

انتقال کیا اور سونے کے تابوت میں وہاں مدفون ہوئے۔ نقل ہے کہ ذوالقرنین نے مرنے کے وقت اپنی ماں کو وصیت کی تھی کہ بعد موت کے میری روح کو ثواب بخشیو اور یتیم اسیر غریب مسکین بیوہ بیکس محتاجوں کو کھلائیو۔ جب اُنکی ماں کو یہ خبر پہنچی زار و زار رونے لگیں اور وصیت اُنکی بجالائیں جب رسول خدا نے احوال اسکندر ذوالقرنین اور سوالات مذکورہ سے ابوجہل اور مکے کے کافروں کو اور یہودیوں کو جواب دیا کافر سب سن کر متعجب ہوئے اور بولے یہ سچ کہتے ہیں مطابق توراۃ اور زبور کے کہتے ہیں اس میں ذرا فرق نہیں پس سوائے ابوجہل کے اور سب کے سب رسول خدا پر ایمان لائے اور ابوجہل سے حضرت نے کہا اب تمکو معلوم ہوا یا شک میں ہو کہ میں رسول سچا ہوں یا نہیں اگر تمکو شک ہو تو پھر پوچھو تب اُس لعین نے کہا کہ تم ایک ساحر ہو اور دوسرا ساحر موسیٰ تھا ہرگز تمہارے دین پر نہیں آونگا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے اُن کافروں کی شان میں فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ترجمہ پس جب پہنچی اُنکو ٹھیک بات ہمارے پاس سے کہا انہوں نے کیوں نہ ملی اسکو پیغمبری جیسی ملی تھی موسیٰ کو یہ بات کہی اور راہ ضلالت اختیار کی پس بھائیو مومنو ہم سب کو لازم ہے کہ خدا اور رسول کی رضامندی پر رہیں اور اُن کے احکام شرع بجالاویں اس سے غافل نہ ہوویں آمین یارب العالمین یہاں تک تھا قصہ سکندر ذوالقرنین کا واللہ اعلم بالصواب ۔

قصہ فرعون علیہ اللعنۃ کا اور تولد موسیٰ علیہ السلام کا

کہتے ہیں کہ فرعون کے باپ کا نام معصب اور دادا کا نام ملک ریان تھا اور بعض نے کہا کہ فرعون کا نام معصب بن ولید بن ریان تھا اور چار سو برس کی عمر اُس کی تھی اتنی مدت میں کبھی بیمار نہ ہوا تھا اور سر میں درد نہ ہوا اور نہ کوئی دشمن اُس پر غالب ہوا اور فرعون اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اُس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورہ نازعات میں فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ترجمہ کہا فرعون نے لوگوں سے میں ہوں تمہارا رب سب

سے اوپر پس پکڑا اسکو اللہ نے سزا میں پچھلی کی اور پہلی کی آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذاب پایا اوّل اچھا تھا اُس ملعون نے جب دعویٰ خدائی کا کیا تب اللہ نے اُسکو بہتر بلا میں گرفتار کیا خبر ہے کہ پیدائش اسکی بلخ میں تھی وہاں سے سیاحت کو نکلا ہو شہنہ ایک شہر کا نام ہے یہاں آیا ہامان بے ایمان سے ملاقات ہوئی اور وہ یہاں کا باشندہ تھا فرعون سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤگے وہ بولا میں بلخ سے آیا ہوں سیاحت کو نکلا ہوں ہامان بولا میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا سیر کرونگا تب دونوں ملعون مصر میں آئے ایام خربزے کے تھے جاکے کھیت والے سے کھانے کا سوال کیا اُس نے کہا کہ تم میرے خربزے شہر میں لیجاکے کچھ بیچ آؤ تب تمہیں کھانیکو دونگا تب فرعون ہامان بے ایمان کو یہاں رکھ کے خربزے بیچنے کو شہر میں گیا دوکانداروں نے اُس سے کہا کہ ہم زرداقی میں یہی پھل پھلاری ترکاری سب مول لیتے ہیں۔نقد ہیں نہیں پیچھے بیچ کے جسکی جو قیمت پانا ہوتی ہے سو دے ڈالتے ہیں ہمارے شہر کا یہی دستور ہے تب فرعون ملعون خربزے وعدے پر بیچکے وہاں سے پھر آیا اور مالک خربزے سے جاکے کہا کہ یہ کام اچھا نہیں اتنا بول کے وہاں سے پھر شاہ مصر کو جاکے ایک عرضی دی کہ میں بعید الوطن غریب ہوں کھانے عاجز ہوں فدوی کو کوئی کام اسی شہر میں جہاں پناہ کی سرکار عالی میں کہ موافق گزران کے ہو تو غلام کو دے کے سرفراز کریں پس اس بدبخت کا بخت بیدار تھا بادشاہ کا حکم ہوا تو کونسا کام چاہتا ہے وہ بولا داروغی مقبرہ اسی شہر کی چاہتا ہوں کہ بے اجازت میری کوئی وہاں مردہ گاڑنے نہ پاوے تب بادشاہ مصر نے اُسکو گورستان کی داروغی دی تب دروازے پر گورستان کے جا بیٹھا قضائے الٰہی سے ایسا ہوا کہ اسی سال مصر میں وبا پھیل گئی بہت آدمی مرنے لگے تب فرعون مردود ایک ایک لاش کے پیچھے ایک ایک درم سونے کا لیا کرتا تھوڑے دن میں اس کا بہت روپیہ جمع ہوگیا بعد اسکے مقربان بادشاہ کو کتنا روپیہ دیکے تمام شہر کی داروغائی لے لی اور وہ شاہ مصر اپنے جہل سے اُسکو پیار کرتا اور خلعت بھی دیتا اتفاقاً قضائے الٰہی سے وزیر مصر کا مر گیا بعد اسکے

فرعون کو وزیر مصر کا کیا تب ہامان سے فرعون نے کہا میں چاہتا ہوں کہ خدائی کا دعویٰ
کروں کہ ساری خلق مجھکو آپ کے پوجے اور معبود جانے لعنۃ اللہ علیہ ہامان نے اس سے کہا
کہ اگر تو خدائی چاہتا ہے تو آہستہ آہستہ کر پہلے خلق کو ہاتھ میں لا فرعون بولا اسکی کیا تدبیر ہے
سب لوگ تو یوسف بن یعقوب کے دین پر مستحکم ہیں کیسے انکو لاؤں بعد اسکے یہ تدبیر ٹھہرائی
بادشاہ کے پاس عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک برس کا خزانہ مصر کی رعیتوں پر آپ معاف
کریں سرکار میں ایک سال کا خزانہ فدوی اپنی طرف سے دیگا بادشاہ نے کہا کہ میں نہیں چاہتا
ہوں۔ کہ تمہارا نقصان ہو اور میرا نفع اچھا اس سال کا خزانہ رعیتوں پر تمہاری خاطر سے
ہم نے معاف کیا فرعون نے کہا کہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ سرکار عالی کا خزانہ کمتی ہو پس
بادشاہ نادان کم فہم تھا فرعون کی خاطر رعیتوں سے ایک سال کا خزانہ لیا اور کہا کہ
اپنے دلکی مراد پوری کر تب فرعون نے دیوان اور خزانچیوں کو بلا کے پوچھا کہ مصر کا خزانہ
رعیتوں سے کتنا وصول ہوتا ہے۔ بولے اتنا ہوتا ہے پس فرعون نے اسیقدر روپیہ اپنی
طرف سے ہامان کے ہاتھ بادشاہ کی سرکار میں داخل کیا بعد اسکے شہر میں منادی کردی کہ اس سال
خزانہ رعیتوں پر معاف کیا ہمنے اپنی طرف سے خزانہ بادشاہ کی سرکار میں داخل کیا اور دو
برس کی معافی کے واسطے بھی ہمنے سرکار عالی میں عرض کی سو بھی قبول ہوئی تب تمام
رعایا مصر کی سنکر خوش ہوئی غریب غربا جتنے تھے سبھوں نے فرعون کی ترقی کی دعا مانگی
اور شکر خدا بجالائے پس تین سال کا خزانہ موقوف ہونے سے مصر کی رعایا کو فراغت
ہوئی پھر بعد چند روز کے مصر کا بادشاہ مر گیا اور کوئی والی وارث اس کا نہ تھا کہ اس
کے تخت پر بیٹھے پس بادشاہ کو دفنا کے تین روز تک تعزیت کی اور چوتھے روز تمام
شہر کے لوگ قاضی مفتی عالم فاضل غریب غربا چھوٹے بڑے سب بادشاہی دربار
میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے تخت پر کسی کو بٹھایا چاہیئے کیونکہ ملک بے سر نباشد چونکہ
مصر کے لوگوں نے فرعون سے نیکی دیکھی تھی کہ تین برس کا خزانہ مصر کا معاف کیا تھا اپنے
پاس سے روپیہ تین برس کا بادشاہ کو دیا تھا اس لیے سب اس سے خوش تھے
یہ خیر خواہی دیکھ کے سبھوں نے اس مردود کو تخت پر لیجا کے بٹھایا جب یہ ملعون مصر

کا بادشاہ ہوا اور اُس ہامان بے ایمان کو اپنا وزیر بنایا تب کہنے لگا اب ملک مصر مسلم ہمارے ہاتھ میں آیا ہم بادشاہ ہوئے اب ایسی ایک تدبیر کیا چاہیئے کہ خلائق مجھ کو خدا کہے اور معبود جانے مجھکو پرستش کیے لعنۃ اللہ علیہ ہامان بے ایمان نے اس کو یہ صلاح دی کہ پہلے مصر میں یہ حکم دیا چاہیئے کہ علما فضلا جتنے ہیں ہمارے قلمرو میں درس تدریس نہ دینے پاویں موقوف کردیں تب آہستہ آہستہ لوگ اپنے دین سے بے خبر رہینگے اور جو آیندہ پیدا ہونگے لڑکے بالے بغیر علم سب جاہل ہوں گے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ اپنے اپنے دین سے برگشتہ ہو جائیں گے پس ہامان بے ایمان کے کہنے سے فرعون ملعون نے اپنے ملک میں تعلیم و تعلم کا باب موقوف کردیا کہ میرے ملک میں کوئی علم سیکھنے نہ پاوے درس تدریس موقوف کریں نہیں تو ہم اُن سب کو قتل کر ڈالیں گے۔ تب فرعون کے خوف سے لوگوں نے لکھنا پڑھنا سب چھوڑ دیا۔ پس چند روز میں سب جاہل بن گئے۔ اور اپنے خدا کو بھول گئے مثل چارپائے وحوش کے ہو گئے بعد اس کے فرعون کی اسی طرح پر حکم کیا کہ بتوں کو سجدہ کریں اور پوجیں پس قوم قبطی نے بت پرستی شروع کی اسی طرح بیس برس تک رہا پھر پیچھے اس کے فرعون نے کہا کہ میں نے بتوں کو خدائی دی یہ سب جھوٹے خدا ہیں اور میں بڑا خدا ہوں فرعون نے یہ کہا جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَحَشَرَ فَنَادٰى فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ترجمہ پس لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا میں ہوں رب تمہارا سب سے اوپر اور اس حالت پر چالیس برس گذرے بعد اس کے سب بتوں کو توڑ ڈالا پھر قوم قبطی نے فرعون کو پوجنا اختیار کیا۔ ان پر فرعون نوازش کرتا اور بنی اسرائیل کو تکلیف دیتا وے یوسف کے دین پر قایم تھے اور بعض جزیہ کے فرعون انھوں سے قبطیوں کی خدمت کرواتا اور تحقیر کرتا اور جن کاموں کو ناچیز سمجھتا مثل محنت اور بار اٹھانا لکڑی چیرنا اور چنا دلنا اور گھاس کاٹنا اور جھاڑو کشی کرنا اور گوہ گوبر پھینکنا علیٰ ہذا القیاس ان سب کاموں میں مقرر کیا تھا اور بنی اسرائیل کو شہر اور دیہات میں اپنے تابعین کی خدمت میں بھیجدیتا اور ان کی عورتوں سے اپنی عورتوں کی خدمت لیتا غرض بنی اسرائیل عزت و وقار نہیں کرتا مگر ایک عورت کہ نام اسکا آسیہ تھا وہ بنی

اسرائیل کی قوم سے تھیں۔ وہ اپنے اباو اجداد کے دین پر قائم تھیں وُہ ماہر و حمید خصال شہرہ
آفاق تھیں۔ فرعون اُن کو نکاح میں لایا تھا۔ اور بعضوں نے کہا کہ فرعون نے اُنکو پرستندہ
اپنا جان کے عزت سے اپنے گھر میں رکھا تھا۔ مگر وہ اپنے دین میں مضبوط تھیں خلاف شرع
نہیں چلتیں۔ جناب رسول خدا نے پانچ عورتوں کی پاکی اور بزرگی بیان کی۔ ایک حضرت
موسیٰؑ کی ماں۔ اور مریم بنت عمران کی اور خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد حضرت کی زوجہ اور فاطمہؓ
زہرا بنت رسول خدا اور بی بی آسیہ رضی اللہ عنھن کہ یہ سب صالح تھیں۔ الغرض قوم بنی
اسرائیل تیرہ برس تک فرعون کے عذاب میں اور اُس کی قوم کی خدمتگذاری میں گرفتار رہے
زن و مرد اُس قوم کی خدمت کرتے اور بار برداری میں رہتے اور صبر کرتے۔ پھر بھی اپنے
دین اسلام کے خلاف نہ چلتے شب و روز استغفار اور خدا کی عبادت کرتے۔ خبر ہے کہ ایک
دن فرعون علیہ اللعنت نے دریائے نیل کے کنارے مجلس جشن کی تھی تمام لوگ لشکر
کے اپنے ساتھ لیکر خوشیاں اور کھانا پینا کیا اور قوم سے کہا قولہ تعالیٰ وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِہٖ
قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ وَھٰذِہِ الْاَنْھٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اَمْ اَنَا خَیْرٌ
مِّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ ۔ ترجمہ اور پکارا فرعون نے اپنی قوم میں بولا اے
قوم میری بھلا مجھکو نہیں ہے حکومت مصر کی اور یہ نہریں چلتی ہیں نیچے میرے کیا تم نہیں
دیکھتے بلکہ میں بہتر ہوں اُس شخص سے جس کو عزت نہیں۔ اور وُہ صاف نہیں بول سکتا ہے
اتنی بات فرعون نے حضرت موسیٰ کی شان میں تکبری سے کہی تھی کہ وُہ کیا جانتا ہے۔ اس
بات کو لوگوں نے مانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَہٗ فَاَطَاعُوْہُ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا
فٰسِقِیْنَ ۔ ترجمہ پھر عقل کھو دی اپنی قوم کی پھر اُسی کا کہا مانا مغرور وے لوگ تھے قوم فاسق
پس چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ اُس کو دوزخ میں ڈالے اور اُس کی قوم کو جہنم میں ملاوے۔ تب
اُس کو چار سو برس کی عمر دی اس واسطے کہ وُہ ہر روز باغی ہووے اور نافرمانی کرے
تب ایک روز اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنی دریائے نیل کو سکھا دیا کچھ پانی باقی
نہ رہا تب فرعون کی قوم نے اکٹھے ہو کر اپنے جہل سے اُس کو کہا اگر تو ہمارا خدا ہے
تو دریائے نیل کا پانی جاری کر دے جب جانیں گے تو ہمارا رب ہے۔ پس

فرعون یہ بات سُن کے سات لاکھ اسوار ہمراہ لیکر میدان سعید الاعلےٰ کی طرف نکل گیا - اور ایک ایک کوس پر جاکے ایک ایک لاکھ سوار چھوڑتا گیا - اسی طرح سب کو رخصت کر کے تنہا ایک میدان میں جاکے ایک غار کے اندر گھُسا اور گھوڑے کی باگ گلے میں لپیٹ کے قبلہ رُخ ہو کر سجدے میں جاگرا اور یہ مناجات کی - الٰہی تو ہی حق ہے مَیں باطل پہ ہوں تو میرا رب بے نیاز و بے پرواہ ہے - مَیں نے دنیا کو بعوض آخرت کے اختیار کیا جو کچھ مجھ کو دینا ہے تو دنیا میں دے - مَیں آخرت کو نہیں چاہتا ہوں سواد وزخ کے یہ مجھکو خوب معلوم ہے - فرعون نے جب خدا کی درگاہ میں یہ مناجات کی اچانک ایک شخص غائب سے آکے اُس غار کے مُنہ پر کھڑا ہوا اور فرعون سے کہنے لگا کہ میں ایک شخص شکایت تمہارے پاس لایا ہوں تم اس کا انصاف کرو وہ فرعون بولا تو یہاں سے آیا یہ جگہ انصاف کی نہیں کل دربار میں آئیو انصاف کر دوں گا آج چلا جا - وہ بولا ہمارا یہاں انصاف کر دیجے اس کے یہاں سے نہیں ملینگے یہ خصومت حال میں واقع ہوئی ہے پس اس گفتگو میں یہ دونوں تھے کہ دریائے نیل کا پانی جاری ہوا - دریا بھر گیا تب فرعون نے پانی دیکھ کے خوش ہو کے اُس جوان سے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بول - اُس نے کہا جو بندہ خداوند کی نافرمانی اور حکم اُس کا نہ مانے اور وُہ خُداوند اس پہ مہر کرے اُس بندہ کی کیا سزا ہے ؟ فرعون نے کہا اُس بندہ کو دریائے نیل میں ڈبا کے مارا چاہیئے وُہ بولا بہت اچھا آپ اب مجھکو ذرا لکھ دیویں تاکہ یاد داشت رہے کل بندہ آپ کے دربار میں حاضر ہوگا حضور میں اظہار کرے گا - فرعون بولا یہاں دوات قلم کاغذ نہیں ہیں کس طرح لکھوں ؟ اُس جوان نے کہا میں دیتا ہوں تم لکھو تب فرعون نے اُس غار کے اندر بیٹھ کے خوشی سے لکھا کہ جو بندہ اپنے خداوند کی نافرمانی کرے حکم اُس کا نہ مانے اور خداوند اُس کو سب طرح سے آرام میں رکھے - کھانے کو دیوے تب اُس کی سزا یہ ہے کہ دریائے نیل میں اس کو ڈبا کے مارا چاہیئے - اس طرح کی ایک دستاویز لکھ کے اُس جوان کے حوالے کی اور یہ نہ جانا کہ وُہ جوان کون تھا بعد اس کے نظروں سے غائب ہو گیا - وہ جبرائیل علیہ السلام تھے بعد اس کے ایک آواز آئی کہ اے فرعون دریائے نیل کو میں نے تیرے حکم کے تابع کیا ہے تو جب حکم

کریگا کہ اے پانی کھڑا رہ تو کھڑا رہے گا اور اگر کہے گا تو جاری ہو تو جاری ہو جائے گا تیرے فرمان سے باہر نہ ہوگا۔ تب فرعون یہ سنکر خوش ہو کر اُس میدان میں سعد الاعلیٰ سے گھر پر چلا آیا اور دریائے نیل کو جس طرف کہتا اُسی طرف ہوتا اگر کہتا اے پانی اونچا ہو کے چل تو پہاڑ سے زیادہ اونچا ہو کے چلتا اور اگر کہتا کہ نیچے ہو کے چل تو نیچا ہو کے چلتا چند روز فرعون کو اللہ نے ایسی کرامت دی تھی باین سبب وُہ ملعون دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور کہتا تھا اے لوگو میں مصر کا مالک ہوں اور یہ دریائے نیل میرے تابع ہے دیکھو تو پانی دریائے نیل کا خشک ہو گیا تھا میں نے جاری کیا تمہارے پینے کے لئے اہل مصر نے جب یہ کرامت فرعون سے دیکھی تعریف کرتے ہوئے سجدے میں گرے اور اُس کی ربوبیت کے مقرر ہوے بولے بیشک تو ہمارا پروردگار ہے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین اور ایک مکان عالیشان لب دریا بنایا تھا نام اس کا عین الشمس رکھا تھا اُس پر ایک حوض بنا کر دریا کے پانی کی نہر اُس پر جاری کی تھی اور اس پر چار ستون سونے کے بنائے۔ اس طرح پر کہ حوض کے کنارے پر سے کوشک پر جا کے دوسری راہ نکل پڑتا تھا اور حق تعالیٰ نے دو درخت اُس حوض کے کنارے پر پیدا کئے تھے ایک درخت سے روغن زرد نکلتا اور دوسرے سے روغن سرخ وُہ روغن جس بیمار آزاری کو دیتا خدا کے فضل سے وُہ شفا پاتا۔ تب فرعون ان دونوں درختوں کے سبب خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اور ربوبیت کی دلیل ان دونوں درخت سے دیتا کہ میری ربوبیت کی یہ دلیل ہے پس خلق اور بھی اُس درخت کی کرامت سے فرعون کی ربوبیت کے قابل ہو کے گمراہ ہونے چلے۔

بیان تولد ہونا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

ایک رات فرعون نے خواب میں دیکھا کہ وُہ دو درخت عالم بالا پر گئے۔ اور سارا عالم اُس کے زیر ہوا۔ صبح اٹھ کر تمام حکیموں اور منجموں اور جادوگروں کو بُلا کر پوچھا کہو تو اس کی کیا تعبیر ہے۔ وے بولے ہم اپنی اپنی کتاب میں دیکھتے ہیں پھر بیان کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ مملکت تمہاری وہی خراب کرے گا اور

سب لوگ زیر حکم اس کے ہونگے - ملک و میراث و نعمت کل اس کے ہاتھ آویگا - یہ سنکر فرعون
ہراساں ہوکر بولا وہ لڑکا کب پیدا ہوگا - وے بولے اس تین رات دن میں باپ کی پشت
سے ماں کے رحم میں آوے گا - فرعون نے حکم کیا کہ جتنے بنی اسرائیل ہیں آج سے کوئی اپنی
جورو کے ساتھ ہمبستر ہونے نہ پاوے منادی کردو - جو عدول حکمی کرے گا اُس کو مار ڈالوں گا
پس ایک ایک آدمی بنی اسرائیل کے گھروں میں متعین کیا - تب فرعون کے ڈر کے مارے
کوئی آدمی اپنی بی بی سے مباشرت نہ کرتا - مگر تقدیر الٰہی سے چارہ نہ تھا - باوجود اس تنبیہ
اور تہدید کے اس تین دن کے اندر جو نجومیوں نے کہا تھا - روز معہود میں وہ لڑکا یعنی حضرت
موسیٰ علیہ السلام ماں کے شکم میں آئے - شرح اس کی یہ ہے کہ خاتون نام عمراں کی بی بی تھی وہ
بنی اسرائیل کی قوم سے تھی - آگے اس سے ایک بیٹا اُس سے تولد ہوا نام اس کا ہارون اور
ایک بیٹی نام اُس کا مریم تھا اور عمران فرعون کے ندیموں میں سے تھا اُس دن فرعون کے پاس
تھا - بی بی خاتون کو شوق مباشرت کا ہوا ایسا کہ صبر و قرار جاتا رہا آخر ٹھیر نہ سکی - رات کو آٹھ
گھڑی کے وقت گھر سے نکل کر فرعون کے دروازہ پر جا پہنچی مرضی الٰہی سب دروازے
کھلے ہوئے پائے دربان اور نگہبانوں کو سوتے ہوئے دیکھا - اُس دن اللہ تعالےٰ نے اُن پر
خواب کو غالب کیا تھا - وہ خاتون بے کھٹکے فرعون کی خوابگاہ میں جا پہنچی اپنے شوہر کو دیکھا
کہ فرعون کی نگہبانی میں کھڑے ہیں - فرعون سوتا ہے - تب عمران کو اپنی بی بی کو دیکھ کے شوق
مباشرت زیادہ ہوا وہاں سے سرک کر زن و شوہر دونوں نے مجامعت سے فراغت کر لی اسی
گھڑی وہ اپنے باپ کے صُلب سے ماں کے رحم میں آئے - بعد اس کے بی بی خاتون
وہاں سے اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چلی آئیں پس یہ بھید کسی کو معلوم نہ تھا سوائے رب العالمین
کے کہ وہ سرِّ باطن کی خبر رکھتا ہے جب صبح ہوئی فرعون نے نجومیوں کو بُلا کر پوچھا
کہو تو وہ لڑکا پیدا ہوا یا نہیں - تب اُنہوں نے کچھ گن کے کہا کہ وہ لڑکا شب گذشتہ
کو باپ کے صُلب سے ماں کے رحم میں آچکا ہے - تب فرعون نے چوکی داروں کو حکم
کیا کہ اگر کوئی بھی لڑکا بنی اسرائیل کی قوم میں پیدا ہو تو مار ڈالیو - لڑکی کو نہیں - اور ستّر
درم بعوض خون کے اُس کی ماں کو دے دیجیو - پھر ایسا اتفاق ہوا کہ روپیوں

کی لالچ سے ماں باپ اپنے بیٹے کو لا کے فرعون کے پاس دیتے۔ فرعون کے حکم سے وہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالتے۔ فرعون نے ہر ہر گھر میں بنی اسرائیل کے ایک ایک قبطی کو تعینات کیا۔ اگر بیٹا پیدا ہوتا تو مار ڈالتا اگر بیٹی پیدا ہوتی تو نہ مارتا۔ چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ۔ ترجمہ اور جب چھڑا دیا ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے کہ دیتے تم کو بری تکلیف ذبح کرتے تمہارے بیٹے اور جیتی رکھتے تمہاری عورتیں اور اس میں آزمائش ہوئی تمہارے رب کی بڑی۔ پس چند سال بنی اسرائیل کو فرعون لعون نے دکھ میں رکھا تھا اور اُن کے بیٹوں کو قتل کرتا اور اُس کی طرف سے عورتیں آ کے اُن کی عورتوں کے پیٹ پر ہاتھ پھیرتیں غیر محرم آ کے حمل دیکھتے پیٹ سے ہیں یا نہیں۔ اور یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں حمل سے تھیں ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ وہ روٹی پکاتی تھیں اس وقت دردزہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام تولد ہوئے مانند شب ماہ چہاردہم کے اُن کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا۔ جو اُن کی طرف دیکھتا آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔ بعد اسکے فرعون کے لوگ آ پہنچے اور حضرت کی والدہ اندیشہ کر رہی تھیں یا اللہ میں اس بچے کو کہاں لے جا کے چھپاؤں۔ فرعون کے لوگ دیکھ کے میرے بچے کو مار ڈالیں گے۔ تو پناہ دے یہ کہتی تھیں آخر تنور کی آگ میں لڑکے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کے ڈال دیا اور ایک دیگ خالی اُس کے اوپر چڑھا دی بعد اسکے فرعون کے لوگوں نے اُکے خاتون کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو کچھ اثر حمل کا نہ پا کے چلے گئے اور خاتون درد فرزندی سے اپنے رونے لگیں اور طمانچے اپنے گالوں پر مارتی رہیں کہ میں نے کیوں بچے کو چولھے میں ڈالدیا اپنے پاؤں پر آپ تیشہ مارا۔ اب تو لڑکا جل گیا۔ اگر اسکی ہڈی بھی رہتی تو اُس سے دل مجروح کی دوا کرتی بعد اس کے جب اس کو چولھے کے اندر دیکھا تو آگ میں ایک سیب ہاتھ میں لئے کھیل رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کر متعجب ہوئیں اور شکر خدا بجا لائیں۔ پس اُن کو تنور میں سے اُٹھا لیا۔ پھر متفکر ہوئیں کہ لڑکے کو کہاں چھپا رکھوں۔ ایسا نہ ہو کہ فرعون کے لوگ لیجا کے مار ڈالیں یہ کہکر روتی تھیں تب خدائے تعالیٰ کی طرف سے

یہ فرمان ہوا وَ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْہِ فَاَلْقِیْہِ فِی الْیَمِّ وَلَا

تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ ترجمہ اور ہمنے حکم بھیجا موسیٰ

کی ماں کو کہ اُس کو دُودھ پلا پھر جب تم کو ڈر ہو اُس کا تو تُو ڈال دے اُس کو دریائے نیل کے پانی

میں اور نہ خطرہ کر اور نہ غم کھا ہم پھر پہنچا دینگے اُس کو تیری طرف اور کرینگے اس کو رسولوں سے

تب حضرت کی والدہ یہ بشارت پا کے بہت خوش ہوئیں اور ایک صندوقچہ بنانے کے لئے بڑھئی

کی تلاش میں نکلیں۔ فوراً جبرائیل علیہ السلام بصورت بڑھئی کے اُن کے سامنے آکھڑے ہوئے

بولیں تم صندوقچہ بنانا جانتے ہو۔ وے بولے جانتا ہوں۔ تب جبرائیل اُن کے گھر میں جا کے

ایک صندوقچہ بنا کے چلے گئے پس حضرت کی ماں نے اُن کو خوب دُودھ پلا کے حریر کے

کپڑے میں لپیٹ کے اُس صندوقچہ میں رکھ کے مُقفّل کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا اور

دوسری روایت یہ ہے کہ جب موسیٰ کی ماں چپکے سے بڑھئی کو گھر میں لائیں اس سے

کوئی آگاہ نہ تھا۔ مگر ایک شخص ہمسایہ وہاں کا اس راز سے مطلع تھا۔ حضرت موسےٰ کی

والدہ نے مارے خوف کے ستر دینار بطور رشوت کے دیکر رخصت کیا اور اُس سے کہا کہ قسم

ہے تم کو اپنے رب کی یہ راز کسی سے مت کہو اور بڑھئی کو بھی ستر دینار اُجرت اُس کی

دے کر رخصت کیا اور اس ہمسایہ نے جو بی بی خاتون سے روپیہ لے کر کھایا تھا چاہتا

تھا کہ فرعون سے لڑکے کی بات کہدے اور اُس سے کچھ لیوے کہ خدمت اور نعمت سے

اُس کی سرفرازی ہووے۔ آخر فرعون کے پاس گیا اور چاہتا تھا کہ بولے اُسی

وقت زبان اُس کی گونگی ہو گئی۔ جب فرعون کے پاس سے نکل آیا پھر زبان کھل گئی

پھر قصد کیا کہ جا کے بول دے پھر گونگا ہو گیا زبان بند ہوئی پھر باہر آیا زبان کھل گئی

نقل ہے کہ اسی طرح سات دفعہ قصد کیا ساتوں دفعہ زبان بند ہو گئی تھی۔ پھر کھلی ہوئی

تب اس سے باز آیا اور توبہ کی۔ خدا پر ایمان لایا اور یہ بات بھی کسی سے نہ کہی۔ آخر

موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے موسیٰ کو صندوقچے میں رکھ کے نیل کے دریا میں ڈال دیا اور

موسیٰ علیہ السلام کی بہن مریم کو کہدیا اے بیٹی تو اس صندوقچے کو دیکھتی ہوئی پیچھے دریا

کے کنارے سے چلی جا ایسا نہ ہو کوئی دیکھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَقَالَتْ لِأُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ ترجمہ اور کہدیا اُسکی بہن کو اس کے پیچھے چلی جا پھر وہ دیکھتی رہی اُسی کو اجنبی ہوکر اور اُن خبر نہ ہوئی۔ پس خدا کے حکم سے وہ صندوقچہ پانی پر بہتا ہوا نیل کے دریا سے اُس نہر کے اندر سے جو فرعون نے اپنی کوٹھی کے پاس محل کے اندر ایک حوض بنایا تھا وہاں جا ٹھیرا اور اُس وقت فرعون اپنی بی بی آسیہ خاتون کو ساتھ لے کر تخت پر بیٹھا تھا نظر اُس پر جا گری۔ فرعون بولا اے بی بی کیا چیز پانی پر بہتی ہے دونوں نزدیک جاکر دیکھتے ہیں کہ ایک صندوقچہ ہے فرعون نے چاہا کہ صندوقچہ کو اُٹھا لے اُس کے ہاتھ میں نہ آیا کیونکہ فرعون مردود کافر تھا پلید کے ہاتھ سے نہ اُٹھا پیچھے آسیہ خاتون نے آکے صندوقچہ حوض سے اُٹھا لیا اور فرعون کے سامنے لا رکھا۔ فرعون نے بہتیرا چاہا کہ کھولے مگر اُس سے صندوقچہ نہ کھلا۔ آخر آسیہ خاتون مومنہ تھیں دل سے بسم اللہ پڑھ کے فرعون کے سامنے جھٹ کھول دیا۔ اُس میں دیکھا کہ ایک لڑکا مہتاب صورت ہے اُس کے نور سے سارا گھر فرعون کا روشن ہوگیا۔ یہ دیکھ کے فرعون کے دل میں اس کی محبت آگئی۔ خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی نیک صورت دی تھی کہ جو کوئی اُن کی طرف دیکھتا فریفتہ ہو جاتا پس آسیہ خاتون نے فرعون سے کہا کہ مجھے فرزند نہیں ہے اسے پالوں گی۔ خبر ہے کہ وہ آسیہ خاتون بنی اسرائیل سے تھیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کی چچیری بہن تھیں اور وہ پہچانتی تھیں اپنے خویش و برادر کو تب فرعون سے بولیں کہ یہ لڑکا تمھارا اور میرا نور چشم ہے اس کو نہ مارنا ہم پالیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ ترجمہ اور بولی فرعون کی عورت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ لڑکا مجھکو اور تجھکو اس کو نہ مارو شاید ہمارے کام آوے یا ہم کرلیویں اس کو بیٹا اور وے نہ سمجھتے تھے۔ یعنی خبر نہ تھی کہ وہ لڑکا بڑا ہوکر کیا کرے گا لیکن یہ جانتا تھا کہ یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے کسی نے خوف سے ڈالا ہے پر ایک لڑکا نہ مارا تو کیا ہوا۔ سمجھ کے نہ مارا پس فرعون کی ایک بیٹی تھی کہ ایک کہ اُسکو بیماری برص کی تھی اُس نے آکے دیکھا کہ لڑکا رو رہا ہے اور مُنہ سے رال گرتی ہے جلدی سے آکے اُس کو گود میں اُٹھا لیا۔ خدا کے فضل سے اور

موسیٰ کی برکت سے جب اُن کا لعاب لگا تو اُس کا بدن بھلا ہو گیا۔ برص کی بیماری جاتی رہی پس آسیہ خاتون فرعون سے بولیں دیکھو یہ لڑکا مبارک ہے اس کے مُنہ کی رال لگنے سے تمہاری بیٹی کے بدن کا برص جاتا رہا۔ تب فرعون نے اُس کو پیار کر کے گودی میں لیا اور دائی دُودھ پلانے کو مقرر کی۔ بہت سی دائیاں آئیں اُس نے کسی کا دُودھ نہ پیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۔ ترجمہ اور حرام کر دیا ہم نے اُوپر اُس کے دُودھ دائیوں کا پہلے سے پس خواہر موسیٰ ہارون موجود تھیں وُہ بولیں میں بتاؤں تمہیں ایک گھر والی کو کہ پلائے اُس کو واسطے تمہارے اور وُہ واسطے اس کے بہت خیر خواہ ہے۔ فرعون نے کہا لے آؤ تب وہ دوڑیں اپنی ماں کے پاس جا کے بولیں اے ماں میری خدا نے مہر کی ہے ہم پر چلو بھائی کو دُودھ پلانے فرعون بلاتا ہے اُسے معلوم نہیں کہ وُہ تمہارا بیٹا ہے اور بہت دائیوں کو بلایا تھا مگر وُہ کسی کا دُودھ نہیں پیتا ہے۔ تم چلو میں نے اجنبی ہو کے تمہاری بات فرعون سے کہی ہے کہ میں دُودھ پلانے والی دائی ایک لادوں گی۔ تب موسیٰ علیہ السلام کی ماں خوش ہو کے فرعون کے گھر پر آئیں دیکھا کہ بہت سی دائیاں جمع ہیں کسی کا دُودھ موسیٰ علیہ السلام نہیں پیتے ہیں۔ جب اُن کی والدہ نے جا کے گود میں لیا تب دُودھ پینے لگے اور موسیٰ کی ماں خوش ہو کر فرعون اور گھر والوں سے کہنا چاہتی تھیں کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے دل میں القا ہوا کہ اے خاتون یہ راز کسی پر مت کھولیو اپنا بیٹا کر کے کسی سے مت بولیو۔ ہامان پلید نے جو وزیر فرعون کا تھا اُس نے کچھ شمہ اُسکا قرینہ وقیاس سے دریافت کیا تھا وہاں کھڑا ہو کے دیکھتا تھا تب حضرت کی ماں سے پوچھا اے دائی یہ لڑکا شائد تمہارے ہی بطن سے معلوم ہوتا ہے وُہ بولیں نہیں۔ مگر یہ لڑکا میرے دُودھ سے بہت خوش ہے۔ پس فرعون نے اس سے کہا کہ تم اپنے دُودھ پلانے کی اُجرت ہر روز ایک دینار ہم سے لیا کرو۔ تب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ فرعون سے اُجرت دُودھ پلانے کی مہینہ میں تیس دینار لیا کرتی اور اپنے بیٹے کو دُودھ پلاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ - ترجمہ پھر پہنچا دیا ہم نے موسیٰ کو اُس کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اُس کی آنکھ اور غم نہ کھائے اور جانے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے ولیکن اکثر اُن کے نہیں جانتے۔ اسی طرح چند روز گذرے ایک دن موسیٰ کو فرعون دیکھ کے خوش ہوا گودی میں لیکر مُنہ پر بوسہ دینے لگا۔ حضرت نے ایک ہاتھ سے ڈاڑھی پکڑی اور دُوسرے ہاتھ سے مُنہ پر ایک طمانچہ لگایا۔ فرعون نے اُسی وقت غصّہ میں آکر مار ڈالنے کا حکم کیا اور بولا کہ شاید یہ وُہی لڑکا ہے کہ جس کے ہاتھ سے میرا ملک برباد ہوگا آسیہ خاتون نے کہا اے فرعون نہیں جانتے شیر خوار بچّوں کا یہی فعل ہے ان کو سمجھ بُوجھ نہیں ہوتی یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے جو تم خیال کرتے ہو۔ اور تم نے تو تمام بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالا ہے۔ پس اس کے آزمانے کے لئے ہامان نے دو طشت زر کے ایک میں انگارے آگ کے اور دوسرا یاقوت سُرخ سے بھر کے حضرت موسیٰ کے سامنے لاکر رکھا اور بولا اگر لڑکا آگ کی انگیٹھی میں ہاتھ ڈالے گا تو یہ لڑکا بنی اسرائیل میں سے نہیں ہے اور اگر یاقوت کے طشت میں ہاتھ رکھے گا تو وُہی لڑکا ہے جو ہمارا دشمن ہے۔ پس موسیٰ نے چاہا کہ یاقوت کے طشت میں ہاتھ ڈالیں۔ اُسی وقت اللہ کے حکم سے جبرائیل نے آکر اُن کا ہاتھ پکڑ کر آگ کی انگیٹھی میں ڈالدیا پس حضرت نے ذرا سی آگ پکڑ کے مُنہ میں رکھی کچھ زبان مبارک جل گئی تھی تب خاتون نے فرعون سے کہا کہ تم نے دیکھا بچّے نے آگ پکڑ کے اپنے مُنہ میں ڈال لی یہی خصائل لڑکوں کے ہیں تب فرعون اُن کو گود میں لیکر پیار کرنے لگا اور اُن کی ماں کے حوالے کیا۔ مروی ہے کہ حضرت موسیٰ کی زبان طفولیّت میں فرعون کے گھر میں جل گئی تھی صاف گفتگو نہیں کرسکتے تھے جب حضرت بڑے ہوئے نوکر چاکر فرعون کے اپنے ساتھ لیکر شہر میں پھرا یا کرتے اور لقب آپ کا پسر فرعون تھا اور کبھی کبھی فرعون ملعون اُن کا ہاتھ پکڑ کے سامنے بٹھا کے اکثر باتیں علم اور حکمت کی لب شیریں سے اُن کے سُنتا اور بہت پیار کرتا جب حضرت کی عمر بیس برس کی ہوئی تب فرعون نے اُن کو بڑی شوکت سے بیاہ دیا۔ اس میں دو لڑکے پیدا ہوئے اور نام اُن دونوں کا حرثوں اور بلقا تھا اور حضرت موسیٰ فرعون کے پاس تیس برس رہے بعد اس کے شہر مدین کی طرف ہجرت کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس گئے۔

بیان ہجرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور مدین کی طرف جانے کا حضرت شعیب ؑ کے پاس

ایک دن حضرت موسیٰ مصر میں شہر کے اندر قیلولے کے وقت جا کر پھرتے تھے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں - ایک قوم قبطی سے تھا یہ فرعون کے باورچی خانے کے سرداروں میں سے تھا اور دوسرا نام اس کا سامری یہ قوم بنی اسرائیل سے تھا دونوں میں جھگڑا ہو رہا تھا سامری نے حضرت موسیٰ کو دیکھ کے فریاد کی کہ دیکھو قبطی مجھ پر ظلم کرتا ہے میری لکڑیاں ظلم سے چھینے لیتا ہے - حضرت موسیٰ نے قبطی سے کہا کہ تو لکڑیاں چھوڑ دے - قبطی نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ لکڑیاں تمہارے باپ فرعون کے باورچی خانے کے لیئے ہیں پھر حضرت نے اُس سے کہا کہ تو اسے چھوڑ دے اور دوسری لے اُس نے نہ مانا تب حضرت نے قبطی کے سینہ پر ایک گھونسا ایسا مارا کہ وُہ زمین پر گر پڑا اور فوراً جان اس کی نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - قولہ تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَھْلِھَا فَوَجَدَ فِیْھَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ھٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَھٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَکَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ ترجمہ اور موسیٰ آیا شہر کے اندر جس وقت بے خبر ہو رہے تھے وہاں کے لوگ پس پائے اُس میں دو مرد لڑتے یہ اُس کے رفیقوں میں اور وُہ اُس کے دشمنوں میں سے تھا پس فریاد کی موسیٰ علیہ السلام کے پاس اُس نے جو تھا اُس کے رفیقوں میں اُس شخص سے جو تھا اُس کے دشمنوں میں سے پس مُکا مارا اُس کو موسیٰ علیہ السلام نے پس تمام کیا اُس کو اور وہاں کوئی قبطی برادر اُس کا نہ تھا پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو وہاں سے بھگا دیا کہ تو یہاں سے نکل جا نہیں تو تیرا دشمن قبطی تجھ کو پکڑ لے جائے گا - بعد اس کے موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تضرع و زاری کی اپنے گناہ سے قبطی کو مار ڈالنے کے سبب سے قولہ تعالیٰ

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

ترجمہ کہا موسیٰ نے اے رب بُرا کیا مَیں نے اپنی جان کا سو بخش مجھکو پس اُس کو بخشدیا
بیشک وُہی ہے بخشنے والا مہربان بعد اس کے قبطی سب آئے اُس سردار قبطی کو مُوا دیکھا
فرعون کے پاس اُس کی خبر پہنچائی۔فرعون بولا قاتل کو پکڑ لاؤ سبھوں نے تلاش کی نہ ملا
قبطی کو لیجا کے دفن کیا اگرچہ فرعون کافر تھا مگر عدل و انصاف ظالم و مظلوم کا کیا کرتا۔
پس قاتل اُس کا نہ پا کے خاموش رہا۔پھر دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صبح
اُٹھ کر شہر میں جا کے دیکھا پھر دوسرا قبطی اُسی سامری کو اُوپر گذرا مار رہا ہے بمصداق
اس آیت کے فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَائِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ
یَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ۝ فَلَمَّاۤ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ
اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ ترجمہ پھر صبح کو
اُٹھا موسیٰ شہر میں ڈرتا ہوا خبر لیتا پھر بھی جس نے کل مدد مانگی تھی موسے فریاد کرتا ہے۔اُس کو
کہا موسیٰ نے مقرر تو گمراہ ہے صریح یعنی تو ہر روز ظالموں سے اُلجھتا ہے اور مجھ کو لڑواتا
ہے پھر جب چاہا کہ ہاتھ ڈالے اُس پر جو دشمن تھا ان دونوں کا بول اٹھا اے موسیٰ کیا چاہتا
ہے تو کہ خون کرے میرا جیسا کہ خون کر چکا ہے تو کل ایک جی کا تو یہی چاہتا ہے کہ زبردستی
کرتا پھرے ملک میں اور نہیں چاہتا ہے تو کہ ہووے تو ملاپ کرنے والا۔پس جب موسیٰ
نے اُس ظالم قبطی کو مارنا چاہا سامری مظلوم تھا اُس نے جانا کہ زبان سے مجھ پر غصہ کیا
ہاتھ بھی چلاویں گے وُہ کل کا خون چھپا ہوا تھا کہ کس نے کیا آج اس کی زبان سے مشہور ہو گیا
کہا اے موسیٰ آج مجھے بھی تم مارا چاہتے ہو جیسا کہ کل ایک قبطی کو مار ڈالا تھا تم جبار ہوا ہس ملک
میں پس دوسرا قبطی سامری سے یہ بات سُن کے دوڑا فرعون کے پاس کہ کل کی بات کہہ
دیوے کہ موسیٰ ہی نے خون کیا ہے کل قبطی کا پس پیچھے موسیٰ ڈرتے ہوئے مکان کی طرف
گئے کہ نہ جانے مجھ کو فرعون کیا کہے گا وُہ ظالم بھی ہے اور عادل بھی ہے اپنے بیٹے کی رعایت
نہیں کرتا قصاص لیتا ہے۔اپنی ماں سے مخفی یہ باتیں کہہ رہے تھے اُسی وقت ایک شخص نے
آ کے خبر دی کہ اے موسیٰ تم کو فرعون مار ڈالنے کی فکر میں ہے۔اُسی قبطی کا قصاص تم سے

لے گا اس شہر سے نکل جاؤ تب بچو گے میں تمہارا خیر خواہ ہوں تم کو سنا دیا اور خبر دینے والا فرعون
کا چچیرا بھائی مومن مسلمان ایمان والا تھا قولہ تعالیٰ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى
قَالَ يٰمُوْسٰى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ترجمہ اور ایک مرد شہر کے پرے
سرے سے دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ دربار والے مشورت کرتے ہیں تجھ پر کہ تجھکو مار ڈالیں۔ تو
نکل جا یہاں سے میں تیرا بھلا چاہنے والا ہوں پھر نکلا موسیٰ وہاں سے اپنی والدہ کو چھوڑ کو
ڈرتا خبر لیتا ہوا کہا اے پروردگار نجات دے مجھکو قوم ظالموں سے پس حضرت موسیٰ
مصر سے نکل کر طرف شہر مدین کے گئے کہتے ہیں کہ مصر سے دس کوس کی راہ ہے شہر مدین
اور بعضوں نے کہا سات دن کی راہ موسیٰ اس شہر کو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا تَوَجَّهَ
تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ
عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۝ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ ترجمہ اور جب متوجہ ہوا موسیٰ
طرف مدین کے کہا نزدیک ہے پروردگار میرا یہ کہ دکھاوے مجھ کو راہ سیدھی (یعنی حضرت
موسیٰ مدین کی راہ سے آگاہ نہ تھے اللہ سیدھی راہ میں لے گیا) اور جب پہنچا مدین کے پانی
پر تھی اوپر اس کے ایک جماعت لوگوں کی کہ پلاتے تھے پانی مواشی کو اور پائیں ان کے سوا
دو عورتیں رکی کھڑیں بولا تم کو کیا کام ہے بولیں ہم نہیں پلا سکتی پانی جب تک پھرا دیں
چرواہے اور ہمارا باپ بوڑھا ہے بڑی عمر کا یعنی وہ شرم وحیا سے کنارے کھڑی تھیں
بکریاں ایک طرف لے کر اور ان کو قوت نہ تھی کہ بھاری ڈول سے پانی اٹھا کے بکریوں
کو پلاویں حضرت موسیٰ اس میدان میں جا پہنچے دیکھا کہ دو عورتیں چند بکریاں دبلی لے کر
چاہ کے کنارے کھڑی ہیں حضرت نے پوچھا تم کون ہو یہاں کیوں کھڑی ہو۔ بولیں
ہم بکریاں کو پانی پلانے آئے ہیں ہم کو زور نہیں کہ ہم اس پتھر کو سر چاہ سے اٹھا کے بکریوں
کو پانی پلاویں۔ کیونکہ اس پتھر کے اٹھانے کو چالیس آدمی چاہئیں۔ اور ہمارا باپ
بوڑھا ضعیف ہے قوت نہیں کہ یہاں آ کے پانی پلاوے اس لیے ہم گڈریوں کے انتظار

میں کھڑے ہیں کہ وہ آکر پتھر اُٹھا دویں جب حضرت نے یہ بات سُنی مہربانی سے
اُس پتھر کو سر چشمہ سے اُٹھا کے پانی اُن کی بکریاں کو پلادیا۔ بعد اس کے چونکہ راہ کے تھکے
ماندے بھوکے پیاسے تھے ایک درخت سایہ دار کے تلے جا بیٹھے اور خدا سے مناجات مانگی
الٰہی مجھ کو کچھ کھانے کو دے میں بھوکا ہوں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى
اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ترجمہ پس اُس نے پلادیا اُن
جانوروں کو پھر ہٹ کر آیا چھاؤں کی طرف بولا اے رب تو نے جو اتاری ہے میری طرف
اچھی چیز سے میں اُس کا محتاج ہوں۔ پس دونوں بیٹیاں حضرت شعیب علیہ السلام کے
پاس جا کے بولیں آج ایک جوان اجنبی نے آکے کنوئیں کے مُنہ پر سے اُس پتھر کو اُٹھا
کے پھینکا اور پانی بھر کے ہماری بکریوں کو پلادیا۔ اور ایک درخت سایہ دار کے تلے جا
بیٹھا۔ جب تعریف قوت کی اپنے باپ سے بیان کی حضرت شعیب علیہ السلام یہ سُنکے
بولے اے بیٹا جلدی جا کے اُسے لا۔ پانی بھرنے کی اس کی اُس کو اُجرت دیویں۔ حق ادا کریں
تب حضرت شعیب کی بڑی بیٹی صفورا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لانے گئیں چنانچہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ
اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ترجمہ پس آئی اُن کے پاس ایک اُن دونوں میں سے چلتی شرم سے
کہا تحقیق میرا باپ بلاتا ہے تجھکو کہ دیوے تجھکو مزدوری کہ پانی پلایا تو نے واسطے ہمارے
پس حضرت موسیٰ چونکہ سات دن رات کے بھوکے پیاسے تھے وہاں سے اُٹھ کے صفورا کے ساتھ
چلے صفورا آگے اور حضرت اُن کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے صفورا سے کہا اے صاحبزادی
میں آگے چلوں تو پیچھے میرے چل کیونکہ پیچھے سے غیر محرم عورت کا پاؤں دیکھنا گناہ ہے
صفورا بولیں تم ہمارے گھر کی راہ نہیں جانتے اس لئے میں آگے چلتی ہوں حضرت نے کہا
اگر میں راہ بھولوں گا تو تم پیچھے سے بتا دیجیو اس بات سے صفورا نے معلوم کیا کہ یہ شخص
بڑا نیک مرد پارسا ہے پس موسیٰ آگے آگے چلے وہ پیچھے چلیں راہ بتاتی ہوئیں تب حضرت
شعیب کے پاس جا کے سلام علیک کیا جواب سلام کا کہکے حضرت شعیب نے اُنکو اپنے سامنے
بٹھایا اور احوال پُرساں ہوئے تب موسیٰ نے جو کچھ احوال مصر کا اپنا تھا فرعون اور قبطی کا سب

بیان کیا حضرت شعیبؑ نے کہا کچھ اندیشہ مت کرو **قولہ تعالیٰ** فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؁ **ترجمہ** پس آیا موسیٰ شعیب کے پاس اور بیان کیا پاس اُس کے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تو نے قوم ظالموں سے اُسکے بعد شعیب کی بیٹی جو موسیٰ کو ہمراہ کر کے لائی تھی وہ اپنے باپ سے بولی چنانچہ **قولہ تعالیٰ** قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ؁ **ترجمہ** بولی اُن دونوں میں سے ایک اے باپ اس کو نوکر رکھ لے البتہ بہتر نوکر ہے جو تو رکھا چاہے - وُہ جو زور آور ہو امانت دار حضرت شعیبؑ نے کہا اے بیٹی بھلا تم نے ان کا زور دیکھا - کنوئیں سے پانی بھر لئے ہیں - امانت دار کیونکر جانا تم نے وُہ بولیں راہ میں ہم نے ان کی چال اور گفتگو سے معلوم کیا تب شعیبؑ نے اِس بات کو تسلیم کیا اور حضرت موسیٰ سے کہا **قولہ تعالیٰ** قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؁ **ترجمہ** کہا شعیب نے موسیٰ سے میں چاہتا ہوں کہ بیاہ دوں تجھ کو ایک بیٹی ان دونوں میں سے اپنی اس پر کہ تو میری نوکری کرے آٹھ برس پھر اگر تو پورا کرے دس برس تو تیری طرف سے ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تجھ پر تکلیف ڈالوں تو مجھ کو آگے پاویگا نیک بختوں میں سے اگر اللہ نے چاہا اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا **قولہ تعالیٰ** قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ؁ **ترجمہ** کہا موسیٰ نے شعیبؑ سے یہ ہو چکا ہے میرے تیرے بیچ میں جونسی مدت ان دونوں میں سے پوری کردوں سو زیادتی نہ ہو مجھ پر اور اللہ پر بھروسہ ہے اس کا جو آپ کہتے ہو یعنی حضرت موسےٰ نے کہا شعیب سے کہ آٹھ برس کے بیچ میں مجھکو اختیار ہے چاہوں آٹھ برس نوکری کروں یا دس برس لیکن ایسا نہ ہو کہ اپنے قول سے آپ پھر جاؤ شعیبؑ بولے یہ مومن کا کام نہیں کہ اپنے قول سے پھر جائے غرض شعیبؑ نے آٹھ برس کے اقرار سے اپنی بیٹی کے مہر کے عوض اُن کی بکریاں چرانے کو حضرت موسیٰ سے لکھوا کے اپنی بیٹی کو اُن سے بیاہ دیا تاکہ دونوں پر نکاح درست ہو بمصداق اس حدیث کے اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ یعنی ادا کرو اُجرت مزدور

کی آگے اُس کے کہ نہ خشک ہووے عرق پیشانی کا اُس کی اب اس حدیث سے لازم آتا ہے
کہ اُجرت نوکر کی جلدی ادا کرنا واجب ہے۔ اب اگر ہزار قطرے مزدور کی پیشانی سے
نکل آویں اور خشک ہوں تو بھی کوئی اس کا غور نہیں کرتا ہے۔ غرض شعیبؑ نے جب اپنی بیٹی کو
حضرت موسیٰ کے سپرد کیا اور ایک عصا حضرت جبرائیل نے بہشت سے لا کے حضرت آدم
کو دیا تھا وُہ عصا حضرت شعیبؑ کے ورثے میں پہنچا تھا۔ اپنی بیٹی سے کہا کہ یہ عصا لائق
پیغمبر مرسل کے ہے موسیٰ کو دیا چاہئے۔ تب وُہ عصا لے جا کے حضرت مُوسیٰ کے سامنے
رکھ دیا اور کہا اے موسیٰ تم اگر اس عصا کو زمین سے اُٹھا سکو گے تو تم کو دونگا۔ حضرت نے
یہ سُنکے جلدی سے عصا ہاتھ میں اُٹھا لیا۔ یہ کرامت دیکھ کے حضرت شعیبؑ نے کہا کہ
اے موسیٰ شائد تم کو اللہ تعالیٰ پیغمبر مرسل کرے گا اور ایک بات میں تم سے کہتا ہوں
سُنو۔ زنہار فلانے میدان میں بکری چرانے مت جائیو۔ وہاں اژدہے بہت ہیں بکریوں
کو کھا جائیں گے آخر اُس میدان میں بکریاں لے گئے جس میدان میں اژدہے تھے۔ اور
حضرت شعیبؑ نے منع فرمایا تھا پس موسیٰ نے بہتیرا چاہا کہ بکریوں کو سانپوں کی جگہ سے
روکیں آخر روک نہ سکے بکریاں وہاں جا کے چرنے لگیں ناچار ہو کے وہاں سے ایک سر شتہ
پر جا بیٹھے اور عصا پہلو میں رکھ کے بولے اے عصا خبردار اگر اژدہا یہاں آوے تو مار ڈالیو تاکہ بکریوں
کو کھانے نہ پاوے نگہبان رہیو۔ یہ کہہ کر سو گئے اور نیند آگئی۔ بعد ایک لحظہ کے ایک اژدہا
اپنی جگہ سے نکل کر بکریوں کو کھانے آیا پس وُہ عصا حضرت کا مثال اژدہے کے بن کر
اژدہے کو مار ڈالا حضرت موسیٰ جب نیند سے اُٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اژدہا مُردہ پڑا ہے
خوش ہو کر بکریاں لیکر گھر کی طرف چلے آئے یہ بات اپنے سُسر حضرت شعیبؑ سے جا کے
کہی اے حضرت وہ اژدہا جو حضور نے فرمایا تھا خدا کے فضل سے اس میدان میں مارا گیا پس شعیبؑ
کو اور یقین ہوا کہ موسیٰ مرسل پیغمبر ہونگے کہتے ہیں کہ جب موسیٰ نے چار برس شعیبؑ کی بکریاں
چرائیں پانچویں سال میں شعیبؑ نے کہا اے موسیٰ تمہارے اقبال سے اگر اس سال ہماری
بکریاں بچہ نر جنیں گی تو تم کو دے ڈالیں گے۔ پس خدا کی مرضی سے ویسی ہی ہوا۔ کہ سب
بکریاں نر جنیں انہیں کو دے ڈالیں۔ چھٹے سال میں پھر فرمایا اگر اس سال

مادہ جنین گی تو تم کو دے ڈالیں گے فضل الٰہی سے سب مادہ جنین اور حضرت کو ملیں۔ پھر ساتویں سال میں فرمایا اگر اس سال بچہ سیاہ جنین گی تو وہ بھی تم کو ہبہ کرینگے۔ آخر وُہی ہوا پھر آٹھویں سال میں فرمایا اگر اس برس بچہ ابلق جنین گی تو وہ بھی تمہارے ہیں۔ مرضی الٰہی سے وُہی جنین سب اُن کو ملیں ایسا کہ موسیٰ کی بکریاں شعیبؑ کی بکریوں سے دُونی ہو گئیں پس دس برس حضرت موسیٰ نے عوض مہر کے شعیبؑ کی بکریاں چرائیں بعد اس کے شعیب نے کہا اُن سے اے موسیٰ یہ سب بکریاں اور لونڈی باندی مال و متاع اور صفورا کو میں نے تمہاری مِلک کر دیا اب جہاں تمہارا جی چاہے وہاں جاؤ ان کو لیجاؤ میں اس میں مانع نہیں ہوں

بیان مراجعت موسیٰ علیہ السّلام کا شہر مدین سے طرف مصر کے اور درجہ رسالت کو پہنچنا اور فرعون کو دعوت کرنا خدا کی طرف بارشاد جناب باری تعالیٰ کے

ایک روز موسیٰ علیہ السلام کو تمنّا ہوئی کہ مصر میں جا کے اپنی والدہ کی خدمت سے مشرف ہوویں اور اپنے بھائی ہارون سے بھی ملاقات کریں تب اپنے خسر سے رخصت ہو کر صفورا اور لونڈی باندی اور بھیڑ بکری مال اسباب سب لیکر مصر کو چلے۔ جب مدین سے ایک منزل راہ نکل گئے یہاں رات ہوئی مقام کیا۔ اور بکریوں کو ایک جگہ باندھ رکھا اور بی بی صفورا پیٹ سے تھیں درد جننے کا ہوا اتفاقاً مرضی الٰہی سے اُس وقت ایک ایسی ہوا اور آندھی کا طوفان آیا کہ تمام عالم اُن پر اندھیرا ہو گیا اور آسمان گرجنے لگا۔ ایک عالم نے اُس دم آرام نہ کیا۔ پانی برسنے لگا اور سخت سردی پڑنے لگی۔ تب حضرت موسیٰ آگ نکالنے کو چقماق جھاڑنے لگے آگ نہ نکلی۔ ناچار ہو کر غصّے سے چقماق زمین پر پھینک مارا۔ پس خدا کے حکم سے اُس چقماق نے موسیٰ علیہ السّلام سے کہا اے موسیٰ مجھکو خدا کا حکم نہیں کہ تم کو آگ دوں۔ تب حضرت یہ سُن کے اُس سے باز آئے اور آگ کے لئے

متفکر ہوئے اور چاروں طرف دیکھنے لگے۔ مرضیٔ الٰہی سے طور کی جانب ایک شعلہ آگ کا نظر آیا وہ آگ نہ تھی بلکہ خدا کا نور تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ تو پس جب پوری کر چکا موسیٰ وہ مدت اور لیکر چلا اپنے گھر والوں کو دیکھی کوہ طور کی طرف ایک آگ کہا اپنے گھر والوں کو ٹھیر رہو یہاں میں نے دیکھی ہے ایک آگ شاید لے آؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر یا انگارا آگ کا شاید تم تاپو۔ پھر جب پہنچا اُس کے پاس قولہ تعالیٰ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ترجمہ پھر جب پہنچا موسیٰ اُس آگ کے پاس آواز آئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والی زمین میں اُس درخت سے کہ اے موسیٰ میں ہوں اللہ جہان کا رب پھر کہا اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ ترجمہ پھر کہا تحقیق میں ہوں پروردگار تیرا پس اُتار ڈال دونوں جوتیاں اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اس کا طویٰ ہے۔ اور میں نے پسند کیا تجھے پس سُن جو کچھ کہ وحی کی جاتی ہے تحقیق میں ہوں اللہ نہیں کوئی معبود مگر میں ہوں پس عبادت کر میری اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میری کے۔ منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ مدین سے مصر کو آنے لگے۔ عورت اور بکریاں ساتھ لے کر جنگل میں رات کی سردی میں راہ بھولے اور عورت کو جننے کا درد ہوا دور سے آگ نظر آئی طور پر وہ آگ نہ تھی وہ اللہ کا نور تھا۔ اپنی عورت سے کہا کہ تم یہاں ٹھیرو میں تمہارے لئے آگ لاؤں۔ تب موسیٰ اپنے عیال کو یہاں رکھ کے صرف عصا ہاتھ میں لے کر طور کی طرف گئے جب نزدیک پہنچے ایک درخت سبز دیکھا کہتے ہیں کہ وہ درخت عناب کا تھا یعنی بیر کے درخت کے مثل اور اوپر سے نیچے تک اُس پر نور تھا۔ موسیٰ نے جانا کہ یہ لوگ ہے۔ پس جھاڑ کاٹ کے سرے پر باندھ کے عصا سے اُس درخت کے سر پر رکھ دیا تاکہ آگ سُلگے اُس میں پکڑے پھر وہ نور درخت کا ایک شاخ سے دوسری شاخ پر اور دوسری سے تیسری پر چلا جاتا تھا۔ بھاگتا ہوا غرض جہاں عصا رکھ دیتے اُس پر آگ نہیں سُلگتی تب حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس

سے مایوس ہوئے اور اللہ کے حکم سے جب نعلین اپنے پاؤں سے نکالے اُس وقت دونوں نعلین دو بچھو ہو گئے کہتے ہیں کہ موسےٰ سے کوہ طور کی طرف جاتے وقت صفورا نے اُن سے کہا تھا کہ خبردار اس میدان میں سانپ بچھو بہت ہیں اچھی طرح سمجھ بوجھ کے جائیو حضرت موسے بولے میرے پاؤں میں نعلین ہیں اور ہاتھ میں عصا مجھ کو کیا ڈر ہے جب اُن پر اعتماد کیا خدا کے حکم سے دو نعلین دو بچھو ہو گئے۔ یہ دیکھ کے حضرت موسےٰ ڈر گئے وہیں آواز آئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقف سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى ۰ ترجمہ اور کہا اللہ نے اے موسیٰ یہ کیا چیز ہے تیرے داہنے ہاتھ میں بولا یہ میری لاٹھی ہے اس پر ٹیکتا ہوں اور اس سے پتے جھاڑتا ہوں اپنی بکریوں پر اور اس میں میرے کتنے کام ہیں۔ کہا ڈال دے اے موسیٰ پس ڈال دیا اُس کو ناگہاں وُہ سانپ تھا دوڑتا پھرتا کہا اس کو پکڑ لے اے موسیٰ اور مت ڈر پھر کر دیں گے اس کو پہلے حال پر یعنی پھر لاٹھی ہو جائے گی۔ پھر جب پکڑا موسےٰ نے اُس کو پس اللہ کے حکم سے عصا ہو کر ہاتھ میں آیا اللہ نے اس عصا کو قرآن شریف میں ایک جگہ حَيَّةٌ تَسْعٰى اور ایک جگہ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ اور ایک جگہ كَأَنَّهَا جَانٌّ فرمایا کہ پہلے دیکھتے ہی سانپ تھا سا معلوم ہوتا دوڑتا پھرتا اور بزرگی میں ثعبان کے مانند جان کے یعنی سانپ کی سک یہ تینوں صفتیں اس میں تھیں۔ خبر ہے کہ جب عصا ثعباں کی مانند ہوتا بڑا اژدہا بنتا تو بہتر ۷۲ پاؤں موٹے مثال ہاتھی کے اور سات سو دانت نکل آتے اور پیٹھ بدن کی مثال نیزے کے ہوتیں اگر پتھر پر لگائے تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ پھر کہا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ اُسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ وَّاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهٖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فٰسِقِينَ ۰ ترجمہ اے موسیٰ پیٹھا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں کہ نکل آوے سفیدی بغیر برائی کے اور ملا اپنی طرف اپنا بازو ڈر سے تا سانپ کا ڈر جاتا رہے پس وُہ دو دلیلیں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اُس کے سرداروں پر تحقیق وُہ ہیں قوم فاسق۔ پس حضرت موسےٰ

نے خدا کے فرمانے سے گریبان میں ہاتھ ڈالا اُس میں ایک سفیدی ہتھیلی پر نظر آئی اور مثل آفتاب
روشن کے ظاہر ہوا اُسی کا نام یدبیضا ہے اُس کی روشنی سے جہاں روشن ہو جاتا اور نور
اُس کا آفتاب پر غالب ہو جاتا۔ حق تعالیٰ نے دو معجزے حضرت موسیٰ کو دیئے تھے
ایک عصا اس سے ہزار طرح کے معجزے ہوتے تھے۔ اور دوسرا یدبیضا تھا اس سے ایک
عالم روشن ہوتا۔ ان دو معجزوں سے خلائق اُن پر ایمان لاتی حکم ہوا اے موسیٰ مصر
میں جا فرعون کے پاس قولہ تعالیٰ اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ۞ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۞ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۞ ترجمہ جب پکارا اسکو رب
نے پاک میدان میں جس کا نام طویٰ ہے لے موسیٰ جا فرعون کے پاس اُس نے سر اُٹھایا ہے
پس اُس کو کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے اور راہ بتاؤں تجھکو تیرے رب کی طرف
پس تجھ کو ڈر ہو کہا موسیٰ نے اے رب عیال اور بکریاں میری بیابان میں پڑی ہیں۔ وہاں
کوئی نہیں یہ سب چھوڑ کر مصر میں کیونکر جاؤں ندا آئی اے موسیٰ میں نے بہشت سے
حوریں بھیجیں تیری عورت کے پاس کہ خدمت کریں بچے کی اور دودھ پلاویں اور بھیڑیئے
نگہبان ہیں تیری بکریوں کے تو خاطر جمع رکھ اندیشہ مت کر میں نگہبان ہوں تیری عورت
کا اور بکریوں کا اور مصر میں جا فرعون کے پاس موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالیٰ
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۞ وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا
فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْۤ اِنِّىْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۞ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ
وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَاۤ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۞ ترجمہ
موسیٰ نے کہا اے رب میں نے خون کیا ہے اُن میں سے ایک جی کا سو ڈرتا ہوں کہ مجھ کو
مار ڈالیں اور میرا بھائی ہارون کہ اُس کی زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ سو اُس کو بھیج ساتھ
میرے مدد کو کہ مجھ کو سچا کرے میں ڈرتا ہوں کہ مجھ کو جھوٹا کریں فرمایا اے موسیٰ زور دینگے
ہم تجھ کو تیرے بھائی سے اور دیں گے تم کو اُن پر غلبہ پھر وہ پہنچ نہ سکیں گے تم تک ہماری
نشانیوں سے تم اور جو تمہارے ساتھ ہو اوپر رہو گے۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے پانچ
حاجتیں اللہ سے مانگیں قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِىْ صَدْرِىْ ۞ وَيَسِّرْ لِىْۤ اَمْرِىْ ۞

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۪ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۙ هٰرُوْنَ اَخِی ۙ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۙ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ۙ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ؕ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝ ترجمہ کہا موسیٰ نے اے رب کشادہ کر سینہ میرا کہ جلدی خفا نہ ہوں اور آسان کر کام میرا سخت اور گرہ کھول میری زبان سے کہ لوگ سمجھیں میری بات. زبان حضرت موسیٰ کی لڑکائی میں جل گئی تھی صاف نہ بول سکتے تھے۔ اس لئے اللہ سے دُعا مانگی الٰہی زبان میری کھول دے اور میرے واسطے وزیر کر میرے بھائی ہارُون کو میرے اہل سے مضبوط کر اس کے ساتھ میری قوت کو اور شریک کر اُس کو میرے کام کا یعنی پیغمبری میں کہ تیری پاک ذات کا بیان کریں ہم بہت اور تیری یاد کریں بہت تحقیق تو ہی ہے ہم کو دیکھنے والا اللہ نے فرمایا قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ۝ ترجمہ کہا اللہ نے ملا تجھ کو تیرا سوال اے موسےٰ دل تیرا روشن کیا اور کام تیرا آسان ہوا اور زبان تیری فصیح کی اور تیرے بھائی کو تیرا وزیر کیا اب جا فرعون کے پاس اُس نے سر اُٹھایا ہے۔ پس موسےٰ نے جب سوال کیا اللہ سے تب پایا اور ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مانگے ہوئے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا علم لدنی اُن کو حاصل تھا اور اُنکی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ ترجمہ کیا ہم نے نہیں کھولا اے محمد تیرا سینہ اگرچہ تو نے مجھ سے نہیں چاہا تھا کہ علم اور حکمت سے پُر رہے اور اُتار رکھا ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ جس نے توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا پیغمبروں میں اور فرشتوں میں نام تیرا بلند کیا۔ اور ابراہیم خلیل اللہ نے بھی اللہ سے حاجت مانگی تھی جب مکہ کی بنا شروع کی تھی قولہ تعالیٰ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ ترجمہ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم اور اسمٰعیل بنیادیں اُس گھر کی یعنی مکے کے گھر کی تب کہا اے رب قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی ہے سُننے والا جاننے والا اور کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ ترجمہ یارب مجھکو اور میرے ماں باپ کو معاف کر گناہ سے جب ابراہیم خلیل اللہ سے مانگا تب سب کچھ ملا اور ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بے مانگے اللہ نے سب کچھ عنایت کیا تھا اور اُن کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ترجمہ تو کہ بخشے اے محمد واسطے جو کچھ ہوا تھا
پہلے گناہوں سے تیرے اور جو کچھ پیچھے ہوا پس آدم علیہ السلام کو بخشا اُن کی ذلت سے
تجھ کو شفیع لانے سے اور اُمت کو بخشا تیری شفاعت سے خلاصہ یہ ہے کہ موسیٰ کے
چاہنے سے اِن کے بھائی ہارون کو اُن کا وزیر کیا اور ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بے خواستہ چار یار کو اُن کا وزیر کیا۔ اور اسی طرح ہر پیغمبر نے اپنے اپنے مقصد کو
خدا سے مانگ لیا تھا اور ہمارے پیغمبر خدا کو اللہ نے بے مانگے سب کچھ عنایت کیا غرض
موسیٰ اور اُن کے بھائی ہارون کو اللہ نے ارشاد فرمایا اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا
تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۚ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ
يَخْشٰى قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۚ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ
وَاَرٰى ۚ فَاْتِيٰهُ الآیۃ ترجمہ جا تو اور تیرا بھائی میری نشانیاں لے کر اور سستی نہ کرو
میری یاد میں جاؤ طرف فرعون کے اس نے سر اٹھایا ہے اور کہو اس سے بات نرم شاید کہ وہ نصیحت
پکڑے یا ڈرے کہا دونوں نے اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہیں یہ کہ زیادتی کرے اوپر ہمارے
یا جوش میں آوے کہا مت ڈرو تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں سُنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس جاؤ
اسکے پاس اور کہو ہم دونوں رسول ہیں تیرے رب کے سو بھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو
اور مت عذاب کر اونکو ہم آئے ہیں تیرے پاس نشانی لیکر تیرے رب کی اور سلامتی اور
اس شخص کے ہے۔ جو پیروی کرے ہدایت کی تحقیق وحی کیگئی ہے۔ طرف ہمارے یہ کہ عذاب اوپر
اس شخص کے ہے جو جھٹلاوے اور منہ پھیرے بہتر یہ ہے کہ تو ایمان لا اور دعویٰ باطل چھوڑ دے
تو تجھکو تین چیزیں ملینگی ایک جوانی اور بادشاہی مشرق سے مغرب تک اور تیری عمر دراز ہوگی
تاکہ تو بادشاہی کرے دنیا میں اللہ نے رسول کرکے موسیٰ کو تمام علم اور حکمت کی باتیں اس
میدان مقدس میں کوہ طور پر سکھلا کے مصر میں فرعون کے پاس جانے کا حکم کیا تب موسیٰ
یہاں سے اپنی قبیلہ بی بی صفورا کے پاس جنکو اس میدان مذکور میں چھوڑ گئے تھے آکے
دیکھتے ہیں۔ کہ ایک لڑکا ان سے تولد ہوا اور اُن کی خدمت میں اللہ جل

حوراں بہشت مقرر کیں اور بھیڑیئے اور شیر اُن کی بکریوں کی پاسبانی کر رہے ہیں تب حضرت نے احوال نبوّت کا اور جو جو گفتگو اللہ سے کوہ طور پر ہوئی تھی اور فرعون علیہ اللعنتہ کی طرف جانے اور اسکو ہدایت کرنے کا جو حکم ہوا تھا سب صفورا سے بیان کیا وہ بولیں تم جاؤ اور خدا کے امر میں دیر نہ کر جلدی جا کے اسے خدا کا پیغام پہنچاؤ تب حضرت جو اسباب و لوازمہ اپنا تھا صفورا کے پاس رکھکے صرف عصا ہاتھ میں لیکر خدا کو یاد کر کے مصر کو روانہ ہوئے عشا کیوقت جا کے شہر میں داخل ہوئے اور اپنے گھر پر جا کر دستک دی بہن ان کی مریم نے گھر سے نکلکر پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو حضرت نے کہا میں مسافر ہوں تب تب مریم اپنی ماں سے بولیں اے اماں جان ایک مہمان مسافر دروازہ پر آیا ہے - وہ بولیں جلدی جا کے دروازہ کھولدے اور اسے لا کے کھانا کھلا موسیٰ یہ سنکر صورت اپنی اجنبی کی سی بنا کر بچھونے کے کنارے پر جا بیٹھے بعد اسکے ہارون اور انکے والد عمران ان دونوں نے حضرت کو آکے دیکھا لیکن قول صحیح یہ ہے کہ اس وقت ان کی بہن اور والد ان کے انتقال کر گئے تھے - والدہ نے آکے دروازہ کھولدیا بچھونا اور چراغ اور کھانیکو نمک اور روٹی لادی موسیٰ کھانے کو کھا رہے تھے - تب ہاروں نے آکے اپنی ماں سے پوچھا یہ کون ہیں وہ بولیں مسافر مہمان ہے ہارون نے آکے دیکھا کہ حضرت موسیٰ ہیں تب اپنی ماں سے بولے واہ یہ تو میرا بھائی موسیٰ ہے - یہ کہکے گلے ملکے رونے لگے اور حضرت موسیٰ کی ماں بھی رونے لگیں تب موسیٰ اپنی ماں والدہ کے قدمبوس ہوکے تسلّی دینے لگے اور ہارون نے حضرت سے پوچھا اے بھائی میں نے سُنا ہے کہ تمنے شہر مدین میں حضرت شعیبؑ کی بیٹی سے بیاہ کیا ہے - اور وہاں بہت دن رہے ہو حضرت نے کہا ہاں میں نے شادی کی اور ایک خوشخبری میں تمکو دیتا ہوں کہ خدا نے مجھکو پیغمبر کر کے فرعون کیطرف بھیجا ہے اور بے واسطہ کوہ طور پر مجھ سے کلام کیا ہارون اس بات کو سُنکر بہت خوش ہوئے جلدی سے اُٹھکے تعظیم کی اور دست بوس ہوئے اور خدمت میں حاضر رہے - حضرت نے اُن سے کہا کہ اے بھائی تمکو بھی اللہ نے میری پیغمبری میں شریک کیا ہے - چلو فرعون کے پاس چلیں اور اس مردود کو

خدا کی طرف دعوت کریں راہ بتادیں خدا نے دو معجزے مجھکو عنایت کئے ہیں ایک تو یہ عصا اگر میں اوسکو زمین پر ڈالوں تو یہ اژدھا بنکر سارے کفاروں کو مصر کے کھا جائیگا اور جو میں کہوں گا سو اللہ کے فضل سے ہزار طرح کے معجزے اس عصا سے ظاہر ہونگے اور دوسرا ید بیضا جب جیب میں ہاتھ ڈالوں گا یہ ید بیضا یعنی سفیدی نکل آویگی اور ہر انگلی سے نور نکلیگا تاریکی جاتی رہیگی جہاں روشن ہوگا اللہ کے فضل سے سب کفاروں پر غالب ہونگے - ہاروں یہ سنکے بہت خوش ہوئے - کہا اب بنی اسرائیل فرعون کے ظلم سے خلاصی پاوینگے - تب موسیٰ و ہارون دونوں فجر کی نماز سے فراغت کرکے فرعون لعین کے مکان پر گئے اور اس مردود نے اپنے خانہ کے سامنے دونوں طرف راہ کے درخت خرما بوئے ہوئے تھے - جسکے تلے بڑے بڑے شیر باندھ رکھے تھے - تاکہ کوئی دشمن اسکے مکان پر نہ جاسکے بے حکم اسکے گرد نہ پھر سکے فی الواقع وہاں کوئی ڈر سے اسکے نہ جاسکتا تہا اللہ تعالیٰ جلہ شانہ کے فضل سے جب موسیٰ و ہارون علیہما السلام وہاں تشریف لے گئے تب تمام شیروں نے حضرت کو دیکھکے سلام کیا اور سرنگوں ہو گئے پس حضرت موسیٰ عم نے جاکے فرعون کے بالاخانہ کا حلقہ در پکڑکے ہلا دیا مکان پر اسکے لرزہ پڑ گیا اور یہ آواز دی کہ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ آواز فرعون کے کان میں جا پہنچی پردۂ زربفت اوٹھا کے دیکھا کہ موسیٰ ہیں چپکا ہو رہا اور ایک روایت ہے کہ دو برس فرعون کے در پر موسیٰ رہے دربان وغیرہ سے کہتے رہے - کہ ہم رسول خدا کے ہیں - فرعون کے پاس جاکے خبر دو وے مردود کہنے لگے تم دیوانے ہو فرعون ہمارا خدا ہے - تم کیا بکتے ہو دوسرے دن پھر انہوں نے کہا کہ ہمکو فرعون کے پاس جانے دو یا ہماری خبر اس کے پاس پہنچاؤ ہم خدا کی طرف سے آئے ہیں اوسکو راہ بتانے کو ان کافروں نے نہ مانا اور ایک دن ایک مسخرہ کہ وہ فرعون کے دربار میں ہمیشہ ہزلیات کہا کرتا تھا جاکے بولا یہ عجیب بات ہے - کہ وہ شخص دیوانے سے آپ کے در پر قریب دو برس سے وہ کہتے ہیں - کہ ہمارا خدا وہ ہے کہ صاحب ہے تمہارے اگلے پچھلوں کا فرعون مردود یہ بات سنکے خفا ہوا اور حضرت کو سامنے بلایا قولہ تعالےٰ

اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ کہا فرعون نے کیا میں نے تجھ کو نہیں پالا تھا بجائے فرزند کے اور برسوں تو ہمارے پاس رہا اور کر گیا تو وہ کام اپنا جو کر گیا اور تو نا شکروں سے ہے پس تھوڑے دن ہوئے تو ہمارے پاس سے نکل۔ ایک قبطی کا خون کر کر اب آئے ہو حضرت موسےٰ نے فرمایا سچ ہے میں وہی ہوں قولہ تعالیٰ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ کہا موسیٰ نے کیا تھا میں نے وہ کام اس وقت اور میں تھا چوکنے والا پس میں بھاگا تم سے جب ڈر دیکھا پھر بخشی میرے رب نے حکومت اور کیا مجھ کو پیغمبروں سے کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ترجمہ فرعون نے کون ہے پروردگار تیرا جس نے تجھ کو بھیجا ہے حضرت نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰ نے پروردگار ہے آسمان اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے یہ سن کے فرعون نے اپنی قوم سے کہا قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے واسطے ان لوگوں کے گرد اس کے تھے کیا نہیں سنتے ہو تم کیا کہتا ہے موسیٰ کہا پروردگار تمہارا اور پروردگار تمہارے اگلے باپ دادوں کا ہے حضرت کو کہا فرعون نے قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے لوگوں کو تمہارا پیغام لانیوالا جو تمہاری طرف بھیجا ہے سو باؤلا ہے حضرت موسےٰ نے کہا قولہ تعالیٰ۔ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ترجمہ کہا موسیٰ نے پیغام ہے پروردگار مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ درمیان انہوں کے ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو پس حضرت موسیٰ ایک ایک بات کہے جاتے تھے اللہ کی قدرت کی نشانیاں بتانے کو اور فرعون بیچ میں اپنے سرداروں کو ابھارتا تھا کہ ان کو یقین نہ آجائے اور فرعون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰــهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے اگر پکڑے گا تو معبود میرے سوا البتہ کردونگا میں تجھ کو قیدیوں میں حضرت موسےٰ نے کہا خدا نے مجھ کو تم پر پیغمبر کر کے بھیجا ہے تو کہہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ فرعون بولا میں یہ کلمہ پڑھوں گا تو تیرا خدا مجھ کو کیا دیگا حضرت موسیٰ نے کہا اگر تو ایمان لاوے گا تو میرا خدا تجھ کو تین چیز دیوے گا۔ اوّل جوانی دوسری بادشاہی مشرق سے مغرب تک تیسری سو برس کی عمر اور ملے گی۔ تاکہ تیری زندگی دنیا کے عیش ونشاط میں بخوبی کٹے قیامت میں اُس کا حساب نہ ہوگا۔ موسیٰ کو خدا کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ فرعون کے ساتھ نرم نرم بات کیجیو اس لیئے فرعون ملعون سے حضرت موسے نرم نرم بات کہتے ہیں۔ فرعون بولا اے موسے آج مجھکو مہلت دے میں اپنے وزیروں سے صلاح کرکے جو مصلحت ہوگی اس کا جواب کل دوں گا پس موسیٰ و ہارون اپنے گھر کو چلے آئے بعد اُسکے فرعون نے ہامان کو بلا کے جو باتیں حضرت موسےٰ سے ہوئی تھیں سو سب بیان کیں اور بولا کہ مجھکو اور کسی بات کی آرزو نہیں ہے۔ مگر میں جوانی چاہتا ہوں کہ پھر از سر نو جوان ہو جاؤں تب وزیر ہامان بے ایمان نے اُس سے کہا کہ چند روز ہوئے ہیں تو نے دعوٰی معبودیت کا کیا۔ اب اقرار عبودیت کا کرتا ہے خلائق ہنسے گی۔ اگر تجھ کو جوان ہونے کی آرزو ہے تو آج ہی کی شب میں تجھکو جوان کردوں گا جب رات ہوئی جو اہر فرعون کی ریش میں سے تھے اُس ملعون نے اُنہیں لے کر ایک ترکیب سے خضاب بنا کر سوتے میں اُس کی داڑھی میں لگا دیا فرعون نے فجر کو نیند سے اُٹھ کر جو دیکھا تو داڑھی اپنی سیاہ پائی تب اوسکو یقین ہوا کہ میں جوان ہوا جب فجر کو حضرت موسے آئے فرعون نے کہا اے موسے تیرے پاس تیرے رب کی کیا دلیل ہے اور تیری پیغمبر کا کیا معجزہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا قولہ تعالٰی قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ ترجمہ کہا موسےٰ نے اگرچہ لاؤں میں تیرے پاس ایک چیز ظاہر تب تو یقین لائے گا میری پیغمبری پر کہا فرعون نے۔ قولہ تعالٰی۔ فَاْتِ بِہٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ترجمہ کہا فرعون نے پس لے آ اگر ہے تو سچوں میں سے پس موسے نے اپنا عصا ڈالا قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ ترجمہ پس موسیٰ نے ڈال دیا عصا اپنا پس ناگاہ وہ اژدہا اسی گز کا ظاہر ہوا اور منہ اُس کا کھلا رہا اور بہتر پاؤں اس کے بڑے مثال پاؤں ہاتھی کے اور بات سو دانت ظاہر ہوئے اور سات ہزار پشم گردن پر مانند تیر اور نیزے کے پیدا ہوئے اور کف منہ کا اُس کے جس جگہ گرتا اُس زمین کو جلا دیتا گھاس

اُس میں نہیں پیدا ہوتی اور اگر آدمی پر گرتا تو وہ مرجاتا یا علت برص اُس کو ہوتی اُس مہیب شکل سے وہ سانپ فرعون کے بالاخانہ کی طرف گیا اس میں سات ہزار آدمی اور چوپائے اُس کے پیروں کے تلے ہلاک ہوگئے اور ایک لب اُس نے فرعون کے تخت کے نیچے رکھا اور دوسرا لب اُس کے کوشک کے کنگرے پر رکھ کے چاہتا تھا کہ اُس کے مکان سمیت اُسکو نگل جاوے یہ دیکھ کر جلدی سے فرعون اپنے تخت پر سے اُتر پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکے معذرت کرنے لگا اے موسیٰ تو مجھکو دعوت کرنے آیا ہے یا ہلاک کرنے آپ نے کہا کہ میں تجھکو خدا کی طرف بُلانے آیا ہوں فرعون بولا مجھکو طاقت نہیں کہ تجھ سے لڑوں اس وقت اپنا اژدہا تھام لے تب موسیٰ نے اژدہے کی گردن پر ہاتھ رکھا اُسی وقت عصا ہو کے ہاتھ میں آگیا۔ پھر فرعون تخت پر جا بیٹھا بعد اس کے موسیٰ نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈال کے ید بیضا نکال کے اُس کو دکھایا قولہ تعالیٰ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ؕ ترجمہ اور بغل میں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا موسیٰ نے پس ناگہاں وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والوں کے پس یہ دیکھ کے فرعون نے اپنی قوم سے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۙ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ ۙ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ ترجمہ بولا فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے یہ کوئی جادوگر ہے پڑھا ہوا چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو تمہارے دیس سے اپنے جادو کے زور سے سو اب کیا حکم دیتے ہو تم وے بولے ڈھیل دے اُس کو اور اُس کے بھائی کو اور بھیج شہروں میں نقیب کہ لے آویں تیرے پاس جو بڑا جادوگر ہو فرعون کو وزیروں نے کہا کہ تمہاری بادشاہت میں بہت جادوگر ہیں سب کو بُلاکر جمع کر دیکھیں کہ موسیٰ کیونکر جادوگری میں اُن سے بڑھ جائے گا بلکہ وے موسیٰ پر غالب ہونگے پس اُن کے کہنے سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چند روز کے واسطے مہلت لی موسیٰ اپنے گھر میں آکے عبادت میں مشغول ہوئے اس میں چھ مہینے گذر گئے۔ فرعون نے چار ہزار جادوگروں کو جمع کیا ہر شخص جادوگروں میں ایسا تھا کہ ثانی اُس کا نہ تھا۔ اُن میں سے ایک

بڑا جادوگر اندھا تھا فرعون نے کہا تم کو آج ہم تین سو برس سے پرورش کرتے ہیں کھانا کپڑا دیتے ہیں۔ اب ہم پر کچھ مصیبت پڑی ہے تم کو یہ کرنا چاہیئے کہ اپنے اپنے علم اور جادو سے موسیٰ کو روک دو ہمارے ملک سے نکال دو تب تم سے ہم خوش ہوں گے اور دولت بہت دینگے جادوگروں نے کہا ہم سب نمکخوار ہیں حضور کے کام میں قصور نہ کریں گے مگر آلات جادوگری بہت چاہئیں آپ ہم کو منگوا دیجئے ہم سب طلسم تیار کریں فرعون نے حکم دیا اور سب خزانہ اُس کے خرچ کے واسطے کھولدیا۔ ریسماں اور سیماب وغیرہ جو ضروریات سے تھا سب مہیا کر دیا۔ چھ مہینوں تک جادوگروں نے طلسم تیار کیا۔ موسیٰ عبادت میں مصروف تھے اور فرعون ملعون جادو میں مشغول تھا اور بارہ ہزار لشکر سوار و پیادے ہر ملک سے لاکر جمع کیئے داہنے بائیں اس مکان کے کھڑے کر دیئے اور اطراف میں اس مکان کے بارہ بارہ کوس تک میدان وسیع تھا۔ اس میدان میں دوپہر کے وقت جب آفتاب گرم ہوا جادوگروں نے آلات طلسم ڈالے چار ہزار طلسم ایک بار جنبش میں آئے حشرات الارض سانپ اژدہا بچھو بن گئے تمام کچھر و کلوخ میدان کے ہوام ہو گئے جادوگروں نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ ترجمہ کہا اُن جادوگروں نے اے موسیٰ یا تو ڈال یا ہم ہوں ڈالنے والے موسے نے کہا نہیں تم ڈالو۔ تب اُنہوں نے ڈالا سب رسیاں اُن کی اور لاٹھیاں اُن کی خیال میں آئیں اُن کے جادو سے کہ دوڑتی ہیں پھر ڈرنے لگے اپنے جی میں موسے ہم نے کہا اے موسے تو نہ ڈر مقرر تو ہی رہیگا سب سے اُوپر اور ڈال اے موسیٰ جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے نگل جاوے جو اُنہوں نے بنایا اُن کا بنایا تو فریب ہے جادوگروں کا پس ڈالا اپنا عصا موسیٰ نے قولہ تعالیٰ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ ترجمہ تب ڈالا موسیٰ نے عصا پس تب ہی وہ نگلنے لگا جو سوانگ کافروں نے بنایا تھا پس وہ عصا اژدہا ہو کے میدان کے کنارے

سے چلکر آیا ستر ہزار سر اُس کے تھے اور ہر سر میں ستر ہزار مُنہ تھے اور چار ہزار طلسم جادو کے جو میدان میں تھے اس کو دم سے کھینچ کے ایک ہی لقمہ میں نگل گیا اور جو آلات اور اوزار اُن کے تھے سب کے سب نگل گیا۔ اُس میدان میں کوئی چیز باقی نہ رہی اُس کا پیٹ بھی نہ بھرا۔ تب فرعون کے مکان کی طرف چلا فرعون اُس کو دیکھ کے اپنا تخت چھوڑ کے بھاگا جب لوگوں نے فرعون کو بھاگتے دیکھا معلوم کیا کہ وُہ جھوٹا بر سر باطل تھا۔ اُس اژدہے نے ایک لب فرعون کے بالاخانہ پر رکھا اور دُوسرا لب اُس کے نیچے لگا کے زمین سمیت اُس مکان کو کھود کر ہوا پر ڈال دیا مکان کا کچھ نام ونشان نہ رہا۔ حق اور باطل ظاہر ہُوا

قولہ تعالیٰ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صٰغِرِينَ ۝

ترجمہ ثابت ہوا حق اور باطل ہوا جو کچھ وے کرتے تھے۔ تب ہارے اُس جگہ اور پھرے ذلیل ہو کر اور ندا آئی اے موسیٰ عصا اپنا پکڑ نہیں تو ملک مصر تباہ کر دے گا اور اگر ذرا ٹھیرے گا تو سارے مصر کو کھا جائیگا۔ تب خدا کے حکم سے مُوسےٰ نے اپنا عصا پکڑا اُسی وقت لاٹھی بن کے ہاتھ میں آیا۔ جادوگر یہ دیکھ کے لوگوں سے کہنے لگے کہ عصائے موسیٰ اژدہا بن کے ہمارے سوانگ جادو سب کو کھا گیا۔ جب مُوسےٰ نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھا پھر عصا بن کے اُن کے ہاتھ میں آیا پس سردار جادوگروں نے آپس میں کہا کہ دیکھو موسیٰ برحق ہیں اب صلاح یہ ہے کہ ہم اُن پر اور اُن کے خدا پر ایمان لاویں اُن کا خدا برحق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ ۝

ترجمہ اور ڈالے گئے جادوگر سجدے میں کہا اُنہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالموں کے ساتھ پروردگار موسیٰ اور ہارُون کے بعد اس کے خدا نے اُن کی آنکھوں کا پروردگار اُٹھا کے تحت الثرےٰ دکھایا جب سجدے سے سر اُٹھا لیا پھر عرش اور کون و مکان سب دیکھا پھر اُنہوں نے کہا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ یعنی ایمان لائے ہم اُوپر پروردگار ہژدہ ہزار عالم کے تب فرعون نے اُن سے کہا کہ تمہارا رب میں ہوں جادوگروں نے کہا کہ نہیں ہمارا پروردگار وُہ ہے جو پروردگار ہے موسیٰ اور ہارُوں کا۔ پھر فرعون نے اُن سے کہا کہ اُس کا خدا تم کو کیا دے گا اُنہوں نے کہا قولہ تعالیٰ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا

خطٰیٰنَا وَمَآ اَکْرَھْتَنَا عَلَیْہِ مِنَ السِّحْرِ ترجمہ بولے تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے خطائیں ہماری اور وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تو نے ہم کو اوپر اس کے جادو سے یہ تو کفر ہے اور وہ خدا برحق ہے تو اجل ہے فرعون لعین نے کہا قولہ تعالیٰ

فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَآ اَشَدُّ

عَذَابًا وَّاَبْقٰی ۔ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَکَ عَلٰی مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ

قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۔ ترجمہ پس کہا فرعون نے جادوگروں کو البتہ کاٹونگا میں ہاتھ تمہارے اور پاؤں تمہارے مخالف طرف سے اور البتہ سولی پر کھینچوں گا میں تم کو اوپر ٹھنڈ کھجور کے اور البتہ جانوگے تم کونسا ہم میں سے اشد ہے عذاب میں اور باقی رہنے والا کہا انہوں نے ہرگز نہ اختیار کریں ہم تجھکو اوپر اس چیز کے کہ آئی ہے ہمارے پاس دلیلوں سے اور اوپر اس کے کہ پیدا کیا اس نے ہم پس حکم کر جو کچھ کرنے والا ہے سوا اس کے نہیں کہ حکم کریگا تو بیچ زندگانی دنیا کے تب فرعون نے جلادوں کو بلا کر کہا انہوں نے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور دار پر کھینچا پھر سر سے انہوں کے آواز نکلی قولہ تعالیٰ قَالُوْا لَاضَیْرَ

اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۔ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ اَنْ کُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ ترجمہ بولے کچھ ڈر نہیں ہم کو اپنے پروردگار کی طرف پھر جانا ہے ہم غرض رکھتے ہیں کہ بخشے ہم کو رب ہمارا تقصیریں ہماری اس واسطے کہ ہم ہوئے پہلے قبول کرنے والے پس موسیٰ و ہارون اپنے مکان پر آئے شکر خدا بجالائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ

وَمَلَاَہٗ زِیْنَۃً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِکَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ

وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۔ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ

دَّعْوَتُکُمَا فَاسْتَقِیْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِیْلَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ ترجمہ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال بیچ زندگانی دنیا کے اے پروردگار ہمارے تو کہ گمراہ کریں تیری راہ سے اے پروردگار ہمارے مٹا دے ان کا مال اور سخت کر ان کے دلوں کو کہ نہ ایمان لاویں جب تک کہ دیکھیں دکھ کی مار۔ فرمایا اللہ نے قبول ہو چکی

دُعا تمہاری سو تم دونوں ثابت رہو اور مت چلو راہ اُن کی جو انجان ہیں یعنی جلدی مت کرو حکم کی راہ دیکھو اور چند روز وعدہ باقی ہے اِس کا چالیس برس تک حضرت موسیٰ اور ہارون نے فرعون کی دعوت کی اے فرعون تو وحدانیت کا اقرار کر خدا پر ایمان لا جو صاحب ہے آسمان اور زمین کا مگر اُس لعین نے ہرگز نہ مانا اور جھوٹا دعوے کرتا رہا ہامان وزیر سے اپنے کہا

قولہ تعالیٰ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَّعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ترجمہ کہا فرعون نے اے ہامان بنا واسطے میرے ایک محل یعنی ایک منارہ بلند تاکہ جا پہنچوں میں راستوں کو راستوں آسمانوں پر پس جھانکوں میں طرف معبود موسیٰ کے اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں اس کو جھوٹا پس ہامان نے حکم کیا اینٹ ترکیب دے کے پختہ کریں۔ کہتے ہیں کہ ایجاد اینٹ کی پہلے ہامان سے ہے تب ایک منارا ایسا بلند بنایا راج مزدور کو طاقت نہ ہوئی کہ اوپر اُس کے اُٹھ کر اینٹ جماوے جب اُٹھتا ہوا اڑا کر لے جاتی غرض بہت مال و زر خرچ کر کے سات برس میں ایک منارہ تیار کیا خدا کے حکم سے جبرائیل نے آ کے اس منارہ پر ایک پر مارا تمام ستیاناس کر ڈالا اور اُسکے بنانے والے کو اور سب کو ہلاک کیا اور اُسکے اینٹ جلانے والے کو جلا دیا اور اُسکے خمیر کرنے والے کو ریزہ ریزہ کر کے خاک میں ملا دیا۔ کسی بانی کار کو اُس کے زندہ نہ رکھا جب بیس برس گذرے ایک دن آسیہ خاتون سر سے اپنے کنگھی کرتی تھیں کنگھی ہاتھ سے گر پڑی تب بددعا کی الٰہی تو فرعون بدبخت کو غارت کر فرعون نے اس بات کو سن کے اُن سے کہا اے آسیہ شاید تو موسیٰ و ہارون پر ایمان لائی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولیں بے شک آج چالیس برس ہوئے ہیں میں خدا پر ایمان لائی ہوں اتنے دن چھپا رکھا تھا اب ظاہر کیا فرعون نے اُن سے کہا کہ موسےٰ کے دین کو چھوڑ دے تجھ کو میں سونے کا گھر بنا دوں گا وہ بولیں خدا نے میرے واسطے بہشت میں لعل و یاقوت کے اور جواہر کے مکان بنا رکھے ہیں میں دنیا میں تمہارے سونے کا گھر نہیں چاہتی ہوں۔ وہ ملعون بولا میں تجھ کو سخت عذاب میں ڈالوں گا۔ آسیہ بولیں جو تیرے جی میں آوے سو کر ڈال میں ہرگز موسےٰ کے دین کو نہ چھوڑوں گی تب ملعون نے

حکم کیا کہ اُس کے بدن سے کپڑے اُتار کر زمین پر لٹا کے چاروں ہاتھ پاؤں میں اس کے لوہے کی میخیں ٹھوکیں بمجرد حکم کے ایسا ہی کیا جب اُن کے جگر میں درد پہنچا تب مارے درد کے رُو بسوئے آسمان کر کے کہا الٰہی فرعون مجھ کو ستاتا اور سیاست کرتا ہے ۔ تاکہ موسیٰ علیہ السلام کے دین سے پھر جاؤں اور وہ کہتا ہے کہ سونیکا گھر بنادوں گا اور میں نہیں چاہتی ہوں تو اس کے عذاب سے مجھ کو نجات دے پھر فرعون نے اُن سے کہا کہ اے آسیہ تو موسےٰ کے دین کو چھوڑ دے تب تجھ پر عذاب نہ کروں گا وہ بولیں اے فرعون تجھ کو میرے بدن سے کام ہے میرے دل سے کیا علاقہ جو چاہے سو کر۔ بعد اس کے فرعون شقی وہاں سے الگ ہو گیا ایک شخص بصورت موسیٰ آکر کہنے لگا اے آسیہ اس وقت اللہ نے تیرے واسطے ہفت آسمان کے دروازے کھولے ہیں۔ فرشتے آسمان کے تجھ کو دیکھتے ہیں اس وقت کچھ حاجت اللہ سے مانگ

تب وہ بولیں قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ جب بولی فرعون کی عورت اے رب بنا واسطے میرے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں اور بچا نکال مجھ کو ظالم لوگوں سے منقول ہے کہ آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے فرعون کے گھر میں آتے ہی یہ بولی تھیں

ع الٰہی توئی مقصود و توئی معبود جانم ۔ جب اُس کے گھر میں داخل ہوئیں تب اس عذاب میں پڑیں بہت تکلیف اُٹھائی فرعون نے کہا کہ موسےٰ کے دین کو چھوڑ دے مجھکو مان نہیں تو تجھکو عذاب میں ڈالوں گا۔ یہ سن کے آسیہ بولیں اے فرعون تیرے عذاب سے میں نہیں ڈرتی خدا حافظ و ناصر ہے میرا پھر فرعون نے حکم کیا تب اُن کو شکنجہ آہنی میں ڈالا تب اللہ نے اُن کی آنکھوں سے حجاب اُٹھا دیا اور گھر بہشت میں دکھلا دیا۔ اُن کا خیال بہشت کی طرف رہا فرعون کا عذاب اُن کو کچھ نہ معلوم ہوا۔ مروی ہے کہ فرشتہ نے ایک سیب لاکے بہشت سے اُن کے ہاتھ دیا اسی میں جان اُن کی قبض ہو گئی۔ تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کو آسیہ خاتون نے پالا تھا فرعون کے گھر میں اور اُن کی مددگار رہی تھیں ایمان کی بات کہنے میں آخر اُن کو فرعون نے

مار ڈالا سیاست سے وہ شہید ہوگئیں موسیٰ اور ہارون نے چالیس برس فرعون کی دعوت
کی خدا کی طرف آخر وہ مردود ایمان نہ لایا ایک دن حضرت موسیٰ کے مارنے کا خیال
کیا اور کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ
رَبَّهٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ترجمہ اور بولا فرعون
اپنے ارکان دولت سے کہ مجھکو چھوڑ دو کہ مار ڈالوں موسیٰ کو اور پکارے اپنے رب کو میں
ڈرتا ہوں کہ بگاڑے تمہارا دین یا نکالے ملک میں خرابی اور فرعون کو موسےٰ نے یہ
جواب دیا کہ میں پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین
نہیں لاتا ہے حساب کے دن کا اور جسوقت فرعون نے اپنے لوگوں کو یہ بات کہی
کہ چھوڑ و موسےٰ کو مار ڈالوں اسوقت کوئی مومن وہاں نہ تھا مگر ایک وہ درگر جو حضرت
موسیٰ کی ماں کو ایک صندوقچہ بنا کے دے گیا تھا جس میں رکھکے حضرت موسیٰ کو پانی میں
ڈالا تھا وہاں وہ حاضر تھا نام اسکا حزقیل تھا اسنے کہا اے فرعون موسیٰ رسول خدا
برحق ہیں تم انکو نہیں مار سکوگے بہتر یہ ہے کہ تو اسپر ایمان لا اور دین اسلام
قبول کر یہ کہکر چلا گیا فرعون اس کا کچھ نہ کرسکا بعد اسکے فرعون کے لوگوں میں سے
ایک شخص ایماندار تھا اسنے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ
مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ مَا لَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ترجمہ اور کہا اس شخص نے کہ ایمان لایا تھا اے قوم میری تحقیق
میں ڈرتا ہوں کہ آوے تمپر دن ان فرقوں کی مانند جیسی رسم پڑی قوم نوح اور
عاد اور ثمود کی اور انکے پیچھے جو ہوئے اور نہیں ارادہ کرتا ہے۔ اللہ ظلم کا واسطے
بندوں کے اور اے قوم میری تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے دن پکار ہونیکے
اوسدن کہ پھر جاؤ گے تم پیٹھ پھیر کر نہیں واسطے تمہارے اللہ سے کوئی بچانے والا
موسیٰ نے ارادہ کیا کہ فرعون کے مکان سے نکلجائیں اور قبطیوں نے قصد کیا کہ حضرت
موسیٰ کو ماریں اسوقت اللہ کے حکم سے جو شیر فرعون کے دروازے پر بندھے ہوئے تھے ۵۹

وہ سب چھوٹ کر قبطیوں کو پھاڑ کے کھا گئے اور باقی جو لوگ تھے فرعون کے پاس انہوں نے
خبر پہنچائی اور جو لوگ فرعون کے نزدیک تھے انہوں نے کہا قولہ تعالیٰ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَ
نَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ ترجمہ اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کے کہ کیا
چھوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور اسکی قوم کو کہ دھوم اٹھاویں ملک میں اور موقوف کرے تجھکو اور
تیرے بتوں کو کہا فرعون نے اب مارینگے انکے بیٹے اور جیتے رکھینگے ان کی عورتیں اور
انپر ہم زور آور ہیں تب فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کے جتنے بیٹے ہیں سب
کو مار ڈالو اور انکی بیٹیاں جیتی رکھو اور مرد اپنی عورت کے پاس سونے نہ پاوے سبکو
منع کرو ہم قاہر ہیں وہ مقہور ہم جبار ہیں وہ مجبور ہم پیسے والے ہیں وہ مفلس ہم سے
مقابلہ کوئی کیوں کر کریگا ان باتوں کو بنی اسرائیل سنکر حضرت موسےٰ سے کہنے لگے اے
حضرت اگر آپ نہ آتے تو اتنا عذاب ہمپر فرعون نہ کرتا اب پہلے سے عذاب زیادہ کرنے
لگے ہمپر بڑی سختی بڑی ہے حضرت موسےٰ نے انسے کہا قولہ تعالیٰ ۔ قَالَ مُوسَىٰ
لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۔ قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ
رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ ترجمہ
موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو مدد مانگو اللہ سے اور ثابت رہو تحقیق زمین ہے اللہ کی
وارث کرے اس کا جسکو چاہے اپنے بندوں سے اور آخر بھلا ہے ڈر والوں کا
وے بولے ہمپر تکلیف رہی تیرے آنیسے پہلے اور جب تو ہم میں آچکا کہا
موسیٰ نے نزدیک ہے کہ رب تمہارا ہلاک کریگا تمہارے دشمن کو اور نائب کریگا تمکو ملک
میں پھر دیکھتے ہیں تم کیا کرتے ہو پس موسےٰ ہر سال فرعون کو اور اسکی قوم کو ایک ایک نشانی
دکھلاتے گئے خدا کے عذاب سے ڈراتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ ترجمہ اور دیں ہمنے موسیٰ کو نو نشانیاں صاف جب عذاب سے ان کافروں کو ڈراتے تب
وہ کہتے کہ اے موسیٰ اگر اس عذاب سے ہمکو تو بچالیگا تو تجھپر ایمان لاوینگے جب موسیٰ دعا کرتے

تو عذاب اسوقت کا ٹل جاتا پھر کافر اس سے منکر ہوتے ایمان نہ لاتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآئِيلَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝ ترجمہ اور جس بار پڑتا کافروں پر عذاب تو بولتے اے موسیٰ پکار ہمارے واسطے ہمارے رب کو جیسا کہ سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے اگر تو اٹھا دے ہمسے یہ عذاب بیشک ہم تمکو مانینگے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو پھر جب اٹھا لیا ہمنے انسے عذاب ایک وعدے تک کہ انکو پہنچنا تھا تب ہی منکر ہو جاتے ہرگز ایمان نہ لاتے عہد شکنی کرتے اور نشانیاں ہم بڑی بڑی دکھاتے ایک سے ایک چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَقَالُوا يٰٓاَيُّهَ السَّاحِرُ اِلٰى اٰخِرِ - ترجمہ اور جو دکھاتے گئے ہم انکو نشانی سو دوسرے سے بڑی اور پکڑا ہمنے انکو عذاب میں شاید وے باز آویں شرک سے اور کہنے لگے موسیٰ کو اے جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہے تجھکو تیرے رب نے ہم مقرر راہ آوینگے پھر جب اٹھائی ہمنے اُنپر سے تکلیف تب ہی وہ وعدے توڑ ڈالتے اسیطرح نو دفعہ نشانیاں حضرت موسیٰ انپر لائے اور انکو ڈراتے گئے پہلی نشانی قحط نازل کیا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے - وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ ترجمہ اور پکڑا ہمنے فرعون والوں کو قحطوں میں اور میووں کے نقصان میں شاید نصیحت پکڑیں پس غضب الٰہی سے تین برس مصر میں قحط رہا اسکے اندر کچھ زراعت اور میوے پیدا نہیں ہوئے مارے بھوک پیاس کے لوگوں نے فرعون کے آگے گریہ وزاری کی تب اس ملعون نے ستر ہزار مہمانسرائے بنا کے لوگونکو کھانا کھلایا آخر ناچار ہوکر طعام داری موقوف کی اس سے لوگ بے اعتبار ہوکر کہنے لگے اے فرعون یہ جو ہمپر قحط ہے یہ موسیٰ کی بددعا سے ہے - فرعون نے انسے کہا کہ تم موسیٰ سے یہ بات جاکے کہو اے موسیٰ یہ قحط عذاب خدا ہمپر سے اُٹھا دے تب ایمان لاوینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ

ترجمہ پس جب پہنچی انکو بھلائی لگے کہنے یہ ہے ہمارے واسطے اور اگر پہنچی انکو برائی تو شومی بتاتے موسیٰ کی اور اسکے ساتھ والوں کی آخر قوم فرعون موسیٰؑ کے پاس جاکے مکر و فریب سے رو رو کے کہنے لگی اے موسیٰ اپنے خدا سے کہو یہ قہر ہمپر سے دور کرے تب ہم ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی قحط جاتا رہا اور پانی برسا ایسا کہ تین سو کوس تک زمین مصر میں پانی برسا سب چیزوں میں تازگی آگئی زراعت بہت ہوئی قحط جاتا رہا تو بھی وے مردود ایمان نہ لائے اور کہنے لگے اے موسیٰ ؑ جو کچھ تو لاویگا ہمارے پاس نشانی کہ اس سے تو ہمکو جادو کرے سو ہم تجھکو نہیں مانینگے پھر حضرت موسیٰ نے یہ دعائیں کیں کہ انپر بلائیں نازل ہوئیں فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ ترجمہ پھر ہمنے بھیجا انپر طوفان مینہ کا اور ٹڈی اور چچڑی یعنی جوئیں اور مینڈک اور لہو کتنی نشانیاں جُدی جُدی پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وے لوگ گنہگار تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کو چالیس برس فرعون سے مقابلہ رہا اس بات پر کہ بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُسنے نہ مانا تب موسیٰ نے بد دعا کی یہ بلائیں اسپر پڑیں دریاے نیل چڑھ گیا کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈیاں سبزی کھاگئیں اور آدمیوں کے بدن اور کپڑوں میں چچڑیاں پڑگئیں اسیطرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور پانی لہو ہوگیا آخر ہر گز ان کافروں نے موسیٰ کو نہ مانا پہلے عذاب طوفان انپر نازل ہوا لوگوں نے کہا اے موسیٰ اس بلا سے ہمکو نجات دے تب تجھپر ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی طوفان جاتا رہا سبزی اور زراعت بہت پیدا ہوئی بعد اسکے حضرت نے کہا اب ایمان لاؤ اپنا وعدہ پورا کرو انہوں نے کہا کہ اب ہم تمکو نہیں مانتے کیونکہ یہ زراعت ہر سال ہمارا بُت ہمکو دیتا ہے یہ تمہاری دعا سے نہیں پھر حضرت موسیٰ نے دعا کی ٹڈیاں بہت آئیں تمام زرعت کھاگئیں پھر کافروں نے کہا اے موسیٰ یہ عذاب یہ بلائیں ٹڈی کا موقوف کرو ہم تیرے خدا پر ایمان لاوینگے پھر حضرت نے دعا کی خدا

کے حکم سے باد نے تمام ٹڈیوں کو دریا میں لیجا کر ڈالدیا پھر کافروں نے کہا اے موسیٰ یہ بلا تمہاری شومی سے تھی ہم تم پر یقین نہیں لاتے بعد اسکے پھر حضرت نے دعا کی چچڑیاں لوگوں کے بدن میں پیدا ہوئیں یہانتک کہ کاٹ کاٹ کے کہانے لگیں پھر ناچار ہو کر حضرت موسیٰ کے پاس آئے کہنے لگے اے موسیٰ پھر ہمارے حال پر تم دعا کرو کہ اس بلا سے نجات پاویں تو تم پر ایمان لاوینگے تب حضرت نے پھر دُعا کی یہ بلائیں جاتی رہیں پھر ان کافروں نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اے موسیٰ یہ سارا کھیل تیرے جادو کا ہے ہم تجھکو ہرگز نہ مانینگے تو بڑا جادوگر ہے قولہ تعالیٰ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۔ ترجمہ اور کہنے لگے کافر اے موسیٰ جو تو لاویگا ہم پاس نشانی کہ اس سے تو ہمکو جادو کرے سو ہم تجھکو نہ مانینگے پھر حضرت نے دُعا کی مینڈک بیشمار پیدا ہوئے کہ کوئی جگہ ان کافروں کے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کی خالی نہ رہی تمام مینڈک سے بھری تھی سب پلید اس عذاب سے عاجز رہے۔ اور اگر ایک مینڈک مارتے تو بجائے اسکے ہزار پیدا ہوتے فرعون کے پاس لوگوں نے جاکے کہا ہم اس عذاب سے نہیں ٹھیر سکتے ہم موسیٰ سے عاجز رہے کہ ہر ہفتہ میں ایک ایک بلا میں ہمکو ڈالتا ہے۔ فرعون بولا تم مت ڈرو یہ اسکے جادو کا کھیل ہے۔ تم اُسکے پاس جاکے کہو اے موسیٰ جب ہم تمکو مانینگے کہ اب کی دفعہ اس بلا سے ہمکو نجات دے تب انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو جاکے التجا کی پھر حضرت نے دُعا کی خدا کے حکم سے مینڈک موقوف ہوئے۔ بعد اسکے حضرت نے ان سے کہا کہ اب تم ایمان لاؤ خدا پر آخر منکروں نے نہ مانا جہنم کی راہ لی پھر حضرت موسیٰ نے خدا کی درگاہ میں مناجات کی تب تمام پانی ان مردودوں کا پینے کا دریا ندی نالے میں لہو ہوگیا جب بنی اسرائیل اسے پیتے تو پانی ہوتا اور اگر فرعون کی قوم پیتی تو خون بنجاتا پھر وے عاجز ہوکے فرعون سے کہنے لگے اے خداوند جان و مال ہمارے پینے کا پانی دریا ندی نالے کا سب لہو ہوگیا اب ہم پانی بغیر مرتے ہیں فرعون نے کہا یہ سب سحر سازی موسیٰؑ کی ہے پھر تم اس سے جاکے کہو اے موسیٰ اب کی دفعہ اس بلا سے ہمکو نجات دے تب تیرا دین قبول کرینگے پھر موسیٰ نے دعا کی خدا کے حکم سے وہ ندی نالے کا خون پانی ہوگیا اور اسیطرح حضرت موسیٰ کی بددُعا سے ہر ہر بلا جب اُن کافروں پر نازل ہوتی تھی تب وے

حضرت موسیٰ کے پاس جاکے تضرع وزاری اور عذر وحیلہ کرکے ایمان لانیکا وعدہ دیکے اپنے سرسے بلا دور کروالیتے پھر منکر ہوجاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا الخ ترجمہ اورجس بار پڑتا ان کا فرونپر عذاب تو بولتے اے موسیٰ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھار کھاہے تجھکو تیرے رب نے اگر تونے اٹھا لئے ہمسے یہ عذاب تو بیشک تجھکو مانینگے اور رخصت کرینگے تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو خدا فرماتا ہے۔ پھر جب اٹھا لیا ہمنے انسے عذاب ایک وعدے تک کہ اونکو پہنچنا تھا تب ہی منکر ہوجاتے ہرگز ایمان نہ لائے موسیٰ اور ہارون نے اونکو بددعا کی اے رب تونے دی ہے۔ فرعون اور اسکے سردار ونکو زینت اور مال دنیا کی اور رونق زندگی میں اے رب بہکاتے ہیں تیری راہ سے لوگونکو سب مال و دولت ان کا تو مٹا دے وہ یہ ہے قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ترجمہ موسیٰ نے کہا اے رب مٹا دے انکے مال اور سخت کر انکے دلوں کو کہ نہ ایمان لاویں جبتک کہ دیکھیں دکھہ کی مار پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبول ہوچکی دعا تمہاری اے موسیٰ اور ہارون تم دو نو ثابت رہو اور مت چلو راہ انکی جو ناسمجھ ہیں پس خدا کے حکم سے فرعون اور اس کی قوم کا مال و متاع درہم و دینار اور میوے سب پتھر ہوگئے یہانتک کہ مرغیاں انڈے دیتیں زمین پر گرتے ہی سنگ ہوجاتے پھر حضرت موسیٰ کے پاس جاکے التجا کی اے موسیٰ یہ جو ہماری چیزیں پتھر ہوئی ہیں اگر تیری دعا سے اچھی ہوجائیں تو ہم تیرا دین قبول کرینگے تب حضرت نے دعا کی سب چیزیں جیسی اول تھیں ویسی ہوگئیں پھر سب لوگ موسیٰ کی نبوت سے منکر ہوئے اور جادوگر ٹھہرایا باوجود ان نو علامات کے اول عصا دوسرا ید بیضا تیسرا طوفان چوتھا قحط اور پانچواں ٹڈی اور چھٹی جوئیں اور ساتواں مینڈک اور اٹھواں لہو نواں طمس پھر بھی کفار حضرت موسیٰ پر ایمان نہ لائے آخر وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر رات کو مصر سے نکلکر لب دریا جا رہو ایسا کہ اہل مصر کو تمہارے جانیکی خبر نہ ہو تمکو دریا کے پار کر دونگا فرعون کو اور اسکی قوم

کو دریا میں ڈبا مارونگا تب تم اور تمہاری قوم اسکے شر سے رہائی پاؤ گے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے
فرمایا ہے۔ وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ ترجمہ اور حکم بھیجا
ہمنے موسےٰ کو کہ رات کو لے نکل میرے بندوں کو البتہ تمہارے پیچھے لگیگا فرعون مع
لشکر کے اور ہم اونکو غرق کرینگے اور تم پار اُتر جاؤگے ؂

بیان موسیٰ علیہ السلام کا بارشاد جناب باری کے بنی اسرائیل کو رات کو لیکر مصر سے نکلجانے کا اور فرعون کا اپنی قوم سمیت دریا میں غرق ہونے کا

بحسب حکم الٰہی دوسرے دن قوم بنی اسرائیل نے فرعون کے پاس سے جو جو لوازمات سونے اور چاندی کپڑے اور زیور سامان چاہئیے تھا عاریت مانگا فرعون نے خوش ہوکر انکو حکم کیا کہ جو کچھ تمکو درکار ہو سو ہماری سرکار سے بے تکلف جواہرات کا گنج کھولکے لیلو تب بنی اسرائیل نے فرعون کے حکم پانے سے خزانہ خانہ میں جاکے سونے چاندی لعل وجواہر وزیور جو کچھ انکو مطلوب ومقصود تھا لے لیا ہامان اور قبطیوں کے گھر سے بھی کچھ لیا اور قبطیوں نے انکو دینے میں تردد نہ کیا کیونکہ ہر سال بنی اسرائیل ان سب سے زیورات عاریت مانگ کے نماز پڑہنے کے لئے عید کے دن میدان کیطرف نکلجاتے تھے اسلئے آج بھی چاندی سونے کے اسباب دینے میں انپر کچھ گمان فرار کا نہ کیا بے تکلف دیدیا کہتے ہیں کہ شمار میں بنی اسرائیل چھ لاکھ مرد عاقل اور بالغ سوائے عورت اور لڑکے کے تھے سب کمر باندھ کے شبکو نکلجانے کو تیار ہوئے خدا کی مرضی سے ایسا ہوا کہ اوسیدن شہر میں دبا پڑی کہ ہر ایک قبطی کے گھر میں ایک ایک بڑا بیٹا مرگیا وے اپنے غم میں رونے لگے جب رات ہوئی موسیٰ مع لشکر مصر سے نکل گئے اور ہارون کو مقدم لشکر کرکے

کرکے قوم بنی اسرائیل کو فوج فوج سبط سبط پیچھے سے روانہ کیا اور آپ بھی چلے
دریائے نیل کے کنارے ایک میدان میں جارہے - تاریخ نویں روز یکشنبہ محرم الحرام
کی تھی جب سحر ہوئی فرعون کو خبر ہوئی کہ موسیٰ اور تمام قوم بنی اسرائیل بلکہ تمہارا مال و متاع اور
سوناچاندی وغیرہ لیکر شب گذشتہ کو مصر سے نکل کر بھاگ گئے فرعون بولا تم جاؤ اور انکا پیچھا کرو
پکڑکے سب کو مارڈالو اتنا مال واسباب تمہارا اور ہمارا دغا سے لے بھاگے اور شہر اور بندروں کے
سپہ سالاروں کو خبر بھیجی اور نقارہ کوس رحلت کا مارا ایسا کہ اسکی آواز بارہ کوس تک جاتی تھی
یہ سنکر تمام سپاہ ولشکر چاروں طرف سے شام کیوقت دوشنبہ کے روز فرعون کے در پر حاضر ہوئے
سو امیر سردار لشکر فوج کے تھے اور ایک سردار کیساتھ سو مرد جنگی رہتے اور فرعون نے اپنے ہمراہ
سات لاکھ غلام سیاہ پوش لیکے آپ بھی سیاہ لباس پہنکر گھوڑے پر سوار ہوکر ہامان وزیر کو
مقدم لشکر کرکے حضرت موسیٰ کا پیچھا کیا آخر بنی اسرائیل سے دریا کے کنارے جاملے وہ
سب تین شبانہ روز دریا کے کنارے رہے - فرعون کی فوج کی حشمت و دبدبہ دیکھکے خوف
سے کہنے لگے شاید فرعون ہمکو پکڑ لیگا اتنے لشکر سے ہم مقابلہ نہیں کرسکینگے فوج اسکی بہت ہے
حضرت موسیٰ نے کہا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰی اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ الخ
ترجمہ پس جب مقابل ہوئیں دونوں فوجیں کہنے لگے موسے کے لوگ ہم تو پکڑے
گئے کہا موسیٰ نے کوئی نہیں میرے ساتھ ہے رب میرا اب مجھکو راہ بتائیگا بچالے گا - فرعون
سے ہمکو کچھ ڈر نہیں اسوقت جبریل نازل ہوئے کہ لے موسیٰ اپنا عصا مار دریا پر قولہ
تعالیٰ فَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ الخ ترجمہ پس جب حکم
بھیجا عصا سے دریا کو جب مارا پس پھٹ گیا تو ہوگئی ہر پھانگ جیسا بڑا پہاڑ اور
نزدیک کردیا ہمنے اس جگہ دوسروں کو اور بچادیا ہم نے موسیٰ کو اور اُن
لوگوں کو جو ساتھ اسکے تھے سب کو اور ڈبادیا ہمنے دوسروں کو یعنی فرعون
اور اسکے لشکر کو تفسیر میں لکھا ہے جب موسےٰ نے دریا میں عصا مارا پانی
پھٹکر بارہ گلیاں ہوگئیں اور بیچ میں پانی کے پہاڑ کھڑے رہگئے تب بارہ قبیلے بنی اسرائیل
کے اسمیں اترکر پار ہوگئے اور قوم فرعونیہ ڈوبکر مرگئی اور دوسری روایت ہے کہ جب حضرت

موسیٰ نے عصا مارا دریا خشک ہوگیا اور بارہ رستے ہوگئے بنی اسرائیل بارہ قوم تھے بارہ
راہ سے نکل گئے اور فرعون ملعون نے دریا کے کنارے جاکے دیکھا کہ بارہ رستے دریا میں
ہوگئے تب دل میں سوچا شائد یہ موسیٰ کے جادو سے ہے۔ یا معجزہ پیغمبری سے اگر میرا
لشکر دیکھیگا تو شائد ان پر ایمان لاویگا۔ تو بڑی ندامت ہوگی تب حیلہ سازی سے
اپنے لشکر کو کہا کہ اب ہمکو خوب یقین ہوا کہ موسیٰ بڑ جادوگر ہے۔ دیکھو تو جادو سے
دریا کا پانی سکھا لیا اور بارہ رستے بنا لئے تا کہ لوگ دیکھ کر اسکے خدا پر ایمان لاویں اور
اسکی نبوت کے قائل ہوویں اور دلمیں یوں بھی کہتا تھا کہ میری فوج کو دریا میں انکے پیچھے
جانے سے پانی ڈبا ماریگا کیونکہ پانی دو طرفہ مثال پہاڑ کے معلق سا کھڑا ہے یہی دل میں
پس و پیش کرتا تھا کہ دریا میں گھوڑا ڈالوں یا نہیں اتنے میں فوراً جبرئیل ایک
اسپ مادہ پر سوار ہوکر فرعون کے گھوڑے کے سامنے آکھڑے ہوئے اور وہ مردود
اسپ نر پر سوار تھا جبرئیل نے جلدی سے اپنی گھوڑیکو اسکے سامنے دریا میں ڈالا فوراً
فرعون کا گھوڑا بھی وہ اسپ مادہ جبرئیل کی دیکھکر اسکے پیچھے کود پڑا ہر چند فرعون نے
چاہا کہ اپنے گھوڑیکی بارک تھامے مگر رک نہ سکا اور فرشتے سواروں نے آکر لشکر کے
گھوڑوں کو چابک مارکر بیچ دریا میں ڈالدیا جب لشکر فرعون بیچ دریا کے پہنچکا،
اسیوقت موسیٰ نے چاہا کہ دریا میں عصا مار کر اکہی راہ کردیں ندا آئی اے موسیٰ
وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ترجمہ اے موسیٰ چھوڑ دے دریا
خشک تحقیق وے لشکر ڈوبنے والے ہیں تب وہ پانی جو دیوار سا ہوا پر معلق
تہا سو دونوں طرفسے اُٹکے اوسکو ڈبا مارا مروی ہے کہ فرعون ڈوبتے وقت کہتا تھا
میں ایمان لایا بنی اسرائیل کے خدا پر اور اسکے رسول پر چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے۔
وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ الآیۃ ترجمہ۔ اور پار کیا ہمنے اسرائیل کو دریا
سے پھر پیچھے پڑا انکے فرعون اور اسکا لشکر شرارت سے اور زیادتی سے جبتک کہ پہنچا اسپر
ڈوبنا کہا فرعون نے کہ ایمان لایا میں کہ کوئی معبود نہیں کہ جسپر ایمان لائے بنی
اسرائیل اور میں بھی فرمانبرداروں سے ہوں خدا کے فرمانیسے جبرئیل نے اسکو

کما قولہ تعالیٰ آلْاٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ ترجمہ کیا اب
ایمان لاتا ہے۔ اور تحقیق تو نافرمانی کر چکا ہے پہلے اس سے اور تھا تو مفسدوں سے
فائدہ جبرئیل نے کہا اسکو اے فرعون تو ساری عمر اللہ کا مخالف رہا اب عذاب دیکھکر
یقین لایا اسوقت کا یقین لانا کیا معتبر ایک مشت خاک اسکے منہ میں ڈالدی پس
وہ بدبخت اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب کر مرا فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ
الآیۃ ترجمہ سو آج بچاوینگے تجھکو ہم تیرے بدن سے تو ہووے پچھلوں کو تیری نشانی اور
البتہ بہت لوگ ہماری قدرتوں پر دھیان نہیں کرتے فائدہ وہ بیوقوف جیسا بیفائدہ
ایمان لایا ویسا ہی اللہ نے مرے پیچھے اس کا بدن دریا سے نکالکر ٹیلے پر ڈالدیا کہ بنی اسرائیل
دیکھکر شکر کریں اور عبرت پکڑیں بدن بچنے سے اسکو کیا فائدہ پس موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا
کہ فرعون اپنے لشکر سمیت خدا کے حکم سے دریا میں غرق ہوا یہ سنکے بنی اسرائیل نے کہا اے
حضرت جبتک ہم اوسکو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے تب تک اسکے ڈوبنے پر ہمکو یقین نہ
ہوگا تب موسیٰ نے خدا کی درگاہ میں دعا مانگی تب موج دریا نے ان سب کی لاش کو جہان
بنی اسرائیل تھے پہاڑوں پر پھینکدیا ہڈیاں ان کی درہم وبرہم شکست ہوگئیں تھیں اس عذاب
میں قالب کے اندر رمق جان تھی بنی اسرائیل دیکھتے تھے چنانچہ حقتعالےٰ فرماتا ہے۔ ق
اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور ڈبودیا ہمنے فرعون کے لوگوں کو اور تم
دیکھتے تھے ایک شخص نے بنی اسرائیل کی قوم سے آرزو کی کہ اللہ مجھکو فرعون سے بلادیوے
تو اسکی ڈاڑھی سے اپنے گھوڑے کی باگ بناؤنگا مرضی الٰہی سے اسنے اوسیدن فرعون کو
بالریش سرخ دریا کے کنارے مردہ پایا اور اسکی داڑھی سے گھوڑے کی باگ بنائی
اور اسکے وزیر ہامان بے ایمان کو بہت ڈھونڈھا پر نہ ملا تب وحی نازل ہوئی اے موسیٰ
مصر میں جاؤ ہامان کو مصر میں پاؤگے اوسکو دوسرے عذاب میں گرفتار کرونگا تب موسیٰ و
ہارون اپنی قوم کو لیکر مصر میں آئے اور فرعونکے گھروں میں جا رہے مال واسباب انکو بہت ہاتھ لگا چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجْنٰہُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّکُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنٰہَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
جیسے پس نکالا ہمنے فرعونکو اور اسکی قوم کو باغوں سے اور چشموں سے اور گنجوں سے اور مکانوں پاکیزہ سے اسی طرح

سے کیا اور وارث کر دیا ہمنے بنی اسرائیل کو مفسروں نے لکھا ہے کہ فرعون کے گھر کو اللہ نے مقام کریم فرمایا اسواسطے کہ ستر مہمان لئے اس نے تکلیف سے ہٹائے تھے بنی اسرائیل کو اللہ نے انہی مکانوں کا وارث کیا اور ہامان جو وزیر فرعون کا تھا اندھا ہو کر ٹکڑا نان کا گدائی سے کھاتا پھرتا تھا موسیٰ نے اسے دیکھکر جناب باری میں مناجات کی الٰہی تو نے فرمایا تھا کہ ہاماں کو فرعون کیساتھ ڈبا دونگا ابتک وہ زندہ ہے ندا آئی اے موسیٰ اسکو میں نے خلق میں محتاج کیا اور دربدر مانگتے پھرنا یہ ہر روز گویا اسکی نئی موت ہے۔ بلکہ ہزار دفعہ اس سے مرنا بہتر ہے یہ سنکر موسیٰ شکر خدا کا بجا لائے جب ملک مصر تمام انکے ہاتھ میں آیا اور کافر سب نیست و نابود ہوئے تب خاطر جمع ہو کر اپنی عورت صفورا کے پاس کہ جس میدان میں اوسکو رکھہ گئے تھے جا کے دیکھتے ہیں کہ دو لڑکے انکے بطن سے توانا پیدا ہوئے اور بھیڑ بکری مال و اسباب سب سلامت پائے بلکہ بکریاں اور دونی ہو گئیں وہاں سے کو لیکر اپنی والدہ کے پاس مصر میں تشریف لائے اور یہاں مقیم اور منتظر ایفائے وعدہ حقتعالیٰ کے تھے کہ طور پر جاکر مناجات کریں پس اللہ نے انکو بلا لیا طور پر مناجات کیواسطے کہ وعدہ اللہ کا پورا ہوا فرعون کے باب میں

بیان موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانیکا اور بعد اسکے انکی قوم کے گوسالہ پوجنے کی کیفیت

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام طور پر جاکے مناجات کرنے لگے خدا کے حکم سے فرشتوں نے بہشت سے کرسی لاکر موسیٰ کے بیٹھنے کو دی اور کہا اے موسیٰ نعلین اپنی پاؤں سے اتار کے کرسی پر بیٹھکے مناجات کر کیونکہ یہ جگہ برکت کی اور مقدس ہے۔ قدم تیرا اسپر گریگا تب موسیٰ نے بارشاد جناب باری نعلین اپنے پاؤں سے اتار کر کرسی پر بیٹھکے مناجات کی بعد اسکے حکم الٰہی ہوا اے موسیٰ تیس دن روزہ رکھ کہ میں تجھپر کتاب توریت نازل کرونگا کہ جس میں خلائق راہ پاویں میری طرف اور شریعت سیکھیں چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً ترجمہ اور

وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا تب حضرت موسیٰ نے تیس رات دن کا روزہ رکھا متواتر تب اپنی قوم سے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھپر توریت نازل کریگا تا کہ تمکو شریعت سکھاؤں اور تم ہدایت پاؤگے وے بولے اے موسیٰ ہم جبتک اپنی آنکھوں سے نہ دیکھینگے تب تک ہمکو یقین نہ ہوگا تب حضرت موسیٰ نے کہا کہ چلو تم چند آدمی پیر و عالم قوم سردار میری ساتھ کوہ طور پر کہ کتاب دکھاؤنگا تب انہتر آدمی عالم و صالح ساتھ لئے اور ایک آدمی یوشع بن نون دیرینہ جو بہ ریش سفید تھے انکو لیکر ستر آدمی پورے کئے اور کہا کہ تم سب باطہارت لباس پاکیزہ پہنکر میرے ساتھ چلو چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ ترجمہ اور چن لئے حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے مرد واسطے وعدے کے ہمارے پاس پس سکو لیکر طور پر آئے اور ایک پتہ درخت سے توڑ کر چابنے لگے اور منتظر حکم الٰہی کے رہے۔ فوراً جناب باری سے حکم ہوا اے موسیٰ ہمنے تجھکو روزہ رکھنے کو کہا تھا کسو اسطے تو نے روزہ توڑا حضرت موسیٰ نے کہا خداوندا تجھکو خوب معلوم ہے۔ کہ مینے تیس روزے رکھے مگر بوئے دہن سے ڈرا مبادا میرے منہ سے بو نکلے اسواسطے پتا چبایا مسواک کیا حکم ہوا اے موسیٰ میری خدائی کی قسم ہے روزدار کے منہ کی بو مجھکو خوش آتی ہے زیادہ مشک و عنبر سے کیوں بے اجازت میری تونے افطار کیا اسلئے اس کے بدل اور دس رات روزہ رکھ محرم کی دسویں تاریخ تک چالیس روزے پورے کئے جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ ترجمہ اور پورا کیا اسکو موسیٰ نے اور دس روزے سے تب پوری ہوئی مدت اسکے رب کی چالیس رات کیونکہ حقتعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ان ستر آدمی کے سامنے جو طور پر گئے تھے فرمایا اے موسیٰ اور دس روزے رکھو تب توریت دونگا اس بات کو سنکر وہ سب یقین نہ لائے اور حضرت موسیٰ سے کہا قولہ تعالےٰ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً ترجمہ اور جب کہا تمنے اے موسےٰ نہ ایمان لاویں گے ہم تمپر یہاں تک کہ دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر سامنے موسےٰ ع نے ان سے کہا تم سخن خالق اور مخلوق کی

تمیز نہ کر سکو گے میرا یہاتھ کیونکہ مخلوقات کی بات بغیر کان کے دوسرے اعضاء سے
نہیں سنی جاتی ہے اور خالق کی بات تو صرف دل کے کان پر موقوف ہے - بلکہ
ایسا ہے ع - معانی در معانی راز باناز ؛ ہر چند موسیٰ نے کہا انہوں نے نہ مانا ناگاہ
اللہ کی طرف سے ایک آتش انپر آگری وہ ہفتاد تن جلکے مر گئے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے
فرمایا فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔ ترجمہ پھر لیا تمکو بجلی نے اور تم دیکھتے
تھے بعد اسکے موسیٰ تاسف کرنے لگے الٰہی بنی اسرائیل کو میں کیا جواب دونگا وہ سب
کیا کہینگے مجھکو تب حضرت موسیٰ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔ ترجمہ پھر جلا یا ہمنے
پیچھے مرنے تمہارے کے تاکہ تم شکر کرو بعد اسکے موسیٰ ان سب کو لیکر مصر میں آئے اور اس روزے
رکھکے پھر انکو طور کیطرف لیکر گئے اور کہا انکو میں آگے جاتا ہوں طور پر تم میرے پیچھے آئیو یہ کہکر
جب موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے خطاب آیا قولہ تعالیٰ وَمَآ اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی قَالَ ھُمْ
اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی ۔ ترجمہ - کیوں جلدی کی تونے اپنی قوم
سے اے موسیٰ بولا وے میرے پیچھے ہیں اور میں جلدی آیا تیری طرف اے رب میرے کہ تو
راضی ہو مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ نے اسوقت طور پر بلا واسطہ سنکر کلمے جناب باری
سے سنکر نہایت عشق کے شوق و ذوق میں بے اختیار کہا - قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ط ترجمہ
کہا موسیٰ نے اے رب تو مجھکو دکھا کہ میں تجھکو دیکھوں یہ سنکے فرشتے آسمان کے کہنے
لگے اے پسر عمران کلام الٰہی تونے سنا اور طمع رویت و بیچگوں کی رکھتا ہے پھر آواز
آئی اے موسیٰ زمین کیطرف دیکھ جب دیکھا عرش تک نظر آیا پھر عرض کی خداوندا ساکنان
آسمان تیرے آفریدہ ہیں مجھکو دیدار اپنا دکھلا اتنے و کہلا اتنے میں ستر ہزار فرشتے
مہیب شکل آسمان سے نازل ہوکر گرد حضرت موسےٰ کے پھر کر کہنے لگے یَا ابْنَ
النِّسَآءِ الْحُیَّضِ اَتَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّ الْعِزَّۃِ ترجمہ اے بیٹے عورت
حیض والی کے کیا جلیل و جبار کو دیکھنا چاہتا ہے -
تب یہ آواز سنکر موسیٰ مارے ڈر کے بیٹھ گئے پھر بعد

ایک لحظہ کے امواج عشق نے جوش مارا ذوق و شوق سے پکارا۔ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ط بولا موسیٰ کہ اے ربّ تو مجھکو دکھلا کہ میں تجھکو دیکھوں پھر ستر ہزار فرشتے بصورت گرگ اور شیر کے نازل ہو کر ایک آواز مہیب سے حضرت موسیٰ کو پکارا جسطرح اول فرشتے پکارتے تھے یَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحَیْضِ اَتَطْمَعُ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّ الْعِزَّۃِ کہتے ہیں کہ سات دفعہ حضرت موسیٰ نے پکارا یا رَبِّ اَرِنِیْ اور فرشتے آسمان کے ان کو یہی کہتے تھے۔ یَا ابْنَ النِّسَآءِ الْحُیَضِ اَتَطْمَعُ تا آخر پھر ستر ہزار شخص پشمینہ پوش اپنی صورت میں لیے عصا ہاتھ میں اور پکارتے ہوئے۔ یَا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یہ سنکر موسیٰ متعجب ہوئے کہ ہر شخص خواہندہ دیدار حقتعالیٰ کا ہوا تب موسیٰ نے عرض کی کہ انکے سوا میری مانند اور بھی کوئی دوسرا ہے۔ خطاب آیا اے موسیٰ میری قربت کے سبب تو نے بزرگی پائی اپنے تئیں جانتا ہے۔ کہ تیرا سا کوئی نہیں بلکہ یوں جان کہ ایک پل میں تجھسے صدہا پیدا کر سکتا ہوں اس بات کو سنکر پھر ذوق و شوق سے جناب باری میں عرض کی قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ط ترجمہ بولا اے ربّ تو مجھکو دکھا کہ میں تجھکو دیکھوں تب جناب باری نے فرمایا قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ تَرٰنِیْ ہ کہا تو مجھکو ہرگز نہ دیکھہ سکیگا دنیا میں لیکن نظر کر طرف پہاڑ کے پس اگر قائم رہے وہ اپنی جگہ پر پس البتہ دیکھہ سکیگا تو مجھکو دنیا میں پس جب اللہ نے ذرا سی تجلّی دکھائی پہاڑ پر موسیٰ گر پڑے بیہوش ہو کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ ترجمہ پس تجلّی کی اسکے پروردگار نے پہاڑ کیطرف کیا اوسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو کر جب ہوش میں آیا کہا موسیٰ نے تیری پاک ذات ہے مینے توبہ کی تیرے پاس میں سب سے پہلے یقین لایا تفسیر میں لکھا ہے کہ موسیٰ کو اللہ نے بزرگی دی تھی بے فرشتے خدا سے کوہ طور پر کلام کیا اور انکو شوق ہوا کہ دیدار بھی دیکھیں تب اللہ نے ذرا تجلّی کی پہاڑ کیطرف ریزہ ریزہ ہو گیا اسکی برداشت نہ ہوئی پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ فَخُذْ

مَا آتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۵ ترجمہ کہا اے موسیٰ برگزیدہ کیا مینے تجھکو لوگوں پر اپنے
پیغام بھیجنے سے اور اپنے کلام کرنے سے پس پکڑ جو کچھ دیا ہمنے تجھکو اور ہو شکر کرنیوالوں سے
اسوقت جناب باری سے جبرئیل پہ حکم ہوا وہ بہشت سے لوحیں زمرد کی لائے اور قدرت
کے قلم کو حکم ہوا اسپر توریت لکھے چار ہزار فرشتوں نے ان تختیوں کو لیکر موسیٰ کے
سامنے لا رکھا حضرت نے ان تختیوں پر دیکھا کہ ہزار سورہ اور ہر سورہ میں ہر آیت کہ درازی
اسکی مثال سورۂ بقرہ کے اور ہر آیت میں ہزار وعدہ ہزار وعید ہزار امر ہزار نہی لکھی ہوئی
ہے۔ اور توریت کے پہلے شروع میں عبادت کا ذکر تس پیچھے صفت علما اور حکما کی ہے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَکَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
ترجمہ اور لکھا ہمنے واسطے اسکے تختیوں پہ ہر چیز سے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اوسکو
سات ساتھہ قوت کے اور حکم کر اپنی قوم کو کہ عمل کریں اسی کی بہتر بات پر شتاب دکھاؤنگا
میں تجھکو گھر فاسقوں کا موسیٰ نے خوش ہو کر جناب باری میں عرض کی الٰہی وے علماء
حکما میری اُمت میں سے ہیں فرمایا اے موسیٰ یہ سب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی امت ہے۔ تمہاری امت سے بہتر حضرت نے عرض کی یَارَبِّ اَلْوَقْتُ وَقْتِیْ وَالْعَطَاءُ
لِغَیْرِیْ اے رب ہمارے ہمارے وقت میں عطا کرنا غیر کو کیا مرضی حکم آیا اے
موسیٰ تو میرا کلیم ہے۔ اور وہ میرا حبیب کلیم کو حبیب سے کیا نسبت موسیٰ نے عرض کی
الٰہی اونکو میری امتوں میں داخل کر فرمایا اے موسیٰ پیغمبری تمہاری اسوقت معتبر ہوگی جب
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آخر الزمان پر ایمان لاؤگے حضرت موسیٰ اس بات کر سنکے
خاتم النبیین پر ایمان لائے۔ اور کوہ طور سے اُترآئے اور فرشتے الواح توریت لیکر ان
ستر آدمی کے بیچ آئے جو کہ نور تجلی سے جل مرے تھے موسیٰ نے تنگدل ہو کر ان کیواسطے
درگاہ باری میں مناجات کی یارب قوم میری ضعیف ہے۔ وہ میرے ساتھ خصومت کریگی
اور بولیگی کہ ہمارے سردار اور بزرگوں کو تمنے لیجاکے ہلاک کیا اسکا کیا جواب دونگا اغلب کہ
وہ میرے دین سے پھر جاویں تب موسیٰ کی دعا سے اللہ نے اونکو زندہ کیا اور وے اٹھکے موسیٰ
علیہ السلام کے چہرے کیطرف نظر نہیں کر سکتے چشم خیرہ ہو جاتی تب اپنے چہرے

پر نقاب پیرہن کا رکھا وہ نقاب نور سے جلگیا پھر لوگ انکے چہرے کیطرف نظر نہیں کر سکتے تب لکڑیکا نقاب بناکے چہرے پر ڈالا سو وہ بھی نور سے جل گیا پھر لوہے کا نقاب بناکے ڈالا وہ بھی جل گیا بعد اسکے جناب باری میں عرض کی الٰہی میں کس چیز کا نقاب بناؤں ندا آئی اے موسیٰ فقیروں کے خرقے سے نقاب اپنی بنا تب حضرت نے اس سے نقاب بنا کے اپنے منہ پر ڈالی تب لوگ آکے حضرت سے بات چیت کرنے لگے بعد اسکے حضرت موسیٰ وہ ستر آدمی اور توریت لیکر چالیس دن کے بعد مصر میں تشریف لائے *

ذکر سامری اور گئوسالہ پرستی قوم بنی اسرائیل کا

مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک زرگر تھا نام اس کا سامری کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ کا بھانجا تھا جب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰؑ فرعون کے قبضہ سے نکالکر مصر سے چلے سامری اسوقت طفل تھا جب دریا کے کنارے سب اکٹھے ہوئے اسکو بہت ڈھونڈھا گنتی میں نہ پایا مصر سے آنے وقت راہ میں دور پڑا تھا اکیلا بیٹھکے روتا تھا جبرئیل نے اپنے بازو پر اسکو بہت دن رکھا تھا یہاں تک کہ جب ماں باپ اسکے اپنے گھر میں آئے تب جبرئیل اوسکو لیجا کے اسکے ماں باپ کے گھر کے دروازہ پر بیٹھا کے چپکے چلے گئے کیونکہ سامری کو حضرت جبرئیل سے بہت محبت تھی انکے جانیسے چلا چلا کے رونے لگا باپ اسکا رونے کی آواز سنکے گھر سے نکل آیا کیا دیکھتا ہے کہ اپنا ہی بیٹا رو رہا ہے تب گود میں اٹھاکے اسے گھر میں لیگیا اور اسکی ماں بھی اوسکو دیکھکر بہت خوش ہوئی بعد اسکے چند روز سامری نے زرگری سیکھی جب موسیٰ ہارون کو اپنا نائب بناکر بنی اسرائیل میں چھوڑ گئے تھے اور ستر آدمی کو لیکر طور پر گئے بعد اسکے سامری نے فرصت پاکر سب قوم کو جمع کر کے کہا آج بیس دن ہوئے موسیٰ ستر آدمی پیر مرد کو لیکر کوہ طور پر گئے اسکے خدا نے مجھکو خبر دی ہے کہ وہ سب کوہ طور پر مر گئے تم انکی صداقت چاہتے ہو تو اسکے خدا کو تمہیں دکھاؤں تم اس سے پوچھ تب حال معلوم

ہوگا انہوں نے کہا اچھا کیا مضایقہ ہے۔ تب سامری مردود نے مٹی سے ایک قالب صورت گئوسالہ بنا کے بطور سانچے کے اسکو آگ میں رکھدیا اور اس مردود نے سونا روپا بہت سالا کر اس آگ میں سانچے پر ڈال دیا وہ پگلکر پانی ہو کر اس قالب کے اندر بیٹھ گیا بچھڑے کی صورت بنگئی سامری نے اُس قالب کو آگ میں نکال کر ایک بچھڑا سونیکا خوب صورت اسکے اندر سے نکالکر پاک وصاف کر کے رکھدیا اسیکا نام گئوسالہ سامری ہے اور اوسیکو قوم سامری پوجتی تھی اور محققوں نے یوں لکھا ہے کہ فرعون کے دریا میں غرق ہونیکیوقت سامری اسوقت طفل نہ تھا بلکہ جوان تھا اسوقت ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر فرعون کے لشکر میں آیا جب اس کا گھوڑا قدم اُٹھاتا تھا زیر سم اسکے مرتبے اور بزرگی سے تازی گھانس پیدا ہوتی تھی سامری نے معلوم کیا شاید کہ جبریل ہونگے جو موسیٰ کی مدد کو آئے ہیں اسوقت مشت خاک لئے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اُٹھا کے رکھ لی تھی جب گئوسالہ بنایا بنی اسرائیل کو کہا کہ آؤ تم اس خدا کو سجدہ کرو معاذ اللہ منھا تب وہ گمراہ سب سامری کے کہنے سے گئوسالہ کے پاس چلے آئے جب سامری نے اُس مشت خاک کو بچھڑے کے منہ میں ڈالدیا خدا کی قدرت سے اسکے منہ سے بیدھڑک گائے کی آواز نکلی چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هٰذَا اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوسٰى فَنَسِيَ ؕ ترجمہ پس بنالیا نکالا انکیواسطے ایک دھڑ جسمیں چلاتا گائے کا تھا پس کہا انہوں نے کہ یہ خدا ہے تمہارا اور خدا موسیٰ کا سو وہ بھول گیا یعنی موسے بھول گئے اور جگہ میں گئے اور بنی اسرائیل اسکی آواز سنکے یقین لائے اور سجدہ کیا اور پوجنے لگے اور بعضے آدمی بارہ قوم میں سے کہ ایمان ان کا کامل تھا ان سب سے جدا ہو کر کوہ قاف کیطرف نکلگئے اور وہاں مسجد بناکے خدا کی عبادت میں مشغول ہوئے اور گوناگون نعمت کے سزاوار ہوئے معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شعلہ نور زمین سے ساق عرش تک چمکتا ہے جبرئیل سے پوچھا یہ کسکا نور ہے وہ بولے کہ قوم بنی اسرائیل جو گوسالہ پوجتے تھے انمیں ایک جماعت نکلکر کوہ قاف میں اللہ کی عبادت

کر رہی ہے یہ ان ہی کا نور ہے حضرت نے فرمایا مجھکو ان کے پاس لیچلو تب جبرئیلؑ
انکے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیگئے اور کہا۔ ھٰذَا نَبِیُّکُمُ الْاُمِّیُّ الْعَرَبِیُّ
الْھَاشِمِیُّ الْمَکِّیُّ الْمَدَنِیُّ۔ یہ سنتے ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تعلیم قرآن کی اور سورتیں سب سکھا پڑھا دیں اور ہدایت کی
تاکہ دین محمدی پر قائم رہیں القصہ حضرت موسےٰ وہ ستر آدمی اور توریت لیکر جب طور سے
آئے اپنی قوم میں جاکے دیکھتے ہیں کہ ایک گوسالہ بناکے پوجتے ہیں سب پر خفا ہوا اور کہا
چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے۔ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْ بَعْدِیْ الخ ترجمہ کہا موسیٰ نے کیا
بری بات کی تمنے میرے پیچھے کیوں جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور ڈالدیں موسےٰ
نے تختیاں اور پکڑا سر اپنے بھائی ہارون کا لگا کھینچنے اپنی طرف وہ بولا اے میری ماں کے
جائے میں بیگناہ ہوں قوم کو مینے کہا نہ مانا مجھکو ناتوان سمجھا اور نزدیک تھا کہ مار ڈالیں
مجھکو پس مت ہنسا دشمنوں کو مجھپر اور نہ ملا گنہگار لوگوں میں حضرت موسیٰ و ہارون
دونوں سگے بھائی تھے ہاروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماں کے جائے اسواسطے
کہا کہ رحم کرکے موسیٰ انکو چھوڑ دیں آخر موسیٰ نے ہارون کے سر کے بال چھوڑ دیئے
اور کہا گوسالہ کسنے بنایا وہ بولے سامری نے تب حضرت موسیٰ نے سامری کو بلاکے زجر
وتہدید کیا اور کہا کس طرح بنایا تونے اوسکو اور کیوں خدا بھولگیا اور قوم میں فتنہ ڈالا
یہ گوسالہ بناکے گمراہ کیا سامری نے کہا کہ میرے جی نے یہی مجھکو کہا قولہ تعالیٰ قَالَ بَصُرْتُ
بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِہٖ الخ ترجمہ کہا سامری نے موسیٰ کو دیکھا مینے اس چیز کو
کہ نہ دیکھا لوگوں نے اوسکو پس بھر لی مینے ایک مٹھی خاک پاؤں کے نیچے اس بھیجے ہوئے
گھوڑے کے سم کے نیچے سے اور وہی خاک ڈالدی مینے گوسالہ کے منہ میں تب سے یہ بات نکلی
اور یہی مصلحت دی مجھکو میرے جی نے حضرت آسمان کیطرف منہ کرکے کہا الٰہی اگرچہ سامری نے
گوسالہ بنایا اوسکو زبان کسنے دی ندا آئی اے اسکو گویائی مینے دی پھر جناب باری میں عرض کی
سب تیرا آزمانا ہے۔ قولہ تعالیٰ اِنْ ھِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ تُضِلُّ بِھَا مَنْ تَشَآءُ وَتَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ الخ ترجمہ
کہا موسیٰ نے الٰہی یہ سب تیرا آزمانا ہے۔ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسکو تو چاہتا ہے

تو ہے ہمارا دوست پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے جناب باری سے وحی آئی اے موسی تمنے اپنی قوم ہاروں کو سپرد کی تہی کہ وہ نگہبان رہیگا کیوں تمنے مجھکو نہ سونپا کہ انکو ہم راہ پر رکہتے جب حضرت سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت پہنچی اپنی امت کو خدا پر سونپا خبر ہے کہ حشر کے دن اولاد آدم ایکسو بیس صف مشرق سے مغرب تک کہڑی ہونگی اسمیں صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت اسی صف ہونگی اسوقت خدا تعالیٰ فرماویگا اے محمد تمہاری اُمت چہوٹے بڑے جتنے ہیں سب کو دیکھ لو موجود ہیں اسوقت جو مجھسے مانگوگے سو پاؤگے تب سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہینگے اسوقت اُمت میری عرصات میں کہاں ہیگی ہیں کہاں لیجاؤنگا تو ان کا گناہ بخش اور عفو فرما اور بہشت دے درجات اعلیٰ میں پہنچا اپنے دیدار سے شاد کر کہ کرم اور فضل تیرا ظاہر ہو حضرت موسیٰ نے کہا الٰہی مینے توبہ کی تو قبول کر تب حکم ہوا اے موسیٰ تمہاری توبہ قبول ہوئی مگر تم اپنی امت گوسالہ پرست کو ایک دوسرے سے قتل کرواؤ یا وطن سے خالی ہاتھ انکو نکالدو ان دونوں میں سے جسکو اختیار کروگے تب انکی توبہ اور تمہاری توبہ میری درگاہ میں قبول ہوگی موسیٰ نے بنی اسرائیل کو جو بت پرست تھے بلواکے اللہ کیطرف سے یہ بات کہی کہ سزائے اعمال بت پرستی میں ان دونوں میں سے جسکو اختیار کروگے نجات پاؤگے انہوں نے کہا اے موسی ہمکو غربت سفر کی برداشت نہیں اسمیں کڑکے مرجانا بہتر ہے تب حضرت جل وعلا سے خطاب آیا اے موسی انکو کہدو کہ اپنے بدن سے کپڑے اتار کر اپنے گہر کے دروازے پر تلوار سے ایک دوسرے کو قتل کریں تب توبہ انکی قبول ہوگی اگر کوئی اُف آہ کریگا تو پہر قبول نہوگی پس بجز جان دینے کے اور کچھ چارہ نہ دیکھا تب صبح کے وقت ستر ہزار مرد گوسالہ پرست برہنہ ننگی تلوار کہینچ باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو آپ مارکے قتل ہوگئے موسیٰ نے سر برہنہ روتے روئے مناجات بدرگاہ کبریا کی جیسا کہ حقتعالےٰ نے کہا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۔ ترجمہ موسیٰ نے کہا اے رب معاف کر مجھکو اور میرے بھائی کو اور ہمکو داخل کر اپنی رحمت میں اور تو ہے سب سے زیادہ

رحم کرنیوالا ندا آئی اے موسیٰ دعا تمہاری اور توبہ انکی قبول ہوئی بعد اسکے موسیٰ نے تختیاں
ہاتھ میں لیں قولہ تعالیٰ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ الخ ترجمہ اور
جب فرو ہوا موسیٰ سے غصہ اٹھائیں تختیاں اور جو ان میں لکھا ہوا تھا راہ کی سوجھ ہے
اور مہر انکے لئے جو رب اپنے سے ڈرتے ہیں تب موسیٰ نے توریت کی تختیاں ہاتھ میں لیکے
بنی اسرائیل کو کہا اے لوگو تمہارے واسطے ہمنے کتاب توریت لادی کہ احکام الٰہی اپنے گھروں
میں لکھو پڑھو خدا کا حکم بجالاؤ وے کہنے لگے اے موسےٰ اگر ہم پڑھینگے تو کچھ عمل نہ کرینگے اور
اگر عمل کرینگے تو نہیں پڑھینگے اسمیں ایک عمل اختیار کرینگے حضرت نے کہا عمل بھی کرو اور پڑھو
بھی وے بولے یہ ہمسے نہیں ہو سکیگا کہتے ہیں کہ جبریل نے اللہ کے حکم سے ایک پہاڑ مثل
ابر کے انکے سر پر لا رکھا موسیٰ علیہ السلام نے انسے کہا کہ اے قوم تمہارے سر پر خدا نے ایک
عذاب کا پہاڑ نمودار کیا اوپر کیطرف دیکھو تب وے دیکھکر ڈرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
قولہ تعالیٰ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ الخ **ترجمہ** اور جب اٹھایا ہمنے
پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان ہے۔ اور جانا انھوں نے یہ کہ وہ گر پڑیگا انپر کہا ہمنے تو جو
کچھ دیا تمکو ساتھ قوت کے اور یاد کرو جو کچھ بیچ اس کتاب کے ہے تاکہ تم بچو پس موسےٰ نے
انسے کہا کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور کتاب توریت کو پڑھو اسپر عمل کرو گوسالہ پرستی
چھوڑو تب بعضوں نے کہا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یعنی سنا ہمنے اور نہ مانا جب
منکروں نے یہ کہا پہاڑ قریب انکے سر کے آیا تب وے مارے ڈر کے بیٹھ گئے پہاڑ بھی
انکے ساتھ نیچے اترا جب وے کھڑے ہوتے پہاڑ بھی انکے پر رہتا تب مارے خوف
کے سب کے سب سجدے میں اگئے آدھا منہ اپنا مٹی میں لگا کے کن انکھوں سے
چراچرا کے پہاڑ کی طرف دیکھتے تھے کہ مبادا پہاڑ ہمارے سر پر آ گرے اور مر جائیں
پس بعضے ایمان لائے اور بعضے کہنے لگے ایمان لائے ہم مگر دل سے نہیں آخر
حق تعالےٰ نے انکے سر پر سے پہاڑ اٹھا لیا اور جو لوگ کہ منکر تھے گوسالہ
میں رہے۔ حضرت موسےٰ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اس گوسالہ کو
پارہ پارہ کر کے جلاؤں گا اور دریا میں ڈالوں گا ✢

میں ڈالونگا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَانْظُرْ اِلٰی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ۔ ترجمہ کہا موسیٰ نے سامری سے دیکھ طرف اپنے معبود کے جو ہو گیا تھا تو اوپر اسکے معتکف ابھی جلا دیوینگے ہم اوسکو پھر اڑا دیوینگے ہم اوسکو بیچ دریا کے اڑا دینا عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے۔ اسوقت جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ فلانی گھانس سے اس بچھڑے کو جلا ڈالو تب جلجاوینگا اور دوسرا قول ہے کہ پتھر سے چور کرکے ذرہ ذرہ کرکر دریا میں ڈالدو تب حضرت موسیٰ نے اس بچھڑے کو پتھر سے چور کر دریا میں ڈالدیا یہاں تک کہ ان گوسالہ پرستوں نے دریا میں جاکے اسکا پانی پی لیا مارے کفر کے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۔ اور پلایا گیا دلوں میں انکے بچھڑا یعنی محبت بچھڑے کی بسبب کفر انکے کے۔ مروی ہے۔ کہ جو کوئی اس کا شستہ پانی دریا میں جاکر پی آیا تمام بدن اس کا سیاہ ہوا کافر مرگیا یہانتک تھا قصہ سامری اور گوسالہ پرستی کا واللہ اعلم بالصواب ؂

حکایت وکیفیت قارونکی اور بیان اسکے ہلاک ہونیکا

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ ان تختوں سے توریت نقل کرکے پڑھو اور عمل کرو تب انہوں نے کتابیں اسکی نقل کیں حکم ہوا اے موسیٰ انسے کہو اس کتاب کو بہت زینت سے رکھیں حضرت نے کہا یارب ہم زر نہیں رکھتے کس طرح سے توریت کو زینت کرینگے پس جبرئیل نے کہا جو گھانس پہلے تمکو بتلادی تھی کہ بچھڑے کو اس سے جلاڈالیو سو وہ گھانس اور یہ دو قسم کی گھانس ملا کے جسپر رکھوگے ہماری قدرت سے اگر تانبے پر رکھوگے تو سونا ہوگا اور پیتل پر رکھوگے تو چاندی ہوگی تب موسیٰ نے ایک رقعہ لکھا یوشع کو اور ایک قارون کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھے لادو اور ایک رقعہ کالوت کو لکھا کہ فلانی گھانس مجھکو درکار ہے بھیجدو تب تینوں نے گھانس منگوائی قارون نے یوشع سے کہا دیکھوں تو تمہارے رقعہ میں موسیٰ نے کیا لکھا ہے قارون چالاک تھا اسنے انکا رقعہ پڑھکے پھر کالوت کے رقعہ کا مضمون بھی دریافت کرکے ان تینوں گھانس سے کیمیاگری سیکھ لی اور وہ

تینوں گہانس حضرت موسیٰ کو لیجاکے دیں قارون حافظ توریت تہاوہ سب دریافت
کرکے چپکے جائے گہرمیں کیمیا بناتا رہا اسنے بہت دولت مال جمع کیا بجز خدا کے کوئی
اسکے حال سے خبر دار نہ تہا خبر ہے کہ عمل قارونکا توریت پر نہا جب دولت ہوئی مال
کی محبت اور بخل سے زکوٰۃ مال ورصدقہ نہیں دیتا خدا کا حکم نہیں مانتا کافر مردود
ہوا مروی ہے۔ کہ قارون حضرت موسیٰ کا جدی چچیرا بھائی تھا بیٹا صافن کا صافن بیٹا
فاحش کا فاحش بیٹا یعقوب علیہ السلام کا تھا جب دولت دنیا بہت جمع کی مارے غرور
اور تکبر کے حضرت موسیٰ کی نافرمانی کی اور خدا کے نزدیک کافر ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ الخ ترجمہ قارون جو تہا موسیٰ
کی قوم سے شرارت کرنے لگا اپر اور ہمنے دیئے اوسکو خزانے اتنے کہ اسکی کنجیوں سے تھک
گئے کئی مزدور زور آور اور عبد اللہ بن عباس رضی نے روائت کی ہے کہ ساٹھ مزدور زور آور
مقرر تھے اسکی کنجیاں اوٹھانے اور کہنے پر اور دوسری روایت ہے کہ ساٹھ اونٹ کا
بوجھ تھا اور رحیمہ نے روایت کی ہے۔ کہ مینے توریت میں دیکھا ہے۔ کہ ستر اونٹ کا
بوجھ تھا اور مترجم نے بہی توریت میں یہی دیکھا اور ہر ایک کنجی کا وزن نیم درم سنگ تھا
چنانچہ ایک ایک کنجی سے ستر ستر گنج کے در کھلتے تھے اب گن لو کتنے گنج ہوئے قارونکے
اور اسکی قوم نے اس سے کہا قولہ تعالیٰ۔ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْفَرِحِيْنَ ۝ الخ۔ ترجمہ جب کہا قارون کو اسکی قوم نے مت خوش ہو تحقیق اللہ نہیں
دوست رکھتا ہے بہت خوش ہونیوالونکو اور جو اللہ نے تمکو دیا ہے۔ اس سے پچھلا گھر پیدا
کر اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے یعنی حصے کے موافق کھا پہن اور زیادہ مال سے آخرت
کما اور احسان کر خلق پر جیسا احسان کیا اللہ نے تجہپر اور نہ چاہ فساد بیچ زمین کے اور
تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالوں کو اور صدقات اور زکوٰۃ اور خیرات
دیا کر محتاجوں کو تا آخرۃ کا بھلا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ
اِلَيْكَ بھلائی کر جیسی اللہ نے بھلائی کی تجھسے قارون بولا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ
ترجمہ قارون بولا اے موسیٰ یہ مجھکو ملی ہے دولت ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے اور

میرے مال پر کیا حق رکھتا ہے تیرا خدا - اور اللہ جل شانہ نے اسکی شان میں فرمایا ہے
اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَھْلَکَ الخ ترجمہ کیا نہ جانا اسنے یہ تحقیق اللہ نے ہلاک کی
ہیں اس سے پہلے کتنی سنگتیں ساتھ والی جو اس سے زیادہ رکھتے تھے قوت اور جماعت
اور پوچھے نہ جائینگے گنہگاروں سے انکے گناہ بے پوچھے دوزخ میں جائینگے قارون نے حضرت
موسیٰ کی بات نہ مانی اور باغی ہوا ایک مکان عالیشان ایسا بنایا کہ اونچائی اوسکی اسی گز
تھی اور اوسپر کنگرے بڑے بڑے بنائے تھے تمام طلا کاری سے مزین کیا تھا سونے کے
کواڑ اور تخت مرصع تھا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے قصص الانبیاء میں نہیں بعد اسکے
بنی اسرائیل کی قارون نے دعوت کی وے دو گروہ ہوئے ایک حضرت موسیٰ ع کی اطاعت
میں رہا اور ایک گروہ قارون کے ساتھ فسق و فجور شیطانی میں رہا ایک دن قارون اپنی عورت کو
خوشی سے لباس فاخرہ پہنا کے اور ہزار غلام و لونڈی کو بھی کمر مرصع جواہرات سے آراستہ
کر کے ہمراہ لیکر پھرنے لگا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ ترجمہ
پس نکلا قارون اپنی قوم کے سامنے ساتھ آرایش اور تیاری کے اپنا تاج مرصع جواہرات کا
سر پر رکھکے نکلتا تاکہ گرمی آفتاب سے رنج نہ پہنچے اور غلام سب چپ و راست پس و
پیش اسکے چلتے اور دنیا کے مال اور زندگانی کے طالب جو تھے سو قارون کو دیکھکے حرص
کرنے لگے قولہ تعالیٰ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا الخ ترجمہ کہنے لگے جو
طالب تھے دنیا کی زندگی کے اے افسوس کسطرح ہمکو ملے جیسی کچھ کے ملی ہے قارون کو
دولت بیشک اس کی بڑی قسمت ہے اور وہ بولا جسکو ملی تھی سمجھ بوجھ اے خرابی اللہ
کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور نہیں سکھلائی جاتی یہ بات
مگر صبر کرنیوالوں کو موسیٰ کو وحی نازل ہوئی کہ قارون کو کہدے کہ زکوٰۃ مال کی ہزار دینار میں
سے ایک دینار فقرا اور مساکین کو دیوے اگر نہ دیگا تو مغضوب ہوگا تب موسیٰ نے قارون سے کہا
اس نے حساب کر کے دیکھا بہت روپے نکلتے ہیں اسکے دل نے یاری
نہ دی مثل ہے ۔ مال ممسک خرج سنگ ہمچوں مثال یک بدان *
وقت مدخل ذوق باید وقت بیروں نزع جاں * قارون بولا اے موسیٰ میں زکوٰۃ دوں یا نہ

دوں تمکو اس سے کیا کام حضرت نے کہا اے قارون کیمیا گر جیسے سونے چاندی کے ظروف بنانے میں جتنے ریزے گرتے ہیں اتنا فقیر محتاجونکو دیڈال تب بھی زکوٰۃ مال ادا ہو گی قارون بولا اگر میں زکوٰۃ مال کی دوں تو تیرا خدا مجھکو کیا دیگا حضرت نے کہا اسکی نیکی سے تجھکو بہشت ملیگی وہ مردود بولا بہشت سے مجھکو کیا کام ہے۔ آخر ایکدن موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک افترا کیا تہمت لگائی تاکہ اونکو لوگوں میں شرمندہ کرے اور زکوٰۃ کی بات نہ بولے ایکدن ایک عورت فاجرہ خوبصورت کہ بنی اسرائیل کی قوم میں سے تھی قارون کے پاس گئی قارون نے اسے کہا کہ میں تجھکو ہزار اشرفی اور زیورات اور اچھی اچھی پوشاک بیش قیمت دونگا تو میرے واسطے ایک کام کر جب بنی اسرائیل کی جماعت جمع ہو گی تو سب کے سامنے مجمع میں جاکے پکار پکار کے یہ کہیو کہ موسیٰ ہمارا یار ہے ہم سے زنا کرتا ہے۔ پس اس فاجرہ نے روپے کے لالچ سے کہا بہت اچھا میں کہونگی پس قارون نے اس سے جو کہا تھا روپے دیکے رخصت کیا ایکدن موسیٰ منبر پر بیٹھے وعظ کہہ رہے تھے بنی اسرائیل سب بیٹھے تھے قارون نے اس عورت کو وہاں بھیجدیا اور خود بھی گیا موسیٰ لوگونکو حلال و حرام کی باتیں بتاتے تھے کہ جو زکوٰۃ مال نہ دیگا اسپر عذاب ہو ویگا اور اللہ کے یہاں مواخذہ دیویگا اور جو زنا کریگا اوسکو سنگسار کر دینا ہو گا دنیا میں ایسا ہو گا اور آخرت میں ہو گا ایسی ایسی باتیں سب کو سناتے تھے پس قارون مردود نے جاکے مجلس میں بنی اسرائیل کے کہا اے موسیٰ اگر تمنے زنا کیا ہو گا تو تمہاری کیا سزا ہے۔ حضرت نے کہا میرا قتل واجب ہے۔ قارون بولا البتہ تمنے زنا کیا گواہ موجود ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسکا جھوٹ ثابت کیا اور لعنت پڑی اسپر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند ان لوگوں کے کہ ایذا دی انہوں نے موسیٰ ع کو پس پاک کیا اللہ نے موسیٰ کو اس چیز سے کہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک تھا آبرو والا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی پس قارون نے اس عورت کو بلاکے حاضران مجلس کے روبرو کہا کہ کہو کہ موسیٰ نے تمسے کیا بدفعلی کی تھی وہ چاہتی تھی بولے کے موسے

میرا یار ہے۔ قوم قارون خوش ہوئی اتنے میں اللہ کی مرضی سے دل اس کا جھوٹ
بات سے پھر گیا پس لوگوں سے کہا اے نیکمرد موسیٰ پاک اور جو قارون کہتا ہے جھوٹ
اور بہتان ہے میں اللہ سے ڈرتی ہوں جھوٹی بات سے موسیٰ اس بات کو سنکے متعجب
ہوئے غش میں آگئے منبر سے گر پڑے فوراً جبرئیل ع نے آکر گود میں اٹھا لیا تسلّی دینے
لگے اے موسیٰ حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین کو تمہارے حکم کے تابع کیا جو چاہو قارون کو
سزا دو تب موسیٰ نے قارون کو کہا اے قارون تو جھوٹ مت بول افترا مت کر
تہمت مت دے خدا سے ڈر اس مردود نے حضرت کو جواب نامعقول دیا تب
حضرت نے خدا کے حکم سے زمین پر عصا مارا اور کہا اے زمین قارون کو دبالے تب
زمین نے تخت سمیت اوسکو اور اسکے فرمانبردار جو تھے سب کو ٹخنوں تک دبا لیا
بعد اسکے موسیٰ سے وہ فریاد کرنے لگا اے موسیٰ مجھکو اس سے خلاصی دے میں
کبھی ایسا نہ کہونگا پھر حضرت نے زمین کو غصہ سے کہا اے زمین انکو زانو تک دبالے
مروی ہے کہ ستر مرتبہ ان مردودوں نے موسیٰ سے معافی مانگی اور توبہ کی
اور حضرت غصہ سے کہتے اے زمین دبالے یہانتک کہ زمین نے انکو کاندھے تک
دبا لیا جب ہارون نے انکو عذاب میں دیکھا موسیٰ سے کہنے لگے اے بھائی
وے اور قارون ہماری برادری ہیں ہیں تقصیر انکی معاف کیجئے پھر حضرت نے غصہ سے کہا
یا اَرضُ خُذِیۡہِ پھر زمین نے گلے تک دبا لیا قارون نے کہا اے موسیٰ تو ہماری دولت
پر طمع رکھتا ہے فقرائے بنی اسرائیل کے دینے کو جب یہ کہا تب جتنا مال و متاع اور گنج اسکا
تھا خدا کے حکم سے جبرئیل نے اسکے سامنے لا رکھا موسیٰ نے کہا اے قارون نے اپنے مال اور زمین کو کہا
اے زمین اسکو اسکے مال متاع و درم و مکانات سبکو فرو کر اسنے دبا لیا کچھ اثر اسکا باقی نہ رکھا جیسا
کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ فَمَا کَانَ لَہٗ مِنْ فِئَۃٍ الخ ترجمہ پس دھنسا دیا
ہمنے قارون کو اور اسکے گھر کو زمین میں پس نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت مددگار سوائے
خدا کے اور نہ قارون مدد لا سکا قارون کا یہ حال دیکھکے شکر و ثنا حق کی لوگ بجالائے اور بولے قولہ
تعالیٰ وَاَصْبَحَ الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَکَانَہٗ بِالْاَمْسِ الخ اور فخر کرنے لگے کہنے جو شام کو آرزو کرتے تھے اس

کے سارے مرتبے کی ارے خرابی تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کہولدیتا ہے۔ رزق جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں اور تنگ کر لیتا ہے بولے نیک کام والے اگر احسان نہ کرتا ہمپر اللہ تو ہمکو بھی دہنسا دیتا ارے خرابی یہ تو بھلا نہیں پانے کافر منکر یعنی اگر فضل خدا ہمپر نہ ہوتا تو قارون کا سا ہمارا بھی حال ہوتا تعجب ہے کافر اس بات کو غور نہیں کرتے نہیں سُنتے جو بُرائی کرے سو بُرائی پاوے اور جو بھلائی کرے سو بھلائی پاوے۔

قصہ عامیل مقتول بن سُلیمان کا

روایت کی گئی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نام اسکا عامیل تھا ملک اور دولت اور حشمت اسکی بہت تھی اسکے گہر میں فرزند نہ تھا ایک بھتیجا تھا عزیب مگر بہت زور آور اپنے چچا کے مال پر طمع رکہتا تھا کہ کوئی وقت فرصت وسکو ملے چچا کو مار کو ملک اور میراث اسکا لیوے غرض دنیا کی طمع سے شب کو چپکے اپنے چچا کو مار کر شہر سے باہر لیجا کر دو گاؤں کی سرحد میں رکھہ آیا اور ملک میراث سلطنت چچا کا مالک ہوا اور بعد اسکے مکر و فریب سے قاتل کا پتہ ڈہونڈہنے لگا آخر گاؤں والوں پر تہمت ڈالی کہ انہوں نے میرے چچا کو مار ڈالا سب کو میرے حضور میں حاضر کرو اور گاؤں کے لوگ ایکدوسرے پر تہمت دینے لگے کہ اسنے مارا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو فرماتا ہے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ الخ ترجمہ اور جب تمنے مار ڈالا ایک شخص کو اور پہر لگے ایکدوسرے پر دہرنے اور اللہ کو نکالنا ہے جو تم چھپاتے ہو موسیٰ کے پاس لوگ آکے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ اس مقتول کے قاتل سے اللہ خبر دے کہ اسکو کسنے مارا تب موسیٰ نے دعا کی جبرئیل نے موسیٰ سے کہا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ غماز کو ہم دشمن جانتے ہیں غمازی کیونکر کریں انکو کہدے کہ ایک گائے ذبح کریں اور اسکی زبان لیکر مقتول پر ماریں تب وہ جی اٹھیگا اور وہ خود بولدیگا جسنے مارا عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ حقتعالیٰ نے انکو فرمایا گائے ذبح کرنیکو کیونکہ وہ قوم گائے پوجتی تھی اس سے اللہ نے فرمایا کہ وہ اپنے معبود کو ذبح کریں تو کہ معلوم ہو کہ معبو ذبح

ہوتا ہے۔ غرض موسیٰ نے خدا کے فرمانیسے اس قوم کو خبر دی قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً۔ ترجمہ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے تمکو کہ ذبح کرو ایک گائے تو البتہ قاتل کو معلوم کروگے انہوں نے کہا قولہ تعالےٰ
قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا۔ ترجمہ بولی وہ قوم کیا ہمکو پکڑتا ہے ٹھٹھے میں موسیٰ نے کہا قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ۔ ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان
کردے ہمکو کہ وہ گائے کیسی ہے موسیٰ نے کہا قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ
ترجمہ کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ گائے ہے۔ نہ بوڑھی نہ بچہ۔ جوان بیچمیں انکے ہے اب تمکرو
جو تمکو حکم ہے پھر انہوں نے کہا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُھَا۔ ترجمہ کہنے لگے پکار
ہمارے واسطے اپنے رب کو بیان کردے ہمارے لئے کیسا ہے رنگ اس گائیکا موسیٰ نے کہا
قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ۔ ترجمہ کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ ایک گائے ہے
خوب زرد رنگ اسکا خوش آتی ہے دیکھنے والوں کو پھر انہوں نے کہا۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ
لَّنَا مَا ھِیَ الخ ترجمہ بولے پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمکو کس قسم کی ہے
وہ۔ گایوں میں شبہ پڑا ہے۔ ہمکو اللہ تعالےٰ نے چاہا تو ہم راہ پاوینگے موسےٰ نے کہا قَالَ اِنَّہٗ
یَقُوْلُ اِنَّھَا بَقَرَۃٌ لَّا ذَلُوْلٌ الخ ترجمہ کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک گائے ہے نہ محنت
کرنیوالی نہ ہل جوتی ہو کہ پھاڑے زمین اور نہ پانی دیتی ہو کھیت کو بدن سے پوری تندرست
ہو داغ اسمیں کچھ نہ ہو تب کہا انہوں نے اب لایا ہے۔ تو ہمارے پاس ٹھیک بات
اب ہم ذبح کرینگے تب اس صفت کی گائے تلاش کرنے لگے جبرئیل نے بصورت اجنبی
انکو آکو فرمایا کہ بنی اسرائیل میں فلانے کے پاس اس صفت کی گائے ہے قیمت اسکی
اسکے چمڑے بھر کے روپوں کی ہے جو چاہے سو خرید کرے قصہ گائے کا یوں
ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں مرد صالح نیک بخت تھا ایک بیٹا اُسکا
تھا طفل اور ایک گائے تھی اپنے بیٹے کے لئے اس گائے کو جنگل میں خدا پر
سونپا کہ الٰہی جب میرا بیٹا بڑا ہوگا اس گائے کو اوسکو دیجیو اور وہ
گائے جب بڑی ہوئی جنگل میں اسے کوئی پکڑ نہیں سکتا تھا

جب وہ لڑکا جوان ہوا نیکبخت صالح اپنی ماں کی خدمت کرتا مطیع فرمان رہتا اور شب کو تین حصّے کرتا پہلے حصّے میں سو رہتا اور دوسرے میں عبادت کرتا اور باقی اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تھا جب فجر ہوتی جنگل و میدان میں جاکے لکڑیاں چن لاتا اور لے بیچکر اسکی قیمت کے بھی تین حصّے کرتا ایک حصّہ فقرا اور مساکین کو صدقہ کرتا اور ایک حصہ اپنی ماں کو دیتا اور تیسرے حصّے میں آپ کچھ کھا لیتا ایک دن اسکی ماں نے اس سے کہا اے بیٹا تیرا باپ فلانے میدان میں تیرے لئے ایک گائے خدا پر سونپ کے گذر گیا ہے۔ تو جا ابراہیم و اسماعیل اور اسحٰق کے خدا سے مانگ تب وہ گائے تیرے ہاتھ آئیگی اور اس گائیگی شناخت یہ ہے کہ وہ مثل شعاع آفتاب کے نظر آویگی تب اسنے اس میدان میں جاکے کہا الٰہی وہ گائے جو میرے باپ نے میرے واسطے اس میدان میں چھوڑی ہے۔ سو مجھکو دے پس وہ گائے خدا کے حکم سے اسکے سامنے آموجود ہوئی اور بولی اے لڑکے فرمانبردار اپنے ماں باپ کے تو میری پیٹھ پر بیٹھ میں تیری فرمانبردار ہوں اسنے کہا کہ میری ماں نے مجھکو نہیں کہا تیری پیٹھ پر بیٹھنے کو مگر یہ کہا ہے کہ تجھکو پکڑ کر لیجاؤں پس وہ جوان اس گائے کو پکڑ کے اپنے گھر کیطرف لیچلا اسوقت شیطان بصورت رکھوالے کے اسکے آگے بولا اے جوانمرد میں اسکا پاسبان ہوں اس پر اپنا اسباب لادکے اپنے گھر کو جایا چاہتا تھا جب راہ میں کچھ مجھکو حاجت پڑی میں اسمیں مشغول ہوا یہ گائے مجھسے چھوٹ گئی تھی مجھکو طاقت نہیں کہ میں اسکو پکڑوں آخر بھاگ گئی اب میں نے اسے یہاں پایا اب تم ہمکو اسپر سوار کرکے اپنے گاؤں تک پہنچا دو جو اسکی مزدوری ہوگی مجھ سے لیلو تو اس جوان نے کہا جا خدا پر بھروسا کر جب تیرا ایمان درست ہوگا تب تجھکو حق تعالےٰ بے توشہ بے راحلہ منزل بمنزل مقصود کو پہنچا دیگا۔ ابلیس نے کہا اگر چاہو تو گائے میرے پاس بیچڈالو اس نے کہا کہ میری ماں نے مجھکو نہیں کہا گائے بیچنے کو یہ کہکر قدم آگے بڑھایا اچانک ایک پرند جانور گائے کے پیٹ کے نیچے سے اڑگیا اور گائے بھی اسکے ساتھ بھاگ گئی تب اسنے پکارا اے گائے برائے خدا میرے پاس گائے نے آکے اس سے کہا اے جوان جو مجھکو لے بھاگا تھا وہ مرغ نہ تھا شیطان تھا

کہ مجھ پر سوار ہوگے بیٹھا گا جب تو نے خدا کا نام لیا فرشتہ آیا مجھکو چھڑا لیا غرض وہ جوان گائے لیکے اپنی ماں کے پاس آیا اس کی ماں نے کہا اے بیٹا ہم غریب ہیں کچھ پیسے روپے خرچ کھانے گا نہیں گائے بیچ ڈال کہا کتنے کو بیچوں وہ بولی تین اشرفی کو تب بازار میں لیگیا خدا نے فرشتہ بھیجا کہ گائے کی قیمت بتاوے فرشتے نے اس سے پوچھا تم کتنے میں بیچو گے وہ بولا تین دینار کو فرشتے نے اوسکو بتلا دیا اس گائے کو چھ دینار میں بیچو وہ بولا ماں میری نے چھ دینار پر نہیں بیچنے کو کہا اگر تم گائے کے وزن دینار دوگے تو بھی بے حکم ماں کے نہیں بیچونگا پھر جوان نے اپنی ماں سے جا کے کہا گائے کی قیمت چھ دینار بازار میں ہوتے ہیں تب رضا دی جب بازار میں آیا پھر اس فرشتے نے بارہ دینار قیمت اس کی کہی پھر اس نے اپنی ماں سے جا کے کہا کہ بارہ دینار قیمت اسکی ہوتی ہے پس اسکی ماں نے دریافت کیا شائد وہ شخص جو قیمت لگاتا ہے۔ فرشتہ ہوگا ہم کو فائدہ بنانے آیا ہے۔ پھر وہ جوان جا کے دیکھتا ہے بازار میں وہ مرد وہیں کھڑا ہے۔ تب اس نے اوسکو دیکھکے کہا اب مت بیچو گائے۔ کہ تم اپنی ماں سے جا کے کہ موسیٰ ابن عمران کے آنے تک رکھیو کیونکہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا ہے۔ اور قاتل اسکا نا معلوم ہے اسکو وہ خرید کریگا اور اسکے چمڑے بھر روپے وزن کر کے تمکو دیگا جب موسیٰ عم نے اس سے وہ گائے اسی صفت کی پائی جو اللہ نے نشان بتلایا تھا اس گائے کو اس پیر زن سے لیکے ذبح کیا اور اسکے چمڑے بھر کے روپے وزن کر کے اسکو دیئے اور زبان اس گائے کی کاٹ کے اس عامیل مقتول پر بیان جسکا اوپر گذرا ہے رکھدی بارے خدا کے حکم سے وہ جی اٹھا اسکی رگوں میں سے اور گلے سے خون جاری ہوا تب اس نے باواز بلند اور فصیح زبان سے کہا اے لوگو گواہ رہو مجھکو گاؤں والوں نے نہیں مارا میرے بھتیجے نے مجھے دولت کی لالچ سے مارا ہے۔ اتنا بول کر مر گیا پس موسیٰ نے اس عامیل مقتول کے بھتیجے قاتل کو مار ڈالا اس کا قصاص لیا اور تمام مال و اسباب اسکا محتاجوں اور فقیروں کو بانٹ دیا تب وہاں کے لوگوں نے اس قاتل کے شر سے امان پائی اور وے موسےٰ پر ایمان لائے ؀

قصہ عوج بن عنق کا

راویوں نے روایت کی ہے۔ کہ حقتعالیٰ نے قوم موسیٰ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ زمین شام مقدس کی تمکو دونگا جباروں کو مارکے وہاں سے نکالدو اور مقام اجداد بنی اسرائیل کنعان میں تھا اب مصر میں ہو ابعد اسکے اللہ نے حکم کیا کہ تمام شام میں خدا کے دشمنوں سے جہاد کرو اور موسیٰ نے انہوں کیساتھ وعدہ فتح کا کیا تھا اور وحی نازل ہوئی اے موسیٰ بارہ آدمی سردار بارہ قوم سے بنی اسرائیل کے نقیب کرتا کہ ہر ہر سبط اپنے اپنے سردار کے تابع رہے اور ہماری رضا پر رہیں تو ان سے اس بات کو کہدے کہ ان کا سردار نقیب جو حکم انپر کرے سو وہ عمل میں لاویں حقتعالیٰ فرماتا ہے وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا اور اوٹھائے ہمنے ان میں بارہ سردار پس موسیٰ سبکو ہمراہ لیکر جب کنعان میں گئے نقیبوں کو شام کے اطراف میں بھیجا کہ احوال جباروں کا دریافت کرکے آویں جب عوج بن عنق کے پاس گئے دیکھا قدو قامت اسکا تیس ہزار تینتیس گز کا لمبا یہ قصص الانبیاء میں لکھا ہے۔ اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ کہ تیس ہزار تین سو تیس گز کا لمبا تھا اس ایام کے گز سے مروی ہے۔ کہ نوح کے طوفان میں پانی سے بھی بچا تھا اور از قد تھا کہتے ہیں کہ سمندر میں اسکے ٹخنوں تک پانی ہوتا تھا اسمیں اُتر اُتر کر مچھلی پکڑ لاکے ہاتھ دراز کرکے چشمۂ آفتاب سے بھوں کھاتا تھا اتنا بڑا لمبا جوان تھا اور تین ہزار پانسو برس کی اسکی عمر تھی اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے تین ہزار چھ سو سال کی عمر تھی حضرت آدم کے ایام سے حضرت موسیٰ کے زمانہ تک زندہ رہا اور اسکی ماں کا نام صفورا اور وہ بیٹی آدم کی تھی اور باپ کا نام عنق تھا اور معارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ اسکے باپ کا نام سحبان تھا اور ماں کا نام عنق اور وہ بنت آدم تھی پس عوج بن عنق نے موسیٰ کے بارہ سرداروں کو دیکھ کے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو کہاں جاؤ گے انہوں نے اپنا حال بیان کیا بعد اسکے عوج بن عنق ان سب کو پکڑ کے اپنی ازار میں لے کرکے

اپنی جورو کو دکھانے لیکیا اور کہا کہ یہ سب میرے ساتھ لڑنیکو آئے ہیں یہ کہکر زمین پر رکھکے
چاہا کہ مثال چیونٹی کے پیرسے ملدے اسکی جورو نے کہا کہ چھوڑ دے وے ضعیف و
ناتوان ہیں چلے جائیں انکے مارنیسے کیا فائدہ ہوگا بلکہ احوال لوگوں ہیں جاکے بیان کرینگے
پس ان کو چھوڑ دیا دے اس شہر کے جبارونکی کثرت اور حقیقت دریافت کر کے ڈر گئے
اپنی ولایت کیطرف چلے آئے اور آپسمیں کہا ان جبارونکے حال جو ہم دیکھہ آئے ہیں اپنی
قوم سے نہ کہا چاہیئے وے بزدل ہیں لڑائی جہاد کے نام سے بہاگ جاوینگے لیکن اُنہوں کا
احوال موسٰی اور ہارون کو کہا چاہیئے تب موسٰی سے وہاں کا حال بیان کیا انگور اور انار
اور قدو قامت اُن کافر جبارونکے اور ایک ایک انگور انار کئی آدمی کا بوجہ تہا اور اگر ایک انار
کا دانہ نکال لیں تو دس آدمی کی خوراک ہو اور اسکے خول کے اندر دس آدمی رہ سکتے اور ایک
دانہ انگور کئی من کا تہا وہانسے لاکے حضرت موسٰی کو دکھایا حضرت موسٰی دیکھکے متعجب ہوئے
پس دس آدمی سردار نقیب نے عہد شکنی کر کے احوال وہاں کا جو دیکھا تھا اور عوج کے ہاتھ
میں گرفتار ہونیکا اپنی قوم سے کہدیا اور جبارونکے ملک میں جانے کو منع کیا مگر دو شخص یوشع
اور کالوت نے عہد شکنی نہ کی بنی اسرائیل نے سکے چاہا کہ جہاد میں نہ جائیں تب موسٰی نے فرمایا
اے قوم بہاگیو مت میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے تمکو ان کافروں پر فتح دیگا اور قوم
نے کہا قولہ تعالیٰ قَالُوْا یٰمُوْسٰی اِنَّ فِیْھَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ٥ الخ ترجمہ بولی قوم
اے موسٰی وہاں ایک لوگ ہیں زبردست اور ہم ہرگز وہاں نہ جائینگے جب تک وے
نہ نکلجاویں وہاں سے اللہ کی نوازش تھی ان دونوں پہ وہ یوشع بن نون اور
کالوت بن قتادہ تھے اور وے دونوں بزرگ نیک تھے بارہ سرداروں میں بنی
اسرائیل کے اور وے دونوں حضرت موسٰی اور ہاروں کے پیچھے پیغمبر ہوئے دونوں
بولے اے قوم بیٹھ جاؤ انپر حملہ کر کر دروازے میں اگرچہ قوم جبار قوی ہے خدا تمکو فتح دیگا
موسٰی نے وعدہ کیا ہے خدا انکو ہلاک کریگا جیسا کہ قوم فرعون کو ہلاک کیا پھر جب تم
میں پیٹھے تو تم غالب ہوگے اور اللہ پر بھروسا کرو اگر یقین رکھتے ہووے بولے ہرگز نہ
جاوینگے ساری عمر جب تک وے رہینگے اس میں سو تو جا اور تیرا رب دونوں

لڑو ہم یہاں ہی بیٹھے ہیں پس حضرت موسیٰ نے انسے غصہ ہو کر بد دعا کی قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ اِنِّی
لَآ اَمْلِکُ الخ ترجمہ بولے موسیٰ اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور
میرا بھائی سو تو جدائی کر تو ہم میں اور بے حکم لوگوں میں فرمایا اللہ نے وہ تو حرام ہوئی انپر چالیس
برس سر مارتے پھرینگے سو تو افسوس نہ کر بے حکم لوگوں پر قصہ یہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل
سے فرمایا کہ جہاد کرو عمالقہ جبار سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک تمہارا ہے حضرت
موسیٰ نے بارہ شخص کو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے پر سردار کیا تھا انکو شام میں بھیجا کہ اس ملک
کی خبر لاویں وے خبر لائیں تو ملک شام کی خوبیاں بہت بیان کیں اور وہاں مسلط تھے
عمالقہ انکی قوت و زور بھی بیان کیا پس حضرت موسیٰ نے انسے کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی
ملک بیان کیجیو اور قوت دشمن مت بیان کیجیو ان میں دو شخص اس حکم پر رہے اور دس
نہ رہے جب قوم نے انسے عمالقہ کا زور سنا تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر الٹے مصر
میں جاویں اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اور اسقدر مدت بنی اسرائیل جنگلوں میں
پھرتے رہے اس قرن کے لوگ سب مر گئے تھے مگر دو شخص جو موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوئے
یوشع اور کالوت انکے ہاتھ سے شام فتح ہوا القصہ موسیٰ و ہارون عصا ہاتھ میں لیکر ملک
شام کو برائے جہاد روانہ ہوئے جب رات ہوئی بنی اسرائیل نے مصر میں جانے کا قصد کیا
کیا تمام رات چلے فجر کیوقت دیکھا کہ جس جگہ سے کوچ کیا تھا اسی جگہ پر آرہے پھر دوسری
شب کو تمام رات چلے فجر کو دیکھتے ہیں کہ جہاں سے کوچ کیا تھا ابتک وہیں ہیں وہ سمجھے کہ
موسیٰ کی بد دعا سے یہ حال ہوا تب یوشع بن نون نے انہوں سے کہا کہ اس میدان میں ٹھیر
جاؤ صبر کرو توبہ استغفار پڑھو جب تک موسیٰ ملک شام فتح کر کے آویں
تب تک یہاں رہو تب بنی اسرائیل خدا پر توکل کر کے اس تیہ میں
رہ گئے اور تیہ اس میدان کا نام ہے کہ جس میں بارہ اسباط بنی اسرائیل اور
اور چھ لاکھ آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے
چالیس برس محبوس رہے وہاں سے نکل نہ سکے اور وہ تیہ درمیان
فلسطین اور تلہ اور اردن اور مصر کے ہے طول اسکا چھتیس کوس اور عرض اٹھارہ

کوس کا ہے۔ غرض موسیٰ جب نزدیک شہر عوج کے گئے لوگوں کو مہیب شکل دیکھکر
ڈرے پس حافظ حقیقی کو یاد کرکے آگے بڑھے جب عوج بن عنق انکو دیکھا چاہا کہ پکڑ کے
چیونٹی کیطرح پیروں سے مسلدے اور کہا کہ تو ہے سردار قوم بنی اسرائیل کا تو نے
قبطیونکو دریائے نیل میں فرعون کیساتھ ڈبا مارا ہے۔ یہ کہکر موسیٰ پر حملہ کیا پس
حضرت موسیٰ کا قد دس گز لمبا تھا اور اوپر دس گز اوچھلکر اسکے ٹخنوں پر عصا مارا وہیں
مردود مر گیا چالیس برس سے بنی اسرائیل تیہ مذکورہ میں تھے اور لاش عوجکی میدان
میں پڑی تھی اور گوشت پوست گل گیا اور پشت کی ہڈی مثل پہاڑ کے اونچی ہو رہی
تھی بعد چالیس برس کے یوشع بن نون جبارونکا ملک فتح کرکے مصر میں جب آئے
تب اسکی پشت کی ہڈی سے مصر کے نیل دریا پر پل باندھدیا ایک مدت تک
خلق اللہ نے اسپر سے آمد و رفت کی غرض موسیٰ عوج بن عنق کو مار کرکے شاد ہوکر
بنی اسرائیل میں جب تشریف لائے انکو جہاں چھوڑ گئے تھے اس تیہ مذکورہ میں
آکے پایا انسے کہا اے قوم اللہ نے مجھکو عمالقہ پر فتحدی اور عوج بن عنق کو میں نے
مار ڈالا اب تم چلو شہر میں انکے دخل کریں امر الٰہی بجا لائیں تب بنی اسرائیل نے اپنا
حال بیان کیا کہ ہم اس میدان سے نکل نہیں سکتے حضرت نے فرمایا چلو اسباب و لوازمہ
لو شام کیطرف روانہ ہو تب وے تمام رات چلے پھر فجر کو دیکھتے ہیں کہ سابق جگہ جہانسے
کوچ کیا تھا وہیں ہیں تب موسیٰ نے اپنی بددعا سے جو انپر کی تھی نادم ہوکر انکے حال
پر دعائے نیک کی کہ یا غفور رحیم تجھکو خوب معلوم ہے۔ اب وے شام کے جانیکو راضی
ہیں انکو اس تیہ سے رہا کر اور اللہ نے فرمایا قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ترجمہ پس
تحقیق وہ زمین حرام ہوئی ہے۔ انپر چالیس برس سرگردان پھرینگے ملک میں
پس تو افسوس نہ کر قوم فاسقوں پر اس تیہ کے عذاب میں رہینگے کیونکہ تیرے کہنے جہاد کو
نہ گئے اور بولے کہ ہم نہیں جائینگے تم اور تمہارا خدا جہاد کو جاؤ حاصل کلام موسیٰ اسرائیل کے
کے حال پر اور دخل ہونے ملک شام میں بموجب وعدہ اللہ کے جباروں کو مار کر غم کھاتے رہے
وحی نازل ہوئی اے موسیٰ افسوس مت کر واسطے قوم فاسقوں کے پس انہیں میدان میں رہنے دے وہاں کچھ

کھانے کو نہ پینے کو بہت تکلیف کیجگہ ہے پس وہ بیابان معروف ہے۔ اللہ نے اس بیابان کا نام انکیواسطے تیہ رکھا وہ درمیان فلسطین اور مصر اور اردن کے ہے۔ اکثر چاروں طرف اسکے شہر ہیں درازی اس میدان کی چھتیس کوس اور چوڑائی اسکی اٹھارہ کوس کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیابان کو انپر تیہ گردانا ہرچند کہ اس تیہ سے نکلنا چاہتے تھے نہیں نکلسکتے یہ ماجرا اوپر معلوم ہوچکا اور موسیٰ سے وہ کھانیکو مانگتے کیونکہ اس میدان میں سوا او جاڑ کانٹے کے اور کچھ پیدا نہ ہوتا تھا نہ حیوانات تب انکیواسطے کھانیکو اللہ نے من وسلویٰ بھیجا من ایک چیز کا نام ہے مثل دھنئے کے رات کو آسمان سے گرتا صبح کو سب چن لیتے اور کھاتے وہ میٹھا اور شیریں تھا اور سلویٰ ایک مرغ کا نام ہے مثل کبک جانور کے سرخ اور گوشت بھی مثل اسکے عصر کیوقت ہزاروں جانور انھوں کے نزدیک اڑکے آبیٹھتے جب اندھیری رات ہوتی بنی اسرائیل بقدر حاجت کے انکو پکڑکے کباب بناکے کھالیتے مدتوں یہی کھایا کئے اور دھوپ کی طپش سے سایہ مانگتے رہے۔ تب حضرت نے جناب باری میں دعا کی اللہ نے انپر سایہ نازل کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ الخ ترجمہ اور سایہ کیا ہمنے تمپر ابر کا اور اتارا ہمنے تمپر من وسلویٰ کھاؤ ستھری چیزیں جو دیں ہمنے تمکو اور ہمارا کچھ نقصان نکیا پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔ اور موسیٰ سے پانی مانگا حکم ہوا اے موسیٰ اس میدان میں جو پتھر ہے۔ اسپر اپنا عصا مار تب پانی نکلیگا اور بعضوں نے کہا کہ جو پتھر طور سینین سے لائے تھے تکلم کیوقت جناب باری سے ملا تھا اس پتھر کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے اسپر کھڑے ہوکر مناجات کرتے تھے حکم ہوا اے موسیٰ اس پتھر پر اپنا عصا مار پانی نکلیگا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ الخ ترجمہ اور حکم بھیجا ہمنے موسیٰ کو جب پانی مانگا اس سے اسکی قوم نے ہمنے کہا کہ مار اپنا عصا اس پتھر پر تو پھوٹ نکلا اس سے پانی بارہ چشمے اسواسطے کہ بنی اسرائیل بارہ سبط تھے سب ایکجگہ میں نہیں رہتے جدا جدا رہتے اور ایک چشمہ سے پانی نہیں پیتے ہمیشہ ایکدوسرے سے آپسمیں عداوت اور بغض رکھتے تب بارہ

چشمے بارہ سبط کیواسطے نکلے اور اپنے اپنے چشمے سے پانی لیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد علم کل اناس مشربہم ترجمہ پہنچان لیا ہر ایک قوم نے اپنا اپنا گھاٹ موسےٰ نے انہوں سے کہا من وسلویٰ ایک روز کھانیکے سوا زیادہ مت رکھیو پس انکی باتوں کو عمل میں نہ لائے سب نے ایک ایک مہینے کی خوراک جمع کی اسواسطے کہ انکو یقین تھا کہ شائد منّ و سلویٰ اور نہ اُتریگا باین سبب جمع کرلی اور گنہگار ہوئے اور منّ وسلویٰ اُترنا موقوف ہوا پھر حسب درخواست انہوں کے موسیٰ نے اللہ سے دُعا مانگی تب بقدر حاجت کے اُترتا وے کھاتے اسیطرح ایک مدت گذری بعد اسکے سبھوں نے حضرت موسیٰ سے سوال کیا کہ کبتک یہ کھانے رہینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذ قلتم یموسی لن نصبر علی طعام واحد الخ ترجمہ اور جب کہا تمنے اے موسیٰ ہم نہ ٹھہرینگے ایک کھانے پر سو پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو کہ نکالدے ہمکو جو اُگتا ہے۔ زمین کا ساگ اور لکڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز تب موسیٰ علیہ السلام نے بارشاد جناب باری کے انسے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو ایک چیز جو ادنیٰ ہے بدلے میں ایک چیز کے جو بہتر ہے۔ اترو کسی شہر میں تو تمکو ملے جو مانگتے ہو موسیٰ نے بطریق عتاب کے انسے کہا مصر میں جاؤ مگر بے حکم خدا کے مصر میں نہیں جاسکتے کیونکہ عمل ناشائستہ کرتے تھے خدا ان سے بیزار تھا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وضربت علیہم الذلۃ الخ ترجمہ اور ڈالی اپنر ذلت اور محتاجی اور کما لائے غصہ اللہ کا جب تیس برس اس میدان میں بنی اسرائیل کو گذرے تب موسیٰ و ہارون نے انتقال فرمایا بعد اسکے چالیس برس میں سب بنی اسرائیل مر گئے مگر یوشع اور کالوت اور جو اولاد بنی اسرائیل کی مصر سے نکلنے کے بعد توالد ہوئی تھی یہ سب زندہ رہی بعد موسیٰ علیہ السلام کے یوشع پیغمبر ہوئے اور فرزندان بنی اسرائیل چالیس برس سے زیادہ اس تیہ میں نہ رہے۔ خدا نے پھر کی اس میدان محبوس سے رہائی دی تب مصر اور شہر و نمیں جابسے کہتے ہیں کہ یوشع علیہ السلام حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھے اور بعد یوشع کے کالوت علیہ السلام نبی ہوئے اور یہودا بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھے واللہ اعلم بالصواب ✦

قصہ حضرت خضر اور موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہونیکے بیان میں

نقل ہے کہ ایک دن موسیٰ محفل میں بیٹھے بنی اسرائیل کو وعظ کر رہے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ جب اس میدان تیہ میں بنی اسرائیل کو نصیحت کرنے لگے خدا کے حکم سے ایک ابر سفید نے ان کے سر پر سایہ ڈالا اسوقت انکے دلمیں یوں گذرا کہ بیٹھے کہ آج ہمارے برابر کوئی نہیں علم اور فضیلت میں موسیٰ نے اسواسطے یہ بات کہی کہ چالیس شتر کا بوجھ توریت تھی اور آپ نے اوسکو حفظ کیا تھا اور بلا واسطہ خدا سے تکلم کیا تھا یہ سنکے اس محفل میں ایک شخص نے حضرت سے کہا آپ بجا فرماتے ہیں آپ کے برابر کوئی نہیں سوائے درجہ علم میں حضرت نے فرمایا سچ کہتے ہو نہیں دیکھتا ہوں کسیکو اسوقت جناب باری سے عتاب آیا اے موسیٰ تو ایسا مت خیال کر کہ تجھسا کوئی نہیں میرے بندوں میں تجھسے بھی زیادہ علم ہے۔ اور تجھکو کیا معلوم ہے میننے کسکو زیادہ علم دیا خلق میں بھلا میرا ایک بندہ ہے مجمع البحرین میں تو اس سے جا کر ملاقات کر دیکھ زیادہ اوسکو علم ہے۔ یا تجھکو تب عرض کی خداوندا وہ کون ہے۔ اوسکو مجھے دکھا فرمایا اے موسیٰ مجمع البحرین کے پاس ایک میدان ہے۔ اسمیں وہ رہتا ہے گمراہوں کو راہ بتاتا ہے۔ اور زندہ کو مردہ اور مردونکو زندہ کرتا ہے۔ اور بہت ساکام رکھتا ہے نام اسکا خضر ہے تو اسے جا کر دیکھ اسمیں کیا کرامت ہے۔ تب موسیٰ یوشع کو ہمراہ لیکر مجمع البحرین کیطرف گئے اور یوشع سے کہا قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝ ترجمہ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان کو یعنی یوشع کو میں نہ ہٹونگا جبتک کہ نہ پہنچوں دو دریا کے ملاپ تک یا چلا جاؤں برسوں تک پس دونوں حضرات مجمع البحرین کے پاس گئے اور مجمع البحرین دو دریا کا نام ہے جو فارس اور روم کے مابین جانب مشرق کے واقعہ ہے اور انکے ساتھ زنبیل کے اندر بھنی ہوئی ایک مچھلی تھی یہ معالم التنزیل اور قصص الانبیاء میں ہے

اور ترجمہ کلام اللہ اور حدیث شریف میں تلی ہوئی مچھلی ہی ہے کھانیکو لے لی تھی جب یوشع نے دریا کے کنارے ایک پتھر کے قریب زنبیل رکھکے اس دریا کے پانی سے وضو کیا تو ایک قطرہ پانیکا انکی انگلی سے اس مچھلی پر ٹپکا فوراً وہ مچھلی جی اٹھی زنبیل میں سے سرنگ بنا کے دریا میں نکل پڑی چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا الخ ترجمہ پس جب پہنچے دونوں دریا کے ملاپ تک بھول گئے اپنی مچھلی پس اس نے اپنی راہ لی دریا میں سرنگ بنا کر یوشع چاہتے تھے کہ موسیٰ سے یہ ماجرا کہیں موسیٰ سوتے تھے بعد ایک لحظہ کے خواب سے اٹھکر اسجگہ زنبیل بھول کے دونوں چلے راہ میں پھر دوسرے دن فجر کی نماز پڑھکے جلد روانہ ہوئے راہ میں حضرت موسیٰ کو بھوک لگی اسوقت یوشع سے وہ مچھلی کھانیکو مانگی چنانچہ حقتعالےٰ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا الخ ترجمہ پس جب آگے چلے دونوں کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو دے ہمکو کھانا ہمارے صبح کا تحقیق ہمنے پائی اپنے سفر میں تکلیف یوشع نے کہا کیا نہ دیکھا تمنے جب ہمنے وہ جگہ پکڑی تھی اس پتھر کے پاس سو میں بھولگیا وہ مچھلی اور یہ مجھکو بھلایا شیطان ہی نے کہ ذکر کروں اس کا آپکے پاس اور وہ اپنی راہ کر گئی دریا میں عجب طرح کہا موسیٰ نے یہی ہے جو ہم چاہتے تھے پھر الٹے پھرے دونوں اپنے پاؤنکے نشان دیکھتے پس پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں سے جسکو دی تھی ہمنے مہر اپنے پاس سے اور سکھایا تھا علم اپنے پاس سے غرض موسیٰ اور یوشع دونوں پھر اسجگہ پر آئے جہاں مچھلی زندہ ہوکر دریا میں گئی کبھی پانی پر دکھائی دیتی تھی اور کبھی ڈوبتی تھی اوسکو دیکھکے موسیٰ دریا میں جا گرے اور غوطہ لگایا اس مچھلی کے پکڑنے کو پس ایک گنبد دیکھا پانی پر معلق استادہ ہے۔ خضر نماز پڑھ رہے تھے اس دو دریا میں الگ کسی سے وہ ملے ہوئے نہیں جب خضر نماز سے فارغ ہوئے حضرت موسیٰ سلام علیک کہکر سامنے بیٹھے انہوں نے احوال پوچھا موسیٰ نے بیان کیا اسوقت ایک پرندا گے انہوں کے سامنے دریا میں سے ایک قطرہ پانی چونچ مار کر پیچلا پس خضر نے انسے کہا کہ تم اپنے تئیں سمجھے ہو کہ علم میں سب سے زیادہ ہوں حالانکہ علم اوّل و آخر و ظاہر و

باطن بنی آدم کا اللہ کے نزدیک اس سے بھی کمتر ہے۔ جیسا کہ یہ مرغ ایک قطرہ پانی سمندر کے نزدیک کیا چیز ہے ایسا ہی اللہ کے نزدیک تمہا کہ یہ تمہارا علم کیا چیز ہے پس اللہ نے تمکو تربیت فرمائی پر بات یوں ہے۔ کہ اللہ کا ایک علم مجھکو ہے تمکو نہیں اور ایک تمکو ہے۔ مجھکو نہیں پس موسیٰ نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ ترجمہ موسیٰ نے خضر سے کہا کیا پیروی کروں میں تیری اسپر کہ سکھاوے تو مجھکو اس چیز سے کہ سکھایا گیا ہے تو۔ کچھ بھلائی یعنی خدا نے تجھکو جو علم سکھایا ہے۔ سو مجھکو سکھا خضر نے انسے کہا تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیگا اور کیونکر صبر کریگا تو اس چیز کا کہ جس چیز کا تجھکو علم نہیں کیونکہ کام میرا باطنی ہے تو اوسکو دریافت نہ کر سکیگا کیونکہ باطن کا حال معلوم کرنا بڑا محال ہے۔ موسیٰ نے کہا البتہ پاویگا تو مجھکو اگر اللہ نے چاہا صبر کرنیوالا اور نافرمانی نہ کرونگا میں تیری کسی حکم میں پھر خضر نے کہا اگر پیروی کریگا تو میری پس مت سوال کیجیو مجھ سے کسی چیز سے یہانتک کہ شروع کروں میں تجھسے دکھانیکو کوئی چیز یہ عہد کر کر دونوں چلے یہانتک کہ جب سوار ہوئے ایک کشتی پر پھاڑ ڈالا اوسکو خضر نے تب موسیٰ بولے تو نے کشتی کو پھاڑ ڈالا کہ ڈباوے اسکے لوگونکو تو نے ایک چیز نئی کی تب خضر نے انکو کہا کہ میں نے تجھکو نہ کہا تھا تو میرے ساتھ ٹھیرنے اور صبر کرنے نہ سکیگا موسیٰ نے کہا مجھکو نہ پکڑ میری بھول پر اور نہ ڈال مجھپر میرا کام مشکل پھر دونوں چلے وہانسے یہانتک کہ ملاقات ہوئی ایک لڑکے سے پھر اوسکو خضر نے مار ڈالا پھر موسیٰ نے کہا کہ تو نے مار ڈالا ایک جان ستھری کو بن بدلے کسی جان کے اے خضر تو نے یہ فعل نامعقول کیا پھر خضر نے موسیٰ سے کہا مینے نہ کہا تھا تجھکو اے موسیٰ تو میرے ساتھ صبر کرنے اور ٹھیرنے نہ سکیگا موسیٰ نے کہا اگر میں تجھسے پوچھوں کوئی چیز اسکے پیچھے پھر مجھکو ساتھ نہ رکھیو تو اتار چکا میری طرف سے الزام پھر دونوں چلے گاؤنکیطرف یہانتک کہ پہنچے ایک گاؤں کے لوگونکے پاس کھانا مانگا وہاں کے لوگوں سے پس انکار کیا انہوں نے یہ کہ ضیافت کریں پس پائی دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار کہ گرا چاہتی

تبھی پس خضر نے اوسکو سیدھا کھڑا کر دیا پھر موسیٰ نے انسے کہا اے خضر اگر تو چاہتا تو البتہ لیتا اس دیوار کی مزدوری ہم بھوکے ہیں کیوں تو نے بے مزدوری درست کردی انسے مزدوری لیتے خضر نے کہا جو کام خدا کے حکم سے کرنا ضرور ہے۔ اسپر مزدوری ہم نہیں لیتے پس موسیٰ نے خضر سے پہلی دفعہ بھولکے پوچھا تھا اور دوسری دفعہ اقرار کرچکو آپسمیں اور تیسری دفعہ رخصت ہونیکو جان بوجھ کر پوچھا کیونکہ موسیٰ نے سمجھ لیا کہ یہ علم میرے ڈھب کا نہیں میرا علم وہ ہے جسمیں خلق پیروی کرے تو بھلا ہو اور خضر کا علم وہ ہے کہ دوسرے کو اس کی پیروی بن نہ آوے۔ تب خضر ع نے کہا اے موسیٰ تو نے عہد اپنا شکست کیا مینے تجھسے پہلے ہی کہا تھا کہ میں جو کام کرونگا تو مجھسے مت پوچھیو اب تمسے ہمسے جدائی ہے قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ الخ ترجمہ کہا خضر نے موسیٰ ؑ سے اب جدائی ہے۔ میرے تیرے درمیان اب جتاتا ہوں تجھکو پھر ان باتوں کا جسپر تو نہ ٹھہر سکا پہلا وہ جو کشتی تھی کتنے فقیر اور محتاجوں کیلئے کماتے اور محنت کرتے دریا میں سو میں نے چاہا اس میں نقصان ڈالوں کیونکہ ایک بادشاہ ظالم لوگوں سے کشتی چھین لیتا ہے اس لئے مینے اس کشتی کو پھاڑ ڈالا اور تختہ الگ کر دیا تاکہ ظالم عیب دار جانکے نہ لیجائے محتاجوں کیلئے کمائی رہے اور دوسرا وہ جو لڑکا تھا سو اسکے ماں باپ تھے ایمان والے میں ڈرا کہ وہ اپنے ماں باپ کو گرفتار کرے سرکشی اور سفر میں پس اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا اسکے ماں بات اسکے ہاتھ سے خراب ہوتے پس مینے چاہا کہ خداتعالےٰ اوسکو جزا دیوے بہتر جز ا اور مہر کرے اس واسطے مینے اوسکو مار ڈالا تاکہ ماں باپ اسکے اور خلائق اسکے ہاتھ سے ایمن رہے۔ اور اسکے ماں باپ کو خدا تعالیٰ اسکے بدلے میں ایک لڑکی دیوے کہ اسکی نسل سے ستر پیغمبر پیدا ہوں اور تیسرا یہ کہ وہ جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی اس شہر میں اور اسکے نیچے مال گڑا تھا ان کا اور ماں باپ انکے نیک صالح تھے لوگوں کو قرض حسنہ دیتے تقاضا نہیں کرتے نہ کسی سے لیتے سود نہیں کھاتے خیانت کسیکی نہیں کرتے اور خلق کو آزار نہیں دیتے تھے اس سبب سے خدا نے انکو

پس چاہا تیرے رب نے یہ کہ دونوں لڑکے جوانی کو پہنچیں اور نکالیں اپنا مال گڑا ہوا اس دیوار کے نیچے سے تیرے رب کی مہر سے اور یہ میں نے کہا اپنے حکم سے پھر ہے ان چیزوں کا جن پر تو نہ ٹھیر سکا اور وہ دیوار قریب گرنیکے تھی اگر گر جاتی تو مال اسکے نیچے سے ظاہر ہو جاتا تو لوگ لیجاتے وہ دونوں یتیم محروم رہتے اسلئے میں نے اسکی مرمت کی بے مزدوری کے اور کہا خضر نے اے موسیٰ تم نے سمجھا تھا کہ تمہارے برابر علم کسیکو نہیں اور خدا کے بندے ایک سے ایک ایسے ہیں کہ تمہارا علم انکے برابر رائی اور سر سوئی کی برابر ہے۔ پس اب جاؤ تم سے ہمسے جدائی۔ اور دو تین باتین پند کی مجھ سے یاد رکھو اول خوشرو خوش خلق لوگوں میں رہیو تب عزت و وقار ہوگا اور ترشروئی اور غروری کسی بات پر مت کیجیو کہ اللہ اوسکو دوست نہیں رکھتا اور دوسرے سوائے اللہ اور کسی سے حاجت مت مانگیو خواہ اپنے واسطے یا غیر کے تب مقبول ہوگے پس خضر یہ کہکر غائب ہوگئے

بیان وفات حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کا

حضرت موسیٰ خضر سے رخصت ہو کر اپنی قوم میں آئے لوگوں نے ان سے کہا اے حضرت آپ خضر سے کون سا علم سیکھ کے آئے۔ سو آپ بیان کیجئے حضرت نے کہا۔ جو میں دیکھ سُنکے آیا ہوں۔ سو تم سے بیان کرنے کے قابل نہیں سو آپنی کے۔ جب تیس۳۰ برس موسیٰ و ہارون کو اس میدان تیہ میں گذرے موسیٰ کو وحی نازل ہوئی اے موسیٰ فلانے روز فلانے وقت فلانی جگہ ہارون کو اپنے پاس بلا لو نگا جب ارشاد ہوا موسیٰ روز موعود کے منتظر رہے۔ جب روز وعدہ آیا ہارون کو فرمایا اے بھائی چلو اس میدان سے فلانے میں پس دونوں حضرات اپنی قوم سے نکلکر ایک باغ میں گئے اسکے نیچے ایک نہر جاری دیکھی اور اسکے کنارے ایک تخت تکلف کا دھرا پایا حضرت ہارون اسپر جا بیٹھے اور کہا اے بھائی یہ کیا خوب جگہ ہے۔ یہاں

رہا چاہیئے تب خدا کے حکم سے ملک الموت نے اُنکے جان اُن کی قبض کی مُوسیٰ نے یہ دیکھکر تاسف کیا اور اکثر کا قول یہ ہے۔ کہ ہارون کو اس تخت سمیت اللہ نے آسمان پر اُٹھا لیا اور بعض کہتے ہیں کہ زمین کے نیچے لیگئے بعد اسکے موسیٰ نے اپنی قوم سے جا کے کہا کہ ہارون نے انتقال کیا یہ سُنکر بنی اسرائیل نے موسیٰ ع سے کہا کہ وہ مرے نہیں شائد تمنے مارا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا بیٹے نہیں مارا خدا جانتا ہے وے بولے کہ اگر تمنے نہیں مارا تو انکی لاش ہمکو دکھاؤ تب موسیٰ نے خدا سے دعا مانگی لاش ہارون علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ لانے آسمان سے نیچے اتاری یا نیچے سے زمین کے نکالی تب انہوں نے از سر تا پا لاش انکی دیکھی کچھ اثر اسپر نہ پایا پھر بھی انکے مرنے پر یقین نہ کیا اور کہا اے موسیٰ ہارون کو تم ہی نے مارا اس بات کو قوم نے موسیٰ سے اسواسطے کہا کہ ہارون کو زیادہ دوست رکھتے تھے ان سے پھر موسیٰ نے خدا سے دُعا مانگی ہارون کو زندہ کیا ہارون نے کہا اے قوم مجھکو میرے بھائی نے نہیں مارا میں خدا کے حکم مرا ہوں یہ کہکر پھر جان بحق تسلیم کی اور غائب ہوگئے تب اونہوں کو یقین ہوا انکے مرنیکا پس اس تیہ میں موسیٰ اپنی قوم کے پاس پھر آئے۔ اور یوشع انکے بھانجے تھے انکو اپنا خلیفہ بنا دیا جب تین برس گذرے ملک الموت موسیٰ ع کے پاس آئے حضرت نے پوچھا اے ملک الموت تو میری زیارت کو آیا ہے۔ یا روح قبض کرنیکو وہ بولے میں روح قبض کرنیکو آیا ہوں حضرت نے کہا کہ کس راہ سے میری روح قبض کریگا وہ بولے منہ سے حضرت نے کہا منہ سے بیٹے خدا سے تکلم انہوں نے کہا آنکھ سے نکالونگا کہا کہ آنکھ سے بیٹے خدا کا نور دیکھا اونہوں نے کہا کہ پیر کی راہ سے حضرت نے فرمایا پیر سے چلکر طور پر گیا تھا انہوں نے کہا میں خدا کے حکم سے تیری روح قبض کرونگا پس موسیٰ غصہ میں آئے۔ اور کہا اے عزرائیل کتنے ہزار کلام میں نے خدا سے بلا واسطہ کئے کوئی بیچ میں واسطہ نہ تھا پس اسکی عزت کی قسم ہے۔ میں ابھی جلدی جان اپنی تسلیم نہیں کرونگا خدا سے میرا اور بھی سوال ہے۔ ملک الموت یہ سنکے چلے گئے جناب باری میں عرض کی خدایا تجھکو خوب معلوم ہے جو موسیٰ نے مجھکو کہا کہ اسوقت میں جان تسلیم نہ کروں گا تب خطاب آیا اے۔

موسیٰ تو میری طرف آپکو راضی نہیں وہ بولے الٰہی میں راضی ہوں مگر ایکبار تیرے دیدار کی تمنا رکھتا ہوں کہ طور پر جاکر مناجات اور شکر کروں اور کلام تیرا سنوں ہزار جان میری فدا ہو جیو تیرے کلام پر پس موسیٰ نے خدا کے حکم سے طور پر جا کر عرض کی خدایا میں نے اپنی آل اور اولاد اور امت تجھکو سونپی تو اپنی رضا پر قائم رکھیو اور راہ حرام سے باز رکھیو اور حلال روزی دیجیو میری اُمت ناتوان ہے پس ندا آئی اے موسیٰ زمین پر عصا مار جب مارا پھٹ کے دریا نکلا پھر حکم ہوا دریا پر مار جب مارا ایک سنگ سیاہ اسکے اندر سے ظاہر ہوا پھر حکم ہوا اس سنگ پر عصا مار جب مارا وہ پتھر دو ٹکڑے ہوا اسمیں سے ایک کیڑا نکلا منہ میں گھاس لیکر اللہ کا ذکر کرتا ہوا تسبیح پڑھ رہا

تھا رَبِّ سُبْحَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَعْرِفُ مَکَانِیْ وَتَرْزُقُنِیْ فِیْ قَلْبِ حَجَرٍ ۰ ترجمہ اے پاک پروردگار میرے تو مجھکو دیکھتا ہے اور کلام سنتا ہے اور جگہ میری تو جانتا ہے اور روزی پتھر کے اندر پہنچاتا ہے۔ کسیکو محروم بھوکا تو نے نہیں رکھا اپنے فضل وکرم سے پس جناب باری سے ارشاد ہوا اے موسیٰ قعر دریا کے تحت الثریٰ میں پتھر کے اندر کیڑے کو میں روزی پہنچاتا ہوں اسے نہیں بھولتا ہوں تیری اُمت کو کیونکر بھولونگا تب موسیٰ کوہ طور سے خوش ہو کر اُترے اور راہ میں کیا دیکھتے ہیں کہ سات آدمی ایک قبر کھود رہے ہیں انہوں سے پوچھا تم کسواسطے یہ قبر کھودتے ہو انہوں نے کہا یہ گور خدا کے دوست کیلئے ہم کھودتے ہیں تم بھی آؤ اسمیں شریک ہو کر ثواب پاؤ جب گور تیار ہوئی انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ جو صاحب گور ہے وہ تمہارے قد کے برابر ہے ایکبار تم اتر کے دیکھو تمہارے قد برابر ہوئی یا نہیں تب موسیٰ نے گور میں اُتر کے لیٹ کے دیکھا اور کہا کہ یہ کیا خوب جگہ ہے کاشکے یہ گور میرے ہی لئے ہوتی تو کیا خوب تھا اسیوقت جبرئیل نے ایک سیب بہشت سے لاکر حضرت کے سامنے رکھدیا انہوں نے اوسکو سونگھا جان بحق تسلیم ہوئے اور فرشتوں نے انکو نہلا دھلا کر بہشت کا کفن پہنایا اور نماز جنازہ پڑھکر اسی قبر میں دفن کرکے قبر کو چھپا دیا اسلئے کوئی نہیں جانتا کہ موسیٰ کی قبر کہاں ہے کہ جب عزرائیل موسیٰ کی جان قبض کرنے آئے موسیٰ نے غصہ ہو کر ایک

طمانچہ انکے چہرہ پر ایسا مارا کہ آنکھہ انکی نکل پڑی انہوں نے جناب باری میں جاکے فریاد کی الٰہی تمکو معلوم ہے موسیٰ نے مجھکو ایک طمانچہ ایسا لگایا کہ ایک آنکھ میری جاتی رہی ہو گئی اور اگر وہ تیرا کلیم نہ ہوتا تو ہم ہر دو آنکھیں اسکی نکال ڈالتے پس ندا آئی اے عزرائیل تو جاکے موسیٰ کو کہو کہ تمکو حیات دنیا اور منظور ہے تو بھیڑ کی پشت پر ہاتھ رکھ کے دیکھو کہ کتنی پشم اس میں آتی ہے اتنی ہی عمر ہم تمکو دینگے اگر تم چاہتے ہو موسیٰ نے جب یہ بات انسے سنی اپنے دل میں سوچا آخر ایک مجھکو مرنا ہے تب عزرائیل سے کہا خدا کے حکم سے اب جان میری قبض کر عمر موسیٰ علیہ السلام کی ڈیڑھ سو برس کی ہوئی تھی پس انکے حکم سے انکی جان قبض ہوئی اور بعض روایت میں یوں لکھا ہے کہ ملک شام جباروں سے فتح کرنیکے بعد انتقال فرمایا واللہ اعلم بالصواب ٭

قصہ حضرت یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کا اس تیہ سے نکلکر جبّارونکے ملک فتح کرنے کا اور قصہ عابد بلعم ابن باعور کا

خبر ہے کہ بعد وفات موسیٰ کے بنی اسرائیل اس تیہ مذکور میں اوسات برس رہے جب چالیس برس بموجب میعاد اللہ کے اس تیہ میں پورے ہوئے کہتے ہیں کہ یوشع بن نون موسیٰ کے جو بھانجے تھے مریم کے بیٹے اللہ نے انکو پیغمبری دی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اس تیہ سے نکال کر ملک شام جبّاروں کے قبضے سے نکالکر تم سب مصر میں جا رہو تب یوشع بمطابق ارشاد الٰہی کے قوم بنی اسرائیل کو لیکر شام میں آگئے بعضے مردودونکو تہ شمشیر کیا اور بعضوں کو دولت اسلام سے دی پس وہاں سے فتحیاب ہو کر شہر ایلیا میں جاکر اکثر مردودونکو قتل کیا اور اس شہر پر قابض ہو کر پھر شہر بلقا میں آئے یہ بڑا شہر پایہ تخت بادشاہ کا تھا

اس کا نام بالق تھا سپاہ و رعیت اس کی بہت تھی حضرت یوشع کو دیکھکر خود بادشاہ بالشکر جرار مقابلہ کو آیا ہرچند کہ شجاعت دکھائی کارگر نہ ہوئی اور یوشع نے ان سب مردوں کا محاصرہ کیا آخر کافروں نے ہزیمت پائی بلعم بن باعور کے نزدیک جاکے استمداد چاہی اور کہا آپ مقبول خدا ہیں ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم دشمنوں پر فتح پاویں اسنے کہا یوشع پیغمبر خدا ہیں اور سپاہ و لشکر خدا کا فرستادہ ہمکو کیا طاقت کہ ہم ان پر بددعا کریں تم سب دین موسیٰ قبول کرو ایمان لاؤ وہ نبی مرسل تھے پس ان مردودوں نے کہا ہرگز موسیٰ کا دین اختیار نہ کرینگے اگر تم ہمارے حال پر بددعا نہ کروگے تو تمکو دار پر کھینچینگے عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے۔ بلعم بن باعور اس بات کو سنکے دلمیں کچھ خوف لایا مگر دعا نہ کی پس اسکی عورت بہت خوبصورت تھی وہ اسپر عاشق و فریفتہ تھا اس بادشاہ نے اوسکو بہت روپے دیکر راضی کیا وہ تو دلاخزان ایمان اور گمراہ تھی روپے کے لالچ سے اپنے شوہر سے سفارش کی کہ تم دعا کرو ہماری خاطر بادشاہ کیلئے پس بلعم بن باعور نے اپنی عورت کی خاطر اور اس بادشاہ کے خوف سے اور خدا سے نہ ڈر کر آخر حیلہ کیا انہوں کو ایک فعل ناشائستہ بتادیا کہ تم اچھی اچھی عورتیں جوان خوبصورت نارپستاں چودہ چودہ برس کی لڑکے انکو یوشع کے لشکرگاہ میں بھیجدو اغلب ہے کہ وہ سب انکو دیکھکر فریفتہ ہوکر مرتکب زنا ہوونگے تب اس کی شومی سے وہ ہزیمت پاوینگے اور تم فتح پاؤگے تب اس بادشاہ بالق فاسق گمراہ نے ویسی ہی فاجرہ عورتیں منگوا کے یوشع کے لشکروں میں بھیجدیں پھر خدا کے فضل سے وہ نیک کردار سب اس فعل بد سے بچ رہے پھر بلعم کی عورت تک کے اس سے کہنے لگی تم اگر بددعا نہ کروگے تو مجھے طلاق دو۔ تب ناچار ہوکر بلعم نے چاہا کہ حجرے میں جاکے بددعا کرے اسوقت دو شیر حجرے میں سے نکل آئے اور اسپر حملہ کیا تب اپنی جورو سے کہا اے بی بی اس بات کو جانے دے مجھے شرم آتی ہے خدا کو کیا جواب دونگا پیغمبر کا عمل ہونا اس شہر میں بہت ہے۔ پھر اسکی عورت اس سے بولی جبتک کہ تم انکے لئے بددعا نہ کروگے تب تک میں تمسے نہ بولونگی پھر چاہا کہ خلوت میں جاکے دعا مانگے مگر

کاٹنے آئے پھر اپنی جورو کو کہا تو خدا سے ڈر میں نبی پر کیونکر بددعا کروں پھر عورت اس کی بولی
کہ پھر تم ایک مکر لائے ہو اگر تم میری بات نہیں سنتے ہو تو مجھکو طلاق دو تب بلعم ناچار ہو کر
گھر سے نکل ایک گدہے پر سوار ہو کر جنگل کیطرف گیا اور اسمیں دوسرا چلہ اسکا تھا جب کتنی
دور گیا گدہا راہ میں چلنے سے کھڑا ہو رہا ہرچند کہ مارا تو بھی قدم آگے نہ بڑھا یا تفسیر میں
لکھا ہے کہ خدا کے حکم سے گدہے نے اس سے یہ بات کہی کہ اے بلعم یہاں سے پھر و گھر
کیطرف چلو بددعا مت کرو اس سے باز آؤ گنہگار ہوگے آگ میں جاوگے پس
گدہے سے یہ بات سنکے وہ ڈرا راہ سے پھر الٹنے میں ابلیس آدمی کی صورت بنکر راہ میں
اس سے بولا اے بلعم تو کیوں نیک راہ سے پھرتا ہے وہ بولا یہ گدہا مجھکو منع کرتا ہے
کہ اس امر سے باز آؤ اور میں بھی جانتا ہوں یہ برا کام ہے شیطان نے اس سے کہا
تمکو جس نے راہ سے پھرایا وہ شیطان تھا کیونکہ گدھے نے بھی کسی سے بات کہی ہے
صواب یہ ہے کہ تو دعا کر بالق کے حق میں تاکہ وہ سب دور ہوں تم ہی اس شہر میں
قوم بالق پر سرداری کروگے خدا کیطرف انکو بلاؤ تمکو مانینگے اور فرمانبردار ہونگے تم انکے
پیغمبر ہوگے اور نیک عورت تمہارے ہاتھ لگیگی بلعم بن باعور نے ان باتوں کو سنکے
پہاڑ کیطرف عزم کیا جہانکہ اسکا چلہ تھا یا بپیادہ وہاں گیا اور دعا کی اور گدھا یہاں رہا
اسدن کی دعا سے بنی اسرائیل نے شکست پائی۔ یوشع نے متحیر ہو کر گھوڑے سے
اترکر سر زمین پر رکھکر درگاہ الٰہی میں مناجات کی یارب ہم شہر کے در پر آج چھ مہینے
سے پڑے ہیں اس امید میں کہ ان جبارونکا مالک فتح کرکے تیرا حکم بجا لائیں اور
شکر کریں اور جو کچھ مال ومتاع انہوں کا ہم پاویں سب آگ میں جلا دیویں اور آج کی
لڑائی جو جیتا وہ بغیر تیری مدد کے نہیں اور ہمنے ہزیمت پائی ہے بے حکم تیرے نہیں ندا
آئی اے یوشع اس قوم میں ہمارا ایک بندہ مقبول ہے وہ اسم اعظم میرا پڑھتا ہے اوسکو
ہمنے بزرگی دی ہے۔ اس نے وہ پڑھکر دعا کی ہمنے قبول کی تب تمنے شکست پائی یوشع
نے سر زمین پر رکھکر عرض کی الٰہی تو اسکا مرتبہ اور بزرگی چھین لے تب انکی دعا سے اللہ نے اسم اعظم
معہ لباس تقوی بلعم سے چھین لیا تب آپ نے سر سجدے سے اٹھایا اور بنی اسرائیل کو اس

سے خبر دی تب یوشع نے ایک ہی حملے سے بنی اسرائیل کیساتھ ہو کر اُن کافروں کا محاصرہ کیا بعد اسکے بلعم بن باعور نے دُعا کی اجابت نہ ہوئی پس دوسرے دن کو روز جمعہ تھا یوشع اور بنی اسرائیل نے ملکر ان جباروں کیساتھ لڑائی شروع کی خدا کے حکم سے زمین لرزے میں آئی حصار ٹوٹ پڑا چاروں طرف تمازیونکی تلوار چلی لڑتے لڑتے جب شام قریب ہوئی یوشع کے دلمیں خوف آیا اندیشہ کرتے لگے کہ توریت ہیں ہفتہ کے دن سوائے عبادت کے لڑائی کرنا اور دنیا کا کام کرنا وغیرہ ممنوع ہے۔ دلمیں سوچے اگر آج کے دن فتح نہو گی تو کل قوم جبارونکی آکے ایک ہی حملے میں لے لیگی اور ہمکو نکالدیگی تب روبروئے آسمان کر دُعا مانگی کہ اے پروردگار اسوقت تو آفتاب کو اپنی قدرت سے حرکت دیکر اور دو گھڑی دن زیادہ کر اللہ نے انکی دُعا قبول کی اور دو گھڑی دن بڑھا دیا اور آفتاب ٹھیر گیا اس دو گھڑیکے عرصہ میں شب ہفتہ کی شام ہوتے ہوئے بنی اسرائیل فتحیاب ہو کر سجدہ شکر بجالائے اور وہ مردود سب زیر شمشیر ہوئے۔ اور توریت میں مال غنیمت حلال نہ تھا انہوں کا مال جو پایا سب آگ میں ڈالدیا کچھ نہ جلا کیونکہ حکم ایسا تھا جو غنیمت میں پاتے آگ لگا دیتے۔ اگر اس میں سے مال کچھ باقی رہجاتا یا کوئی اس میں سے کچھ چرا لیتا تو آگ اس مال کو نہیں جلاتی علامت مقبولیت اور نامقبولیت کی یہی تھی سب نے نام سے قرعہ ڈالا نام چور کا جب نکلا اس مال کو منگوا کے پھر آگ میں ڈالا تب سب جلا پس بلعم بن باعور نے آکے یوشع کو تعظیم اور تکریم سے سلام کیا آپنے فرمایا اے بلعم باعور تمہارے واسطے مینے بد دعا کی تھی تب مرتبہ اور بزرگی تمہاری اللہ نے تمسے چھین لی تمکو میں بشارت دیتا ہوں کہ تین حاجتیں تمہاری اللہ کے پاس بحال ہیں یہ سُنکے بلعم پر غم ہوا اور اپنی جورو سے کہا اے بدذات بدبخت مینے نہ کہا تھا کہ پیغمبروں پر بد دعا چلتی نہیں مینے گناہ کیا میری بزرگی اور کرامت اللہ نے لے لی وہ بولی کہ تمنے تین سو برس فقیری کمائی اور کمالیت حاصل کی تمہاری مقبولیت باقی کچھ نہ رہی بلعم بولا تین مرتبہ تین حاجت کی دُعا باقی رہی وہ بولی اسوقت میرے لئے ایک دُعا کرو باقی دو دُعائیں تمہارے واسطے رہیں۔ وہ بولا تینوں دُعائیں

روزِ جزا کیلئے رہنے دے خدا سے مجھکو نجات مانگنا ہے۔ القصّہ دوزخ سے پھر بولی اے صاحب میرے
لئے ایک دعا صرف کرو کہ اللہ مجھکو جمال بخشے ہر چند کہ بلعم نے کہا کہ جمال صورت تیری سب
عورتوں سے زیادہ ہے وہ نہ مانی آخر بلعم نے ناچار ہو کر اسکے لئے دعا کی اسوقت اس کی صورت
سے تمام گھر میں اوجالا ہوگیا اور خدا کے غضب سے بلعم کی صورت تبدیل ہوگئی چہرہ پر سیاہی
آئی تب اسکی عورت خلوت میں ایک جوان منگوا کر ہر روز عیش کرتی ایکدن اسنے دیکھا
کہ بیگانے مرد سے عیش کرتی ہے۔ تب طیش میں آکر جورو کو بددعا کی تب اس عورت کی
شکل سیاہ کتیا کی ہوگئی اور فرزند سب اپنی ماں کی محبت سے لگے بنی اسرائیل اور
شہر کے لوگوں نے ان سے کہا یہ تمہاری ماں نہیں ہے کتیا ہے۔ اور بلعم بن باعور سے
کہا اے بلعم اپنی جورو کے لئے دعا کرو کہ اسکی ہیئت اصلی پھرے تب لوگوں کے کہنے سے بلعم نے
اپنی جورو کے حق میں دعا کی خدایا تو اسکی اصلی صورت اسکی بخشدے پھر خدا کی قدرت سے
جو صورت اوسکی اول کی تھی پھر ہوگئی اے مومنو ذرا غور کرو دیکھو بلعم بن باعور بڑا درویش
تھا باوجود اسکے کہ اللہ کی ایک نافرمانی نفس امّارہ کی پیروی سے کی تھی اپنی جورو کی بات
سے مردود ہوا پس جو شخص نفس امارہ کا تابع ہوگا بیشک جگہ اسکی دوزخ ہے۔ اور جو کوئی
نفس امّارہ کی پیروی نہیں کریگا سو جنت میں جائیگا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ
طَغٰی ۝ وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ۝ ترجمہ پس جس نے
شرارت کی اور بہتر سمجھا دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے اس کا ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا اپنے
پروردگار کے پاس کھڑے ہونے سے اور بچایا خواہش نفس کو بدی سے پس تحقیق بہشت
ہی ہے اسکا ٹھکانا کہتے ہیں کہ یوشع نے بمطابق الہام الٰہی کے بنی اسرائیل کو فرمایا کہ چلو شہر
بلقا میں جاکے جہاد کریں اور خدا کی درگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے دعا مانگو تب بنی اسرائیل نے
یوشع کے فرمانے سے زبان عبرانی میں حطۃ حطۃ کہا یعنی حطہ عنا خطایانا اے رب گناہ ہمارے
بخشدے اور بعضے ٹھٹھے سے حطۃ حنطۃ کہنے لگے یعنی یارب ہمکو گیہوں
دے ہم چالیس برس کے بعد میدان تیہ سے آئے ہیں اور بعضے سجدہ کی جگہ

چوتڑ کے بل ہٹنے لگے اور ہنسی کرتے پھر ٹھہریں گئے انپر وبا آئی دوپہر میں قریب ستر
ہزار آدمیوں کے مر گئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بات کو وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ

الْقَرْيَةَ الخ ترجمہ اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس گاؤں میں پس کھاؤ اس سے جو چاہو تم بافراغت اور داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور کہو بخشش مانگتے ہیں ہم تب بخشینگے ہم تمہارے واسطے خطائیں تمہاری اور البتہ زیادہ دینگے ہم نیکی کرنیوالونکو پس بدل ڈالا انہوں نے بات کو جنہوں نے ظلم کیا تھا سوا اسکے جو کہا گیا واسطے انکے پس اتارا ہمنے اوپر انکے جو ظلم کرتے تھے عذاب وبا آسمان سے بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ نے آگ آسمان سے نازل کی تھی انکے جلانیکو غرض سبھوں نے پھر توبہ استغفار پڑھا تب خدا نے اپنے فضل وکرم سے عفو فرمایا قول اکثر کا یہ ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل میدان تیہ میں تھے اسوقت لڑائی میں موسیٰ کے ساتھ اللہ نے جانیکو فرمایا کہ سجدہ کرتے ہوئے۔ اور حطۃ کہتے ہوئے ملک شام میں داخل ہو جیو پس شاید کہ نافرمانی حین حیات میں موسیٰ کی بنی اسرائیل سے صادر ہوئی تھی اب یوشع نے انہوں کو لیکر اس شہر میں جاکر بت پرستوں کو قتل کر کے بادشاہ کو انکے دار پر کھینچا اور شہر کو اپنے قبضہ میں لیا پھر کوہستان کیطرف اطراف کے شام کے دو شہر تھے عماد اور سیعون وہاں جب گئے سب نے یوشع کے پاس آکے دین موسیٰ قبول کیا پھر وہاں سے کوہ اردی اور سلم کی طرف متوجہ ہوئے وہانکے حاکم کا نام بادق تھا یوشع کے وہاں جاتے ہی وہ اور اسکے تابع جتنے تھے دین اسلام سے مشرف ہوئے اور وہاں سے پھر مغرب کیطرف گئے وہاں پانچ شہر تھے پانچوں شہر کے بادشاہ ملکر حضرت یوشع سے لڑنیکو مستعد ہوئے آخر خدا کے فضل سے یوشع نے انپر نصرت پائی اور کافر سب ہزیمت پا کے غاروں میں جا گھسے لشکر یوشع نے وہاں جا کے انکو واصل جہنم کیا اور بادشاہوں کو نکالکر دار پر کھینچا منقول ہے۔ خدا تعالیٰ نے انکے واسطے ایک شکنجہ بھیجا تھا۔ اس شکنجے نے سب مار ڈالا تب یوشع نے نصرت پائی پس حضرت یوشع نے سات برس کے اندر اکتیس بادشاہوں کو مار کر تمام ملک فتح کر کے بنی اسرائیل پر تقسیم کر دیا

اور لوگوں پر احکام توریت جاری کر دیئے بعد اسکے کالوت کو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کر کر ۳۸۹۰ تین ہزار آٹھ سو نوے - یا دو سو بیس میں انتقال فرمایا منتظم میں لکھا ہے کہ عمر انکی ایک سو ستر برس کی برس تھی واللہ اعلم بالصواب +

بیان نبوت کالوت علیہ السلام کا

جامع التواریخ میں منتظم سے لکھا ہے - کہ طالوت بن یوقنا اولاد شمعون بن یعقوب سے تھے اور وہ مریم کے شوہر تھے وہ مریم جو موسی کی بہن تھی اور کالوت پیغمبر مرسل تھے بموجب وصیت حضرت یوشع کے آپ نے جمیع مہمات بنی اسرائیل کے اپنے ذمے لئے تھے پیچھے فراغ امور شرعی وغیرہ کے بجرب بادشاہ بارق ملک سلم میں گئے کہ وہ دین سے برگشتہ تھے اوسکو اور اسکے عیال کو حبس کیا اور دس ہزار کافر کو قتل کیا باقی سب پہاڑوں میں بھاگ گئے تھے کہتے ہیں کہ بارق کیساتھ ستر آدمی صاحب ملک محبوس تھے اور سب کے ہاتھ کی انگلیاں کاٹ کے پھینک دی تھیں اور روٹی توڑ توڑ کے انہوں کے سامنے ڈال دیتے وہ مثال کتوں کے اوندھے ہو کے منہ سے اوٹھا کے کھالیتے اسی طرح انکو ذلیل وخوار کر کے مصر میں لائے بعد چند روز کے یوساوش نام اپنے بیٹے کو قائم مقام کر کے انتقال فرمایا قصص الانبیاء میں لکھا ہے - ساٹھ برس کے بعد بنی اسرائیل مصر میں آئے چالیس برس اس تیہ مذکور میں رہے ۔ اور بیس برس جہاد میں گذرے بعد اسکے مصر اور شام اور اور ملکوں میں جاکے سکونت اختیار کی ابتک اولاد انکی ان ملکوں میں بستے ہے +

قصہ خرقیل بن توری علیہ السلام کا

تفسیر میں لکھا ہے کہ خرقیل مُردے کو زندہ کرتے تھے اور نام انکا اللہ تعالی نے قرآن میں ذو الکفل رکھا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا وَاذْکُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَذَا الْکِفْلِ وَکُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ترجمہ اور یاد کر اسمٰعیل کو اور الیسع کو اور ذو الکفل کو اور ہر ایک بہتر وں سے تھے اور خرقیل کو اللہ نبی کر کے بھیجا

آپ نے ایکدن بنی اسرائیل کو خدا کے فرمانسے جہاد میں جانیکا حکم کیا ان لوگوں نے مرنیکے خیال سے جہاد کو قبول نہ کیا اللہ کے غضب سے انپر علت طاعون یعنی وبا نازل ہوئی - آخر اسمیں مر گئے اور کتنے آدمی مارے ڈر کے نکل بھاگے جب ایک سو کوس پر گئے وہیں ایک آواز مہلک ایسی آئی کہ سب کے سب مر گئے اور بسبب کثرت مردونکے اونکو شہر میں لاکے دفن نہ کر سکے تب چاروں طرف ایک دیوار کھینچکے سب مردونکو وہاں رکھدیا آفتاب کی گرمی سے سب مردے سڑ گئے تھے جامع التواریخ میں لکھا ہے - ابن عباس نے اسکو روایت کیا کہ چار ہزار اسمیں مرے تھے اور حسن بصری نے لکھا آٹھ ہزار آدمی اور وہب بن منبہ نے کہا اسّی ہزار آدمی مرے تھے خرقیل بعد سات روز کے اعتکاف سے نکلکر شہر سے باہر جاکر دیکھتے ہیں کہ صرف ہڈیاں ان سب کی رہگئیں اور گوشت پوست سب گلگیا تھا دل میں رحم آیا جناب کبریا میں عرض کی الٰہی تو نے میری قوم کو ہلاک کیا پھر اونکو زندہ کر ندا آئی اے خرقیل یہ سب وبا کے ڈر سے شہر سے نکل بھاگے تھے اور میرے قبضہ قدرت کا خیال نہ کیا اسلئے مینے انکو مار ڈالا پھر تمہاری دعا سے زندہ کیا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ الخ ترجمہ کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگوں کے نکلے اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے اور وہ تھے ہزاروں پس ان لوگوں کے واسطے اللہ نے کہا مر جاؤ پھر جلا دیا انکو تحقیق اللہ صاحب کا فضل ہے اوپر لوگوں کے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے پھر وہ لوگ جبکہ شہر میں آئے کہتے ہیں کہ انہوں کے بدن سے اور انکی نسل کے بدن سے جب عرق نکلتا تو مردے کی بو آتی اور پھر وہ سب اپنی اپنی میراث پر جا بیٹھے اور کبھی متابعت اور کبھی مخالفت خرقیل کی کرتے اور دین موسیٰ چھوڑ کے رفتہ رفتہ بت پرستی شروع کی اور خرقیل یہانسے ہجرت کر کے دریا شام زمین بابل میں جا رہے - اور وہیں انتقال فرمایا اور درمیان دجلہ اور کوفہ کے مدفون ہوئے ؂

ذکر الیاس بن یاسین بن محاص بن امام عمران

ہارون کا اور وہ نبی مُرسل عہ تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ - ترجمہ اور تحقیق الیاس ہے رسولوں سے مروی ہے کہ بعد خرقیل کے ایک مدت تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی مبعوث نہ ہوا کہ وعظ و نصیحت امر و نہی انکو سنادے اور ہدایت کرے یہ ایک قوم متفرق ہو کر شام اور مصر اور اور ملکوں میں جا رہی اگرچہ بعضے علما حضرت موسیٰ کے دین پر ان کو تحریص اور ترغیب دیتے تھے اور راہ نیک بتاتے تھے مگر انکو پذیرا نہ ہوئی رفتہ رفتہ بُت پرستی اور زناکاری اور فعل شنیع اختیار کیئے اور تھوڑی قوم موسیٰ کے دین پر رہگئی بعد اسکے حق تعالےٰ نے حضرت الیاس کو ان پر مبعوث کیا انکے زمانے میں ایک بادشاہ تھا شام میں اسنے ایک بت تراش کر نام اسکا بعل رکھا اوسکو پوجتے تھے اور لوگوں کو بھی پوجنے کو کہتے تھے اور الیاس اسکے پوجنے سے خلق کو منع فرماتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ○ ترجمہ جب کہا الیاسؑ نے اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہیں کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہتر بنانیوالیکو جو اللہ ہے رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا اے لوگو ایسے جبار خالق و مالک کو چھوڑ کر بت پرستی کرنا یہ کام بنی کا نہیں پھر بت پرستوں نے حضرت الیاس کی بات نہ مانی اور تکذیب کی جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ ترجمہ پس جھٹلایا اوسکو پس البتہ حاضر کئے جائینگے قیامت کے دن مروی ہے کہ الیاس حضرت ہارونکی اولاد میں تھے اللہ نے انکو شہر بعلبک میں بھیجا کہ وہانکے لوگونکو بعل کے پوجنے سے منع کریں اور بعضوں نے کہا کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی نام اسکا بعل تھا اسکی ایسی صورت تھی کہ بتان آزر نزدیک اسکے خسارۂ ماہ فریب کے محض سنگ تھے اوسیکو لوگ پوجتے تھے اور حضرت الیاس وہانکے لوگوں کو منع فرماتے تھے اور اللہ کی طرف ہدایت کرتے تھے پس وہ بادشاہ ایمان لایا اور حضرت الیاس کو وزیر اپنا بنایا اور قدر و منزلت انکی کرتا پھر بعد چند روز کے راہ ضلالت پکڑی قوم کے ساتھ رل کر

بت پرستی شروع کی تب حضرت الیاس نے اس سے خفا ہوکر انپر قحط کی دعا کی تب انکی دعا سے تین برس تک پانی نہیں برسا ملک میں قحط نازل ہوا کھانے بغیر بیل بکری دُنبے گھوڑے اونٹ ہاتھی سب مرنے لگے لوگوں نے کہا یہ قحط نازل ہوا الیاس کی بد دُعا سے اوسکو جہاں پاؤ مار ڈالو اور الیاس ایک بڑھیا کے مکان پہنچے اسلئے کہ وہ حضرت کی معتقدہ تھی اسکا ایک بیٹا تھا نام اسکا الیسع اوسکو حضرت کی خدمت میں دیا اور حضرت اوسکو لیکر دِہ بدہ شہر بشہر پھرتے رہے۔ بعد تین برس کے اس بادشاہ طیفور سے آکے کہا کہ آج تین برس سے تمپر قحط اور تکلیف گذرتی ہے لازم ہے کہ تم جسے پوجتے ہو اُسی سے مانگو کہ پانی دے اور اس بلائے قحط سے نجات بخشے اگر اس سے ہو تو تم خالق ارض و سما کو پوجو مانو ایمان لاؤ تو ضرور تمکو اس بلا سے نجات دیویگا پس الیاس کے کہنے سے انہوں نے اوسیوقت اپنے بُت معبود سے جا کے نجات مانگی اس سے کچھ جواب نہ ملا پس انہوں نے الیاس سے آکے عرض کی کہ آپ ہمارے واسطے دعا کریں کہ ہم اس بلا سے خلاصی پاویں تب آپ پر ایمان لاوینگے تب الیاس نے خدا کی درگاہ میں ان کے لئے دعا مانگی اسی شب کو پانی برسا تر ترکاری گھاس غلہ زمین سے اگنے لگا قحط جاتا رہا پھر بھی انہوں نے جھٹلایا ایمان نہ لائے گمراہی میں بعل کو پوجتے رہے حضرت الیاس نے جب انکے لئے دعا کی تب خدا کیطرف وحی نازل ہوئی اے الیاس تیری دعا سے میرے بندے اس قحط میں بہت مارے گئے تو انہوں نے جناب باریتعالیٰ میں عرض کی الٰہی تونے میری دُعا سے انپر قحط نازل کیا اب میری دُعا سے پھر سب کی بھلائی کر غرض الیاس نے جب دیکھا کہ کافروں نے آخر بت پرستی نہ چھوڑی تب الیسع کو اپنا قائمقام اور خلیفہ کر کے اس قوم میں سے نکل گئے اور انکو اللہ تعالیٰ نے زندگی دم صور تک دی اور بحر و بر میں انکو رہنے کا حکم دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر الیسع کو نبی کیا آپ نے سب کو دعوت کی خدا کی راہ بتائی پھر انکو بھی نہ مانا اور جھٹلایا آخر سب مردود رہے۔ پھر چند روز کے بعد الیسع علیہ السلام نے بھی انتقال فرمایا مروی ہے کہ بعد الیسع علیہ السلام کے سات سو برس تک کوئی نبی انپر مبعوث نہ ہوا صرف علماء و فضلاء تھے وہ خدا کی راہ انکو بتاتے مگر کوئی سُنتا تھا بعد اس کے

حنظلہ علیہ السلام کو اللہ نے اُن پر بھیجا

قصہ حنظلہ علیہ السلام کا

حق تعالیٰ نے حنظلہ علیہ السلام کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو کہدے کہ اپنے خالق ارض وسما کو پوجیں بُت پرستی چھوڑیں تب حنظلہ خدا کے فرمانے سے ہر روز شہر کے چاروں دروازوں پر جاکر بنی اسرائیل کو پُکار کر کہتے کہ اے لوگو خدا کو واحد جانو اسکو پوجو مانو بت پرستی چھوڑ دو یہ شیطان ہی نے تمکو گمراہ کیا اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ ان گمراہوں نے کہا اے حنظلہ ہمارا یہی رب ہے جو ہم پوجتے ہیں حضرت نے انسے کہا اے قوم تمہارے باپ دادے بتوں کو نہیں پوجتے تھے تم کیوں پوجتے ہو کیا تمکو شرم نہیں آتی خدا سے نہیں ڈرتے ہو تمپر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ تمہارے آگے نافرمان لوگوں پر بلائیں نازل ہوتی تھیں اور تم سب عذاب خدا برداشت نہیں کرسکوگے ہرچند کہ حضرت نے انکو خوف دلایا لیکن ہرگز ایمان نہ لائے اور تکذیب کی اور انکے مار ڈالنے کو مستعد ہوئے اور اس شہر کا بادشاہ کہ نام اسکا طیفور بن طفیانوس کہ بارہ ہزار غلام اور گنج بیحد اور لشکر بیشمار اس کا تھا اس مردود نے حکم کیا کہ حنظلہ کو پکڑ کے مار ڈالو اور حضرت راتدن بام قصر پر چڑھکے پکارتے اللہ کیطرف دعوت کرتے اور راہ بتلاتے اور بنی اسرائیل انکے راتدن پکارنیسے آرام نہیں کرسکتے نہ ہوتے ایک شب آپ نے کہا اے قوم بُت پرستی چھوڑ دو نہیں تو قروا خدا تعالیٰ تمپر بلا نازل کریگا مرگ مفاجات آویگی یہیں چونکہ وے موت سے بیخبر تھے موت کیسی ہے نہیں جانتے تھے کیونکہ سات سو برس تک کوئی ان میں سے نہ مرا تھا اسلئے حنظلہ کی بات کو باور نہیں کرتے جب غضب الٰہی ہوا انپر عذاب نازل ہوا دوپہر کے بیچمیں ہزاروں آدمی واصل جہنم ہوئے باقی لوگ اس بادشاہ طیفور کے پاس جاکے سوختہ دل ہوکے کہنے لگے اے جہان پناہ آج مرگ مفاجات سے بہت سے آدمی ہماری قوم میں مرگئے طیفور عقل کے مہجور نے ان سے کہا کہ یہ مرگ مفاجات نہیں یہ حنظلہ کے شور غل سے رات دن تم سونے نہیں پاتے ہو کثرت بیداری سے گرمی نے غلبہ کیا

یہ موت بیہوشی کا عالم ہے۔ وہ سب مرے نہیں اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو سینخ چبھو کے
انکو دیکھو آپ سے اٹھ بیٹھینگے پس طیفور مردود کے کہنے سے ان گمراہوں نے ویسا
ہی کیا پھر کچھ حس وحرکت ان میں نہ ملی پھر طیفور سے جا کے کہا آپ نے جو فرمایا تھا
سو ہمنے کر دیکھا کچھ حس وحرکت نہ ملی طیفور بے شعور نے انسے کہا کہ سچ ہے وے
مردے ہو گئے پس اس بادشاہ طیفور مردود نے ایسا ایک بلند خانہ بنایا کہ بارہ
ہزار برج اسمیں تھے حکم کہ برج میں ایک غلام زرہ پوش ننگی تلوار ہاتھ میں
لیکے متعین رہے کیونکہ موت اس قصر پر آنے نہ پاوے اگر آوے تو مارے
تلواروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور دروازے گنبدوں کے بند کردو اور درمیان ان
گنبدوں کے ایک کوٹھڑی لوہے کی بنوائی اس میں سنگ مرمر لگایا اور تخت اور
نعمتیں طرح طرح کی اسمیں رکھدیں اور شمعیں روشن کیں تب وہ مردود اس تخت پر
جا بیٹھا اور کہنے لگا اب موت میرا کیا کر سکتی ہے۔ اس لوہے کی کوٹھڑی کے اندر
کس طرح آویگی اب تو راہ بند ہے۔ اس گھمنڈ میں تھا کہ اچانک ایک مرد بڑا ہیبت
والا درمیان اس گنبد کے کہ جہاں وہ مردود تخت پر بیٹھا تھا کھڑا ہوا دیکھا مارے
ڈر کے چونک اٹھا ایسا کہ جان نکلنے پر تھی اس سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ یہاں
کسطرح آئے ہو اس نے کہا میں عزرائیل ہوں طیفور نے کہا تم یہاں کیوں آئے
ہو وہ بولے میں تیری جان قبض کرنیکو آیا ہوں طیفور بولا آج مجھکو ذرا مہلت دو
کل جو چاہو سو کیجیو تب ملک الموت چلے گئے چونکہ زندگی طیفور کی ایک دن اور بھی باقی تھی
پس ملک الموت کے جانیکے بعد وہ مردود وہاں سے نکلکر ان غلاموں کو جو گرداگرد اسکے
برجوں میں چوکیدار تھے مارنے لگا کہ کیوں تمنے عزرائیل کو یہاں آنے دیا کیوں نہیں
مار ڈالا انہوں نے کہا اے جہاں پناہ ہمنے اسکو نہیں دیکھا کس طرح آیا بعد اسکے
طیفور اس گنبد میں جا کے کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوراخ ہے کہ سمجھا کہ اندر سے عزرائیل آیا پھر
اس سوراخ کو بند کر کے بے پرواہ ہوا پھر اس تخت پر جا بیٹھا کوئی نہیں معلوم کر سکتا کہ اسکا دروازہ کدھر ہے
پھر جب نظر کی عزرائیل کو اسی جگہ گنبد کے اندر دیکھا جہاں کل دیکھا تھا پوچھا تم کس راہ سے یہاں آئے ہو

انہوں نے کچھ جواب نہ پایا فوراً جگر میں ہاتھ ڈالکے جان اس مردود کی اور اُن بارہ ہزار غلاموں کی جو اس کی حفاظت میں گرد بگرد چوکیدار تھے ایک پل میں قبض کر لی پھر نہ وہ قصر رہا اور نہ وہ گنبد نہ مالک نہ حشم نہ صغیر نہ کبیر رہا سب کے سب جہنم رسید ہوئے اور پانی دریا اور چشمے کا سب سکھا دیا بنی اسرائیل یہ حالت دیکھ متعجب ہوئے حیرت میں آگئے نہ ملک رہا نہ حشم نہ پانی سب ویران ہوا پس حنظلہ نے انہوں سے کہا کہ اگر تم خدا پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کا اقرار کروگے تب تم اس عذاب سے نجات پاؤگے اُنہوں نے کہا یہ سب بلا اور مصیبتیں تمہاری بدخواہی و شومی سے ہم پر نازل ہوئیں اگر تم ہم میں نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں ہم پر نہ آتیں یہ کہکر دست درازی کرنا چاہتے تھے کہ حنظلہ انکے بیچ میں سے نکل گئے بعد اسکے خدا تعالیٰ نے ایک سانپ ایسا انکے واسطے بھیجا کہ اس شہر کا طول و عرض چھتیس کوس کا تھا اس سانپ نے ایکبارگی چاروں طرف اسکے احاطہ کر لیا اور شہر کو دبانا شروع کیا تاکہ مقامات انپر تنگ ہوجائیں اور چشموں سے دھوئیں نے نکلکر اکثر لوگوں کو ہلاک کر ڈالا چند روز کے بعد حنظلہ نے جہان فانی سے رحلت فرمائی اور جو نعمتیں بنی اسرائیل نے شام کے عمالقہ سے پائیں تھیں سب اپنے صرف میں لائے اور عمالقہ یہاں سے ہزیمت پاکر زمین مغرب میں جا رہے - پھر ایک مُدت کے بعد قصد کیا اور بولے کہ بنی اسرائیل سے جاکے اپنی مملکت اور نعمتیں چھین لیں کبتک اس ملک میں رہینگے اور دکھ اٹھا دینگے چلو شام میں اپنے باپ دادا کی میراث پر بیٹھیں دخل کریں اور انہوں سے لڑبھڑ کر مرجائیں یہ بہتر ہے پس قوم عمالقہ اس تدبیر میں تھی اور بنی اسرائیل اس سے غافل تھے تمام دن فسق و فجور میں مستغرق رہتے اس بدبختی کے مارے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے پیغمبری اور بادشاہت چھین لی بنی اسرائیل خوار ہوگئے عمالقہ آکے ان سے لڑائی کرکے اس تابوت سکینہ اور مال و دولت کو ان سے چھین کے زمین مغرب میں لیگئے اور نہ وہی تابوت سکینہ سبب تھا ان کے اقبال کا ان میں نہ بادشاہی رہی کہ آرام سے کھاویں اور نہ کوئی پیغمبر رہا کہ اس کی دعا سے دشمن مقہور ہووے سبب غضب و عاجز ہوگئے اور انکے بیچ میں کوئی عالم و فاضل بھی نہ رہا کہ انکو ہدایت

کرے اور شریعت سکھاوے سب گمراہ ہوگئے اور تابوت سکینہ جو عمالقہ نے اُن سے
چھین لیا تھا وہ آہنی تھا اسمیں قفل مضبوط لگے تھے کہتے ہیں کہ اس تابوت کا سر مثل بلی
کے سر کے تھا جس کسیلئے تئیں حاجت ہوتی تو اس تابوت سکینہ کے چاروں طرف پھر کے
دُعائے مانگتا تو خداوند کریم حاجت اسکی پوری کرتا اور جب دشمنوں سے لڑائی پڑتی تو
اس تابوت کو سامنے رکھتے اس سے ایک آواز نکلتی مثل آواز بلی کے اور اسی آواز سے
دشمنونکے دلمیں ہیبت آجاتی تب بھاگ جاتے اور مومن سب اسکی برکت سے فتح
پاتے آسایش وآرام ملتا مگر اس تابوت کے اندر کیا چیز تھی یہ کوئی نہیں کہہ سکتا اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ الخ ترجمہ
اور کہا انکو انکے نبی نے نشان اس کی سلطنت کا یہ ہے۔کہ آوے تمکو ایک صندوق
جسمیں دلجمعی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور باقی اس چیز سے کہ چھوڑ گئی ہے موسیٰ
اور ہارونکی اولاد اوٹھا لاوینگے اوسکو فرشتے اسمیں نشانی پوری ہے تمکو اگر تم یقین رکھتے
ہو خبر ہے کہ اس تابوت کے اندر موسیٰ کا عصا اور ہارون کا ایک عمامہ تھا اور ترنجبین جو
آسمان سے انکی قوم کیلئے میدان تیہ میں اُترتی تھی اس کا مذکور اوپر ہوچکا اور دو تختیاں
توریت کی شکستہ جو موسیٰ نے زمین پر مار کر توڑی تھیں اس تابوت کے اندر تھیں یہ قصص الانبیاء
اور توریت میں لکھا ہے۔اور تفسیر میں مذکور ہے۔کہ بنی اسرائیل میں ایک صندوق
چلا آتا تھا اسمیں تبرکات تھے موسیٰ وہاروں کو جب جنگ پیش آتی اسکو سردار کے آگے
لے چلتے اور دشمن پر حملہ کرتے تو اسوقت اوسکو آگے دھر لیتے پھر اللہ اسکی برکت
سے فتح دیتا جب بنی اسرائیل بدنیت ہوگئے وہ صندوق ان سے چھین لیا گیا غنیم
کے ہاتھ لگا اب جو طالوت بادشاہ ہوا وہ صندوق خود بخود رات کے وقت
اسکے گھر کے سامنے آموجود ہوا سبب اس کا یہ تھا کہ غنیم کے شہر میں جہاں اوسکو
رکھا تھا انپر بلائیں نازل ہوئیں شہر ویران ہوا مروی ہے کہ بنی اسرائیل
ایک شخص غریب مسکین تھا اس کی دو جوروئیں تھیں ایک نے لڑکا جنا اور
دوسری نے نہیں جنا۔لڑکے والی نے اس سے کہا کہ تمنے ایک لڑکا

بہی جنا اُس نے کہا اے بی بی اللہ تعالیٰ کسیکو بے مانگے فرزند دیتا ہے۔ اور کسیکو مانگنے سے بھی نہیں دیتا اور میں تو اُس کی درگاہ سے امیدوار ہوں کہ تمکو بے مانگے اُسنے لڑکا دیا مجھکو بھی دیگا پس دلگیر ہو کر اسنے تمام شب خدا کی عبادت کی اور سر سجدہ میں رکھکر دعا مانگی حقتعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی ایک فرزند اس سے پیدا ہوا نام اسکا شموئیل رکھا جب بڑے ہوئے چالیس برس کی عمر میں نبی ہوئے +

قصہ شموئیل نبی علیہ السلام کا

شموئیل نبی نے جب خدا کیطرف سے لوگونکو دعوت کی بنی اسرائیل انپر ایمان لائے اور کہا کہ جو تابوت سکینہ ہمسے عمالقہ چھین لیگئے سو ان سے جا کے لڑ کے لے آویں سبھوں نے یہ عہد کیا اور کافروں نے تابوت کو لیجا کے آگ پر دھر دیا خدا کے فضل سے نہ جلا اور توڑنا چاہا نہ ٹوٹا تب کہنے لگے یہ تابوت بنی اسرائیل کے خدا کا ہے اسواسطے نہیں ٹوٹتا ہے نہ آگ میں جلتا ہے تب ناپاک جگہ میں لیجا کر ڈال رکھا کہ لوگ اسپر غائط بول کریں پس جو مردود اسپر غائط بول کرتا ناسور و بواسیر کے مرض میں مبتلا ہو کر مرجاتا پھر بتخانے میں لیجا کے بتوں کے نیچے ڈال رکھا بتوں نے اسکو دیکھکے تعظیم و تکریم سے سر زمین پر جھکا دیا بہر صورت وہ سب مردود جب اس سے ناچار ہوئے تب اس تابوت کو دو بیلوں پر لاد کر ہانک دیا اور فرشتوں نے اوسکو بیلوں سمیت طالوت کے گھر پہنچا دیا +

قصہ طالوت کے بادشاہ ہونے کا

ایک دن بنی اسرائیل نے شموئیل نبی سے کہا کہ اے حضرت ہمارے لئے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ پھر ہمکو سلطنت دیوے کہ خدا کے دشمنونکو مار کر زیر کریں اور ایک سردار ہمپر مقرر کر دیوے کہ ہم جہاد کریں اس بات کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی ترجمہ تو نے نہ دیکھی ایک جماعت بنی اسرائیل میں موسیٰ کے بعد جب کہا انہوں نے اپنے نبی کو مقرر کر دیوے ہمارے واسطے ایک

بادشاہ کہ ہم لڑائی کریں اللہ کی راہ میں وہ بولا یہی توقع ہے تمسے کہ اگر حکم ہو تمکو لڑائی کا تب تم نہ لڑو وہ بولے ہمکو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑیں اللہ کی راہ میں اور ہمکو نکال دیا ہے ہمارے گھر سے اور اپنے بیٹوں سے پھر جب انکو حکم ہوا لڑائی کا پھر گئے مگر تھوڑے اُن میں سے اور اللہ کو معلوم ہے جو ظالم ہیں تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ بعد حضرت موسیٰ کے ایک مدّت تک بنی اسرائیل کا کام برقرار رہا پھر جب انکی نیت بُری ہوگئی اُنپر غلیم مُسلّط ہوا جالوت بادشاہ کافر نے اُنکے اطراف کے شہر چھین لیئے اور لوٹا اور بندی کر کے انکو لیگیا باقی وہاں سے بھاگ کے لوگ شہر بیت المقدس میں جمع ہوئے اور حضرت شمویئل پیغمبر سے یہ کہا کہ کوئی بادشاہ با اقبال مقرر کر دو کہ بغیر سردار با اقبال کے ہم لڑ نہیں سکتے طالوت ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں کسی کے چوپائے چراتا تھا۔ ایک دن ایک چوپایہ اس سے گم ہوا مالک چوپایہ نے اس سے اسکی قیمت مانگی اسکو یہ مقدور نہ تھا کہ قیمت اسکی دیوے آخر ناچار ہو کر شمویئل نبی کے پاس گیا کہ مالک چوپایہ سے اس کے لیئے سفارش کریں کہ قیمت اسکی معاف کر دے شمویئل ع نبی نے اس سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے۔ اسنے کہا میرا طالوت نام ہے۔ تب شمویئل ع نے اسکو بغور دیکھا کہتے ہیں کہ جبرئیل نے ایک شاخ درخت بہشت سے لاکر شمویئل کو دی اور کہا جسکا قد اس عصا کے برابر ہوگا وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا اور اس کا نام طالوت ہے۔ جب شمویئل نے طالوت کا قد اس عصا سے ناپا موافق اسکے ہوا تب آپ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تعالیٰ طالوت کو تم میں بادشاہ کریگا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا الایۃ ترجمہ اور کہا ان لوگوں کو انکے نبی نے اللہ نے کھڑا کر دیا تمہارے لیئے طالوت بادشاہ کو اور انہوں نے شمویئل ع نبی سے کہا کہ کیونکر ہوگی اوسکو سلطنت ہمارے اوپر اور اس سے ہمارا حق زیادہ ہے۔ سلطنت میں اور اسکو ملی نہیں کشائش مال کی اور ایک چوپایہ اس سے گم ہوا تھا اس کی قیمت دے نہ سکا وہ کیونکر ہمارا بادشاہ ہوگا حضرت شمویئل نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ الایۃ ترجمہ تحقیق اللہ نے اوسکو پسند کیا تمسے اور زیادہ کشائش دی علم میں اور بدن میں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے ملک اپنا

جسکو چاہے ہے - اور اللہ گنجائش والا ہے - اور سب جانتا ہے - اور بنی اسرائیل نے طالوت کو حقیر جان کے اسپر التفات نہ کیا اور کہنے لگے اے نبی اللہ نشانی اوسکی بادشاہی کی کیا چیز ہے - تب ہم مانینگے اور اسکے مطیع فرمان ہونگے حضرت شموئیل نے کہا کہ نشانی اسکی بادشاہی کی یہ ہے کہ وہ تنہا جاکے تابوت سکینہ دیار عمالقہ سے تمکو لادیگا قولہ تعالیٰ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ - الآیہ ترجمہ اور کہا اونکو انکے نبی نے نشانی اسکی سلطنت کی یہ ہے - کہ آوے تمہارے پاس ایک صندوق جس میں دلجمعی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور باقی وہ چیزیں جو چھوڑ گئی موسیٰ اور ہارون کی اولاد اوٹھا لاوینگے اوسکو فرشتے اسمیں نشانی ہے پوری تمکو اگر یقین رکھتے ہو پس شموئیل نے طالوت کو اقبال مند دیکھکے کہا کہ تم بنی اسرائیل میں بادشاہ ہوگے میدان کیطرف جاؤ تابوت سکینہ وہاں پاؤگے بنی اسرائیل کو لادو پس انکے کہنے سے وہ میدان کی طرف جاکے کیا دیکھتے ہیں کہ تابوت سکینہ کو ایک رتھہ پر دو بیلوں کی گردن پہ ہانکے فرشتے لئے آتے ہیں طالوت جاکے اسپر بیٹھے اور ہانکتے ہانکتے بنی اسرائیل کے گروہ میں لے آئے بعضے کہتے ہیں کہ سب فرشتے خدا کے حکم سے اس طابوت کو طالوت کے گھر پہنچا گئے بہر حال تابوت سکینہ بنی اسرائیل کو طالوت نے جب پہنچا دیا وے دیکھ کے متعجب ہوئے اور انکو بادشاہ اپنا بنایا اور مطیع فرمان ہوئے - بعد اسکے طالوت نے شکر خدا کا کر بنی اسرائیل سے کہا کہ چلو ہمارے ساتھ جہاد کو تب انہوں نے قبول کیا اور شموئیل نے ایک زرہ آہنی طالوت بادشاہ کو عنایت فرمائی اور کہا کہ یہ زرہ جسکے بدن پر راست آویگی اسکے ہاتھ سے جالوت بادشاہ مارا جائیگا *

بیان لڑائی طالوت بادشاہ کی جالوت کے ساتھ اور مارا جانا جالوت کا داؤد پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے

جب طالوت حضرت شموئیل سے رخصت ہو کر معہ غازیوں کے روانہ ہوئے۔
روایت میں آیا ہے۔ کہ اسی ہزار آدمی تھے جو جالوت کے ساتھ لڑنے کو گئے مخبروں نے جا کے اوسکو خبر پہنچائی یہ سنتے ہی وہ ناہنجار کمر ہمت باندھکر اور لشکر جرار نابکار جو اس کا تھا لیکر مستعد بہ جنگ ہوا اور بنی اسرائیل ہمراہ طالوت کے کوچ کرتے ہوئے چلے جاتے تھے۔ طالوت نے ان سے راہ میں کہا چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ الایۃ ترجمہ پس جدا ہوا طالوت فوجیں لیکر کہا اللہ تمکو آزمانے والا ہے۔ ایک نہر سے پس جسنے پانی پیا اس کا وہ میرا نہیں ہے اور جس نے اوسکو نہ چکھا وہ ہے میرا مگر جو کوئی بھرے ایک چلو پانی اپنے ہاتھ سے پھر پی گئے اس کا پانی مگر تھوڑے ان میں سے یہ کہکر چلے بعد قطع منازل بیابان کے درمیان فلسطین کے وہ نہر ملی پانی اسکا نہایت صفا مثل آب حیات کے تھا لشکریوں نے مارے پیاس کے باوجود ممانعت طالوت بادشاہ کے اس نہر سے پانی پی لیا مگر تھوڑے لوگوں نے نہیں پیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ترجمہ پس پی گئی قوم پانی اس کا مگر تھوڑے لوگ جنہوں نے انکی ممانعت نہ سنی انہوں نے زیادہ پانی پی کر اور پیاس بڑھائی جتنا پیتے اتنی ہی اور پیاس غالب ہوتی تب طالوت نے انکو ناچار رخصت کر دیا اور بعضوں نے روایت کی ہے۔ کہ پانی پیتے پیتے زبان انکی نکل پڑی تھی پیٹ پھولکر مر گئے اور جنہوں نے موافق حکم طالوت کے ایک قطرہ پانی نہ پیا آرام سے رہے۔ ترجمہ کلام اللہ میں لکھا ہے۔ کہ کل آدمی طالوت کے ساتھ اسی ہزار تھے اس میں سے تین سو تیرہ آدمی جالوت کی لڑائی میں رہے اور اس میں داؤد علی نبینا وعلیہ السلام اور انکے بھائی تھے راہ میں لشکر کیساتھ آتے وقت تین پتھر ملے وہ پتھر بولے کہ ہمکو اوٹھا لیجا جالوت کو ہم مارینگے تب داؤد علیہ السلام نے ان پتھروں کو ساتھ رکھا لشکریوں نے طالوت سے کہا کہ ہم تھوڑے ہیں جالوت کا لشکر بہت ہے ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکینگے اور ان میں بعضوں نے کہا اگرچہ ہم تھوڑے ہیں مگر ہمارا خداوند مددگار ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ترجمہ بہت جگہ جماعت

تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اللہ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے
جب سب جالوت کے مقابلہ میں آئے کہنے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَمَّا بَرَزُوْا
لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ الآیہ ترجمہ اور جب سامنے ہوئے جالوت کے اور اسکی
فوج کے بولے یعنی طالوت کے لشکری اے رب ہمارے ڈالدے ہم میں جتنی مضبوطی
ہے اور ٹھیرا ہمارے پاؤں اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر جالوت نے جب طالوت
کے لشکر کیطرف دیکھا انکی دلیری پر متعجب ہؤا اور اوسکو شرم آئی اس بات سے
کہ ہم لاکھ آدمی جرّی ہیں ان تین سو تیرہ آدمی ضعیف کیساتھ ہمکو لڑنا کچھ مردی نہیں
تب طالوت کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ جو سپاہ تو لڑنیکو لایا یہ قابل میرے لڑنیکے نہیں
بہتر یہ ہے کہ خیال باطل چھوڑ دے میری اطاعت قبول کر نہیں تو میرا سامنا کر میدانمیں آ
تب طالوت نے حکم کیا اپنے لشکر میں کہ تم میں کوئی ایسا ہے کہ جالوت مردود کا سر
کاٹ کے جلدی لے آوے اور جالوت مردود کو کہلا بھیجا کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑنے
آئے ہیں تو مت گمان کر کہ سپاہ میری قلیل ہے۔ اور لشکر تیرا بہت ہے خدا میرا
بزرگ ہے وہ مجھکو غالب کر دیگا تجھپر بہت ایسا ہؤا ہے کہ اللہ کے فضل سے
کہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی جماعت کثیر پر اور اللہ صابروں کیساتھ ہے پس
ناگاہ ایک لحظہ کے بعد ایک جوان مہیب شکل باحشمت تمام سلاح پوش گھوڑے پر سوار
چوب نیزہ تلوار ہاتھ میں لیکے مخالف کے لشکر گاہ سے بر صف کارزار آکھڑا ہوا ایک نعرہ
مثال خر کے مارا اور کہا میں ہوں جالوت تم سب کو کافی ہوں میرے سامنے آئے جاؤ
اس بات کو سنکر طالوت نے فرمایا اپنے لشکر کو کہ تم سب میں کوئی ہے کہ اس مردود کا سر
کاٹ کے لے آوے تو اوسکو ہی سلطنت اور اپنی بیٹی بیاہ دونگا آخر کسی نے جواب نہ دیا تب
طالوت سست ہوا اور کہا کہ جالوت لعین اب ہمپر حملہ کریگا بنی اسرائیل کوئی اسکے مقابلہ میں بڑھتے
نہیں یہ کہکر خود چاہا کہ اس مردود سے جاکے لڑے اسوقت ایک جوان قوی نے سر پر خود رکھکے لباس
حریر پہن کے ایک چوب ہاتھ میں لیکر طالوت کو آگے سلام کیا اور کہا کہ تم کچھ اندیشہ مت
کرو خاطر جمع رکھو اللہ کے حکم سے میں جالوت سے لڑونگا اور اسکو مار ڈالوں گا طالوت بولا

تم کس قوم سے ہو اور تمہارا کیا نام ہے۔ وہ بولا میں اسرائیلی ہوں اور نام میرا داؤد ہے اور میرے چھ بھائی ہیں آپ کے لشکر میں اس نے کہا کہ تم نے کبھی اوّل کبھی لڑائی کی ہے وہ بولے اکثر سباع اور درندوں سے لڑا ہوں اور وہ برادر لے گئے طالوت کے پاس حاضر تھے انہوں نے طالوت سے کہا اے حضرت داؤد کبھی کسی سے لڑا نہیں وہ جو کہتا ہے حضور میں محض غلط ہے۔ اس نے کبھی لڑائی نہیں دیکھی اور وہ جالوت پلید بڑا لڑنیوالا ہے۔ جنگ آزمودہ ہے اس سے یہ کیونکر لڑ سکیگا پس طالوت نے داؤد کو ایک زرہ پہننے کے لئے دی جو زرہ کہ حضرت شموئیل نے انکو دی تھی کہ یہ زرہ جسکے بدن میں آویگی وہ لڑائی فتح کریگا اور بادشاہ ہوگا اور ایک روایت ہے کہ طالوت نے خواب دیکھا تھا کہ جسکے بدن میں یہ زرہ ٹھیک آویگی اسکے ہاتھ سے جالوت مارا جائیگا بہرصورت وہ زرہ ہر ایک کو پہنا کر دیکھی کسیکے بدن میں موافق نہ آئی جب داؤد نے پہنی انکے بدن میں ٹھیک آئی تب طالوت نے انکو کہا کہ تم جاؤ جنگ گاہ میں جالوت پلید تمہارے ہاتھ سے مارا جائیگا پس انسے عہد مؤکد کرکے وہ زرہ پہنکر اور وہ تین پتھر کہ لشکر کیساتھ آتے وقت جو راہ میں ملے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم کو اٹھا لے لیجاؤ ہم تمہارے کام آوینگے ہم اُن پتھروں سے ہیں کہ جن پتھروں کے برسانے سے اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک کیا تھا اُن پتھروں کو لیکر داؤد معرکہ جنگ میں جالوت کے سامنے گئے جالوت نے ان سے کہا کہ تو میرے ساتھ کونسے ہتھیار سے لڑیگا وہ بولے میں ان پتھروں سے تیرا سر توڑ کے مار ڈالونگا جالوت نے کہا کہ بادشاہوں کے ساتھ پتھروں سے لڑنا نہیں چاہیئے داؤد نے فرمایا کہ تو کتا ہے کتّے کو پتھر سے مارنا چاہیئے جالوت نے کہا تو چلا جا ناحق مارا جائیگا میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو نہایت غریب ضعیف ایک پتھر ہاتھ میں لیکر مجھسے لڑنے کو آیا ہے۔ داؤد علیہ السلام نے کہا میں خدا کے حکم سے لڑنیکو آیا ہوں۔ اس نے مجھکو قوت دی ہے تجھکو اس پتھر سے مار ڈالونگا یہ کہکر پتھر اوٹھا کر اس مردود پر پھینک مارا فوراً وہ جہنم واصل ہوا اور دوسری روایت میں یہ تفسیر سے لکھا ہے کہ اس پتھر کو فلاخن میں رکھکے مارا جالوت کے سینہ پہ جا پڑا

وہاں اوسکو جہنم رسید کرکے وہیں پتھر کے دو ٹکڑے ہوکر ایک ٹکڑا لشکر کے داہنی طرف جاگرا اور سب کو ہلاک کیا اور ایک ٹکڑا لشکر کے بیچیں گرا وہ سب درہم وبرہم ہوکر کوئی بہاگا اور کوئی جہنم رسید ہوا قولہ تعالیٰ فَھَزَمُوْھُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تقفا وَقَتَلَ دَاؤٗدُ جَالُوْتَ ترجمہ پس شکست دی بنی اسرائیل نے قوم جالوت کو اللہ کے حکم سے اور مار ڈالا داؤد نے جالوت کو اور طالوت نے داؤد کو کہا کہ ماشاء اللہ تمھاری بڑی قوت ہے تمنے اکیلے جالوت کو اسکے لشکر سمیت مار ڈالا مجھکو کیا طاقت تھی کہ میں اوسکو مار ڈالتا تفسیر میں لکھا ہے کہ شموئیل نبی نے داؤد کے باپ کو بُلا کے کہا کہ اپنے بیٹے کو مجھکو دکھلا اُسنے چھ بیٹوں کو دکھلایا جو قدآور تھے اور داؤد کو نہ دکھایا وہ قدآور نہ تھے۔ اور بکریاں چراتے تھے پھر شموئیل نے انکو بُلایا اور پوچھا کہ تو جالوت کو ماریگا انہوں نے کہا مارونگا تب جالوت کے سامنے وہ گئے اور تین پتھر فلاخن میں رکھکر مارے جالوت کا سر کھلا تھا اور تمام بدن لوہے کے زرہ میں غرق تھا سر میں لگے اور پیچھے سے نکل گئے اور بعد فتح لڑائی کے طالوت نے اپنی بیٹی کو داؤد علیہ السلام سے بیاہ دیا اور داؤد بادشاہ ہوئے

بیان عداوت طالوت کی داؤد علیہ السلام کے ساتھ

روایت ہے کہ جب طالوت نے جالوت کی لڑائی پر فتح پائی بنی اسرائیل نے انسے کہا کہ تمنے جو وعدہ کیا تھا کہ جالوت کو جو ماریگا اوسکو آدھی سلطنت اور اپنی بیٹی بیاہ دونگا اب وعدہ پورا کر داؤد کو آدہی سلطنت اور بیٹی سے بیاہ دو طالوت نے کہا بیٹی میری خوبصورت اور داؤد زرد رنگ اور کبود چشم ہے اسے نہیں دونگا اور حضرت داؤد نے بھی انکار کیا کہ گروہ ایسا کہتا ہے تو میں بیاہ نہیں کرونگا مروی ہے کہ آخر طالوت نے اپنی بیٹی کو انسے بیاہ دیا اور نصف سلطنت دی بعد اسکے جب طالوت نے دیکھا کہ لشکری داؤد سے بہت موافقت رکھتے ہیں دل

۵۱ مترجم کے بیان سے آگے معلوم ہوتا ہے کہ طالوت نے اپنی بیٹی سے نکاح کر دیا اور انکو نصف سلطنت اپنی دی بعد مارے جانے طالوت کے حضرت داؤد نے اسکی بیٹی سے نکاح اپنا کیا اور تمام سلطنت پر قابض ہوئے اور ہمیشہ عدل و انصاف سے بادشاہی کرتے رہے ۱۲

میں خوف کیا ایسا نہ ہو کہ وہ سلطنت میری سب چھین لیں تب داؤد کے مار ڈالنے کا قصد کیا اور داؤد پہاڑ کے کنارے جاکے ایک مسجد بناکے عبادت میں مشغول ہوئے اور عابد اور عالم ستر آدمی اُسکے ساتھ تھے عبادت میں بنی اسرائیل نے طالوت سے کہا کہ داؤد کیساتھ بہت عابد جمع ہوئے ہیں اگر وے دعا کرینگے تو ہم سب برباد ہو جاوینگے اور سلطنت چھینی جاویگی طالوت نے جب یہ سُنا بہت لشکر ساتھ لیکر داؤد کے مارنیکو اس پہاڑ کے نزدیک جہاں انکی عبادت گاہ تھی رات کیوقت انکو جا گھیرا اور ننگی تلوار ہاتھ میں لیکر چاہا کہ مسجد کے اندر گھُسکر معہ عابدوں کے داؤد علیہ السلام کو مار ڈالے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ خواب نے اُنپر غلبہ کیا آخر طالوت معہ لشکر سب سو گئے حضرت داؤد مسجد سے نکلکر گیا دیکھتے ہیں کہ طالوت معہ لشکر سو گیا ہے تب ننگی تلوار اسکے ہاتھ سے لیکر پتھر پر ماری پتھر کو دو ٹکڑے کرکے اسکے پیٹ پر تلوار اور پتھر اور ایک پُرزہ کاغذ کا لکھکے رکھدیا اور چراغ بجھادیا اس پرزہ پر یہ لکھا تھا اے طالوت یہ تیری تلوار میں نے پتھر پر مار کر دو ٹکڑے کر دیئے اگر تیرے پیٹ پر مارتا تو دو ٹکڑے کر ڈالتا اور تجھکو خبر نہ ہوتی کون تیری فریاد کو پہنچتا بہتر یہ ہے کہ تو یہاں سے اٹھکے چلا جا عابدوں کے مارنیکا قصد مت کر دنیا اور آخرت میں گنہگار ہوگا جب روز روشن ہوا طالوت نیند سے جاگ کے دیکھتا ہے کہ اپنی تلوار اور ایک پرزہ کاغذ کا اور دو ٹکڑے پتھر کے پیٹ پر ہیں ڈر کے اٹھ کھڑا ہوا اور پشیمان ہوکر بیت المقدس میں چلا گیا اور داؤد اپنی عبادت میں مشغول ہوئے پھر طالوت نے پیچھے چند آدمی سپاہی بھیجے کہ تم جاکے داؤد کو معہ جماعت اسکی کے شبخون کرکے مار آؤ تب وے مردود حضرت داؤد اور عابدوں کو مارینگے لئے گئے اتفاقاً اس شب کو حضرت داؤد علیہ السلام اپنی عبادتگاہ سے باہر نکلے تھے عابدونکو مسجد کے اندر جاکے مار ڈالا طالوت کو خبر ہوئی کہ سب عابد مارے گئے اور داؤد نہیں مارے گئے مطلب اسکا داؤد سے تھا عابدونکے مارے جانیسے پشیمان ہوا اور داؤد کو بلا بھیجا تاکہ اُن سے اپنی بیٹی بیاہ دے اور عذر خواہی اپنی تقصیر کی کرے تب قاصدوں نے داؤد سے جاکے کہا کہ آپکو طالوت بادشاہ بلاتا ہے آپ چلئے وہ آپ سے اپنی تقصیر کی

معافی چاہتا ہے داؤد نے اس بات کو سنکے اُنسے کہا کہ طالوت نے گناہ کبیرہ کیا ہے کہ بیگناہ مسلمان عابدونکو مار ڈالا ہے اور میرے بھی مار ڈالنے کا قصد کیا تھا جب تک کہ وہ کسی لڑائی میں نہ جائیگا اور بعوض خون ہر عابد کے ایک ایک کافر کو جب تک نہ ماریگا تب تک میں وہاں نہ جاؤنگا پس قاصدوں نے یہ باتیں طالوت سے جاکے کہدیں طالوت یہ سنکے اپنے کردار زشت سے پشیمان ہؤا اور داؤد کا فرمان بجالایا لڑائی میں جب معرکے میں جاکے کھڑا ہؤا اچانک ایک تیر دشمن کی طرف سے آئے اسکے سینہ پر لگا ایسا کہ پشت سے نکلگیا وہیں اسکی جان نکل گئی اور لشکر اس کا ہزیمت پاکے پھر آیا اور داؤد علیہ السلام نے یہ خبر پاکر طالوت کے گھر پر آکے اسکی بیٹی سے بیاہ کیا اور سلطنت کے مالک ہوئے تخت پر بیٹھے اور یہ سبب صبر کے بادشاہی اور پیغمبری انکو ملی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ ترجمہ اور دی اللہ تعالےٰ نے داؤد علیہ السلام کو سلطنت اور حکمت یعنی پیغمبری ۔

بیان نبوّت حضرت داؤد علیہ السّلام کی

خبر ہے کہ داؤد یہود ابن یعقوب کی اولاد میں سے تھے جب تخت سلطنت پر بیٹھے اسکے چالیس برس کے بعد انکو پیغمبری ملی اور قوت انکو اللہ نے اسقدر دی تھی کہ کوئی بادشاہ انکے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۔ ترجمہ اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا بخدا یعنی ذکر کرنے والا اور دوسری جگہ میں اللہ نے فرمایا وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ الآیۃ ترجمہ اور زور دیا ہمنے اسکی سلطنت کو اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور فیصلہ کرنیوالی بات اور اللہ نے انکو خلیفہ بنایا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ ترجمہ اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہے تجھکو خلیفہ زمین میں پس حکم کر درمیان لوگونکے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کر دیویگی تجھکو خدا کی راہ سے اور اللہ تعالےٰ نے انکو ایسا خوش

آواز کیا تھا جب وہ زبور پڑھتے انکی خوش الحانی سے بہتا پانی تھم جاتا تھا کہتے ہیں کہ بہتّر طرح کے الحان سے پڑھتے تھے وحوش وطیور وچرند وپرند جمیع جانور ہوا پر اور زمین پر کھڑے ہوکر سنتے اور بیہوش ہوجاتے اور پتیاں درختوں کی زرد ہوجاتیں اور پتھر موم ہوجاتے اور پہاڑ جنبش میں آجاتے انکے ساتھ سب کوئی تسبیح پڑھا کرتے چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے یَا جِبَالُ اَوِّبِی مَعَہٗ وَالطَّیْرُ ترجمہ اے پہاڑو اور اے جانورو رجوع سے پڑھو اور تسبیح کرو اسکے ساتھ کتاب زبور کو اللہ تعالےٰ نے انپر الہام سے نازل فرمایا تھا ویسا الہام نہ جبرئیل پر تھا نہ میکائیل پر قصص الانبیاء میں لکھا ہے اور مترجم نے بھی دیکھا کہ توریت اور زبور میں امر ونہی وعدہ ووعید سوا طریق عبادت کے نہیں اور زبور پڑھتے وقت داؤد کی آواز چالیس فرسنگ تک جا پہنچتی اس آواز سے کافر لوگ بیہوش وا مُردہ ہوجاتے یہ ایک معجزہ انکی نبوت کا تھا اور دوسرا معجزہ یہ تھا کہ خدا نے انکی انگلیوں میں ایسی تاب وگرمی دی تھی کہ انکے چھوتے ہی لوہا پگھلکے نرم ہوجاتا جیساکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ ترجمہ اور نرم کیا ہمنے واسطے داؤد کے لوہا یعنی انکے ہاتھ میں آتے ہی مثل موم کے نرم ہوجاتا اور بے آزار اور بے آتش کے ہاتھ سے کڑیاں موڑکر زرہ بناتے اور لوگ بتاتے ہیں آگ سے کہتے ہیں کہ لوہے کی زرہ پہلے انہیں سے ایجاد ہے جیساکہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَعَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ لَّکُمْ ترجمہ اور سکھائی ہمنے کاریگری بنانا ایک پہناوا تمہارا تو کہ بچاوے تمکو تمہاری لڑائی سے اور زرہ بنا کے چار سو درم کو بیچتے دو سو درم درویش محتاجوں کو دیتے اور ایکسو درم اقارب کو اور ایک اپنی عبادت کے لئے غذا میں صرف کرتے اور اپنے اوقات کو تین طرح پر تقسیم کیا تھا چند روز عبادت میں رہتے اور چند روز لوگوں کا انصاف کرتے اور چند روز اپنے کام میں مصروف رہتے

بیان مبتلا ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کا

مروی ہے انکے مبتلا ہونیکا یہ سبب تھا کہ ایک روز کتاب صحیفہ پیشین پڑھتے تھے اسمیں حضرت ابراہیم اور اسحق اور یعقوب علیہ السلام کی بزرگی کا بیان لکھا

پاپا دلمیں کہا کہ انہوں نے خدا کے کیا کام کئے تھے جو یہہ مرتبے اور بزرگیاں پائیں اسوقت درگاہ باری سے خطاب آیا اے داؤد انپر میں نے بلا نازل کی تھی انہوں نے صبر کیا تب مرتبہ اور بزرگی انکو ملی پس داؤد نے عرض کی الٰہی تو مجھکو بھی بلا میں مبتلا کر میں بھی صبر کرونگا تا مجھکو بھی یہ بزرگی ملے بعضے کہتے ہیں کہ طالوت کی سلطنت جب اونکو ملی اور بنی اسرائیل پر بادشاہ ہوئے مارے خوشی کے کہا اللہ قسم ہے میں اچھی طرح سے انکی عدالت کرونگا اور لفظ انشاء اللہ نہ کہا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ طالوت کے اعتماد پر دعا کی اے پروردگار تو گنہگاروں پر رحم کر اور اپنے کو گناہ سے پاک جانا اور اس میں اختلاف بہت ہے۔ حاصل کلام جبرئیل نے انکو وہ کہا اے داؤد خدا نے تمکو صحت اور عافیت سے رکھا تم اپنی خواہش سے دکھ مانگتے ہو خبر باشد فلانے روز تمپر بلا نازل ہوگی منقول ہے۔ کہ ایک دن داؤد اپنے گھر میں بیٹھے تھے روز موعود کو دوشنبے کیدن سترہویں ماہ رجب کی اچانک ایک پرندہ خوبصورت کبوتر کے مانند بدن اسکا سونیکا رنگ اور ہر پر اسکا رنگ برنگ مثل جواہر کے تھا اور ناخن اور چونچ مانند یاقوت کے سرخ اور آنکھیں زمرد کی اور پاؤں فیروزے کے تھے۔ عبادت گاہ میں حضرت کے سامنے گھر کے کنارے طاق پر آ بیٹھا حضرت نے اسکا حسن و لطافت دیکھکے بخواہش اپنے لڑکوں کے چاہا کہ پکڑیں پس وہ مرغ وہانسے اڑکر ایک بالاخانے پر جا بیٹھا حضرت نے اسکا تعاقب کیا پھر وہانسے ایک باغ میں جا بیٹھا وہاں بھی گئے اور لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کسکا باغ ہے وہ بولے یہ باغ بلتشا نام ایک عورت ہے۔ اس کا ہے تب حضرت ایک بالاخانے پر چڑھکر چاروں طرف دیکھتے رہے اور اسی باغ میں بلتشا عفیفہ ننگی حوض میں اپنے نہاتی تھی نظر اسپر جا پڑی کہتے ہیں کہ داؤد نے اوسکو دیکھکے بہت خواہش کی واللہ اعلم اور بلتشا نے اوسکو دریافت کیا کہ یہ شخص مجھپر خواہش رکھتا ہے۔ پس بالوں سے اپنا تمام بدن ڈھانپ لیا اور دلمیں انکے نہال محبت بویا اور داؤد نے اس بالاخانہ پر سے اُتر کے باغ کے پاس جاکے پوچھا یہ مرغ کسکا ہے۔ بولے بلتشا کا حضرت نے کہا اسکا شوہر ہے بولے چند روز ہوئے اوریا نام

ایک شخص ہے اس سے بیاہ ہوا اب تک ہمبستری نہیں ہوئی یہ سنکے داؤد نے اوریا کو بلا کے
بہت پیار کر کے محبت سے کہا کہ تم جہاد میں جاؤ اور بہت روپیہ پیسہ دیکے اسکو خوش
کیا کیطرف بھیجا جہانکہ جائے دشوار تھی وہاں جو جاتا پھر نہیں آتا پس اوریا نے وہاں جاکے
بہت لڑائی ماری اور فتح کی پھر وہاں سے دوسری جگہ کہ نام اسکا ناطقہ تھا وہاں جاکے
بہت لڑائی کی اور درجہ شہادت پایا اور پیچھے اسکے لشکر نے اس ملک کو فتح کر کے
بہت سا مال غنیمت لاکے حضرت داؤد کو دیا اور حضرت نے اوریا کی شہادت کی
خبر سنکے ایک برس تک تعزیت کی بعد اسکے بطشا بی بی کو اپنے نکاح میں لاکے اسکے
آگے ننانوے بیبیاں اگلی تھیں بطشا کو لیکے سو بیبیاں۔ کہتے ہیں کہ سلیمان بطشا کے
بطن سے پیدا ہوئے ایک دن داؤد محراب میں بیٹھے مناجات کرتے تھے محراب کی دیوار
توڑ توڑ کے دو شخص اجنبی اس کے اندر سے نکل آئے۔ حضرت دیکھکے چونک اوٹھے انہوں
نے کہا مت ڈر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا
الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ۔ الآیۃ کیا پہنچی ہے خبر تمکو دعوے والوں کی جب
دیوار توڑ کے آئے عبادتخانے میں جب داخل ہو گئے داؤد کے پاس تو وہ گھبرایا
انسے وہ بولے مت گھبرا ہم دو جھگڑنے والے ہیں زیادتی کی ہے۔ ایک نے دوسرے
پر سو فیصلہ کر دے ہم میں انصاف کا اور دور نہ ڈال بات کو اور بتا دے ہمکو سیدھی
راہ تب داؤد علیہ السلام نے انسے کہا کہ اپنا احوال کہو پس کہا فریادی نے قولہ تعالیٰ۔
إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً۔ الآیۃ یہ جو ہے میرا بھائی ہے اسکے
پاس ہیں ننانوے دنبیاں اور میرے پاس ایک دنبی ہے۔ پھر کہتا ہے۔ مجھسے حوالے
کر مجھکو دنبی اپنی اور زبردستی کرتا ہے مجھ سے بات میں تب داؤد علیہ السلام نے اسکے مخالف
سے کہا کیوں جی جو بولتا ہے۔ سچ ہے یا نہیں وہ بولا سچ ہے۔ قولہ تعالیٰ قَالَ لَقَدْ
ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ترجمہ بولا داؤد وہ بے انصافی کرتا ہے تجھپر کہ
کر مانگتا ہے تیری دنبی ملانیکو اپنی دنبیوں میں پس داؤد سے دونو فرشتے متخاصمین یہ سنکے
ہنس کے کہنے لگے اے داؤد باوجود تیری ننانوے عورتوں کے ہونے اوریا کی جورو کو حرص سے

تم نے بیاہ کیا ایک سو عورت تم نکاح میں لائے یہ وہ مقدمہ ہے جو ہم آئے ہیں تمہارے
پاس دُنبی کا معاملہ لیکر یہ تمنے اپنے نفس پر ظلم کیا یہ کہکر دونوں فرشتے غائب ہو گئے یہ
جامع التواریخ میں ہے اور قصص الانبیاء میں لکھا ہے۔ کہ داؤد کے وقت میں اوریا نام
ایک شخص تھا ایک عورت سے اسکے نکاح کا پیغام تھا قریب تھا کہ اسکا نکاح ہو جاوے
اس عورت کے وارثوں کو اوریا سے کچھ خلش ہوئی اسواسطے اس عورت کو اس سے
نکاح میں نہ دیا تب حضرت داؤد نے اس عورت کے نکاح کا پیغام دیا اور اُن کی
ننانوے بیبیاں موجود تھیں اگرچہ اسمیں کچھ خلاف شرع اسوقت نہ ہوا از روئے
توریت اور زبور کے مگر اتنا بھی پیغمبر ونکی شان سے خلاف ہے کہ شائد کوئی شبہ
کرے کہ یہ درست نہیں یہ جانچ ہوئی ان دو فرشتوں اور داؤد علیہ السلام کے بیچمیں
پس داؤد اس بات سے بہت نادم ہوئے معلوم کیا وہ دونوں فرشتے اپنی دُنبی
کا معاملہ لیکر ہمکو نصیحت کرنے آئے تھے تب اپنی خطا سے معترف ہو کر بہت روئے
اور توبہ کی اور سجدے میں چالیس راتدن پڑے رہے نہ کھاتے نہ پیتے شب و روز
رویا کرتے یہانتک روئے کہ آب چشم سے انکے چاروں طرف گھانس پیدا ہوئی سر سے
اونچی تب جناب باری سے ندا آئی اے داؤد سر اپنا سجدے سے اٹھا تیری خطا
ہمنے معاف کی تب آپنے سر سجدہ سے اوٹھایا اور ایک آہ ایسی ماری کہ اس
آہ سے سب گھانس انکے چاروں طرف جو تھی جلگئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَظَنَّ دَاوُدُ
اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ الآیۃ ترجمہ اور خیال کیا داؤد نے کہ ہمنے اوسکو جانچا
پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گرا جھک کر سجدے میں اور رجوع ہوا طرف
اللہ کے پس ہمنے معاف کیا اوسکو وہ کام جبرئیل نے آکر فرمایا اے داؤد اوریا کی قبر پر
جاکے اس سے اپنی تقصیر کی معافی مانگ تاکہ فردائے قیامت میں تمسے مواخذہ نہ کرے داؤد
نے جبرئیل اس بات کو سنکر اسکی قبر پر جاکر پکارا اے اوریا تیسری دفعہ اسنے جواب لبیک دیا بولا تم کون ہو
جو مجھکو پکارتے ہو اور نیند سے جگا دیا حضرت نے کہا میں داؤد ہوں بولا یا خلیفہ خدا آپ یہاں کیوں
آئے حضرت نے فرمایا کہ میں تمسے معافی چاہتا ہوں لئے کہا اے حضرت آپ نے

مجھکو جہاد میں بھیجا تھا میں شہید ہؤا اسکے بدلے اللہ نے مجھکو بہشت میں جگہ دی اب میں آرام سے ہوں اور جو کچھ کیا ہوگا آپ نے میرے ساتھ وہ میں نے معاف کیا پس حضرت داؤد اس سے خوش ہو کر اپنے گھر چلے گئے پھر جبرئیل نے انسے کہا اے داؤد خدا نے تمکو سلام کہا ہے۔ اور فرمایا پھر تم اوریا کے پاس جا کے یہ بات کہو کہ تجھکو میں نے جہاد میں بھیجا تھا اپنے نفس کی خواہش سے تو وہاں شہید ہؤا میں نے بتشا سے نکاح کیا یہ تقصیر مجھسے ہوئی تو مجھکو معاف کر پس بموجب ارشاد جناب باری کے داؤد نے اوریا کی قبر جا کے پکارا اسنے جواب دیا اے حضرت پھر کیوں آپ مجھکو پکارتے ہیں تب احوال اپنا کھولدیا اسکی عورت کی حقیقت سب بیان کی اپنی خطا کی معافی چاہی اوریا نے اسکا جواب کچھ نہ دیا داؤد بہت گریدہ ہوئے اور رو رو کے کہا اے اوریا میری تقصیر معاف کر میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تب اس نے کہا اے داؤد مت رو اس مادہ میں تمکو معاف نہ کروں گا جو تمنے کیا ہے پھر حضرت نے رو رو کے معافی مانگی پھر بھی اسنے معاف نہ کیا تب درگاہ الٰہی سے یہ ندا آئی اے داؤد مت رو میں نے تجھکو معاف کیا حضرت نے عرض کی یا الٰہی اوریا مجھکو معاف نہیں کرتا ہے۔ تب حکم ہوا اے داؤد حشر کے دن اسکے لئے ایک قصر یاقوت سرخ سے بناؤنگا اسمیں حوریں بہشت کی رہینگی اوریا کو اُنپر عاشق و فریفتہ کرونگا تب اسکے بدلے وہ تمکو معاف کر دیگا منقول ہے کہ حقتعالیٰ نے اسیوقت بہشت میں ایک مکان پر تکلف جواہرات سے بنا کے اوریا کو دکھایا اور اس سے فرمایا کہ داؤد کو معاف کر تو یہ قصر بہشت تجھکو دونگا پس اُسوقت وہ یہ قصر اور حوروں کو دیکھکے عاشق ہوا اور خوش ہو کر داؤد علیہ السلام کو پکارا اے داؤد میں نے تمہاری خطا معاف کی بعد اسکے داؤد خوش ہو کر اپنے گھر آئے ایک دن بنی اسرائیل جمع ہو کر کہنے لگے اے نبی اللہ آپکو کیا ہوا ہم آپکو چالیس برس سے دیکھتے ہیں کہ کھانا پینا چھوڑ کر غمدیدہ ہو کر پھرتے ہو حضرت نے فرمایا اے صاحبو خدا نے جب مجھکو خلیفہ کیا اور پیغمبری کر کے بھیجا مجھکو منع فرمایا تھا کہ نفس امارہ کے پیچھے مت پڑیو کہ خراب ہو گے پس اس بات کو میں نے بھولکر نفس امارہ کی پیروی کی تھی ایک شخص

اور یا نام میں نے اوسکو مغالطہ دیکے جہاد میں بھیجا تھا کہ اسکی عورت سے نکاح کروں وہاں وہ شہید ہوگیا اور اسکی جوروسے میں نے نکاح کیا اسلئے خدا نے مجھکو چند روز بلا میں مبتلا کیا تہا اب اللہ نے مجھکو اس سے نجات بخشی اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ داؤد اپنی خطا سے تیس برس تک رویا کئے کہ انکی آنکھ کے آنسو سے سات نہ پڑے گزری کے انکے سجدے کے نیچے تر ہو جاتے تھے کہتے ہیں کہ چار ہزار عابد اُن کیساتھ رویا کرتے سلیمان اپنے باپ کے آنسو پونچھ لیتے اور حسن بصری سے روایت ہے کہ داؤد بعد عفو گناہ اپنے کے خشک روٹی پر بجائے نمک کے خاک چھڑک کر کھاتے اور آنسو بہاتے اور کہتے تھے کہ یہی خوراک ہے صاحب تفسیر کی کہتے ہیں کہ ستر برس تک ان کا یہ حال رہا ایک دن بیت المقدس میں جاکے سر زمین پر رکھکے روتے رہے جبرئیل جناب باری سے یہ مژدہ لائے اور کہا قولہ تعالیٰ فغفرنا لہٗ ذٰلِکَ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۰ ترجمہ پس ہمنے معاف کردیا اوسکو وہ کام اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہے۔ اور اچھا ٹھکانا داود علیہ السلام نے ایک دن بیت المقدس کے منبر پر چڑھکے شکر خدا بجا لاکر زبور پڑھکر عرض کی الٰہی توبہ میری تونے قبول کی آواز آئی قبول ہوئی پھر عرض کی یارب میں ڈرتا ہوں کہ خطا اپنی بھول جاؤں تو میرے بدن پر ایک نشان خطا کار کھدے تاکہ اس گناہ سے اپنے تئیں توبھولوں نشان دیکھنے سے یاد رہے۔ تب بسبب عرض اللہ نے انکی داہنی ہتھیلی پر ایک نشان اس گناہ کا جو مذکورہ بالا ہے رکھدیا تب داؤد اسپر ہمیشہ نگاہ کرتے تھے اپنی خطائے ماضی کو نہ بھولتے اور توبہ استغفار کرتے اور منبر پر خطبہ پڑھتے وقت وہ دست مبارک کہ جسپر نشان گناہ کا تھا سب کو دکھلاتے اسے دیکھکے سب افسوس کرتے اور روتے جب توبہ داؤد کی خدا کے یہاں قبول ہوئی تب عدل و انصاف کے تخت پر بیٹھے کہتے ہیں کہ ایک دن دو دہقانی متخاصمین داد خواہ انکے پاس آئے انمیں سے ایک نے کہا کہ اس کی بکریوں نے میرا کھیت کھالیا ہے ۔ آپ اسکا انصاف کر دیجئے حضرت نے مصنفوں کو فرمایا کہ قیمت بکریوں کی اور کھیت کی ٹھیراؤ جب قیمت زراعت کی بکریوں سے زیادہ ٹھیری

حضرت نے بکریونکو زراعت والے کے حوالے کیا اور صاحب بکری داؤد علیہ السلام کے
پاس سے روتا ہوا نکل آیا تب حضرت سلیمان کی عمر اسوقت سات برس کی تھی وہ دروازے
پر بیٹھے تھے اوسکو روتے ہوئے دیکھا حضرت نے اوسکو پوچھا تم کیوں روتے ہو اس نے کہا کہ
داؤد نے انصاف کر کے میری بکریاں کھیت والیکو دیدیویں حضرت سلیمان نے اس سے کہا کہ
کہ تم خلیفہ خدا سے جا کے کہو اے خلیفہ خدا اگر آپ ہمارے اس مقدمہ کو غور کر کے انصاف
فرماویں تو اس غریب کے حق میں بہتر ہوگا لسنے بموجب ارشاد سلیمان کے حضرت داؤد سے
جا کے کہا داؤد نے کہا تمکو یہ بات کسنے بتائی وہ بولا سلیمان نے تب حضرت داؤد نے سلیمان کو
بلایا اور اُنسے پوچھا کہ تمنے اسکو میرے پاس پھر کیوں بھیجا حضرت سلیمان نے کہا اے بابا جان
اگر حضور اس مقدمے کو اچھی طرح غور کر کے انصاف فرماویں تو اس غریب کے حقمیں
بہتری ہوتی ہے تب داؤد نے سلیمان سے پوچھا کہ کہو تم اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا تب
دونوں حضرات نے اس مقدمے کو چکادیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ وَدَاوُدَ وَسُلَیْمٰنَ
اِذْ یَحْکُمٰنِ فِی الْحَرْثِ۔ الآیۃ ترجمہ داؤد اور سلیمان کو دی ہدایت ہمنے جسوقت کہ حکم
کرتے تھے دونوں بیچ کھیتی والونکے جسوقت چگ گئیں بیچ اسکے بکریاں ایک قوم کی اور
روبرو تھا ہمارے ان کا فیصلہ پس سمجھا دیا ہمنے وہ فیصلہ سلیمان کو اور دونوں کو حکم اور
علم دیا تھا تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریاں دلوادیں کھیتی والونکو
بدلہ انکے نقصان کا انکے دین میں یوں تھا کہ چور کو غلام کر لیتے تھے اسکے موافق یہ حکم کیا
اور سلیمان اسوقت لڑکے تھے انہوں نے بھی یہ جھگڑا اپنے پاس منگوایا اور کہا کھیتی والونکو
کہ بکریاں رکھو ان کا دودھ پیو اور کھیتی کو پانی دیا کریں بکریوالے جب کھیتی جیسی تھی ویسی
ہو جاوے تب بکریاں پھیر دیجیو اور کھیتی لے لیجیو جسمیں دونوں کا نقصان نہ ہو سلیمان
نے یہ انصاف کیا اور پھر داؤد نے مشورت سلیمان کے کچھ داد دستد کا حکم لوگونپر نہیں
کرتے ایک دن یوں ہوا کہ ایک بڑھیا سلیمان کے غائبانہ حضرت
داؤد کے پاس دادخواہ آئی بولی اے خلیفہ خدا میں بڑھیا ضعیفہ عیالدار ہوں
میں اپنے عیال واطفال کے لئے دکھہ محنت کر کے سر پر آٹا لاتی تھی ہوا میرے

سر پر سے سب اڑا لے گئی میرے لڑکے بالے بھوکے مرتے ہیں آپ اس کا انصاف کیجئے ہوا سے میرا آٹا دلوا دیجئے حضرت داؤد نے فرمایا اے بڑھیا ہوا پر میرا حکم چلتا نہیں ہیں کیونکر تجھکو آٹا دلوا دوں اپنی طرف سے اسکے بدلے آٹا دیتا ہوں تو لیجا تب بڑھیا آٹا لیکر دُعا کرتی ہوئی چلی دروازہ پر سلیمان بیٹھے تھے بڑھیا کو دیکھکے پوچھا اے بڑھیا تو کیوں آئی تھی فریاد کو یا آٹا مانگنے کو وہ بولی میں فریاد کو آئی تھی داؤد نے انصاف کیا کہ اپنی طرف سے مجھے آٹا دلوا یا حضرت سلیمان نے کہا وہ کیا معاملہ ہے تب اس نے بیان کیا سلیمان نے اس سے کہا کہ تم جاؤ خلیفہ خدا سے کہو نبی اللہ میں ہوا سے قصاص چاہتی ہوں آٹا نہیں مانگتی ہوں تب بڑھیا نے جا کے حضرت داؤد سے قصاص مانگا حضرت نے فرمایا اے بڑھیا تو دس من آٹا مجھ سے لیجا پر ہوا سے انتقام مت چاہ میری حکومت اسپر نہیں چلتی کہ اوسکو پکڑ منگواؤں اور سیاست کروں پھر بڑھیا ناچار ہو کر دس من آٹا لیکر خوش ہو کر حضرت داؤد کے سامنے سے دروازے پر جب نکل آئی پھر سلیمان نے اس سے کہا اے بڑھیا تو کیوں بغیر فیصلہ کے جاتی ہے پھر جا کے تو خلیفہ خدا سے کہو کہ میں آٹا نہیں چاہتی ہوں آپ پھیر لیجئے میری تجویز کر دیجئے پھر بڑھیا نے جا کے یہ بات کہی حضرت داؤد نے اس سے پوچھا تجھے کس نے بات بتائی وہ بولی سلیمان نے تب داؤد نے سلیمان کو بُلایا اور کہا اے بیٹے ہوا کی تجویز میں کس طرح کروں گا وہ پکڑی جاتی نہیں ہاں اگر صورت مجسم ہوتی تو البتہ اوسکو پکڑ منگواتا حضرت سلیمان نے کہا اے باباجان اسکو پکڑ کے حاضر کرنا سہل بات ہے۔ آپ کی دُعا کافی ہے۔ آپ دعا کریں خدا کے حکم سے ہوا صورت شخص بنکر خود حضور میں حاضر ہو گی میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو قیامت کے دن خدا کے پاس مواخذہ ہو وہ بڑھیا اگر آپ کا شکوہ کرے اور انصاف چاہے تو آپ اسوقت کیا جواب دینگے یہ سنکے داؤد نے خدا کی جناب میں دعا مانگی اور سلیمان نے انکے ساتھ آمین کہا اسوقت خدا کے حکم سے ہوا صورت شخص ہو کر حضرت داؤد کے پاس حاضر ہوئی تب بڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹے کا دعوےٰ کیا ہوا نے اسکا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ میں نے جو کیا تھا خدا کے حکم سے

کیا تھا حضرت داؤد نے فرمایا وہ کیا ہے سو بیان کر بڑھیا نے اس کا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ دریا میں ایک قوم کی کشتی تھی اس میں ایک سوراخ ہو گیا تھا قریب ڈوبنے کے تھی آب کے گرداب میں پڑی تھی اس قوم نے اللہ کی نذر کی کہ اگر کشتی کو اس گرداب حائل سے بچاوے تو اس کشتی کا سب مال خدا کی راہ پر فقیروں اور محتاجوں کو دینگے تب خدا نے مجھکو بھیجا اس بڑھیا کا آٹا لیکر اس کشتی کے سوراخ کو بند کر دیا وہ کشتی غرق سے بچی حاصل کلام چند روز کے بعد وہ کشتی کنارے پر لگی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ ایک کشتی نذر کی دریا کے کنارے پہنچی ہے حضرت نے سب مال نذر کا کشتی سے منگوا کے آدھا فقیروں اور محتاجوں کو دیا اور آدھا مال اس بڑھیا عورت کو دیا کہ جسکے آٹے سے اس کشتی کا سوراخ ہوا نے بند کیا تھا ایک روز داؤد نے اس بڑھیا عورت سے پوچھا کہ تمنے خدا کی کیا اطاعت و بندگی کی تھی جو تمکو اتنا مال ملا وہ بولی میں نے خدا کی کچھ بندگی نہیں کی مگر ایک دن ایک فقیر بھوکا محتاج پیاسا میرے پاس آیا کھانے کا سوال کیا اسوقت بندی کے ایک روٹی موجود تھی میں نے وہ روٹی اسکے حوالے کی تب اوسکو کھا کے پھر مجھسے اسنے کہا کہ میں بہت بھوکا ہوں دور سے آیا ہوں اس روٹی سے مجھے سیری نہیں ہوئی اور دیجئے میں نے اوسکو کہا کہ تم ذرا ٹھیرو میں گیہوں پیسکے روٹی پکائے دیتی ہوں یہ کہکر میں آٹا پیسکر سر پر رکھکر لا رہی تھی کہ راہ میں ہوا سے سب اڑ گیا میں یہ جانتی ہوں مجھپر تکلیف گذری اس بھوکے فقیر کے سبب سے متفکر و غمناک ہو کر تمہارے پاس داد خواہ آئی تھی اتنا مال خدا کی مہر سے تمہارے ہاتھ سے مجھکو ملا کہتے ہیں کہ اسوقت خدا کے حکم سے جبرئیل نے داؤد سے آکے یہ بات کہی کہ اس بڑھیا کو کہدے اتنا مال جو تو نے پایا بدلہ اس آٹے کا ہے۔ جو ہوا سے اڑ گیا تھا اور اس روٹی کے بدلے جو تو نے فقیر کو دی تھی آخرت میں ستر روٹیاں ملیگی منقول ہے کہ ایک دن بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام سے کہا کہ ہم احوال قیامت داد و ستد کا دنیا میں دیکھا چاہتے ہیں تا ہمکو یقین ہو کہ قیامت کے دن اسی طرح ماجرا گذریگا تب حضرت نے انسے کہا کہ کل عید کے دن تمکو دکھاؤ نگا مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص سردار رئیس القوم مالدار تھا

اسکی ایک گائے تھی زرد رنگ خوشنما پاؤں اسکے یاقوت سے اور سینگ اسکے جواہرات
سے اور زری کپڑے سے سجا کے میدان میں وہ چھوڑ دیا کرتا اور بنی اسرائیل میں ایک
عورت عابدہ تھی اسکا ایک بیٹا صالح تھا دونوں صحرا میں جاکے ایک عبادت گاہ بناکے
خدا کی عبادت میں مصروف تھے انکے ساتھ کھانے پینے کا کچھ اسباب نہ تھا مگر
ایک چشمہ اسکے کنارے جاری تھا اور ایک انار کا درخت تھا خدا کی مہر سے ہر روز اس
میں دو انار لگتے اوسکو ماں اور بیٹے کھاتے اور اسی پر قناعت کرتے ستر برس تک
یہی حال رہا ایک روز اسکے بیٹے نے کہا اے اماں جان شہر کے اندر بازار میں بہت
چیزیں بکتی ہیں جی چاہتا ہے کچھ لاکے بازار سے کھاؤں اس کی ماں نے کہا اے
بیٹا دو انار اللہ تعالیٰ ہمکو بے رنج و محنت ہر روز عنایت کرتا ہے یہ کھا کر شکر کر
دوسری چیز کی لالچ مت کر لالچ بری چیز ہے۔ یہ کہکر جب درخت کیطرف نظر کی وہ
دو انار جو روزینہ لگتے تھے غائب ہوگئے اسکی ماں نے کہا اے بیٹا وہ دو انار جو
اللہ نے ہمکو روزی دی تھی بسبب بے صبری اور ناشکری کے غائب ہوئے پس ایک رات
ایک دن دونوں ماں بیٹے بھوکے رہے۔ اتنے میں اجنبی ایک گائے جو اوپر مذکور
ہے۔ دونوں ماں بیٹے کے پاس آکے بولی کہ مجھکو ذبح کرکے کھاجاویں تمہاری حلال روزی
سے ہوں اسکی ماں نے کہا اے بیٹا یہ گائے چاہتی ہے۔ کہ ہمکو گناہ میں گرفتار کرے
تب اوسکو ہانک دیا پھر آکے موجود ہوئی ہاتھ پاؤں چھوڑکر زمین پر سو گئی اور حلق
سامنے لاکے بولی اے میاں مجھکو ذبح کرکے کھاؤ میں تمہارا رزق حلال ہوں تسپر
بھی انہوں نے نہ مانا اور ہانک دیا پھر آکے موجود ہوئی تب ناچار تیسرے دن ماں بیٹے نے اوسکو
ذبح کیا اور کباب بناکے کھاگئے جب تیسرے دن وہ گائے اپنے آقا کے گھر نہ گئی آقا نے اسکی
بہت تلاش کی لوگونکو بھیجا جنگل و میدانمیں نہ ملی آخر ایک عورت دلالہ قوم بنی اسرائیل سے تھی
ہر گھر میں واسطے خرید و فروخت کے جاتی تھی اتفاقاً ان دونوں ماں بیٹے کے گھر گئی دیکھتی
کیا ہے کہ ایک گائے ذبح کرکے وہ دونوں ماں بیٹے کباب بناکے کھارہے ہیں اوسکو دیکھکے
دونوں ماں بیٹے گھبرا گئے ماں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج کتنے برس ہم یہاں اپنے خالق کی

عبادت میں مشغول ہیں اور رزق حلال سے کھاتے ہیں آخر میری بات تونے نہ مانی
بیگانی گائے ذبح کرکے کھا گئے کیا جانے خدا ہمکو کس عذاب میں ڈالے اور رُسوا کرے
ملک میں پس اس عورت دلالہ نے جاکے صاحب بقر کو خبر دی اور نشان اُس کا بتا دیا
تب صاحب گائے نے جاکے داؤد سے نالش کی کہ فلاں شخص نے میری گائے ذبح
کرکے کھائی ہے۔ اسیوقت داؤد نے حکم کیا کہ اوسکو میرے دربار میں حاضر کرو تب
پیادے سب دوڑے اور اُن ماں بیٹے کو حضور میں لاکر حاضر کیا حضرت نے انسے پوچھا
تم کیوں بیگانی گائے ذبح کرکے کھا گئے انہوں نے کہا کہ اے خلیفہ خدا وہ گائے تین دن
تک ہمارے دروازے پر آپڑی رہی ہلنکے سے بھی نہ گئی اور بولتی تھی کہ میں تمہاری
حلال روزی ہوں مجھکو ذبح کرکے کھا جاؤ اور ہم تو تین دن کے بھوکے تھے ذبح کرکے
کھا گئے یہ سنکے اس رئیس صاحب بقر نے اُنسے کہا تم جھوٹ کیوں بولتے ہو گائے بیل نے بھی
کسی سے بات کی ہے۔ حضرت نے اسکا جواب دیا البتہ خدا کے حکم سے بات کرسکتی ہے القصّہ
صاحب گائے نے دونوں ماں بیٹے سے قصاص طلب کیا حضرت نے فرمایا کہ تم انکو
معاف کرو ہزار اشرفی ہمسے لے لو وہ بولا میں ہرگز انکو معاف نہ کرونگا میں اپنی گائے کا
قصاص لونگا پھر حضرت نے اس سے کہا کہ اس گائے کا چمڑا بھر کے اشرفی مجھ سے لو
اونکو اس خطا سے معاف کر اس جاہل نے حضرت کا کہنا نہ مانا اتنے میں حضرت جبرئیل
نازل ہوئے اور کہا اے داؤد اللہ نے تمکو سلام کہا اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل احوال
قیامت تجسے دنیا میں دیکھا چاہتے ہیں تم اُنسے کہدو کہ کل عید کے دن میدان میں
جاکے سب حاضر ہوویں احوال قیامت کا وہاں دیکھیں گے تب حضرت نے انہوں سے
کہدیا وے سب چھوٹے بڑے زن و مرد قوم کے اس میدان میں عید کے روز جاکے
حاضر ہوئے اور داؤد منبر پر چڑھکے زبور پڑھنے لگے تمام لوگ خوش الحانی سے انکی غش میں آگئے
اسوقت جبرئیل نے حضرت داؤد سے کہا کہ اس رئیس قوم صاحب گائے سے پوچھو کہ اسدن کو وہ
یاد کرے کہ جسدن شام کی راہ سے فلانے سوداگر کیساتھ تو نوکر ہوکے جاتا تھا اسکے ساتھ
پانسو اونٹ بکری اور مال و اسباب تھا تونے اوسکو مار کر سب چھین لیا اور مصر میں

جا کر بہت نفع اوٹھایا تھا اور پھر ملک شام میں چلا آیا تھا اتنا مال و متاع تو نے جو جمع
کیا ہیا نتک کو تو بنی اسرائیل کا سرغنہ ہؤا سو وہ سوداگر جسکو تو نے مارا تھا اسکی یہ جورو اور
لڑکا ہے جو تیری گائے کو ذبح کر کے کھا گئے اور جتنا مال تیرے پاس ہے۔ سب
اس کا ہے داؤد نے یہ حقیقت جبرئیل سے سنکر صاحب گائے سے پوچھا اسے انکار کیا
اور کہا میں نے ہرگز کسیکو نہیں مارا اور مال کسیکا چھینا لوٹا نہیں یہ بات کس نے کہی
جھوٹ ہے جو آپ نے سنی ہے۔ اسوقت خدا کے حکمسے زبان اسکی گنگ ہوئی اور ہاتھ
پاؤں نے اس کے گواہی دی اسکے ہاتھ نے کہا سچ ہے اسنے چھری سے اس
سوداگر کو ذبح کیا تھا اور اس کا شتر مال سب لے لیا تھا اور اسیطرح تمام اعضا نے اسکے
گواہی دی بنی اسرائیل یہ حقیقت سنکے متعجب ہوئے داؤد نے کہا اے بھائی
مومنو یہی حقیقت ہوگی حشر کے دن جسنے جو نیک و بد دنیا میں کیا ہوگا۔ قیامت میں
اللہ تعالیٰ کے سامنے ظاہر ہوگا ہاتھ پاؤں انکے گواہی دینگے جیسا کہ صاحب بقر
کے ہاتھ پاؤں نے گواہی دی ہے اور منہ سے اسدن نہ بول سکیگا چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ الآیہ ترجمہ
آج ہم مہر کر دینگے انکے منہ پر اور بولینگے ہمسے انکے ہاتھ پاؤں اور بتاوینگے پاؤں جو کچھ
دے کماتے تھے دنیا میں آخر داؤد نے ان دونوں ماں بیٹوں کو کہا کہ یہ بیل قوم جو صاحب
گائے ہے تمہارے باپ کو مار کے تمام مال و دولت لوٹ لیگیا تھا آپ خدا کے حکم سے
اسے مار کے تم اپنے باپ کا قصاص لو اور مال و اسباب سب لو اس لڑکے نے اس بات
کو سنکے اسیوقت صاحب گائے کا سر کاٹ لیا اور جو مال و اسباب تھا اپنے باپ کا
لے لیا اور شکر و نعمت منعم حقیقی کو بجا لایا خبر ہے کہ جب داؤد کی عمر آخر ہوئی موت قریب
آئی جبرئیل نے ایک صندوق انکو لا دیا اور کہا اے داؤد اپنے بیٹوں سے کہدے کہ اسکے اندر
کیا چیز ہے۔ جو کہ سکیگا خلافت و سلطنت اسکو ملیگی تب انہوں نے تمام بنی اسرائیل اور پندرہ
بیٹوں کو اپنے بلا کے ایجگہ جمع کر کے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہو تو اس صندوق کے اندر کیا چیز ہے
جو کہہ سکیگا اوسکو اپنا ولیعہد کروں گا وہ نبی ہوگا بنی اسرائیل اور سارے جہان کا بادشاہ ہوگا

کسی سے اس کا جواب نہ ہوا سلیمان سب بھائیوں سے چھوٹے تھے وہ خدمت باپ کی بجالائے اور کہا کہ اے باباجان اگر حکم ہو تو فدوی عرض کرے کہ اسکے اندر کیا ہے۔ انہوں نے کہا اے بیٹا کہو تب سلیمان نے کہا اسکے اندر ایک انگشتری اور ایک چابک اور ایک خط یہ تینوں چیزیں ہیں اور کچھ نہیں جب صندوق کھولکے دیکھہ تو وہی تین چیزیں پائیں جبرئیل نے کہا یہ تینوں چیزیں معجزے سے ہیں یہ خاتم جو ہے بہشت کی ہے اللہ نے بھیجی جو شخص اوسکو ہاتھ میں رکھیگا جو چاہیگا اسے حاصل ہوگا اور جب اسپر نگاہ کرے گا جو کچھ دنیا کے بیچمیں ہے مشرق سے مغرب تک بھلا برا مخلوق کا ہویدا ہوگا اور وحوش وطیور پرند و چرند و مور و مار ہوا جتنے ہیں سب اسکے تابع فرمان ہونگے اور یہ چابک جو ہے دوزخ کا ہے جو شخص صاحب چابک سے باغی ہوگا اطاعت نہ کریگا جب صاحب چابک اس پہ ارشاد کریگا۔ وہ چابک خود بخود جاکے اوسکو معذب کریگا خبر ہے۔ کہ وہ چابک نہ تھا دور باش تھا جو باغی ہوتا اللہ تعالیٰ سے چابک اوسکو مُعذّب کرکے لاتا کہتے ہیں کہ کوئی اس چابک کو ڈرکے مارے نہ چھوتا سوائے مالک کے کیونکہ بغیر استعانت غیر کے لوگوں پر عذاب کرتا اور کہا جبرئیل نے پوچھو اس خط کے اندر کیا لکھا ہے۔ داؤد نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کوئی اس کا حال دریافت نہ کرسکا سلیمان نے کہا اسکے اندر پانچ مسئلے ہیں وہ یہ ہیں ایمان اور محبّت اور عقل اور شرم اور طاقت پھر پوچھا ہر ہر کام کا مقام و قرار بدن میں کس جگہ ہے وہ جو مقام ایمان اور محبّت کا دل ہے۔ اور مقام عقل سر اور مقام شرم آنکھ اور مقام قوت ہڈی جب سلیمان نے یہ باتیں کہیں تب داؤد نے انکو اپنا خلیفہ کیا اور وہ خاتم سلطنت کی ان کی انگلی میں پہنائی اور وہ چابک انکے ہاتھ میں دیا اور تخت پر بٹھایا اور خود گوشہ اختیار کرکے عبادتخانے میں جا بیٹھے اس وقت عمر اُن کی سو برس کی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ ایکسو بیس برس کی تھی یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے ایک دن ملک الموت آئے حضرت داؤد نے اُنسے پوچھا تم کون ہو وہ بولے ملک الموت ہوں کہا آپ کیوں یہاں آئے عزرائیل نے کہا کہ تمہاری روح قبض کرنیکو آیا ہوں حضرت نے کہا مجکو دو رکعت نماز

پڑھنے کی فرصت دو ملک الموت نے کہا کہ حکم خدا نہیں ابھی تمکو جانا ہے۔ یہ کہکر جان اُنکی قبض کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ پس جب آتا ہے وقت انکا نہیں پیچھے رہجاتے ہیں ایک ساعت اور نہ آگے نکلجاتے ہیں بعد فوت انکے سلیمان علیہ السلام نے تعزیت کی اور دفن کیا۔

بیان مسخ ہونا بعضے بنی اسرائیل کا داؤد علیہ السلام کے عہد میں

خبر ہے کہ ایک قبیلے نے بنی اسرائیل میں سے نکلکر لب دریا پر مکان بنائے جب داؤد وہاں بتلا ہوئے ان سبھوں نے اکثر احکام توریت کے چھوڑکر خلاف شرع کام اختیار کیا چنانچہ ہفتہ کے دن شکار کرنا اور خرید و فروخت کا کاروبار دنیا کا کرنا یہ توریت میں حرام ہے وہ سب اختیار کئے جب اس قوم نے نافرمانی شروع کی حق تعالیٰ نے ان کی آزمایش کے لئے دریا کی مچھلیوں کو حکم کیا کہ ہفتے کیدن دریا سے نکلکر کنارے پر آ کھیلا کو داکریں اور دونوں دریا میں جارہیں پس خدا کے حکم سے مچھلیاں ہفتے کے دن دریا سے نکلکر کنارے پر آکے پھرتی تھیں اور دونوں کو دریا میں جارہتیں آخر یہودیوں نے اونکو دیکھکے لالچ کے مارے ایک حیلہ کیا کہ دریا کے کنارے پر نہر کھود کے جال ڈالے کیونکہ ہفتے کے دن مچھلیاں دریا سے آکے کھیل کود کے شام کیوقت دریا میں چلی جاتی تھیں آخر وہ سب ہفتے کے دن نہر میں جال ڈالکے رکھتے فجر کو اٹھ کے یکشنبہ کو حسب آرزو اپنی پکڑ کھاتے چنانچہ قولہ تعالیٰ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي الآیۃ ترجمہ اور پوچھ ان سے احوال اس بستی کا کہ تھے کنارے دریا کے جب ہاتھ سے بڑھنے لگے ہفتے کے حکم میں جب آنے لگیں انپر مچھلیاں ہفتے کے دن پانی کے اوپر اور جسدن ہفتہ نہو نہ آویں یوں ہم آزمانے لگے اس واسطے کہ بےحکم تھے اور جب بولا ایک فرقہ ان میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو ایک لوگوں کو کہ اللہ چاہتا ہے انکو ہلاک کرے یا ان کو عذاب کرے سخت بولے الزام اُتارنے کو تمہارے رب کے

اور شائد کے وے بچیں پھر جب بھو لگئے جو اُن کو سمجھا گیا تھا بچا لیا ہمنے انکو جو منع کرتے تھے بُرے کام سے اور پکڑا ہمنے گنہگار ونکو بڑے عذاب میں بدلہ انکی بے حکمی کا پھر جب بڑہنے لگے جس کام سے منع ہوا تھا ہمنے حکم کیا کہ ہو جاؤ بندر ذلیل سورہ اعراف کے ترجمہ کے فائدے میں لکھا ہے۔ کہ حضرت داؤد کے عہد میں یہود کو ہفتے کے دن شکار کرنا منع تھا اللہ نے ان شہر والوں کو یے حکم دیکھا لگا آزمانے ہفتے کے دن مچھلیاں دریا سے اوپر پھریں اور دنوں میں غائب رہیں انہوں کا جی نہ رہ سکا۔ آخر ہفتے کے دن شکار کیا اپنی دانست میں حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچھلیاں وہاں بند ہو رہیں تو بھی مچھلیاں ہاتھ نہ آئیں ہفتے کی شام کو نکل جاتیں آخر ہفتے کے دن راہ بھاگنے کی بند کی اتوار کو پکڑ لیا پھر وے لوگ بندر ہو گئے اِن میں تین فرقے ہو گئے ایک شکار کرتے ایک منع کئے جاتے ایک تھک کر منع کرنا چھوڑ بیٹھے لیکن وہی بہتر تھے جو منع کرتے رہے۔ اور منع کرنیوالوں نے شکار کرنیوالوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچمیں دیوار اٹھائی ایک دن صبح کو اُٹھے دوسروں کی آواز نہ سُنی دیوار سے دیکھا ہر گھر میں بندر ہیں وہ آدمی سو پہچان کر اپنے قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے اور رونے لگے آخر بُرے حال سے تین دن میں مر گئے توریت میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ جب حکم توریت کا چھوڑ دو گے تو تمپر بندے مسلّط ہونگے پھر قیامت تک ذلیل رہو گے اب دیکھو یہود کو کہیں حکومت نہیں غیر کی رعیّت ہیں پس اے مومنو بسبب نافرمانی کے بنی اسرائیل مسخ ہو کر بندر کی صورت ہو گئے اور ہم خاتم النبیین کی امت میں ہیں اسلئے اس زمانے میں ہیں اسلئے اس زمانے میں گناہ کرنے سے سیّد عالم کے طفیل مسخ نہیں ہوتے ہیں مگر قیامت کے دن جزا اس کی ذلت مسخ سے کم نہ ہو گی یا اللہ توفیق دے ہمکو اوپر خیر کے اور ثابت رکھو اوپر ایمان کے آمین یا ربّ العٰلمین ۔

قصہ لقمان حکیم بن باعور کا اور وصیّت کرنا

ان کا اپنے بیٹے کو

منقول ہے کہ داؤد کی نبوت کے تین برس کے بعد اللہ تعالےٰ نے لقمان حکیم کو علم حکمت سے بہرہ مند کیا چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ ترجمہ ہر آئینہ ہمنے دی ہے لقمان کو حکمت کہتے ہیں کہ انکی حکمت سے داؤد کو بھی فائدے پہنچے تھے ایک دن دونوں بہم متفق بیٹھے تھے حضرت داؤد اپنے ہاتھ سے لوہکی کڑیاں موڑ کے زرہ بناتے تھے بغیر آگ کے یہ لقمان نے دیکھکے نہ پوچھا کسطرح بناتے ہیں جامع التواریخ میں لکھا ہے۔ لقمان حکیم سیاہ فام قوم حبشی سے یا عرب کے یا بنی اسرائیل کے غلام تھے اور انکے آقا کا دوسرا ایک غلام تھا وہ کوئی چیز منیب کی چرا کر لیگیا تھا منیب نے دونوں پر شبہ کیا لقمان نے کہا اے میرے خواجہ ہمکو گرم پانیسے قے دلوا کے دیکھو اگر ہمنے آپ کی چیز کھائی ہوگی تو سب نکل آویگی تب خواجہ نے دونوں کو گرم پانیسے قے دلوائی دوسرا غلام جو بقال کے مُنہ سے جو چیز کھائی تھی نکل پڑی خواجہ نے لقمان کی حکمت پر آفرین کی اور انکو آزاد کیا کہتے ہیں کہ پہلی حکمت لقمان کی یہی تھی جامع التواریخ میں لکھا ہے۔ کہ بعد آزاد ہونیکے انکو علم حکمت اور تہذیب اخلاق حاصل ہوا انکے قیلولہ کیوقت ایکدن فرشتے نے آکے کہا اے لقمان حقتعالےٰ فرماتا ہے اہل زمین پر تمکو خلیفہ کروں گا لقمان نے کہا مجھسے خلافت نہ ہوسکیگی کیونکہ اگر حق مستحق نہ پہونچے تو موجب ندامت وخیالت ہے اللہ کے پاس اور اگر پہنچے تو مطعون ہے عند الناس ملائکہ یہ حسن تقریر انکی سنکر چلے گئے تب اللہ نے علم حکمت اور نبوت ان دونوں میں انکو اختیار دیا انہوں نے حکمت قبول کی جسمیں مواخذہ نہو پس ایک رات ان عنایت ایزدی سے ابواب حکمت بے مشقت انکے دلپر مفتوح ہوئے روائت کی گئی ہے کہ لقمان کا ایک بیٹا تھا سب سے چھوٹا اسنے اپنے باپ سے کہا اے باباجان میں تجارت کرنیکو سفر جانا چاہتا ہوں آپ کیا فرماتے ہیں اُنہوں نے کہا اے بیٹا میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہوں اوسکو یاد

رکھنا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ط

الآیہ ترجمہ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب وسکو سمجھانے لگا اے چھوٹے بیٹے
میرے شریک نہ ٹھیراؤ اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے۔ پھر لقمان
نے کہا قولہ تعالیٰ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ الآیۃ ترجمہ اے چھوٹے بیٹے
میرے قائم کر نماز کو اور امر کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر جو پہنچے
تجھکو تحقیق یہ بڑے کاموں سے ہے۔ اور مت موڑ گال اپنے لوگوں کی طرف یعنی غرور
سے نہ دیکھو اور مت چل زمین کے اوپر تکبر سے تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا ہے ہر
تکبر کرنے والے شیخی کرنیوالے کو اور راہ متوسط لے اور نرم کر اپنی آواز کو تحقیق نا
پسندیدہ آواز گدھے کی ہے پس بیٹے کو یہ وصیت کر کے کہا کہ جب اسباب سفر تیار ہو
میرے پاس سے ہوتے جائیو تب بموجب ارشاد کے باپ کے پاس آیا لقمان نے
کہا اے بیٹا جب جاؤ گے راہ میں ایک میدان پاؤ گے اس میدان میں ایک چشمہ ہے
اس کے کنارے ایک درخت ہے خبردار تم اسکے سائے کے تلے مت بیٹھیو تمکو اللہ
اس مہلکہ سے محفوظ رکھے اور ایک بوڑھا ضعیف تمکو ملیگا عمر میں زیادہ اس درخت کے
تلے جو وہ کہے تم اسکی بات مانیو اور دوسری بات یہ ہے جب فلانے گاؤں میں جاؤ گے
وہ لوگ میرے دوست ہیں تمکو تعظیم و تکریم سے لیجائینگے اپنے گھر میں اور اس قوم میں
ایک عورت خوبصورت مالدار ہے تمسے اسکو بیاہ دینا چاہینگے تم ہرگز قبول نہ کیجیو خدا
اس سے پناہ میں رکھے اور تیسری یہ ہے کہ ایک شخص فلانے موضع میں رہتا ہے نام
اس کا فلانا مدت ہوئی مجھسے وہ اتنا اتنا روپیہ قرض لیگیا ہے۔ تم اس سے جا کے
وصول کیجیو اور شب کو وہاں نہ رہیو یہ نصیحتیں یاد رکھیو اب جاؤ میں نے تمکو خدا پر سونپا
وہ اپنے باپ کی باتوں کو تسلیم کر کے سفر کو روانہ ہوا جب اس بیابان مذکور میں جا پہنچا
جو اسکے والد نے کہا تھا اسکے کنارے ایک چشمہ پانی کا آب اس کا نہایت شیریں و شفاف
اور اس چشمہ کے کنارے ایک درخت پایا سایہ دار اسکے نیچے ایک شخص بزرگ کامل بیٹھا
ہوا دیکھا مارے تشنگی کے چاہتا تھا کہ اس چشمہ سے پانی پیئے اور اس درخت کے تلے
ذرا دم لیکر آرام کرے اسوقت باپ کی وصیت جب یاد آئی وہاں سے قدم آگے

بڑھانے لگا تب اس بزرگ نے جو درخت کے نیچے بیٹھے تھے پکارا اے لڑکے کہاں جاؤگے ایسی دھوپ میں سخت گرمی پڑتی ہے ذرا دم لو چھاؤں کے تلے میرے پاس بیٹھو وہ بولا میرے باپ کی مناہی ہے میں یہاں نہ بیٹھونگا وہ درویش بولا قسم ہے تیرے رب کی ایسی دھوپ میں مت جا میرا کہنا مان یہ بات سنتے ہی باپ کی بات یاد پڑی باپ نے کہا تھا کہ اگر وہ ضعیف نہیں کچھ کہے اسکی بات مانیو تب لڑکے نے اس بزرگ کا کہنا ماننا خلاف اسکے نہ کیا سلام کرکے بیٹھا اور چشمے سے پانی پی کر اس درخت کے نیچے سو گیا بعد کے ایک سانپ اس درخت کے نیچے اوسکو کاٹنے آیا وہ نیند میں تھا وہ بزرگ جاگتے تھے سانپ کو مار کے سر کاٹ لیا اس لڑکے نے نیند سے اٹھکے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے بغیر سر کے پس اس بزرگ سے یہ حقیقت پوچھکر متعجب ہوا اور سلام وعلیک کہہ کے انسے رخصت ہوا بستر اوٹھا کے چلا اس بزرگ نے کہا آپ کا عزم سفر کہاں کا ہے وہ بولا میں فلان گاؤں میں فلانے کے پاس جاؤنگا اس درویش بزرگ نے کہا اگر کہو تو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں وہ بولا بہت اچھا آپ کی مہربانی ہے تب دونوں آدمی اس گاؤں میں جہاں اسکے باپ کا دوست تھا پہنچے وہانکے لوگ پوچھنے لگے تم کہاں سے آئے ہو کون ہو وہ بولا میں لقمان حکیم کا بیٹا ہوں یہاں تجارت کو آیا ہوں تب وے تعظیم وتکریم سے اسکو اپنے گھر لیگئے اور کھانا کھلا اور ہر روز مہمانداری کرنے لگے ایکدن اس سے کہنے لگے اے لڑکے ہماری قوم میں ایک عورت بہت خوبصورت نیکبخت مالدار حسب ونسب میں درست ہے ہم چاہتے ہیں کہ تمسے اسکا نکاح کردیویں یہ بات تمہارے واسطے اچھی ہوگی دولت ہاتھ لگیگی اسے کہا میرے باپ نے منع کیا ہے سفر میں کسی امر کے پابند نہیں ہونا ورنہ تکلیف اوٹھاؤگے پس اس بزرگ پیر نے جو اسکے ہمراہ تھا اس سے کہا کہ یہاں کے سب رئیس آرزومند ہیں چاہتے ہیں تمہارا نکاح ہو جاوے اور سنتے ہیں کہ وہ عورت حسین ومالدار ہے تم بے تکلف اس سے نکاح کرو کچھ اندیشہ نہیں تب اوسکو اپنے والد کی بات یاد آئی کہ جو تمہارے ساتھ رہیگا اس کی بات مانیو جو کہے تب اسنے اپنے مصاحب یار کے کہنے سے عورت مالدار سے نکاح کیا بعد نکاح کے اس قوم میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے دوست کیوں تم نے نکاح کیا وہ عورت بہت بری ہے۔ اس نے قبل تمہارے

نوشوہروںکو پہلی ہی خلوت میں مارڈالا ہے تمکو بھی مارڈالیگی تب پسر لقمان اس بات کو سُنکے بہت پچھتانے لگا اور مغموم ہوا اس مرد نے اس سے کہا کہ تم کیوں اندیشہ کرتے ہو کیا سبب ہے۔ وہ بولا میں نے سُنا ہے۔ میری بی بی نے جتنے یہاں نکاح کیا ہے میرے آگے نوشوہروںکو پہلی خلوت شب زفاف میں مارڈالا ہے میں ڈرتا ہوں شاید کہ مجھکو بھی مارڈالے تب اس پیرمرد نے اس سے کہا کہ تم اندیشہ نہ کرو خاطر جمع سے رہو میں تمکو ایک حکمت بتلادونگا اسکو کیجیو وہ یہ ہے۔ کہ جب تمھارے پاس بی بی سب کو خلوت میں آوے اسوقت تم میرے پاس کسی بہانے سے اُسے وہاں چھوڑکے آئیو تب ہم اسکی تدبیر اور علاج کرینگے غرض جب اُسکی جورو اُنکے پاس شب کو خلوت میں آئی تب اسنے اپنی جورو نامبارک نوشوہر کشندہ کو کہا کہ تم ذرا بیٹھو اسوقت مجھکو باہر کچھ درکار ہے میں ہو آؤں یہ کہکر اسکے پاس سے نکلکر اس بزرگ کے پاس آیا اس بزرگ نے کہا تم ایک آتشدان انگاروں سے بھرکر میرے پاس لاؤ تب وہ لایا اور اس بزرگ نے جو سرِ مار درخت کے نیچے سے کاٹ کے لایا تھا اوسکو آتشدان میں رکھدیا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی جورو سے کہو کہ ننگی ہوکر اس آتشدان میں اندام نہانی کو سینکے بعد اسکے یہ آتشدان میرے پاس لے آئیو تب لقمان نے اپنی جورو کو لیجاکے وہ آتشدان دیا اور اس نے سینک لیا بعد اسکے پھر پسر لقمان وہ انگیٹھی لیکر اس بزرگ کے پاس گیا اسنے انگیٹھی میں دیکھا کہ دو سانپ اسمیں جل رہے ہیں تب اسنے کہا کہ جاؤ اپنی بی بی سے فراغت سے بے خطرہ جماع کرو جسکا ڈر تھا سو دو سانپ اس کی فرج سے نکل پڑے ہیں اگلے شوہر اسی کے سبب سے مارے جاتے تھے پس پسر لقمان تمام شب اپنی جورو سے ہمبستر رہا فجر کو باسلامت خلوت سرا سے باہر آیا اور یہ ماجرا سب اہل قریہ سنکے بہت خوش ہوئے پس پسر لقمان نے یہاں سے عزم کیا کہ باپ کے مدیوں کے پاس جاکے باپ کا روپیہ وصول کرلاوے تب اس بزرگ سے کہا کہ میں دریا کے کنارے ایک بزرگ کے پاس جایا چاہتا ہوں کہ اسکے پاس میرے باپ کا روپیہ ہے۔ اسے جاکے وصول کر لاؤں اس پیر بزرگ نے کہا کہ میں بھی تمھارے ساتھ چلونگا۔ تب دونوں آدمی اس مدیوں کے

پاس گئے وہاں کے لوگوں نے انسے کہا کہ یہ مدیون مرد مفسد اور دغا باز ہے تم کیوں اسکے
یہاں آئے ناحق مارے جاؤ گے تم یہاں سے چلے جاؤ وہ مفسد کسیکا روپیہ لیکے دینا
نہیں آخر انکی بات نہ مانی اس مفسد مدیوں کے پاس جاکے کہا کہ میں لقمان حکیم کا
بیٹا ہوں وہ مفسد اس بات کو سنکے کہنے لگا بہت اچھا آپ ہمارے بزرگ زادے
ہیں آج شب کو یہاں تشریف رکھئے کل جو میرے پاس ہوگا حساب کتاب کرکے دونگا
اسنے کہا کہ میرے باپ کا حکم نہیں یہاں شب کو رہنے کا اور اس بزرگ نے کہا جو اسکے
ہمراہ تھے اے لڑکے کچھ پرواہ نہیں چلو آج شب کو یہاں رہجائیں خدا نے جو قسمت
میں لکھا ہے۔ سو ہوگا پس اس بزرگ کے کہنے سے اور اسکی کرامت سے بھی آگاہ تھے
اور اسکے باپ نے بھی کہا تھا کہ اپنے ساتھ والے کی بات مانیو تب شب کو دونو آدمی
اس دغا باز مدیو کے مکان پر رہگئے جب کھانا کھا چکے اس دغا باز نے ایک
مکان لب دریا اس حکمت سے بنایا تھا کہ جو اس مکان میں شب کو سو جاتا جوار کا پانی
آکے اسکو ڈبا مارتا ان دونوں کو اسی مکان پر لیگیا سونے کو جگہ کردی لقمان کا
بیٹا سو رہا وہ بزرگ جاگتے تھے رات کو دوپہر کیوقت جوار آئی اس مکان پر پانی چڑھگیا
قریب ڈوبنے کے تھے اس بزرگ نے اوسکو نیند سے جگادیا دونوں نیچے کے طبق
سے اوپر بالاخانے کے جاکے جسجگہ پر اس دغا باز کے بیٹے سب سو رہے تھے تخت
سمیت اوٹھاکے نیچے کے طبق میں اپنی جگہ پر لب دریا سلادیا اور دونوں
آدمی اوپر جائے اسکے بیٹوں کی جگہ پر سو رہے فجر کو وہ دغا باز آکے کیا
دیکھتا ہے کہ اپنے بیٹوں کی جگہ پر بالاخانے میں وہ دونوں مسافر سو رہے
ہیں اور اپنے بیٹے سب نیچے مکان میں ان دونوں کی جگہ پہ پانی پہ مردہ
پڑے ہیں تب پکار کے کہنے لگا اے افسوس صد افسوس بیٹے تمہارے واسطے
یہ فریب کیا تھا کہ تمکو مار ڈالوں یہ میں اپنے فریب میں آپ ہلاک ہوا میرے
بیٹے سب مارے گئے تب ان دونوں مسافروں نے کہا کہ جو جسکے لئے بدی
کرتا ہے سو اپنے لئے کرتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے وَلَا یَحِیقُ المکرُ

السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ یعنی نہیں گھیرتا ہے مکر۔ مگر مکر کرنے والوں غرض لقمان کے بیٹے نے
اپنے باپ کا روپیہ اس دغا باز سے وصول کرے اور اپنی جورو کو کہ جس سے وہاں نکاح
کیا تھا لیکر معہ اسباب اور اس درویش کے اپنے وطن کیطرف عزم کیا جب کہ لقمان
اپنے مکان کے قریب آیا تب اس بزرگ نے یہ بات کہی اے بھائی پسر لقمان تمہارے
ساتھ میں اپنے روز رہا تمنے مجھ کو کیا دیکھا میں نیک ہوں یا بد وہ بولا آپ نیک مرد
ہیں آپکے طفیل سے مینے ایسی ایسی مصیبت سے رہائی پائی خدا آپ کو سلامت
رکھے اور اتنا مال و اسباب اور عورت میکبخت مینے جو پائی ہے۔ صرف آپکے طفیل اور
برکت سے پائی ہے۔ اس درویش نے کہا کہ اگر میرے سبب سے تو نے یہ مال و اسباب
پایا ہے تو اس سے مجھکو حصہ دو اس نے کہا بہت اچھا آدھا لیجائیے میں خوش ہوں
درویش بولا تم حصہ کرکے دو وہ بولا نہیں آپ اپنا حصہ تقسیم کرکے لیجائیے مجھکو قبول ہے
تب اس پیر مرد نے تھوڑا سا مال اسکی بی بی کے پاس ایک طرف رکھدیا اور باقی مال ایکطرف
رکھکے اس سے کہا کہ ان دونوں میں سے جو تمہاری طبیعت چاہے لے لو تب اسنے اپنی بی بی
کے پاس جو حصہ تھا اوٹھالیا اور باقی مال بزرگ کو دیکے اپنے گھر کیطرف چلا جب تھوڑی دور
گیا پیچھے پھرکے جو دیکھا تو وہ درویش چلے جاتے ہیں اور سوال کیا اے لڑکے مجھکو جو آدھا
حصہ مال کا دیئے جاتا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے شائد ڈرکے مجھسے تم دیئے جاتے ہو وہ
بولا آپ میرے رفیق شفیق خیر خواہ تھے جناب کی برکت و صحبت سے مینے جورو اور اتنا مال
و اسباب حاصل کیا آپ میرے ناصح اور رہنما تھے کتنی مصیبتوں سے آپ نے مجھکو بچایا
اتنا مال مینے خوشی سے آپکو دیا وہ بولا میں تمسے بہت خوش ہوا جو تمنے مجھکو دیا سب تم
پھیر لو میں نے تمکو دیا اللہ تمکو مبارک کرے تمہارا مال مجھکو نہ چاہیئے مجھکو دنیا کے
مال و زر سے کچھ حاجت نہیں بنی آدم نہیں ہوں تب پسر لقمان نے اس سے پوچھا برائے
خدا کہو تم کون ہو اسنے کہا میں اللہ کا امین ہوں میں تمہارا نگہبان ہوں اور سب کیواسطے ہوں
اللہ نے مجھکو دنیا میں یہی کام دیا کہ سب کی بہتری کروں اور تمہارے ساتھ رہا اللہ کے نام
میں کہ تمہارے باپ کا مال دلا دیا خدا کے حکم سے تمکو راہ بتلائی اور تمہارے باپ کے

پاس پہنچایا پس اب اپنے باپ کے گھر سلامت چلیئے میں اب تمسے رخصت ہوتا ہوں السلام علیک پس پسر لقمان اپنی جورو اور مال واسباب سب لیکر بسلامت گھر پہنچا اور اپنے باپ کے قدمبوس ہوکر جو جو حال سفر میں گذرا تھا سب بیان کیا اور بعضی تواریخوں میں لقمان کی حکمت کا حال بہت سا لکھا ہے یہاں میں نے مختصر بیان کیا طول نہ دیا۔

قصہ سلیمان نبی علیہ السلام کا

سلیمان بن داؤد کے بیٹے اور بتشابع بنت حنا کے بطن سے تھے جو بتشابع کے اوریا کی بی بی تھی بعد شہید ہونے اوریا کے اسکو داؤد اپنے نکاح میں لائے تھے کہتے ہیں کہ اسی کے بطن سے سلیمان ہیں یہ جامع التواریخ اور قصص الانبیاء سے لکھا ہے سلیمان جب تخت سلطنت پر اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھے انگشتری سلطنت کی انگلی میں رکھی لوگوں سے کہا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا الآیۃ اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا یعنی نبی اور بادشاہ ہوا باپ کی جگہ اور کہا سلیمان نے اے لوگو سکھلائے گئے ہیں ہم بولی ہر جانور کی اور دیئے گئے ہیں ہم ہر چیز سے جو چیز دنیا میں درکار ہے۔ اللہ نے مجھکو عنایت فرمائی تحقیق یہ البتہ دی ہے بزرگی ظاہر جب سلیمان کا تخت نکلتا تھا ہوا پر چلتا تھا تمام پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ لگے تخت پر انکے پیروں کا سایہ کرتے اور فوج آدمی داہنی طرف فوج پریوں کی بائیں طرف اور سب دیو پیچھے کھڑے ہوتے اور وحوش وطیور تمام چپ وراست پیش وپس گرد بگرد حلقہ باندھے ان کے ساتھ چلتے تھے چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا۔ وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ترجمہ اور اکٹھے کئے گئے واسطے سلیمان کے لشکر جنوں اور انسانوں اور جانوروں سے پس وہ مثل پل کھڑے گئے جاتے ہیں تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ سلیمان کا تخت تھا جبھر سب لشکر چلتا باد اوسکو لے چلتی شام سے یمن اور یمن سے شام ایک مہینے کی راہ آدھے دن میں پہنچاتی اور لے آتی چنانچہ حق سبحانہ نے فرمایا ہے۔ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا

شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ الایۃ ترجمہ اور مسخر کیا واسطے سلیمان کے باد کو صبح کی سیر اسکی ایک مہینہ تھا اور شام کی سیر اسکی ایک مہینہ تہا اور بہایا ہمنے واسطے اسکے ایک چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنوں میں سے ایک لوگ تھے کہ خدمت کرتے تھے آگے اسکے پروردگار کے حکم سے ترجمہ قرآن شریف میں لکہا ہے۔ کہ پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ اللہ نے نکالدیا یمن کی طرف اوسکو سانچوں میں ڈھال کر اس سے برتن دیگیں بڑی بڑی بناتے لشکر کے موافق کھانا پکتا اور بٹتا اور فرمایا اللہ نے فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ۝ ترجمہ پھر ہمنے تابع کی اسکے باد چلتی اسکے حکم سے نرم نرم جہاں پہنچا چاہتا کہتے ہیں کہ جسجگہ مال و دفینہ رکھا رہتا زمین وہانکی آواز دیتی اے سلیمان جو کچھ مال مجھ میں ہے اوٹھالیجا اپنے کام میں لگا سلیمان نے دیووں کو حکم کیا گنج زمین سے اور موتی و جواہرات دریا اور خشکی سے لا کے جمع کئے کہ حقتعالی نے فرمایا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ترجمہ اور تابع کئے سلیمان کو شیطان ہر ایک عمارت بنانے والے اور غوطہ لگانیوالے کہتے ہیں کہ سارے دنیا میں جہاں معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہے آدمیوں کو تو سلیمان اوسکو قید کر لیتے یا بند کر کے دریا میں ڈالدیتے یا زمین میں دفن کر دیتے بلکہ بعضے دیو اب تک قید میں ہیں خبر میں آیا ہے کہ سلیمان نے ایک مکان عالیشان پر تکلف ایسا بنوایا تہا کہ طول اور عرض اس کا چھتیس کوس کا تہا اینٹیں اسکی سونے چاندی کی تھیں اور یاقوت و زمرد جڑے تھے اسمیں سات سو کوشک سات سو حرموں کے واسطے اور تین سو کوشک تین سو بیبیوں کے واسطے بنوائے تھے مفسروں نے لکھا ہے کہ سلیمان ہر شب کو اپنی بیبیوں اور حرموں کے پاس جا کے سب سے جماع کرتے اور ایک جانب ایک مکان عالیشان کے ایک کوشک بنوایا تہا ایسا کہ درازی اس کی بارہ کوس تک تہی ایک کوشک پر آپکے تخت کا جلوس تھا طول اسکا تین کوس سب ہاتھی دانت کا لعل اور فیروزہ اور زمرد اور مروارید سے مرصع کیا تہا اور گرداگرد اس کے سونے کی اینٹیں لگائی تھیں اور چار کونے پر اسکے درخت چاندی اور ڈالیاں اس کی سونیکی اور پتے اسکے زمرد سبز کے لگائے تھے اور ہر ڈالی پر طوطی اور طاؤس بنا کے اسکے پیٹ کے اندر مشک اور عنبر پھر انہا اور خوشے انگور کے لعل و یاقوت کے

لگے ہے اور نیچے تخت کے داہنے بائیں ہزار کرسی سونے چاندی کی لگی تہیں اس پر بڑے بڑے آدمی اور پری سب بیٹھے تھے اور پشت انکے دیو پری غلام سب کھڑے رہتے اور ہر دو جانب تخت کے دو شیر زمرد کے بنائے تھے اور دو ستون یاقوت کے اس پر دو کبوتر سونیکے رکھے تھے کہتے ہیں تخت اور جانوروں کو دیوں نے طلسم سے بنایا تہا سلیمان تاج شاہی سر پہ رکھکے جب تخت پر پاؤں رکھتے انکی ہیبت سے کہ تخت اسوقت حرکت میں آجاتا طاؤس اور طوطی اپنے پر پھیلا دیتے اور اس سے بوئے مشک و عنبر کی نکلتی اور وہ دو شیر سلیمان کے سامنے سرنگوں رہتے اور کبوتر اس ستون سے اس ستون پر اڑتے اور بیٹھتے حضرت سلیمان اس تخت پر بیٹھکے توریت پڑھتے اور مخلوقات پر حکمرانی کرتے سب کی بولی سمجھتے تاج شاہی جب سر پہ رکھتے تمام پرندہ ہولکے تخت کے اوپر معلق ہوا پر انکے سر پہ چھاؤں کرتے اور دیوں کو فرماتے کہ بساط فرش زربفت کا بچھاویں اور اسکے کنارے نہریں جاری تھیں اور تخت گاہ کے مکان میں کئی محرابیں تھیں عابد سب اس میں عبادت کرتے اور ابر کو حکم کرتے مٹکیں بھر بھر کے پانی دے جاتا اور انکے باورچیخانے میں ہر روز ستر ڈھیریاں نمک کی خرچ ہوتیں اور سات سو بوجھ پر مرغ باورچیخانے سے نکالکر پھینک دیتے باوجود اسکے حضرت سلیمان اپنے نعمت خانے سے کچھ نہیں کہاتے خدا کے حکم سے زنبیل بیتے اسکو بیچکے اپنے ہاتھ سے آٹا جو کا پیسکے روٹی پکاکے ہر شام کو بیت المقدس میں جاکر مسلمان روزہ دار درویش غریب کو ساتھ لیکر کھاتے اور شکر نعمت خدا کا بجالاتے مناجات کرتے اور کہتے تھے الٰہی میں درویشوں میں شامل ہوں اور بادشاہوں کے ساتھ بادشاہ اور پیغمبروں میں ایک پیغمبر ہوں یہ تیری نعمت کا شکر کہاں تک بیان کروں **بیت** اگر ہر موئے من باشد زبانم ۔ کجا شکر این نعمت گزارم ۔ الٰہی میں گنہگار ہوں تو رحم کر ۔

ضیافت کرنا حضرت سُلیمان علیہ السّلام کا تمام مخلوقات کی

وہب بن منبہؒ سے روایت ہے کہ جب سلیمان کو مشرق اور مغرب سارے جہاں کی سلطنت ملی جناب باری میں عرض کی الٰہی مجھکو آرزو ہے کہ ایکدن سارے عالم کی مخلوقات کے جو کہ تیری آفریدہ ہے۔ جل تھل میں دریا خشکی پہاڑ میں انس دیو پری وحش وطیور مور ملخ چیونٹی مکھی ہوام کیڑے مکوڑے جتنے ذی روح ہیں سب کی ضیافت ندا آئی اے سلیمان میں سب کی روزی پہنچاتا ہوں میری موجودات مخلوقات بے انتہا ہیں سب کو تم نہیں کھلا سکوگے حضرت سلیمان بولے خداوندا تو نے مجھکو بہت نعمت دی ہے۔ تیری عنایت سے سب کچھ ہے۔ اگر تیرا حکم ہو تو میں سب کا طعام تیار کروں جناب باری کا حکم ہوا دریا کے کنارے ایک مکان بڑا وسیع تھا دیوؤں کو حضرت نے حکم کیا انھوں نے اس میدان میں جھاڑو دیکر صاف کرکے بچھونا کیا اسمیں آٹھ مہینے لگے تھے مشرق اور مغرب سارے جہاں سے اس میدان میں کھانے پینے کا سامان اسباب مہیا کیا اور سات لاکھ دیگ ہر ایک ستر گز لمبی چوڑی اور ایک ایک لگن مثل تالاب کے دیووں نے تیار کی تھی یہ قصص الانبیاء سے لکھا ہے اور جامع التواریخ میں لکھا ہے۔ کہ دو ہزار سات دیگ مسافت میان دو کنارہ ہر ایک کی ہزار گز اور ہر ایک لگن مثل تالاب کے دیووں نے بنائی تھی چنانچہ حقتعالیٰ نے اس آیت سے فرمایا ہے يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ترجمہ بناتے تھے سلیمان کے واسطے جو کچھ چاہتا قلعوں سے اور ہتھیار و نیسے اور تصویریں اور لگن مانند تالابوں کے اور دیگیں ایک جگہ دھری رہنے والی کہتے ہیں کہ اس دعوت میں بائیس ہزار گائیں ذبح ہوئیں تھیں اور باقی اشیائے ضیافت اسی پر قیاس کیا چاہیئے یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے۔ جب کھانا تیار ہوا جن و انس وحیوانات سب کو اس میدان وسیع میں بٹھایا اور باد کو حکم کیا کہ بساط تخت سلیمان کا دریا کے اوپر ہوا پر معلق رکھ تاکہ لوگ اسپر نظر کریں دیکھیں فی الجملہ اسوقت ایک مچھلی نے دریا سے نکلکر حضرت سلیمان سے آکے عرض کی کہ اے حضرت خدا نے مجھکو بھیجا ہے کہ آج تم نے تمام مخلوقات کا کھانا تیار کیا میں بہت بھوکی ہوں

اول مجھکو کھلادیجئے حضرت نے کہا ذرا صبر کر سب کو آنیدے انہوں کے ساتھ جتنا کھا سکیگی کھا یئو آسودہ ہو کر جا یئو وہ بولی اتنی دیر میں نہیں ٹھہر سکونگی کر سب کی انتظاری کرونگی تب حضرت اس سے کہا نہیں ٹھہر سکیگی تو کھالے اسمیں سے جو چاہے۔ پس جو کچھ کھانا اُس میدان میں موجود تھا اُس مچھلی نے ایک ہی لقمے میں سب کھا کے اور مانگا اے سلیمان مجھکو کھانا چاہیئے سلیمان اس کے حال سے متعجب ہوئے اور اس سے کہا کہ اے مچھلی مینے تمام مخلوقات کے واسطے یہ کھانا تیار کیا تھا تو سب کھا گئی اس سے کچھ نہ ہوا اور مانگتی ہے مچھلی نے کہا اے حضرت ہر روز مجھکو تین لقمے کھانا چاہیئے۔ جو تمنے تیار کیا تھا یہ تو میرا ایک ہوا اور دو لقمے مجھکو چاہیئے تب میرا پیٹ بھر یگا میں آج تمہاری میزبانی میں بھوکی رہی اگر تم کھانا دے نہیں سکوگے تو لوگونکو ناحق بلوا یا تکلیف دی حضرت سلیمان مچھلی کی یہ بات سنکے حیرت میں رہگئے اور بیہوش ہوئے بعد ایک ساعت کے ہوش میں آئے اور سر سجدہ میں رکھکے درگاہ الٰہی میں مناجات کر رو کے کہنے لگے الٰہی مینے قصور کیا نادانی کی تیری درگاہ میں توبہ کی مینے اس بات سے پس روزی دینے والا مجھکو اور سارے جہان کا تو ہی ہے میں ناتوان مسکین ہوں دانا اور توانا تو ہی ہے کہتے ہیں کہ سب خلائق اسدن جو انکی مدعو تھی بھوکی رہی منقول ہے۔ کہ یہ وہ مچھلی تھی کہ ہفت طبق زمین جسکی پشت پر اللہ نے رکھے ہیں اور اوسدن حقتعالی نے زمین کو ہوا پر معلق رکھا تھا اور بعضوں نے روایت کی ہے کہ دریا کی مچھلیاں آکے اُسدن سب کھانا کھا گئی تہیں اور اکثر علما کا قول ہے کہ حقتعالی نے ایک دریا کے جانور بھیجا تہا اسنے ایک لقمہ میں وہ سب کہانا کھالیا تھا تاکہ قُدرت اور عجز و توانائی سلیمان کی خلائق کو اللہ دکھاوے واللہ اعلم بالصواب

مُلاقات ہونا چیونٹیوں کے بادشاہ کی ساتھ سُلیمان عم کے

ایک دن سلیمان نبی تخت پر بیٹھے ہُوا پر جاتے تھے وہ تخت دیوں نے بنایا تھا

ان کیواسطے اور ہزار وزیران کی ملازمت میں کرسیوں پر سامنے بیٹھے تھے ان میں ایک وزیر اعظم نام اسکا آصف دیو وہ بھی ساتھ تھا اور سب دیوی شیطان گرد بگرد تخت کے مؤدب کھڑے تھے اور پرندہوا کے انکے سر کے اوپر اپنے پروں سے سایہ ڈالے ہوئے تھے اسمیں فرشتوں کی تسبیح کی آواز حضرت سلیمان کے کان میں آئی یہ کہتے تھے اے رب تونے سلیمان کو جیسا ملک و حشم دیا ایسا کسیکو جن و بشر میں نہیں دیا جناب باری نے فرمایا اے فرشتو میں نے سلیمان کو ہفت اقلیم کی بادشاہی دی اور نبوت اور اسکو کبر نہیں اگر اسکو کبر ہوتا تو میں اسکو ہوا پر سے زمین پر ڈالدیتا اور نیست و نابود کر ڈالتا پس سلیمان یہ کلام الٰہی شکر خدا کی درگاہ میں سجدہ شکر بجا لائے اور ہوا نے تخت کو اس زمین پر لیجا کے رکھا جہاں چیونٹیوں کی بستی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حَتّٰٓی اِذَآ اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَۃٌ الآیہ یہاں تک کہ جب پہنچے سلیمان چیونٹیوں کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو گھس جاؤ اپنے گھروں میں نہ پیس ڈالے تمکو سلیمان اور اسکا لشکر اور انکو خبر نہو پس شاہ مور سے یہ بات سلیمان نے سنکر مسکرا کہا کہ یہ بھی رعیت پر شفقت اور مہربانی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا ترجمہ پس مسکرا ے سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سے تب اس شاہ مور کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی میں رکھکے پوچھا اے شاہ مور تمنے اپنے لشکر کو کیوں کہا کہ سلیمان آتا ہے اپنے غاروں میں گھس جاؤ تمنے مجھسے کیا ظلم دیکھا تب چیونٹی نے کہا اے نبی اللہ ہمنے آپ سے اور آپکے لشکروں سے کچھ ظلم نہیں دیکھا مگر اسواسطے کہ سہوًا آپکے لشکروں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کے تلے گر یں تو مرجائیں احتیاطاً ہمنے یہ بات کہی تھی کہ اپنے گھروں میں گھس جاو حضرت نے فرمایا کہ تم ایسی شفقتیں اُنپر ہمیشہ کیا کرتے ہو وہ بولا اے حضرت ان کی خوشی سے میری خوشی ہے اور ان کی غمی سے مجھکو غم اور ان کی غمخواری مجھپر واجب ہے۔ اللہ نے مجھکو اس پہ اسی واسطے بادشاہ کیا اگر کہیں ایک چیونٹی زمین پر مرجاوے اوسکو وہاں سے اوٹھا کے اسکے مسکن پر پہنچاتا ہوں حضرت نے پوچھا کہو تو ہر وقت تیرے ساتھ کتنی چیونٹیاں رہتی ہیں رکھا

چالیس ہزار نقیب اور ہر نقیب کے ساتھ چالیس ہزار چوبدار ہیں پھر حضرت نے پوچھا سلطنت تیری بہتر ہے یا میری چونٹی نے کہا میری بادشاہی بہتر ہے۔ تمہاری بادشاہی سے کیونکہ ہوا اُٹھاتی ہے تمہارے تخت اور بساط کو اور تخت اٹھاتا ہے تمکو تم اس پر بیٹھے ہو یہ اتنا تکلف ہے تمہاری بادشاہی میں۔ اس بات کو سنکے سلیمان ہنس کے چیونٹی سے کہنے لگے کہ تم کس طرح جانتے ہو تمہیں کسنے یہ بات کہی شاہ مور نے کہا اے سلیمان اللہ نے صرف عقل تمکو نہیں دی ہے ہم ناتوان کو بھی کچھ عنایت کی ہے اگر حکم ہو تو چند مسئلے آپسے پوچھوں حضرت نے فرمایا پوچھو کیا پوچھوگے تب شاہ مور نے کہا کہ تمنے خدا سے سوال کیا تھا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ترجمہ کہا اے پروردگار مغفرت کر میری اور بخش مجھکو ایسا ملک کہ نہ لائق ہو کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہے سب سے زیادہ بخشنے والا تمہارے اس سوال سے بو حسد کی آتی ہے پیغمبروں کو یہ حسد نہ چاہیئے کیونکہ خدا مالک ہے سارے جہان کا جسے چاہے بادشاہی دے اور جسے چاہے نہ دے اور یہ نہ کہنا چاہیئے کہ اے پروردگار میرے سوا کسیکو بادشاہی نہ دیجیو یہ کہنا پیغمبروں کی شان سے بعید ہے سلیمان چیونٹی کی بات سے کچھ خفا ہوئے چیونٹی بولی اے حضرت راست بات یہ ہے بیزار نہ ہونا چاہیئے اور ایک بات آپ سے پوچھتی ہوں آپ اس کا جواب دیجئے خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہے اسکا کیا بھید ہے حضرت نے کہا میں نہیں جانتا ہوں تم کہو کیا ہے اُسنے کہا خدا نے تمکو سلطنت دی ہے۔ قاف سے قاف تک وہ سب ایک نگینہ کی قیمت ہے۔ تاکہ تمکو معلوم ہو کہ دنیا کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور ہوا کو اللہ نے تمہارے حکم کے تابع کیا ہے۔ اس میں کیا بھید ہے۔ آپ کو معلوم ہے حضرت نے کہا نہیں اسنے کہا کہ تمکو آگاہ کیا ہے۔ اس بات سے کہ بعد مرگ تمہیں دنیا ہوا جیسی معلوم ہوگی پس سلیمان اس بات کو سنکے بہت روئے اور فرمایا کہ تمنے سچ کہا کہ دنیا ہوا سی ہے۔ پھر چیونٹی نے کہا کہ سلیمان کے کیا معنی ہیں جانتے ہو حضرت نے کہا نہیں وہ بولی سلیمان کے یہ معنی ہیں کہ دنیا کی زندگی میں دل مت لگاؤ اور سلامت گر موت قریب ہے سلیمان نے چیونٹی سے کہا کہ تو بڑی دانا عقلمند

ہے مجھکو کچھہ نصیحت کر کار نیک بتا چیونٹی نے کہا کہ تمکو اللہ نے نبوت اور جہان کی بادشاہت دی لازم ہے۔ کہ تم رعیتونکی نگہبانی کرو اور عدل و انصاف سے رعیت کو شاد رکھو اور ظالم سے مظلوم کی داد لو میں بیچاری ضعیفہ مسکین ہوں اپنی رعیتونکی ہر روز خبر لیتی ہوں بار اٹھاتی ہوں تاکہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرسکے پس سلیمان نے بادشاہ مور سے یہ بات سنکے وہانسے مراجعت کرنا چاہا شاہ مور نے کہا اے حضرت بغیر کچھ کھائے ہوئے آپکو یہانسے تشریف لیجانا بے مناسب ہے جو کچھ روزی اللہ نے ہمکو دی ہے آپ کچھ تناول فرماکے جائیے حضرت نے کہا بہت اچھا تب شاہ مور نے جاکے ایک ران ٹڈی کی سلیمان کے سامنے لار کھی تب حضرت سلیمان دیکھکر ہنس کر بولے اے شاہ مور مجھکو میرے لشکر سمیت ایک ران ٹڈی کی کیا ہوگی اسنے کہا حضرت اس ٹڈی کی ران کو آپ کم نہ جانئے اللہ کی قدرت کو دیکھئے اس میں بہت برکت ہے خبر میں آیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مع لشکر کے اس ران کو کھا کر آسودہ ہوئے پھر بھی کچھہ باقی رہی سلیمان علیہ السلام یہ حال دیکھکے متعجب ہوئے اور سجدے میں گر کے کہا اے پروردگار قدرت تیری بے انتہا ہے۔ اور عظمت اور بزرگی کے لائق تو ہی ہے اندک ما بسیار گردانی و بسیار را اندک ●

خبر لانا ہدہد کا بلقیس کی شہر سبا سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس

مروی ہے۔ کہ ایکدن سلیمان تخت پر بیٹھے ہوئے ہوا پر جاتے تھے سب دیو پری آدمی ان کی بساط پر حاضر تھے اور پرند سب اپنے پروں سے انکے سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہوا پر جاتے تھے اس میں حضرت سلیمان کو گرمی آفتاب کی معلوم ہوئی جب اوپر کی طرف دیکھا نظر کی سب پرندوں کو دیکھا حاضر ہیں مگر ہدہد کو نہ دیکھا تب فرمایا چنانچہ قولہ تعالیٰ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ

ترجمہ اور خبر لی سلیمان نے اڑتے جانوروں کی پس کہا کیا ہے مجھکو کہ نہیں دیکھتا ہوں میں
ہُدہُد کو یا ہو رہا وہ غائب البتہ عذاب کرونگا میں اوسکو عذاب سخت یا ذبح کروں گا
میں اوسکو یا لاوے میرے پاس کوئی دلیل ظاہر پس عقاب کو بھیجا ہدہد کی تلاش کو
عقاب نے جاکے ہُدہُد کو لا حاضر کیا حضرت نے ہُدہُد سے پوچھا تو کہاں گیا تھا ہُدہُد
نے کہا میں ایک خوشخبری لایا ہوں آپ کے واسطے شہر سبا سے قولہ تعالیٰ فقال
احطت بما لم تحط بہ الآیۃ ترجمہ بولا ہدہد میں لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تمکو اسکی خبر نہ
نہ تھی اور آیا ہوں میں تمہارے پاس سبا سے ایک خبر لیکے تحقیق تفسیر میں لکھا ہے
سبا ایک قوم کا نام ہے۔ ان کا وطن عرب میں تھا یمن کیطرف اور بعضی روایت میں
آیا ہے کہ سبا ایک شہر کا نام ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے کہا
کہ تو وہاں سے کیا خبر لایا ہے۔ اور کس طرح کیا وہاں بیان کر مجھے تب ہُدہُد نے کہا
یا نبی اللہ فلانے وقت جب حضور تخت سے نیچے اُترے تھے اسوقت مینے ہوا پر اڑکر
دیکھا ایک ہُدہُد کو ہمجنس اپنا ایک دیوار باغ کے اوپر بیٹھا تھا میں اس کے پاس گیا
اس نے مجھے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا ملک شام سے اپنے خاوند حضرت
سلیمان کے پاس سے آیا ہوں وہ بولا سلیمان کون ہے مینے کہا کہ وہ بادشاہ ہے جن و
انس و وحوش و طیور و مور و ملخ جمیع مخلوقات کا اور میں نے اُس سے پوچھا تم کہاں کے
رہنے والے ہو وہ بولا اسی شہر کا ہوں میں نے کہا اس شہر کا نام کیا ہے۔ وہ بولا اس شہر کا
نام سبا ہے۔ اور میں نے کہا اس شہر کا بادشاہ کون ہے۔ وہ بولا بلقیس نام ایک عورت
ہے وہ اس ملک کی ملکہ ہے اسکے تابع بارہ ہزار سردار قوم اور ہر ہر سردار کے تابع ایک ایک
لاکھہ سوار و پیادہ ہر وقت رہتے ہیں چل میرے ساتھہ تمکو دکھادوں تب اس سے مینے
کہا کہ بہت دیر ہوئی حضرت سلیمان کے پاس سے آیا ہوں مبادا اگر بادشاہ اور لشکر
کو پانی کی احتیاج ہو تو مجھکو تلاش کرینگے۔ اسوقت میں حاضر نہ ہونگا تو مجھکو سیاست
کرینگے کیونکہ میں پانی کے واسطے مقرر ہوں منقول ہے سلیمان علیہ السلام کے ہدہد کو اللہ
نے ایسی بصارت دی تھی کہ جس زمین میں پانی ہوتا یا نہیں ہوتا وہ دور سے کہدیتا جہاں سلیمان

علیہ السلام کا تخت جاتا ہدہد کو ساتھ لیجاتے اور پانی کے واسطے بھیجتے جہاں وہ نشان بتا دیتا سلیمان دیونکو بھیجکے چاہ و تالاب کھدوا کے وہاں سے پانی منگوا لیتے غرض اس ہدہد نے مجھکو کہا کہ چلو میرے ساتھ ملکہ بلقیس دختر شراحیل دیو کو دیکھو شان و شوکت اس کی کیسی ہے۔ اور اسکے حسن و اخلاق دیکھنے سے خوش ہوؤ گے تب اسکے کہنے سے میں گیا شہر سبا میں بلقیس کو دیکھا ایک تخت عظیم ہے کہ طول و عرض اس کا تیس گز ہے تمام جواہرات مرصع اور چاروں پائے اسکے یاقوت سرخ اور زبرجد اور زمرد اور لعل کے ہیں اس پر وہ بیٹھی ہے۔ اور بے دین ہے یعنی آفتاب پرست ہے اور کنواری ہے شوہر ندارد حضرت سلیمان نے کہا تو نے جو کہا مجھکو معلوم ہوا لیکن تو نے کیونکر جانا وہ بیدین ہے لسئے کہا تعالیٰ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُھُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ الآیۃ ترجمہ سلیمان سے ہدہد بولا میں نے پائی ایک عورت کہ بادشاہی کرتی ہے اپنی قوم کی اور دیگئی ہے ہر چیز سے یعنی مال و اسباب حسن و جمال اور اس کا ایک تخت ہے بڑا دیکھا میں نے کہ وہ اور اسکی قوم سجدہ کرتے ہیں سورج کو اللہ کے سوائے اے نبی اللہ مجھکو خلعت دیجئے کچھ نشان آپ کا ہے۔ میرے فرزندوں میں سلیمان نے ہدہد سے کہا قولہ تعالیٰ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۝ ترجمہ کیا ہم دیکھینگے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے ہدہد نے کہا اے نبی اللہ آپ سے جھوٹ نہیں کہتا ہوں کہتے ہیں کہ ہدہد کے سر پر جو تاج ہے حضرت سلیمان کی دی ہوئی عنایت ہے اور پھر ہدہد نے حضرت سلیمان سے کہا اس سے بہتر میں خلعت چاہتا ہوں آپ کے جیسے میری اولاد کی بہتری ہو حضرت نے فرمایا کہ کار قصاص کا تجھکو اور تیری اولاد کو بخشدیا اور بلقیس کے پاس جا میرا خط لیکر قولہ تعالیٰ اِذْھَبْ بِّکِتٰبِیْ ھٰذَا فَاَلْقِہْ اِلَیْھِمْ الآیۃ ترجمہ کہا سلیمان نے لیجا خط میرا اور ڈالدے انکی طرف پھر انکے پاس سے ہٹ آ پھر دیکھ وے کیا جواب دیتے ہیں تب حضرت نے ایک لکھ کے سربمہر سلیمانی ہدہد کے حوالے کیا وہ خط اپنی چونچ میں لیکر شہر سبا میں بلقیس کے ور پر جا پہنچا کہتے ہیں کہ سلیمان کے مکان سے بلقیس کے مکان تک دس[۱] کوس کا فاصلہ تھا اور ہفت در

[۱] یہاں مترجم سے تسامح ہوا ہے کیونکہ دس کوس کچھ فاصلہ بعید نہیں ہے ۱۲ عبدہ

قصہ مع بلقیس کے مسدود پائے اور کھڑکیاں اسکی کھلی تھیں اسکے اندر جاکے خلوت گاہ میں بلقیس کو خفتہ پایا اور اوس خط کو اسکی چھاتی پر رکھکے چھپ کے وہاں سے نکل آیا بلقیس نے نیند سے اٹھکے وہ مکتوب مختوم بمہر سلیمانی اپنی چھاتی پر پایا اور اسکے لانیوالے کو معلوم نہ کیا دلمیں کچھ خوف لائی اپنے کارپردازوں کو بلاکے اُن سے پوچھا

چنانچہ حقتعالی نے فرمایا قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ۝ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ الخ **ترجمہ** کہنے لگی بلقیس اے دربار والو میرے پاس ڈالدیا گیا ہے ایک خط عزت کا وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے اور وہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا کہ زور نہ کرو میرے مقابل اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر بلقیس نے سلیمان کا خط پاکر تعظیم وتکریم سے پڑھا خدا کی مہر سے وہ دولت اسلام سے مشرف ہوئی اور تقدیر الٰہی سے سلیمان کی زوجیت میں داخل ہوئی اور خط کا مضمون دریافت کرکے کہنے لگی اپنے ملازموں سے چنانچہ **قولہ تعالیٰ**

قَالَتْ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ الآیۃ ترجمہ کہا اے دربار والو جواب دو مجھکو میرے کام میں مقرر نہیں کرتی کوئی کام جبتک تم حاضر نہ ہو انھوں نے جواب دیا قولہ تعالیٰ۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ الآیۃ ترجمہ کہا اونھوں نے ہم صاحب قوت اور صاحب جنگ سخت ہیں اور کام تیرے اختیار ہے۔ سو تو دیکھ لے جو حکم کرے بلقیس نے ان سے کہا کہ مجھکو سلیمان اسلام کی دعوت کرتے ہیں لکھا ہے کہ آفتاب پرستی چھوڑ دو اسلام میں داخل ہو اگر میں حکم ان کا نہ مانوں تو ساری ولایت میری برباد کرینگے چنانچہ قولہ تعالیٰ

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا الآیۃ کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ کہ جسوقت داخل ہوتے ہیں کسی بستی میں خراب کرتے ہیں اوسکو اور کرڈالتے ہیں وہاں کے سرداروں کو بےعزت اور اسی طرح سے کرینگے یہ ملک خراب اور کہنے لگی بلقیس قولہ تعالیٰ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ ترجمہ تحقیق میں بھیجنے والی ہوں طرف انکے ہدیہ پس دیکھتی ہوں ساتھ کس چیز کے پھر آتے ہیں بھیجے ہوئے یعنی اگر سلیمان پیغمبر ہے تو اسکے ساتھ لڑنا مناسب نہیں دیکھوں ہدیہ بھیجکے آزمائش کروں اگر پیغمبر ہوگا ہدیہ نہیں لیگا اور اسلام کے سوا راضی نہیں ہوگا وزیر نے کہا اے

بلقیس تمہاری جو مرضی ہیں آوے سو کرو پس بلقیس نے قسم قسم کے ہدیئے اور تحائف حضرت سلیمان کے پاس ایلچی کے ہاتھ بھیجے سلیمان تخت پر بیٹھے تھے اور ہزار وزیر سونے چاندی کی کرسیوں پر انکی ملازمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور دیو پری شیاطین گرداگرد سلیمانکے مؤدب کھڑے تھے اور ہزاروں پرند ہوا کے انکے سر کے اوپر سایہ دے رہے تھے ہوا نے جلد یسے حضرت کو خبر پہنچائی کہ بلقیس نے بہت سے ہدیئے اور تحایف اور سات اینٹیں سونیکی اور سات اینٹیں چاندیکی اور سات پردے زربفت کے حضور کے پاس نذر بھیجے ہیں انکی طرف سے رسول آتے ہیں سلیمان نے یہ بات سنکے اپنے ملازموں کو حکم کیا کہ بادشاہی دروازے کے سامنے میدان کی دیوارے سونے چاندی کی اینٹوں سے جو بنی ہے۔ سات اینٹیں سونیکی اور سات اینٹیں چاندی کی اور سات پردے زربفت کے وہاں سے اوٹھا کے لے آؤ تب لائے پس بلقیس کے رسول شاہی دروازے کے میدان کی دیوار کے پاس جب آئے دیوار سب سونے چاندیکی اور یہہ حشمت و عظمت دیکھکے بھوچک رہگئے اور بولے کہ یہ ہم چند خشت سونیکی سلیمان کی نذر کیونکر گذارینگے ہم دیکھتے ہیں کہ سب در و دیوار انکی بارگاہ کے میدانون میں سونے چاندیکے ہیں اور ہماری یہ چودہ اینٹیں سلیمان کے سامنے کیا حقیقت رکھی ہیں اور جس دیوار سے چودہ اینٹیں سونے چاندیکی اور سات پردے زربفت کے کھلوا کے حضرت سلیمان نے منگوالئے تھے جب بلقیس کے رسول وہاں پہنچے وہ دیکھکے کہا کہ شاید ہمکو چور پکڑنے کے لئے یہاں سے اینٹیں لکا کے فریب کیا ہے۔ غرض بلقیس کے رسول نے سلیمان کے پاس آکے نذر گذرانیں اور شرطین خدمت کی بجا لائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاۤءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ الآیۃ پس جب آیا سلیمان کے پاس رسول بلقیس کا بولے سلیمان کیا تم مدد دیتے ہو میرے تئیں ساتھ مال کے پس جو کچھ مجھکو دیا ہے اللہ نے بہتر ہے اس چیز سے کہ دیا ہے تمکو اور جاؤ تم اپنے تحفے سے خوش رہو پھر جاؤ انکے پاس اب ہم بھیجتے ہیں ان لشکروں کو جن کا سامنا نہ ہو سکے انسے اور نکالدینگے ہم انکو بیعزت کر کر اس شہر سے اور ذلیل ہونگے پس رسولوں نے سلیمان سے یہ باتیں

سنکے بلقیس کو جاکے کہا اور حشمت اور عظمت نبوت کی ان کی بیان کی وہ بولی سلیمان نبی ع
ہونگے تو معجزہ دکھاویں کیونکہ دلیل پیغمبری کی معجزہ ہے۔ سو ہمکو دکھاویں تب ایمان لاویگے
اپنر تب بلقیس نے سو لونڈی اور غلام سب کو ایک ہی صورت کے لباس پہنا کر اور ٹکڑا
یاقوت ناسفتہ ڈبیہ میں رکھکے اور چند مادیاں اسپ ساتھ کرّہ[1] کے ملا کے اور ایک شیشہ خالی
واسطے امتحان اور امتیاز کے سلیمان کے پاس رسولوں کے ہاتھ بھیجا اور کہا کہ تم جاؤ یہہ سب سلیمان کے
پاس پہنچاؤ اور اُن سے کہو کہ آپ ان سب غلام اور لونڈیوں میں امتیاز کر دیں اور اس یاقوت
ناسفتہ کو سفتہ کر دیں بغیر آہن اور الماس کے اور اسپ مادیاں کرہ سے جدا کر دیں اور یہہ شیشہ
پانیسے بھر دیں نہ وہ پانی آسمانی آسمان سے برسا ہو نہ زمین سے نکلا ہو پھر جلد چلے آؤ
میرے پاس اس کی خبر لیکر پس رسولوں نے وہ سب لیکر سلیمان کے پاس پہنچایا اور وہ
شرطیں جو بلقیس نے کہی تھیں سلیمان سے بیان کیں حضرت نے فرمایا سیلانچی
آفتابہ لاکر پہلے لونڈی اور غلام کے ہاتھ دھلائے لونڈیوں نے اپنا کف دست
دھویا وہ لونڈیاں نہیں اور جنہوں نے سر انگشت دھویا وہ سب غلام تھے اور عورت و
مرد میں یہی عادت ہے۔ اور دوسرا اعجاز یہ کہ یاقوت چھیدنے کو کیڑے کو حکم کیا کیڑے نے
چھیدا اور تیسرا اعجاز یہ کہ اسپ مادیاں اور کرّہ کو پس و پیش بند ہوا کے سامنے دانہ گھاس
دیا اُن میں سے بعضوں نے دلینے پر جلدی سر بڑھایا اور بعضوں نے پیچھے پس اسی سے
حضرت نے دریافت کیا اور فرمایا کہ جن گھوڑوں سے جلد ایسے سر بڑھایا دانے پر سو مادیاں
کندیاں اور جن گھوڑوں نے تاخیر کی کھانے میں وہ ناکندہ ہیں تس پیچھے حکم کیا گھوڑوں کو
خوب دوڑاؤ اور انکے پسینہ سے شیشہ بھرا غرض سلیمان نے بلقیس کے سوالات ناشائستہ کو
بطریق شائستہ حل کیے اور اسکے رسولوں کو خلعت دیکر رخصت کیا پس رسولوں نے بلقیس سے
جاکر یہ معجزے اور کرامتیں شرح وار بیان کیں بلقیس نے یہہ سنکر اپنے ارکان دولت سے کہا کہ بہتر یہہ
ہے کہ میں سلیمان کے پاس جاؤں اور اطاعت انکی قبول کروں تب اسباب سفر کا لاستے تیار سو لونڈی اور
لشکر بہت ساتھ لیا تخت اور دولت ہم خزانے میں رکھکر ہفت در بند کرکے کنجیاں اپنے ساتھ لیں اور بعضی روایت

[1] ساتھ تشدید رے کے گھوڑے کے بچے کو کہتے ہیں +

میں آیا ہے کہ معتمد الیہ کے سپرد کیں اور اس سے کہا کہ تخت جڑاؤ اور دولت یہ مدار سلطنت
ہے اچھی طرح حفاظت سے رکھیو یہ کہکر سلیمان کی خدمت میں جانیکا عزم کیا ہوا ہے جلدی
سے جاکے حضرت سلیمان کو خبر دی کہ بلقیس ملکہ شہر سبا سے از خود حضور کی خدمت میں حاضر
ہوتی ہے اور ہوا سے آگے دیوؤں نے حضرت سلیمان سے قبح بلقیس کی بیان کی تھی کہ
اسکی ساق پر بال بہت ہیں اور وہ کم عقل ہے کیونکہ ماں اس کی پریزاد سے ہے اور
پری کی عقل کم ہوتی ہے پس دیو سلیمان سے یہ بات کہکے پیچھے ڈرے کہ اگر ہماری یہ
بات جھوٹ ہو تو ہمپر عذاب کرینگے اور سلیمان نے ان باتو نکو آزمایش کرنیکے لئے بلقیس
کی آمد کی راہ پر اپنے تخت گاہ کے سامنے حوض بنوا کے اسپر ایک پل شیشے کا تیار
کیا اور مچھلی اور مرغابی حکمت سے بنوا کے اسمیں چھوڑیں ایسا کہ پانی
پل کے اوپر ظاہر معلوم ہو جب بلقیس اس پر سے آویگی تو یقین ہے پانی ہی کے دھوکے
سے پنڈلیوں کے کپڑے اٹھائیگی پیر کے بال ظاہر ہونگے یہی حکمت راہ میں کی اور کہا
قولہ تعالیٰ قَالَ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِھَا الآیۃ ترجمہ کہا سلیمان نے
اے دربار والو تم میں کوئی ہے کہ لے آوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ
آوے وہ میرے پاس مسلمان ہو کر کہا ایک دیو نے جنوں میں سے میں لے آؤنگا تمہارے
پاس اس کا تخت پہلے اس سے کہ تم اٹھو اپنی جگہ سے اور تحقیق میں البتہ اس پر زور آور
ہوں یا امانت اور با امانت اسواسطے کہا کہ اسکے تخت میں جواہر لگے تھے بیش قیمت اور
سلیمان کے وزیر آصف بن برخیا نے کہا کہ اس سے میں جلدی لاؤنگا تخت بلقیس کا تم
ایک پلک میں چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ الآیۃ
ترجمہ کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکے تھا علم کتاب یعنی اسم اعظم اللہ کا وہ جانتا تھا بولا
میں لے آؤنگا تیرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تیرے نظر تیری
یعنی کسی طرف دیکھنے سے پھر اپنی طرف دیکھے اسکے قبل پھر آصف نے اسم اعظم پڑھتے ہی ایک پل میں
تخت بلقیس کا سلیمان کے پاس لا موجود کیا بعد اسکے سلیمان نے فرمایا قولہ تعالیٰ قَالَ نَکِّرُوْا لَھَا عَرْشَھَا
نَنْظُرْ اَتَھْتَدِیْٓ اَمْ تَکُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَھْتَدُوْنَ ترجمہ سلیمان نے روپ بدل دکھاؤ

اُس عورت کے آگے اسکے تخت کا ہم دیکھیں سوجھ پاتی ہے۔ یا ان لوگوں میں ہوتی ہے
جنکو سوجھ نہیں روپ بدلنا یعنی بلقیس کا تخت جڑاؤ کا تھا وہ جڑاؤ اوکھاڑ کر اور قرینہ
سے جڑا کیونکہ بلقیس کی عقل آزمائی منظور تھی اور اپنا معجزہ دکھانا اور کارپردازوں
نے ویسا ہی کیا غرض بلقیس جب اس حوض مذکور کے کنارے آئی وہ پل شیشے کا جو طلسم
سے بنایا تھا اسپر نظر پڑی اوسکو یقین ہوا شاید یہاں پانی ہے تب پنڈلیاں اپنی
کھولدیں اس سے حضرت سلیمان نے معلوم کیا کہ اس کی ساق پر کچھ بال نہیں جانا کہ دیو
نے جھوٹی بات کہی تھی کہ اس کی ساق پر بال ہیں[۱] اور جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی اپنا
تخت دیکھا پہنچانا جیسا کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ
قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ الآیۃ ترجمہ جب بلقیس سلیمان کے پاس آئی کسی نے اوسکو کہا
کیا ایسا ہے تخت تیرا تب اس نے تخت کے پاس جا کے دیکھا بولی گویا یہ وہی تخت اور
ہمکو معلوم ہو چکا آگے سے اور ہم ہو چکے مسلمان اور اس میں بھی معلوم ہوا بلقیس عاقلہ ہے
اور کسی نے کہا اس عورت کو اندر چل محل میں پھر جب گئی دیکھا وہاں محل میں پانی ہے
کھولیں اپنی پنڈلیاں کہا یہ تو ایک محل ہے جڑے ہوئے اس میں شیشے تب متحیر ہو کر
بولی قولہ تعالیٰ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
ترجمہ کہا بلقیس نے اے پروردگار میرے تحقیق میں نے ظلم کیا جان اپنی کو اور مطیع
ہوئی ساتھ سلیمان کے واسطے خدا کے جو پروردگار عالموں کا ہے۔ تفسیر میں لکھا ہے
کہ حضرت سلیمان دیوانخانے میں بیٹھے تھے اس میں پتھروں کی جگہ شیشے کا فرش تھا دور
سے پانی دکھائی دیتا بلقیس نے وہاں پنڈلیاں اپنی کھولدیں پانی میں بیٹھنے کو
تب حضرت سلیمان نے پکارا کہ یہ شیشوں کا فرش ہے پانی نہیں پس کی عقل کا قصور
اور عقل کا کمال سلیمان کو معلوم ہوا اور حضرت سلیمان نے جو دیووں کی زبانی سنا تھا کہ اس کی
پنڈلی پر بال ہیں بکری کی طرح اب معلوم ہوا کہ سچ ہے۔ تب اس کی دوا تجویز کی جسکو نورہ کہتے
ہیں وہ پری کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی یہ اثر اسی کا تھا آخر سلیمان بلقیس کو اپنے نکاح میں لائے ابی ہریرہ

[۱] یہاں اختلاف روایت معلوم ہوا ہے۔ کہ بلقیس کی ساق پر بال تھے یا نہیں مترجم نے دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے۔ مصحح

سے روایت ہے۔ کہ سلیمان کی تین سو بی بی اور سات سو حرم تھیں سب پر اسکو شرف دیا
اور ایک مکان عالیشان تکلف بنا کے اس میں رکھا ایکدن بلقیس نے کہا اے نبی
اللہ آپ ہر روز تخت پر بیٹھکے ہوا پر سیر کرتے ہیں گرد عالم کے پھرتے ہیں مجھکو بھی اپنی ساتھ
ایکدن لے چلیئے کہ فلانے جزیروں میں جا کے عجیب و غریب تماشا دیکھوں تب سلیمان نے
ہوا کو حکم کیا کہ تخت کو اس جزیرے میں جو سات دریا کے بیچمیں ہے۔ پہنچاؤ تب
ہوا نے وہاں پہنچایا بلقیس وہاں کا سبزہ اور آب رواں دیکھکے بہت خوش ہوئی اور
وہانکے دریائی گھوڑونکے اڈوں میں پرندیکھے وہ سب سلیمان کا تخت دیکھ کے مثال
پرندونکے اڑگئے حضرت نے حکم کیا دیوؤنکو کہ ان گھوڑوں کو پکڑ لاؤ انہوں نے عرض کی
اے نبی اللہ ہم ان گھوڑونکو نہیں پکڑ سکینگے مگر سمندول ایک دیو ہے وہ آپ سے باغی
ہو کر قعر دریا میں چھپ رہا ہے اگر حضور کا حکم ہو تو اوسکو پکڑ لاویں اور جا کے اس سے
کہیں کہ سلیمان مرگئے تم آؤ یہ سنتے ہی وہ ہمارے پاس چلا آویگا تب اوسکو پکڑ کر
حضور میں لاوینگے یقین ہے کہ اسکے ہاتھ سے وہ گھوڑے پکڑے جاوینگے تب حضرت
نے حکم کیا وہ دیو سب تمام دریاؤں میں جا کے گرد عالم کے سمندوں کو پکارتے رہے
اے سمندول سلیمان مرگئے تم نکل آؤ اور وہ اس بات کو سنکر قعر دریا سے خوش ہو کر نکل
آیا پس انہوں نے اس سے کہا کہ اب سلیمانکے عذاب سے ہمنے نجات پائی چاہیئے کہ ہم
سب وہاں جا کے اس کی سلطنت میں دخل کریں مزے سے رہیں اور چین کریں
یہ کہکر جب دونوں میں ملاپ ہوا تب انہوں نے کمند ڈالکر اسکے ہاتھ پاؤں باندھکر
سلیمان کے پاس لا حاضر کیا جب سلیمان نے نظر غضب سے اسکی طرف دیکھا تو سمندول
نے مارے خوف کے کہا کہ یا نبی اللہ مجھکو اماں دو میری جان بخشی کرو میں آپ کا فرمانبردار
ہوں جو آپ فرماوینگے بسر وچشم بجالاؤنگا تب حضرت نے فرمایا تو اگر جان بخشی چاہتا ہے
تو فلانے جزیرے میں دریائی پرند گھوڑے میرے واسطے پکڑ لا اُسنے کہا یا نبی اللہ بغیر کچھ حیلہ و حکمت
کے وہ گھوڑے میرے ہاتھ نہیں آوینگے حضرت نے کہا تو کیا چاہتا ہے۔ وہ بولا گھوڑے سب فلانے چشمے
سے پانی پیتے ہیں چند دیو میرے ساتھ کیجئے اس چشمے سے جا کے پانی نکال ڈالیں اور بجائے پانی

اسکو شراب سے بھریں تب وہ بمنزلہ پانی کے اوسکو پئیں گے اور اسکے پینے سے انکو نشہ ہوگا اسوقت کمند ڈالکر پکڑ لینگے اور خدمت میں حاضر کرینگے پس حضرت نے دیؤوں کو سمندوں کیساتھہ کردیا چالیس گھوڑے وہانسے جاکے پکڑ لائے اسوقت عصر کا وقت تھا سلیمان گھوڑونکی لطافت اور خوبیاں دیکھنے لگے یہانتک کہ نماز عصر جاتے پر ہوئی اسوقت جبرئیل جناب باری سے عتاب لائے اور کہا اے سلیمان تو دنیا کی مال و محبت میں ایسا مشغول ہوا کہ نماز عصر جانے پر ہوئی سلیمان یہ سنکر اسوقت سجدے میں گرے اور رونے لگے اور استغفار پڑھنے لگے۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ الآیہ جبوقت کہ روبرو لائے گئے سلیمان کے شام کو خاصے گھوڑے پس سلیمان نے کہا تحقیق میں نے دوست رکھا مال کو اپنے رب کی یاد سے یہانتک کہ سورج چھپ گیا پردے میں پھر کہا لاؤ ان گوڑونکو میرے پاس پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پاؤں اور گردن ان گھوڑونپر مروی ہے کہ حقتعالیٰ نے فرشتے بھیجے آفتاب ٹھہر گیا ڈوبنے نہ دیا یہانتک کہ سلیمان نے وقت پر نماز عصر کی پڑھ لی تب آفتاب غروب ہوا کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے ان گھوڑونکے پر کاٹ ڈالے پھر تا نیا پیدا نہ ہوئے اور اسپ تازی انہیں کی نسل سے ہیں۔

جہاد کو جانا حضرت سلیمان علیہ السلام شہر صیدون میں اور مار اجانا بادشاہ صیدون کا

جب بلقیس کے قصّہ سے فراغت ہوئی سلیمان نے اس سمندوں دیو سے پوچھا اے سمندون کوئی چیز عجیب و غریب تونے کسی جزیرے میں دیکھی ہے وہ بولا اے حضرت میں نے دیکھی ہے سو بلاد مغرب میں ایک جزیرہ ہے اسمیں ایک شہر عظیم ایسا ہے۔ کہ چاروں طرف اسکے دیوار سنگیں ہے۔ بلندی اس کی سو گز اور اسکے اندر بارہ برج ہیں اور ہر برج کے اوپر طبل اور علم دھرا ہے۔ اور اس حصار کے بیچمیں بڑا ایک میدان ہے۔ اسمیں ایک مکان عالیشان ہے کہ سنگ مرمر سے بنا ہے اسپر ایک

منارۂ بلند اور اس منارے پر دو شیر سنگین اور ایک عقاب بزرگ مثل آدمی کی صورت کے سونے سے بنا ہے اور ایسی بہت سی صورتیں ہیں ہیں مینے اسکو شک پر جاکے دیکھا چار ہزار حجروں میں لونڈیاں صاحب جمال بیٹھی ہیں اور اسکے بیچمیں ایک تخت ہے اور اس پر ایک پری ماہ لقا ساتھ ایک دختر برج اختر کے بیٹھی ہے۔ بعد ایک ساعت کے دختر تخت پر سے اُٹھکے کھڑی ہوئی اور وہ چار ہزار لونڈیاں اپنے اپنے حجروں میں داخل ہوئیں تب مینے جاکے ایک لونڈی سے پوچھا اس شہر کا کیا نام ہے۔ اور یہ پری اور وہ دختر کون ہے۔ اور وہ طبل اور علم برج کے اوپر اور وہ دو شیر اور عقاب منارے پر کسواسطے بنا رکھے ہیں یہ سنکے مجھ سے وہ لونڈی بولی تم کس ملک کے ہو کہاں سے آئے ہو مینے کہا دوسرے عالم سے آیا ہوں وہ بولی کہ میں جانتی تھی سوا اس ملک کے اور کوئی دوسرا ملک نہیں اور بولی کہ اس شہر کا نام صیدون ہے اور وہ پری ہمارے بادشاہ کی بی بی اور وہ دختر بادشاہزادی ہے۔ اور یہہ صورتیں طلسم کی اسواسطے بنائی ہیں کہ جب دشمن اور غنیم کو دیکھینگی آواز دینگی۔ تب ہمارے بادشاہ کو معلوم ہوگا کہ کوئی دشمن یا غنیم آیا ہے ہمارے شہر میں تب اسیوقت جاکے انکو مار ڈالینگے اور وہ جو عقاب ہے یہ ہمارا داعی ہے۔ جب وقت عبادت کا ہوتا ہے۔ وہ بانگ دیتا ہے تب ہم سب جاکے بادشاہ کو پوجتے ہیں۔ عبادت کرتے ہیں۔ عیاذاً باللہ من ذالک اور دوسرا حاکم منصف ہیں جب اسامی اور فریادی دونوں میں خصومت واقعہ ہوتو ان دونوں شیروں کے پاس انکو ہمارے بادشاہ بھیجتے ہیں جو ناحق پر ہے اسکو وہ دونوں شیر پھاڑ ڈالتے ہیں اور کوئی شخص بے راہ نہیں چلتا ہے اور جھوٹ نہیں بولتا ہے اُس کا یہ ماجرا ہے پس سمندوں دیو سے شہر صیدونکی حقیقت و ماجرا سنکے سلیمان نے لشکروں کو فرمایا کہ شہر صیدوں میں جہاد کو جاؤنگا تب دیو پری لوگ بموجب حکم حضرت کے تخت پر جمع ہوئے اور ہوا کو حکم کیا کہ ہوا نے جلدی سے حضرت کے تخت کو شہر صیدونکے پاس پہنچایا جب تخت سلیمان کا دور سے نمایاں ہوا وہ طبل۔ علم سلیمان کا تخت بساط دیکھکر اس منارے اور برجوں پر سے پکارکر کہ

آواز دینے لگے تب اہل صیدون کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم آتا ہے۔ تب سب اہل شہر وسپاہ اور لشکر بسلاح آراستہ جنگ کیواسطے شہر سے نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جماعت فوج کی تخت پر بیٹھی ہوئی ہوا پر چلی آتی ہے یہ دیکھکر اہل صیدون بولے کہ ہمنے آجتک کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا اور نہیں سنا کہ سوار ہیں کے ہوا پر چلے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بادشاہ بہت بزرگ ہے۔ پس سب جنگ گاہ میں اکھٹے ہوئے تب سلیمان ؑ نے دیووں کو فرمایا اول تم جاؤ کافروں سے لڑو دیو سب ان سے لڑنے لگے مردم جزیرہ دیوؤں پر غالب آئے تب حضرت نے پریوں کو حکم کیا یہ بھی ان سے مغلوب ہوئیں بعد اسکے آدمیوں کو فرمایا دیو پری اور آدمی سب ملکہ مردم جزیرہ سے لڑے اسکو زیر کیا پس پیچھے ان کا بادشاہ نکلکے سلیمان کے سامنے لڑنے کو آیا اس پلید کا نام عنکبود تھا حضرت نے ہوا کو حکم کیا ہوا نے ایک مٹھی خاک اس پلید کی آنکھوں میں ڈالدی وہ پلید اندھا ہوکر گر پڑا شیر نے آکر اس ناپاک کا سر کاٹ کے کھالیا اور بعضوں نے کہا ہے۔ کہ ٹڈی آکے اُس پلید کی آنکھیں کھا گئی تھی وہ واصل جہنم ہوا اور باقی کافروں کو لشکر سلیمان نے مار کاٹ کے دریا میں بہادیا اور عنکبود کی بیٹی کہ وہ صاحب جمال تھی اسکو اور اسکی چار ہزار لونڈیوں کو سلیمان اپنے تخت پر اٹھا کر اور شہر کو ویران کرکے چلے آئے واللہ اعلم بالصواب ؀

مُبتلا ہونا سُلیمان علیہ السّلام کا رنج وعذاب میں بسبب بعضی تقصیر کے کہ اُنسے سہواً ہوئی تھی

جب سلیمان نے شہر صیدون سے مراجعت کی آنیکے وقت راہ میں اس عنکبود کی بیٹی سے کہنے لگے کہ اے نیکبخت تو ایمان لا مسلمان ہو وہ بولی کہ میں مسلمان ہونگی کہ مجھکو میرے باپ سے ملاقات کراؤ تب سلیمان نے فرمایا کہ تمہارے باپ کو ہمنے مار ڈالا ہے تم کیونکر دیکھوگی بہر کیف اس دختر کے کہنے سے سلیمان نے اسکے باپ کا سر لاکے اسکو دکھایا وہ بیہوش ہوکر گر پڑی بعد ایک ساعت کے بیہوش

میں آئی اور گریہ وزاری کرنے لگی سلیمان نے اسکو بہت پیار کیا اور دلداری کی پر اس کی خاطر جمع نہ ہوئی آخرالامر وہ دین اسلام سے مشرف ہوئی تب حضرت اوسکو نکاح میں لائے اور بہت چاہتے تھے ایکدن ابلیس لعین نے صورت آدمی کی بنکر اس دختر سے جاکر کہا اے لڑکی پر بزاد کیوں اپنے باپ کی صورت بناکر نہیں پوجتی ہے کہ تیرے باپ کی روح تجھسے خوش رہے جیسا کہ حیات میں تجھسے خوش تھا اور خبردار یہ بات سلیمان سے نہ کہیو چھپا رکھیو تب وہ دختر شیطان کے سکھانیسے اپنے باپ کی صورت بناکر گھر میں مخفی پوجتی تھی اور دل اپنا شاد رکھتی تھی اسی طرح چالیس دن گذرے اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے۔ کہ جب سلیمان نے اس دختر سے کہا کہ تو ایمان لا مسلمان ہو تجھسے نکاح کرونگا وہ بولی میں مسلمان ہونگی اور تمہاری زوجیت قبول کرونگی اس شرط پر کہ آپ حکم دیویں کہ میں اپنے باپ کی صورت بناکر اپنے سامنے رکھوں صورت پرستی سے اپنے باپ کی دلکو خوش کروں غم مہجوری بھولجاوں پس چونکہ اس زمانے میں صورت بنانا شرع میں ممنوع نہ تھا اور سلیمان اپنی بیبیوں سے اسکو زیادہ پیار کرتے تھے اوسکو تصویر بنانیکی اجازت دی تب وہ اپنے باپ کی صورت بناکے اسکو مخفی پوجتی تھی کہتے ہیں کہ اسی سبب سے سلیمان چندروز بلا میں مبتلا ہوئے تخت اور حکومت سے معزول رہے ہے۔ اور بعضوں نے یوں بھی روایت کی ہے۔ کہ دختر عنکبود نے کہا اے حضرت آج عید قربان ہے۔ کچھ قربانی کیا چاہیئے ایک ٹڈی مجھے لادیجئے میں قربانی کروں ٹڈی قربانی کرنا ثواب ہے سلیمان نے فرمایا ٹڈی میں گوشت نہیں ہوتا اوسکو ذبح کرنیسے کیا فائدہ اونٹ قربانی کرو اس میں ثواب ہے۔ وہ بولی نہیں میں ٹڈی ذبح کرونگی غرض اس کی یہ تھی کہ جب سلیمان صیدون میں جاکے اسکے باپ سے لڑے تھے ٹڈی آکے اسکے باپ کی آنکھیں کھاگئی تھی وہی بغض اسکے دلمیں تھا کہ اس سے مکافات لے اور سلیمان کو یہ بات یاد نہ تھی سہواً فرمایا کہ اچھا منگواکے ذبح کرو تب اس نے ایک ٹڈی کو منگواکے عداوةً ذبح کیا پس سلیمان کی عورت نے یہ دو یہ دو گناہ کئے تھے کہ اپنے باپ کی صورت بناکے گھر میں پوجتی تھی یہ خبر سلیمان کو معلوم

نہ تھی اور دوسرے یہ کہ ٹڈی کو بیگناہ ذبح کیا تھا ان دونوں معصیت کے سبب سلیمان چند روز بلا میں مبتلا ہوئے پس اے ؔ ومنو یہ بات متحقق ہے۔ کہ جس نیکمرد کے گھر میں بدعورت ہو اپنے شوہر سے چھپا کے گناہ کے کام کرے خواہ علانیہ خواہ مخفی تو لازم اور واجب ہے کہ عورت کے گناہ کے باعث اسکے شوہر پر آفت نازل ہوگی اور خان دمان اسکا ویران ہوگا۔ چنانچہ استاد سعدی نے بھی فرمایا ہے

بیت زن بد در سرائے مرد نیکو ٭ ہم دریں عالم است دوزخ او ٭ اور اللہ تعالی

کلام مجید میں فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ترجمہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالدیا ہمنے اوپر کرسی کے ایک دھڑ پھر رجوع کیا سلیمان نے بحق بس معاملہ یوں تھا کہ سلیمان جب استنجے کو جاتے خاتم اپنے ہاتھ سے نکال کے ایک خادمہ حرم کے حوالے کر جاتے کیونکہ اس خاتم پر اسم اعظم اللہ کا تھا اسلئے استنجے کیوقت ساتھ نہیں رکھتے ایک دن مرضی الہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ دیوؤں میں سے ایک دیو نام اسکا صخرہ تھا اس نے صورت وشکل سلیمان کی بنکے اس خادمہ بمینہ سے جاکے انگوٹھی لیکر اپنی انگلی میں پہنکر تخت پر سلیمان کے جا بیٹھا اور دیو پری سب اپنے عہدے پر بدستور سابق جیسا کہ سلیمان کی ملازمت میں کھڑے رہتے تھے ویسے ہی اسکے سامنے سلیمان جانکر سب اسکے حاضر ہوئے اور پرندوں نے اسکے تخت پر سایہ کیا اور صخرہ حکم احکام کرنے لگا تب سلیمان نے بعد فراغت استنجے کے اس خادمہ کمینہ سے اپنی انگشتری طلب کی وہ بولی خاتم سلیمان لیگئے تم کون ہو حضرت بولے میں سلیمان ہوں تم نے کسکو دی ہرچند کہا وہ نہ مانی تب سلیمان اپنے تخت کے پاس جاکے دیکھتے ہیں کہ وہ صخرہ دیو تخت پر بیٹھا ہے اور انگوٹھی ہاتھ میں ہے اور سامنے سب دیو پری آدمی دربار عام میں کھڑے ہیں سلیمان علیہ السلام نے انھوں سے کہا کہ میں سلیمان بن داؤد ہوں لوگوں نے انکی تکذیب کی اور دیوانہ جانکے چوبداروں نے وہانسے نکالدیا اور بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت سلیمان پر گردش آنیکا یہ سبب تھا کہ انکی ہزار بیبیاں تھیں ایکدن یوں ارادہ کیا کہ آج کی

شب سب بیبیوں سے جاکے جماع کرونگا تاکہ ہر بی بی ایک ایک بیٹا جنے تو
ہزار بیٹے ہونگے اور انہوں کو لیکے ہم جہاد کرینگے یہ کہا اور انشاء اللہ نہ کہا اپنی بیبیوں
سے جاکے جماع کیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ کسیکو حمل نہ رہا مگر ایک عورت کے پیٹ سے
آدھا دھڑ پیدا ہوا تب انشاء اللہ نہ کہنے کے سبب نادم ہوئے اور بعضی روایت
میں آیا ہے۔ کہ ایک آنکھ ایک کان ایک ہاتھ ایک پاؤں کا لڑکا پیدا ہوا القصہ سلیمان
کو جب دیو پری آدمیوں نے نہ پہچانا تعظیم نہ کی تخت گاہ سے نکالدیا پس وہاں سے نکلکر
بیت المقدس میں جاکے تین دن تک سجدے میں پڑے روتے رہے پھر بیطاقتی سے مارے
بھوک مسجد سے نکلکر کسی بنی اسرائیل کے گھر پر جاکر کھانیکو مانگا کسی نے اُن پر
التفات نہ کیا پھر وہاں سے مایوس ہوکر شہر میں آئے بامید روٹی کمانیکے اتفاقاً یہاں
بھی کسی نے انکو نوکر نہ رکھا پھر یہاں سے بھوکے پیاسے نکلکر دریا پر گئے مچھلی والوں کو
مچھلیاں شکار کرتے دیکھا انسے کہا کہ مجھکو نوکر رکھو تم تمہارا کام کریں تب ماہیگیر
نے انکو دو مچھلیاں دینی ہر روز مقرر کیں اور نوکر رکھا آخر تمام دن گذارا رات کیوقت
دو مچھلیاں پکڑی گئیں یہی دو مچھلیاں مزدوری میں انکو ملیں ان میں سے ایک
مچھلی بازار میں بیچکے روٹی مول لی اور ایک مچھلی تل کے روٹی کیساتھ کھائی اور
شکر خدا کا بجالائے اسی طرح چالیس دن تک روزی اپنی پیدا کرکے کچھ آپ کھاتے
اور باقی محتاجوں کو دیتے اور تمام رات عبادت میں رہتے اور توبہ استغفار کرتے اور
چالیس دن تک صخرہ دیو نے حضرت سلیمان کے تخت پر بیٹھ کے بادشاہی کی مگر
آدمی اور پری کو اسکے طور طریق سے کچھ معاملہ ہوا تھا کہ یہ دیو ہے۔ تخت پر بیٹھ کے
سلطنت کرتا ہے۔ یہ سلیمان نہیں مگر یہ راز دلی کسی سے ظاہر نہیں کرتے اور آصف
دیو سلیمانؑ کا وزیر اعظم بڑا عقلمند و ہوشیار تھا جدن سے وہ تخت پر بیٹھ کے
حکم کرنے لگا اوسیدن سے آصف دیو اس بات کا متلاشی اور متردد ہوا کہ آج چالیس دن
سے یہ شخص تخت پر بیٹھکے جو حکومت کرتا ہے۔ یہ کون ہے یقین ہے کہ یہ سلیمان نہیں آخر
آصف نے سلیمان کی بیبیوں سے جاکے پوچھا آج سلیمان کہاں ہیں تمہارے پاس تشریف

لاتے ہیں یا نہیں وہ یمینہ خادمہ کہ جسکے ہاتھ سے سلیمان اکثر کام لیتے تھے وہ بولی کہ آج چالیس دن ہوئے ہیں ہم حضرت کو نہیں دیکھتے ہیں ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے ہیں اور خاتم بھی مجھکو نہیں دیتے شاید اور کہیں تشریف لیگئے ہونگے یا نوع دیگر ہوا ہوگا پس آصف نے یہ سنکر یمینہ سے کہا کہ بہت اچھا میں ابھی معلوم کرلیتا ہوں اسوقت چالیس آدمی توریت خوان کو بلا کے تخت گاہ میں لیجا کے توریت سب کے ہاتھ میں پڑھنے کے لئے دی جب توریت پڑھنے لگے وہ صخرہ دیو جو تخت پر بیٹھا تھا یہ کلام الٰہی سنکے تخت پر ٹھہر نہ سکا آخر وہاں سے الگ ہوکر اس تخت پر سے ایک کنارے پر جا بیٹھا پھر وہاں بھی ٹھہر نہ سکا وہاں سے بھی بھاگا اور وہ خاتم سلیمانی دریا میں ڈالکر چلا گیا مرضی الٰہی سے ایکدن سلیمان ان مچھلی والون کی نوکری بجا لاکے تھکے ماندے دریا کے کنارے سو رہے تھے ایک سانپ آکے ایک شاخ سبز منہ میں لیکر ان پر ہوا کر رہا تھا ایک مچھوے کی بیٹی تھی وہ صاحب جمال تھی ہر روز اپنے باپ کا کھانا دریا کنارے لایا کرتی تھی اس نے حضرت سلیمان کو دریا کنارے سوتا دیکھا کہ ایک سانپ اپر ہوا کر رہا ہے۔ وہ دختر بالغہ تھی یہہ حال دیکھکر اپنے باپ سے جاکے کہا اے بابا جان مجھکو اس شخص سے بیاہ دو تو بہتر ہے سوا اسکے میں دوسرے سے بیاہ نہیں کرونگی تب اسکے باپ نے کہا وہ میرا نوکر ہے۔ نوکری کرکے کھاتا ہے۔ تجھے اس شخص سے کیونکر بیاہ دوں لوگ کیا کہینگے وہ بولی اس سے اگر میرا بیاہ نہ ہو تو میں کسی سے بیاہ نہیں کرونگی تب وہ ماہیگیر اپنی بیٹی کو ساتھ لیکر سلیمانکے پاس گیا حضرت سوتے تھے اسکے آنیکی آہٹ سنکے جاگ اٹھے اُسنے حضرت سے کہا کہ آپکو میں اپنی بیٹی سے بیاہ دونگا حضرت نے فرمایا میں آپکا نوکر ہوں نوکری کرکے کھاتا ہوں روزمرہ دو مچھلیاں اجرت کی حضور سے ملتی ہیں انہیں کھاتا ہوں خوراکی اور مہر آپکی بیٹی کا کہاں سے دونگا وہ بولا میری بیٹی آپ سے مہر نہیں چاہتی اور کھانیکو میں دونگا میرے ذمہ ہے آخر سلیمان نے قبول کیا اور اسکے ساتھ اسکے مکان پر جاکے اسکی بیٹی سے بیاہ کیا توبہ استغفار کرکے خدا کی عبادت میں مشغول ہوئے فی الجملہ اس صخرہ دیو نے جو انگشتری حضرت سلیمان کی دریا میں ڈالکے بھاگا تھا اس انگشتری کو ایک مچھلی نگلگئی تھی اور تمام مچھلیاں دریا کی اس خاتم کے سبب سے اس مچھلی کے مطیع فرمان ہو

رہی تھیں دوسرے دن سب ماہی گیر حضرت سلیمان کو لیکر اُس دریا میں جہاں انگشتری صخرہ دیو نے ڈالی تھی وہاں مچھلی کے شکار کو گئے خدا کے حکم سے وہ مچھلی کہ جس نے انگشتری حضرت کی نگلی تھی وہ جال میں پکڑی گئی پس مچھوے نے اس مچھلی کو اور دو مچھلی لا کے حضرت سلیمان کی اُجرت دی پس سلیمان نے ان تینوں مچھلیوں سے دو مچھلیوں کو بیچ ڈالا اور ایک مچھلی اپنی بی بی کے حوالے کی صاحب کر ینکو جب اس نے اس کا پیٹ چیرا تب وہ خاتم حضرت سلیمان کی اسکے شکم سے نکل پڑی اس کی روشنی سے سب گھر میں اُجالا ہو گیا مچھوے کی بیٹی یہ عجوبہ دیکھکر بے اختیار پکار اٹھی سلیمان نے اس وقت خاتم اپنی پہچان کر ہاتھ میں اپنے پہن لی اور مُرغانِ ہوا آکر سر پر سایہ فگن ہوئے اور دیو پری آدمی جمیع خلق انکی ملازمت میں بدستور سابق آکر حاضر ہوئے اور باد نے تخت لا کے موجود کیا تب سلیمان نے اپنی بی بی ماہی گیر کی بیٹی سے کہا کہ میں سلیمان بن داؤد ہوں اور تمام احوال اپنا اول سے آخر تک بیان کیا اور اسوقت ہوا کو حکم کیا تب ہوا نے حضرت کو تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچا دیا اور ملازمان جتنے تھے سب نے آکے حضرت کے سامنے دربار عام میں حاضر ہو کے نذریں گذرانیں پس سلیمان اپنے محل میں جا کے اس صیدونیہ عنکبو دلعین کی بیٹی کو کہ جسکو ملک صیدوں سے لا کے اپنے نکاح میں لائے تھے وہ اپنے باپ کی صورت بنا کے گھر میں مخفی پوجتی تھی اسواسطے اوسکو اور اسکی چار ہزار لونڈیوں کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا اور جادوگری کی کتابیں جو روز ہزیمت عنکبو دلعین کے صخرہ دیو اس شہر صیدون سے لوٹ لایا تھا اور اس جادو کے سبب سے اسنے سلیمان کی خاتم انکی خادمہ سے لیکر چالیس دن تک سلطنت کی تھی اور حضرت کو دکھ میں ڈالا تھا اس کتاب کو بھی پارہ پارہ کر کے ڈالدیا کہتے ہیں کہ ان ٹکڑوں سے ایک ٹکڑا ہندوستان میں پہنچا تھا اسی سے لوگ اب تک جادوگری کرتے ہیں بعد اسکے سلیمان نے صخرہ دیو کو طلب کیا نہ پایا دیوؤں کو حکم کیا انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ صخرہ دیو سمندر کے بیچ میں جا کے آپکے خوف سے چھپ رہا ہے بغیر کچھ حیلہ کئے اوسکو وہاں سے پکڑ نہیں لا سکتے ہیں اگر حضور کا حکم ہو تو

تو کچھ جھوٹ بات بنا کے اس سے کہیں تو البتہ وہاں سے حضور میں لا سکینگے تب حضرت نے فرمایا اچھا جاؤ تب دیو جا کے سمندر کے بیچمیں پکارتے تھے اے صخرہ تو کہاں ہے نکل آ سلیمان مر گئے وہ یہ سنکر سمندر کے بیچمیں سے نکل آیا بت اوسکو دیوؤں نے گرفتار کر کے سلیمان کے پاس حاضر کیا چالیس دن حضرت نے اوسکو عذاب اور سیاست میں رکھا بعد اس کے شکنجے میں پتھر کے ڈال رکھا کہتے ہیں کہ اب تک وہ شکنجے میں پڑا ہے اور قیامت تک پڑا رہیگا۔ پس سلیمان نے کئی برس تک سلطنت کی اور بیت المقدس کو جو داؤد نے بنا کیا تھا اوسکو اور بڑھا کے بنوایا دیوؤں کو حکم کیا کہ دیواریں اس کی سنگ سفید کی بناؤ تب بموجب ارشاد انکے دیوؤں نے ویسا ہی بنایا اور ستون اس کے چالیس گز لمبے سنگ مرمر سے بنائے اور کواڑ دروازوں کے آبنوس کے لگائے ایک دروازہ کا نام باب داؤد اور دوسرے کا نام باب طوبے اور تیسرے کا نام باب رحمت اور چوتھے کا نام باب نبی العربی آخر الزمان رکھا اور چھت ساج کی لکڑی سے بنوائی تھی اور دیواریں اس کی سونے سے زراندودہ کی تھیں اور مسجد میں قندیلیں چاندی کی لگائی تھیں اور ہر قندیل میں تیل کی جگہ لعل شب چراغ تھا اس کی روشنی سے سب روشن ہوتا تھا اور گندہک سرخ سے قندیلوں کو ترکیب دیا تھا ایسا کہ تین کوس تک شعاع اس کی روشنی کیجاتی تھی کہتے ہیں کہ وہی گندہک سرخ کیمیا ہے۔ وہ سلیمان کو اللہ نے عنایت کی تھی قصہ کوتاہ ایک دن سلیمان گنبد کے دروازہ پر جو شیشے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے خدا کے حکم سے ملک الموت آ حاضر ہوئے سلیمان نے انسے پوچھا تم میری ملاقات کو آئے ہو۔ یا روح قبض کرنیکو ملک الموت نے کہا میں تمہاری روح قبض کرنیکو آیا ہوں حضرت نے کہا بہت اچھا مجھکو ذرا پانی پینے کی مہلت دو ملک الموت نے کہا کہ اب میں دیر نہیں کرسکتا ہوں خدا کا حکم نہیں پس جیسا کہ حضرت سلیمان عصا پر ٹیکے کھڑے تھے اسی ہیئت پر جان انکی قبض کر لی خبر میں آیا ہے کہ اسی طرح ایک برس تک سلیمان کی لاش بیجان عصا کے ٹیکے سے کھڑی تھی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ دو مہینے تک انکی موت کی خبر کسیکو نہ ہوئی دیو سب ایک برس تک

بیت المقدس کا کام انجام کرتے رہے یہانتک کہ عصا اُن کا گھن کھا گیا اور لاش زمین پر گر پڑی تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ سلیمان علیہ السلام اتنے روز بیجان کھڑے تھے بعد اسکے تخت ان کا ہوا پر گیا آدمیونکی نظروں سے غائب ہؤا اور جن سب تاسف کرتے ہوئے چلے گئے اس میں حکمت حکیم علی الاطلاق کی یہ تھی کہ جن غیب دانی سے فخر کرتے تھے کہ ہمکو غیب کی بات معلوم ہے اسلیئے اللہ نے آزمایا اگر وہ غیب کی بات جانتے تو سلیمان کی موت کی خبر انکو ہوتی اور ذلت میں نہ رہتے پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ جنوں کو سلیمان کے مرنے کی خبر نہ ہوا ور نہیں تو وے سب چلے جاتے مسجد بیت المقدس کی تیار نہ ہوتی ہمیشہ رہجاتی حق سبحانہ تعالی نے فرمایا فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ ترجمہ پس جب تقدیر کی ہمنے موت اسپر نہ خبردار کیا انکو مرنا انکا مگر کیڑا کھا تا رہا اسکا عصا پس جب گر پڑا تب معلوم کیا جنوں نے اگر وے خبر رکھتے غیب کی بات کی تو نہ رہتے ذلت کی تکلیف میں اور دوسری روایت ہے کہ سلیمان جنوں کے ہاتھ سے بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا موت آپہنچی تب جنوں کو عمارت کا نقشہ بتا کر آپ شیشے کے مکان میں دروازے بند کرکے بندگی مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن مسجد بناتے رہے جب مسجد پوری ہو چکی جس عصا پر سلیمان ٹیک کے کھڑے تھے گھن کھانیسے گر پڑا تب سب پر وفات سلیمان کی معلوم ہوئی اور جو جن آدمیوں سے علم غیب کا دعوی کرتے تھے سب قائل ہوئے یہانتک تھا قصہ سلیمان کا واللہ اعلم بالصواب +

قصہ حضرت نبی عُزیر علیہ السلام کا

خبر میں آیا ہے کہ بخت نصر ایک بڑا بادشاہ کافر تھا شرق سے غرب تک اسکی بادشاہت تھی قوم بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا اور توڑ ڈالا اور بنی اسرائیل اور مقید کیا جب عزیر نبی انپر مبعوث ہوئے بعد مدت اس شہر کیطرف گئے تو شہر کو خراب و ویران دیکھا بہت تعجب اور تاسف کیا اور کہا یا اللہ یہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا دلمیں یہ کہہ رہے تھے کہ اتنے میں خدا کے حکم سے وہیں جان انکی قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد اللہ نے انکو زندہ کیا اور اس شہر کو آباد دیکھا چنانچہ حقتعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ ترجمہ یا مانند اس شخص کے کہ گذرا ایک شہر پر وروہ شہر گرا پڑا تھا اپنی چھتوں پر وہ بولا کیونکر زندہ کریگا

اوسکو بعد مر گئے پیچھے پس مار رکہا اس شخص کو اللہ نے سو برس پھر جلایا اسکو اللہ نے کہا تو کتنی دیر رہا وہ بولا رہا میں ایکدن یا دن سے کچھ کم خدا بولا نہیں بلکہ تو رہا سو برس اب دیکھ اپنا کہانا اور پینا کہ نہیں سڑا اور دیکھہ اپنے گدہے کو اور تجھکو ہم نمونہ کیا چاہتے ہیں لوگوں کیواسطے اور دیکھہ ہڈیاں کس طرح جوڑتی ہیں ہم انکو پھر پہناتے ہیں انکو گوشت پھر جب اسپر ظاہر ہوا بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے یہ قصص الانبیاء سے لکھا ہے اور تفسیر میں لکھا ہے کہ بخت نصر ایک بادشاہ تہا کافر بنی اسرائیل پر غالب ہوا شہر بیت المقدس کو خراب کیا تمام لوگ بندی میں پکڑے گئے تب حضرت عزیر بنی اسرائیل پر مبعوث ہوئے۔ اس شہر پر گذرے دیکھا تعجب کیا کہ یہ شہر پھر کیونکر آباد ہوگا خدا کے حکم سے اسجگہ انکی روح قبض ہوئی پھر سو برس کے بعد وہ زندہ ہوئے انکا کھانا اور پینا پاس دہرا تھا اسی طرح اور سواری کا گدھا مر کر ہڈیاں اسیطرح دھری تھیں پھر گدھا ان کے روبرو خدا کے حکم سے زندہ ہوا اور اسی سو برس میں بنی اسرائیل قید سے خلاص ہوئے اور شہر بیت المقدس پھر آباد ہوگیا انہوں نے زندہ ہو کر آبادہی دیکھا تب سجدے میں گرے اور استغفار کیا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ پھر جب اسپر ظاہر ہوا بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ؞

قصہ حضرت زکریا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

خبر میں آیا ہے۔ کہ زکریا علیہ السلام داؤد پیغمبر داؤد پیغمبر کی اولاد میں سے تھے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ارمیا کی اولاد میں سے تھے اللہ نے بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں برگزیدہ کیا تہا چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝ ترجمہ مذکور ہے۔ تیرے رب کی مہر کا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اسنے اپنے پروردگار کو پکارنا آہستہ یعنی دلمیں دعا کی یا پکارا اکیلے مکان میں چھپے پکارا اسواسطے کہ بوڑہی عمر میں بیٹا مانگتے تھے اگر نہ کہے تو لوگ ہنسیں تب بوڑہے ہوئے فرزند کیواسطے سجدے میں رکھکے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ

مِنِّی وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ الخ ترجمہ کہا زکریا علیہ السلام نے اے پروردگار میرے تحقیق سُست ہو گئیں ہیں
ہڈیاں میری اور شعلہ مارا سر نے بڑھاپے سے یعنی بال سفید ہو گئے سر کے اور تجھ سے مانگ کر اے
رب میرے میں بے نصیب نہ رہا اور تحقیق میں ڈرتا ہوں بھائی بندوں سے اپنے پیچھے
اپنی موت کے کہ بر گشتہ نہ ہوں اور عورت میری بانجھ ہے۔ پس بخش تو میرے واسطے اپنے نزدیک
سے ایک ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کا اور کر اوسکو پسندیدہ اے پروردگار
میرے پس زکریا کی دعا خدا نے قبول کی خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قرآن میں یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ
بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی ترجمہ اے زکریا ہم خوشخبری دیتے ہیں تیرے تئیں ایک لڑکے کی کہ نام
اسکا یحییٰ ہے۔ نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی زکریا بولے اے رب کہاں سے ہوگا مجھکو لڑکا
اور عورت میری بانجھ ہے۔ اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں یہانتک کہ اکڑ گیا کہا فرشتوں
نے یونہی فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجھپر آسان ہے۔ اور تجھکو بنایا
پہلے اس سے اور تو نہ تھا کچھ چیز کہا زکریا نے اے رب میرے ٹھیرا دے مجھکو کچھ نشانی کہا
رب نے نشانی تیری یہ ہے۔ کہ بات نہ کر سکے تو لوگوں سے تین رات دن چنگا بھلا پس
زکریا نے تین رات دن تک بات نہ کی اور بعد نو مہینے کے یحییٰ پیغمبر علیہ السلام پیدا ہوئے
اور چار برس تک یحییٰ باہر نہیں نکلے لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلے اور ماں انکی کہا کرتیں اے
بیٹا کیوں نہیں باہر لڑکوں میں جا کر کھیلتے ہو وہ بولے اے میری جان خدا نے مجھکو
کھیلنے کیلئے نہیں پیدا کیا جس لئے پیدا کیا ہے وہی راہ لیا چاہیئے۔ یہ کہتے تھے اور
رات دن روتے تھے۔ زکریا نے خدا سے عرض کی کہ اے رب میرے میں نے تجھسے ایک
ولی چاہا تھا تو نے عنایت کیا کہ میں خوش ہوں اب رات دن کے رونے سے اسکے
مجھکو چین نہیں پڑتا اور غم مجھکو زیادہ ہوا جناب باری نے فرمایا اے زکریا مجھسے تو نے
ایک صالح بیٹا چاہا تھا اور میں نے تجھکو ویسا ہی دیا کہ وہ میری اطاعت کرے میں ایسے بندے کو پیار
کرتا ہوں کہ شب و روز میری محبت سے رویا کرے اور میرے عذاب ڈرے اور سوا میرے
کسی سے امید نہ رکھے یہ سُنکر زکریا شکر خدا بجا لائے اور بنی اسرائیل کو وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ ایک
دن کہنے لگے کہ میرا بیٹا یحییٰ اگر یہ بات بہشت و دوزخ کی سنیگا تو اور بھی زیادہ روئیگا اور سب بنی اسرائیل

حضرت کا وعظ سن رہے تھے اور یحییٰ وہاں ایک گوشے میں بیٹھے ہوئے چپکے سنتے تھے ان سب کو معلوم نہ تھا اور زکریا بہشت و دوزخ کا وعظ کہہ رہے تھے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا اس دوزخ کے سات دروازے ہیں ہر دروازہ کو اُن میں ایک فرقہ ہٹ رہا ہے۔ (جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں نیک اعمال والو پر بٹے ہوئے ہیں سٹایدبہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہے کہ بعضے لوگ اللہ کے فضل سے جاوینگے بغیر عمل کے باقی عمل میں دروازے برابر ہیں) اور جو پرہیزگار ہیں باغوں میں ہیں اور ندیوں میں ہیں اللہ فرماویگا جاؤ اس میں سلامتی سے خاطر جمع سے رہو جب یہ نصیحت و وعظ خوف ورجا کا یحییٰ نبی نے گوشے میں بیٹھکے اپنے باپ سے سُنا آہ مار کے اُٹھے اور وہاں سے نکلکر پہاڑوں کیطرف چلے گئے سات رات دن پہاڑوں پر روتے پھرتے رہے اور ماں انکی پہاڑوں میں جا کے سات دن تک انکو ڈھونڈھتی ہیں کہیں انکو نپایا بعد سات دن کے ایک شبان نے خبر دی کہ تمہارا بیٹا تمام دن پہاڑوں میں روتا پھرتا ہے۔ اور شب کو فلانے غار میں جاکر رہتا ہے یہ کیا باعث ہے۔ انکی ماں یہ بات سنتے ہی ان پہاڑوں میں جاکے تمام دن اس غار کے پاس بیٹھی رہیں جب شام ہوئی یحییٰ علیہ السلام نے اس غار کے پاس اپنی ماں کو دیکھا جاکے پہاگیں ماں انکی رو رو کے کہنے لگیں اے بیٹا ذرا ٹھہر جا مجھسے بات کر رونا موقوف کر کسواسطے روتا ہے۔ مجھسے کہو وہ بولے اے ماں میری کیونکر خاموش رہوں دوزخ کی بات مجھکو یاد پڑی ہے۔ مجھکو یہ خوف آتا ہے کہ نہ جانوں اللہ مجھکو کہاں لیجا کے رکھے ہیں وحشت میں پڑا ہوں آخر کیا ہوگا بہر صورت اُنکی ماں انکو سمجھا کے پہاڑ سے انکو اپنے مکان پر لائیں اور عمر انکی اسوقت سات برس کی تھی مسجد میں جاکے گوشہ اختیار کیا عبادت میں مشغول ہوئے اور قوم بنی اسرائیل نے ایک فساد برپا کیا بے شرع چلنے لگے ہر چند کہ زکریا انکو وعظ و نصیحت کرتے تھے چونکہ شقاوت ازلی تھی وہ مردود کچھ نہیں سنتے اور زکریا کو مارنیکا قصد کیا حضرت نے ان ظالموں کے ہاتھ سے نکلکر ایک درخت کے پاس جاکر پناہ درخت بولا اے نبی اللہ آپ میرے پیٹ

کے اندر گھس آیئے یہ کہکر درخت از خود پھٹ گیا زکریا اُسکے اندر گھس گئے اور وہ مردود سب تعاقب کرتے ہوئے درخت کے پاس گئے بہت ڈھونڈھا نہ پایا حیرت میں آگئے اور بولے ابھی یہاں زکریا کو دیکھا تھا کہاں غائب ہو گیا یہ کہہ رہے تھے اتنے میں شیطان مردود نے آکر انکو بتادیا اور کہا زکریا اس درخت کے اندر گھسا ہے دیکھو شگاف اس کا ابتک مٹا نہیں تب ان مردودوں نے ارّہ لاکر اس درخت کو سر سے پاؤں تک چیر ڈالا جب حضرت کے سر مبارک کے سر مبارک پر ارّہ جا لگا حضرت اُف کر اُٹھے اور فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور حضرت سے کہا اے زکریا خدا فرماتا ہے۔ اگر تو اُف کریگا تو صابر پیغمبروں کے دفتر میں تجھکو داخل نہ کرونگا کیونکہ تو نہیں جانتا ہے۔ کہ خدا سارے عالم کا پناہ دہندہ ہے کیوں تو نے اس درخت سے پناہ مانگی تھی۔ اب درخت سے پناہ اور مدد مانگ ورنہ تو صبر کر اس بلا سے پس زکریا نے سر پر ارّہ لگنے سے اُف نہ کیا اور بحق تسلیم کی یہ خبر یحییٰ کو پہنچی کہ کافروں نے زکریا کو اس درخت کے اندر ارّے سے چیر ڈالا یحییٰ علیہ السلام نے سنکے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

قصہ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

کہتے ہیں کہ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام اپنے والد کی وفات کے بعد بھی بہت دن مسجد کے اندر عبادت میں مشغول رہے۔ اور بنی اسرائیل میں ملکہ نام ایک عورت عورت تھی شوہر اول کی طرف سے ایک بیٹی اسکی تھی وہ چاہتی تھی کہ شوہر ثانی کا اپنی سے نکاح کر دے اور سب بنی اسرائیل اسکی بات پر متفق تھے اور یحییٰ کو سبھوں نے بلوایا کہ موافق شرع شریف کے اسکے شوہر ثانی سے نکاح پڑھاویں یحییٰ نے کہا کہ تمہاری بیٹی سے تمہارے شوہر کا نکاح درست نہیں تب ملکہ نے غصہ ہو کر اپنے شوہر سے جاکہ یہ بات کہی کہ یحییٰ منع کرتے ہیں دختر ربیبہ سے نکاح کرنا درست نہیں وہ اس شہر کا بادشاہ تھا حکم دیا کہ اوسکو باندھکر میرے پاس لاؤ تب بموجب اسکے حکم کے کافروں نے یحییٰ کو اسی طرح سے حاضر کیا وہیں جبرئیل نازل ہوئے فرمایا اے یحییٰ اگر تم کہو تو اس شہر کو غارت کردوں۔ حضرت نے کہا اے جبرئیل میری تقدیر

میں بہی لکھاہے کہ میں اسکے ہاتھہ سے مارا جاؤں وہ بولے ہاں تب یحییٰ نے کہا رَضِیْتُ بِقَضَآءِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ترجمہ راضی ہوں میں اللہ کی قضا سے آخر اس بادشاہ مردود نے یحییٰ کو مار ڈالا جب سر مبارک تن سے جدا کیا پھر کہا اے بادشاہ اپنی جورو کی بیٹی سے نکاح درست نہیں فرشتوں نے یہ حال دیکھکر جناب باری میں عرض کی یا الٰہی یحییٰ نے کیا گناہ کیا تھا جو اس طرح مارے گئے حق جل شانہ نے فرمایا اے فرشتو وہ میرا دوست ہے میں نے اوسکو اپنے پاس بلا لیا اُنہوں نے عرض کی الٰہی اپنے دوست کو اس طرح مارتے ہیں ندا آئی اے فرشتو میرے خلق میں مشہور ہے دشمن کو مارنا اور دوست کو بچار کہنا چاہیئے۔ کیونکہ دشمن سے ضرر کسیکو نہ پہنچے اور دوست سے نفع ہو اور میں کہ خدا سارے جہاں کا ہوں دوست کو مارتا ہوں دشمن کو پالتا ہوں تاکہ میری مخلوق کو معلوم ہو کہ نہ دوست سے مجھکو نفع ہے نہ دشمن سے مجھکو ضرر جب یحییٰ نے جان بحق تسلیم کی تب اس ملکہ کافرہ نے اپنی بیٹی کا اپنے شوہر سے نکاح کر دیا بعد اسکے اسپر غضب الٰہی ہوا کسی کام کو چھت پر گئی ہوا نے اسکو اڑا کے میدان میں پھینک دیا وہاں شیر صحرائی موجود تھا دفعتہً اوسکو پکڑکر پارہ پارہ کرکے کہا گیا وہ صل جہنم ہوئی بعد اسکے اسکا شوہر پلید مع قوم اپنی غضب الٰہی سے جہنم رسید ہوا ❊

قصہ حضرت جرجیس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

کہتے ہیں کہ جرجیس پیغمبر ملک شام میں فلسطین ایک جگہ ہے وہاں انکی سکونت تھی اور اس ملک میں ایک بادشاہ بت پرست تھا نام اسکا دادیانہ تھا اس ملعون نے انکو شہید کیا تفسیر میں لکھا ہے ہزار بار مارا ہزار بار زندہ ہوئے سبب اسکا یہ تھا کہ وہ دادیانہ پلید حضرت عیسیٰ کے کئی برس آگے تھا بت بناکر زر و جواہر سے سجا کے اور مشک و عنبر سے معطر کرکے اسکو سجدہ کرتا اور لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا جو شخص سجدہ نہ کرتا اُسکو آگ میں ڈالدیتا خدا تعالیٰ نے جرجیس پیغمبر کو شہر فلسطین میں بھیجا تاکہ اس ملعون کو خدا کیطرف ہدایت کرے اور راہ بتادے پس جرجیس نے جاکر خدا کیطرف اس پلید کو دعوت کی کہا اے دادیانہ بت پرستی چھوڑ دے۔ خدا لئے ارض و سما کی

عبادت کرو کہ دانا و بینا و خالق و رازق سارے جہان کا ہے۔ وہ بولا اے جرجیس اگر تیرا
خدا ہے۔ تو کیوں تجھکو تیرے خدا نے دولت دنیا سے محروم رکھا ہمکو تو ہمارے خدا نے
سلطنت دی ہے۔ اور سب کچھہ ہمکو حاصل ہے۔ تو کیوں غریب رہا پس آپ نے فرمایا
کہ دنیا کی دولت و زندگی کو بقا نہیں جسکو ہمیشہ بقا و مدام ہے۔ وہ دولت اچھی ہے
اسکے امیدوار ہم ہیں اس پلید نے کہا کہ وہ کون چیز ہے حضرت نے فرمایا وہ نعمت بہشت
ہے جسمیں دکھ محنت نہیں ہمیشہ سرداری ہے اور بے زوال حضرت نے جب ایسی ایسی
باتیں اوسکو سنائیں پلید نے کہا کہ اسکو دار پر چڑہا کر اینٹ پتھر مارو اور شانۂ آہنی سے
اسکا گوشت پوست نکل کے ہڈیاں آگ میں جلا دو پس کافروں نے ویسا ہی کیا کہ
آگ میں ڈالدیا پھر حضرت نے اسکے اندر سے پکار کے کہا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر اسوقت
اللہ نے انکو نجات دی پھر جرجیس نے کہا اے لوگو کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر اس ملعون نے
کہا کہ چھہ میخیں لوہے کی گرم کر کے ایک سر میں مارو کہ اسکا نکل پڑے اور ایک سینے پر
اور باقی چار ہاتھہ پاؤں میں زمین پر گرا کر مار کے رکھدو پس کافروں نے ویسا ہی کیا
اور جان اس کی قبض ہوی پھر خدا کے حکم سے فرشتے آئے اور میخیں اٹھالیں اور جی اٹھے ایک
سر مو انکو صدمہ نہ پہنچا پھر کہا اے کافرو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو بت پرستی چھوڑ دو اور خدا کو
پوجو یہ سنکے پھر ملعون نے گندہک اور گھی ملا کے جرجیس کو دیگ میں رکھکے چولہے پر چڑھا دیا
جب روغن اور گندہک جوش میں آیا خدا کے فضل سے فوارہ چشمے کا چولہے کے اندر سے
پھوٹ نکلا دیگ سرد ہو گئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت کے صدمہ نہ پہنچا سلامت
دیگ سے نکل آئے یہ حال دیکھکر پھر پلید نے کہا اے جرجیس تجھکو اتنے عذاب میں میں نے ڈالا
کچھہ تجھپر اثر نہ ہوا حضرت نے کہا اے ملعون جسنے آسمان کو بے ستون اور زمین کو پانی پر رکھا
کیا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ تیرے عذاب سے مجھکو بچاوے فضل و کرم سے اپنے نگاہ
رکھے وہ رب العالمین ہے یہ سنکر وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اسپر جمع ہو کر ملک میرا چھین لے
پھر میخیں انکے چاروں ہاتھہ پاؤں میں مار کر قید میں ڈال رکھا اور ایک پتھر چالیس جوان نے لا کے
حضرت کے پیٹ پر رکھدیا جب شب ہوئی خدا کے حکم سے فرشتے آئے پتھر اور میخیں اٹھالیں

اور کھانا پانی انکو کھلا کے خدا کیطرف سے یہ پیغام وسلام کہا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ سات برس تک تم بلا میں مبتلا رہوگے مصیبت اٹھلاؤ گے اس پر تمکو صبر کرنا ہے۔ اور شاکر رہنا ہے بعد اُسکے شہید ہوگے پس صبحکو اُٹھکے جرجیس اس بادشاہ پلید کے پاس گئے اُس نے پُوچھا تم جرجیس ہو حضرت نے کہا ہاں میں جرجیس ہوں اس پلید نے کہا تمکو کس نے اس بلا سے خلاص کیا حضرت نے فرمایا آسماں وزمین کے خالق نے مجھپر رحم کیا پھر مردود نے اپنے پلیدوں سے کہا کہ اسے بیچ کے ارے سے چیر ڈالو تب کافروں نے حضرت کو ارے سے دو ٹکڑے کرکے شیروںکے سامنے ڈالدیا شیر انکو دیکھ کے سر جھکا کے آداب بجالائے اور گرد انکے نگہبان ہو رہے رات کو پھر اللہ نے انکو زندہ کیا اور فرشتوں کے ہاتھ کھانا پینا بھیجا اور کہا جرجیس کو میری طرف سے جاکے سلام کہو کہ کافر کُل کل عیدگاہ میں جاوینگے تم وہاں جاکے سب کو اللہ کیطرف دعوت کرو۔ پس جرجیس نے خدا کے فرمانے سے فجر کو انکے پاس جاکے خدا کیطرف دعوت کی کافروں نے کہا حضرت سے کہ تمکو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے کل میدان میں ڈالا تھا تعجب ہے۔ تم وہانسے کسطرح آئے ہو حضرت نے کہا اسیطرح میرا رب عدم سے وجود کرتا ہے اور وجود سے عدم اور مجھکو زندہ کیا اور تمھارے پاس بھیجا تم کیوں ایمان نہیں لاتے ہو واجب ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ کافروں نے کہا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ تیرا سارا کھیل جادو کا ہے۔ تو ہماری آنکھیں جادو سے بند کر دیتا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے تب اس پلید نے سارے جادوگروں کو اکٹھا کرکے انسے کہا کہ تم اپنے جادو سے یا کسی حکمت سے جرجیس ع کو مار سکو گے تو تمکو ہم بہت دولت دینگے خوش کرینگے انہوں نے کہا اے جہان پناہ آپ خاطر جمع سے رہئے ہم ابھی اوسکو دفع کرتے ہیں دادیانہ بولا تم کسطرح اوسکو مارو گے مجھکو بتاؤ پس اُن میں سے ایک سردار جادوگر نے کہا اے جہان پناہ آپ ہمکو ایک گائے منگا دیجئے ہم آپکو دکھائے دیتے ہیں تب بادشاہ گمراہ نے ایک گائے انکو منگا دی انہوں نے گائے کے کان میں منتر پڑھکے پھونکا فوراً وہ گائے دو ٹکڑے ہوکر دو بیل بنگئے اور دونوں سے زمین پر ہل جوتا اور گیہوں ڈالے اور وہ گیہوں اُگ کر پختہ ہوئے تب کاٹ لیا اور آٹا پیسکر روٹی پکا کر کھائی پس دادیانہ

عبادت کر جو کہ دانا و بینا و خالق و رازق سارے جہان کا ہے۔ وہ بولا اے جرجیس اگر تیرا
خدا ہے۔ تو کیوں تجھکو تیرے خدا نے دولت دنیا سے محروم رکھا ہمکو تو ہمارے خدا نے
سلطنت دی ہے۔ اور سب کچھ ہمکو حاصل ہے۔ تو کیوں غریب رہا پس آپ نے فرمایا
کہ دنیا کی دولت و زندگی کو بقا نہیں جسکو ہمیشہ بقا و مدام ہے۔ وہ دولت اچھی ہے
اسکے امیدوار ہم ہیں اس پلید نے کہا کہ وہ کون چیز ہے حضرت نے فرمایا وہ نعمت بہشت
ہے جسمیں دکھ محنت نہیں ہمیشہ سرداری ہے اور بے زوال حضرت نے جب ایسی ایسی
باتیں اوسکو سنائیں پلید نے کہا کہ اسکو دار پر چڑھا کر اینٹ پتھر مارو اور شانہ آہنی سے
اسکا گوشت پوست نکالو ہڈیاں آگ میں جلادو پس کافروں نے ویسا ہی کیا کہ
آگ میں ڈالدیا پھر حضرت نے اسکے اندر سے پکار کے کہا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر اسوقت
اللہ نے انکو نجات دی پھر جرجیس نے کہا اے لوگو کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر اس ملعون نے
کہا کہ چھ میخیں لوہے کی گرم کر کے ایک سر میں مارو کہ اسکا نکل پڑے اور ایک سینے پر
اور باقی چار ہاتھ پاؤں میں زمین پر گرا کر مار کے رکھدو پس کافروں نے ویسا ہی کیا
اور جان اس کی قبض ہوی پھر خدا کے حکم سے فرشتے آئے اور میخیں اٹھالیں اور جی اٹھے ایک
سر مو انکو صدمہ نہ پہنچا پھر کہا اے کافرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو بت پرستی چھوڑ دو اور خدا کو
پوجو یہ سنکے پھر ملعون نے گندھک اور گھی ملا کے جرجیس کو دیگ میں رکھکے چولہے پر چڑھا دیا
جب روغن اور گندھک جوش میں آیا خدا کے فضل سے فوارہ چشمے کا چولہے کے اندر سے
پھوٹ نکلا دیگ سرد ہو گئی خدا کے فضل سے ایک بال پر حضرت کے صدمہ نہ پہنچا سلامت
دیگ سے نکل آئے یہ حال دیکھکر پھر پلید نے کہا اے جرجیس تجھکو اتنے عذاب میں بیٹے ڈالا
کچھ تجھپر اثر نہ ہوا حضرت نے کہا اے ملعون جسنے آسمان کو بے ستون اور زمین کو پانی پر رکھا
کیا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ تیرے عذاب سے مجھکو بچاوے فضل و کرم سے اپنے نگاہ
رکھے وہ رب العلمین ہے۔ یہ سنکر وہ پلید ڈرا کہ مبادا خلق اسپر جمع ہو کر ملک میرا چھین لے
پھر میخیں انکے چاروں ہاتھ پاؤں میں مار کر قید میں ڈالرکھا اور ایک پتھر چالیس جوان نے لا کے
حضرت کے پیٹ پر رکھدیا جب شب ہوئی خدا کے حکمسے فرشتے آئے پتھر اور میخیں اٹھالیں

اور کہانا پانی انکو کھلا کے خدا کیطرف سے یہ پیغام وسلام کہا کہ خدا فرماتا ہے۔کہ سات برس
تک تم بلا میں مبتلا رہوگے مصیبت اٹھلاؤگے اس پر تمکو صبر کرنا ہے۔اور شاکر رہنا ہے
بعد اُسکے شہید ہوگے پس صبحکو اُٹھکے جرجیس اس بادشاہ پلید کے پاس گئے اُس نے
پوچھا تم جرجیس ہو حضرت نے کہا ہاں میں جرجیس ہوں اس پلید نے کہا تجھکو کس نے
اس بلا سے خلاص کیا حضرت نے فرمایا آسماں وزمین کے خالق نے مجھپر رحم کیا
پھر مردود نے اپنے پلیدوں سے کہا کہ اسے لیجا کے آرے سے چیر ڈالو تب کافروں
نے حضرت کو آرے سے دو ٹکڑے کرکے شیروںکے سامنے ڈالدیا شیر انکو دیکھ کے سر جھکا
کے آداب بجالائے اور گرد انکے نگہبان ہو رہے رات کو پھر اللہ نے انکو زندہ کیا اور
فرشتوں کے ہاتھ کھانا پینا بھیجا اور کہا جرجیس کو میری طرف سے جا کے سلام کہو کہ کافر
کل کل عیدگاہ میں جاوینگے تم وہاں جا کے سب کو اللہ کیطرف دعوت کرو۔پس
جرجیس نے خدا کے فرمانے سے فجر کو انکے پاس جا کے خدا کیطرف دعوت کی کافروں
نے کہا حضرت سے کہ تمکو پارہ پارہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے کل میدان میں ڈالا
تھا تعجب ہے۔تم وہانسے کسطرح آئے ہو حضرت نے کہا اسیطرح میرا رب عدم سے
وجود کرتا ہے اور وجود سے عدم اور مجھکو زندہ کیا اور تمہارے پاس بھیجا تم کیوں ایمان
نہیں لاتے ہو واجب ہے کہ تم مسلمان ہوجاؤ کافروں نے کہا کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ
تیرا سارا کھیل جادو کا ہے۔تو ہماری آنکھیں جادو سے بند کردیتا ہے۔ہم نہیں سمجھتے تب اس پلید
نے سارے جادوگروں کو اکٹھا کرکے انسے کہا کہ تم اپنے جادو سے یا کسی حکمت سے جرجیس ؑ کو
مار سکوگے تو تمکو ہم بہت دولت دینگے خوش کرینگے انہوں نے کہا اے جہان پناہ آپ خاطر
جمع سے رہئے ہم ابھی اوسکو دفع کرتے ہیں دادیانہ بولا تم کسطرح اوسکو مار وگے مجھکو بتاؤ پس
ان میں سے ایک سردار جادوگر نے کہا اے جہان پناہ آپ ہمکو ایک گائے منگا دیجیے ہم آپکو دکھائے
دیتے ہیں تب بادشاہ گمراہ نے ایک گائے انکو منگادی انہوں نے گائے کے کان میں منتر پڑھکے پھونکا
فوراً وہ گائے دو ٹکڑے ہوکر دو بیل بنگئے اور دونوں سے زمین پر ہل جوتا اور گیہوں ڈالے اور
وہ گیہوں اُگ کر پختہ ہوئے تب کاٹ لیا اور آٹا پیسکر روٹی پکا کر کھائی پس دادیانہ

لعین یہ دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ تم جرجیس کو مار سکوگے تب ایک پیالہ پانی
کا منگوا کر اس پر جادو سے دم کیا اور جرجیس کو پینے کو دیا آپ بسم اللہ پڑھکے ایک دم
سے پی گئے تب جادوگروں نے حضرت سے پوچھا کہ صاحب کیا معلوم ہوا حضرت
نے کہا میں بہت پیاسا تھا تمنے ٹھنڈا پانی دیا میں پی کر ٹھنڈا ہوا جی بھر گیا خدا
تمہارا بھلا کرے پس سردار جادوگروں نے کہا جو پانی میں تمکو پینے کو دیا یہ اور
کوئی پیتا ابتک اسکا پتہ نہ ملتا اب معلوم ہوا مجھکو کہ تم بڑے ساحر ہو سحر سازی میں
تمسے ہم پہنچ نہیں سکینگے پس اس میں اور شہرت ہوگئی کہ جرجیس بنی اسرائیلوں میں
بڑے کامل ہیں اک دن ایک عورت نے انکے پاس آکے کہا کہ اے حضرت میں
بڑھیا فقیرنی ہوں ایک گائے میری تھی اسکا دودھ بیچکے میں زندگی حاصل کرتی
تھی وہ مرگئی اب مجھپر فاقے گذرتے ہیں آپ خدا کے پاس میرے لئے دعا کریں
میری گائے جی اٹھے تو میں اس سے زندگی حاصل کروں تب حضرت نے اس سے
کہا کہ اس گائے کی ہڈیاں لیجا جمع کرکے یہ میرا عصا لیجاکے اسپر مار کر کہو کہ اے گائے خدا
کے حکم سے اٹھ کھڑی ہو اسیوقت خدا کے حکم سے اٹھ کھڑی ہوگی تب بڑھیا نے حضرت کے
فرمانیسے ویسا ہی کیا اور خدا کے حکم سے وہ گائے جی اٹھی ویسی ہی ہوگئی پس یہ معجزہ اور
کرامت لوگوں میں مشہور ہوئی ایک دن ایک شخص کہ وہ بادشاہ کے مقربوں میں سے تمام قوم
سے اپنی کہنے لگا اے لوگو جو کرامت عجیبہ جرجیس سے تمنے دیکھی ہے اس سے تمکو کچھ معلوم ہوا وہ
کیسا ہے اور وہ کون ہے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی برحق ہے قوم نے اس سے کہا کہ اے صاحب ہمکو
معلوم ہوتا ہے کہ آپکو جرجیس کے جادو نے لیا ہے راہ سے ہٹکا دیا اب تم گئے گذرے اسنے کہا
کہ نہیں مجھکو اللہ نے راہ بتائی ہے اور میں طرف اسکے ہوا یہ کہکر ایمان لایا اور چار ہزار آدمی
اسکے ساتھ مسلمان ہوئے اور اس ملعون داودیانہ بادشاہ نے ان سب مسلمانوں کو مروا ڈالا اور سب شہید
ہوئے اور پھر اس مردود کے لشکر میں سے ایک مردود نے کہا کہ اے جرجیس تیری نبوت کی کیا
دلیل ہے ہمکو دکھا تب ہم تجھپر ایمان لا دینگے اور تیرے خدا پر حضرت نے فرمایا
تم کیا معجزہ دیکھا چاہتے ہو وہ بولا کہ ہم جن کرسی پر بیٹھے ہیں اگر تو

سچا نبی ہے تو اپنے خدا سے کہہ کہ اس کرسی کی چار لکڑیوں سے چار درخت مختلف الجنس
پیدا ہوویں اور ڈالی پتے اس میں لگیں اور میوے پھلیں ہم کھاویں تب جانینگے کہ تو سچا
نبی ہے حضرت نے کہا یہ تو میرے خدا کی قدرتوں سے ادنی بات ہے۔ تب جرجیس ؑ نے
حقتعالی سے دعا مانگی اور ویسا ہی ہوا پھر ان کافروں نے انکار کیا نہ مانا اور کہا کہ تو
بڑا جادوگر ہے۔ ہم تیری بات نہیں سنینگے بعد اسکے بادشاہ ملعون نے ایک صورت
گائے عظیم البطن تانبے سے بنوائی اور اسکے اندر روغن لفظ اور روغن ۶عر اور گندھک
بھر کے اور جرجیس کو اسکے اندر رڈال کے آگ میں ڈالدیا خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ اسدن
جھڑی طوفان آندھی آئی اور بجلی کڑکنے لگی کئی دن تک اندھیرا رہا لوگوں کو تمیز رات دن
کی نہ رہی لوگ گھبرا گئے اور میکائیل پر حکم ہوا انہوں نے آکے اس گائے کو زمین
پر ٹپک مارا اور جرجیس ؑ اسکے پیٹ کے اندر سے سلامت نکل آئے پھر کافروں سے
جاکے کہا اے کافرو خدا سے ڈرو اور ایمان لاؤ اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جرجیس نَبِیُّ اللّٰہِ
کہو کافروں نے کہا اے جرجیس ہماری قوم بہت مری ہے تم اگر اونکو جلا سکوگے تب
ہم ایمان لاوینگے جرجیس ؑ نے کہا یہ تو ہمارے خدا کی قدرتوں سے ادنی بات ہے اُسنے
ایک کُن کہنے میں سارے عالم کو پیدا کیا ان مردونکو زندہ کرنے میں کتنی دیر ہے پس حضرت نے
گورستان میں جاکے دعا کی اور ہڈیاں مردوں کی مٹی ہوگئیں تھیں خدا کے حکم سے انکی دعا سے
اسدن بارہ ہزار مردے زندہ ہوکر قبروں میں سے اُٹھے اور انہوں کے بیچمیں ایک شخص
نوفل نام اسکا تھا حضرت نے اس سے پوچھا اے شیخ تمکو مرے ہوئے آج کتنے برس
ہوئے اور تمہارا ملت و دین کونسا تھا وہ بولا میں بیدین بُت پرست تھا اور میرے
مرنے کو آج چار ہزار برس ہوئے ہیں اے حضرت ہر روز جان کندنی ہوتی ہے بہت عذاب
میں ہوں پھر ایک بڑھیا عورت آئی ساتھ ایک لڑکا لیکے اور بولی اے حضرت یہ میرا
بیٹا ہے اندھا اور گونگا اور لنگڑا اور بہرہ آپ اسکے حق میں دعا کریں یہ اچھا ہو جاوے تب حضرت
نے آب دہن اپنا اسکی آنکھوں میں لگا دیا بینا ہوا اور کان میں دعا پھونکی تب شنوا ہوا اور باقی دو
علتیں رہیں بڑھیا نے کہا اے حضرت اسکو بھی اچھا کر دیجئے حضرت نے فرمایا زبان اور پاؤں

دونوں باقی رہے خدا چاہے تو پیچھے اچھا کر دیگا پس وہ بڑھیا کافرہ تھی ایمان لائی اور مسلمان ہوئی اور بادشاہ دادیانہ کو خبر پہنچی اور اس خبر کے سنتے ہی جرجیس کو اس بڑھیا کے گھر میں قید رکھا اور کھانا پینا بند کیا اسوقت وہ بڑھیا گھر سے نکلکر کہیں باہر کو گئی تھی اور اسکے گھر میں ایک ستون لکڑی کا تھا حضرت کی دعا سے وہ ستون تازہ درخت ہوا شاخیں نکلیں اور ہزار طرحکے میوے وہاں کے اس میں پھلے اور بڑھیا نے گھر میں آکے دیکھا وہ ستون لکڑیکا تازہ ہو گیا اور اسمیں طرح بطرحکے میوے پھلے ہیں یہہ دیکھتے ہی بڑھیا متعجب ہوئی اور یقین کامل ہوا کہ جرجیس نبی برحق ہے۔ دادیانہ مردود نے یہ سنکر اس بڑھیا کے گھر کو کھدوا ڈالا اور اس درخت کیطرف جب نظر کی فورًا وہ درخت میوہ دار ستون خشک جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور حضرت جرجیس کو زمین پر لٹا کے میخیں آہنی چاروں ہاتھ پاؤں میں ماریں اور سر مبارک شکنجہ آہنی میں کھینچا اور جان بحق تسلیم ہوئے اور لاش جلا کے خاک کر کے دریا کے درمیان ڈالدی پیچھے ایک آواز غیب سے آئی چنانچہ ان کافروں نے بھی سنی اے دریا بحکم خدا تعالیٰ اس جسم مبارک کو تو اپنی حفاظت میں مسلم سوکھے پر ڈالدے اسیوقت دریا نے مسلم وجود ان کا سوکھے پر ڈالدیا کافروں نے یہ دیکھکے تعجب کیا اور کہا کہ دیکھو جرجیس کے خدا نے جرجیس کو پھر زندہ کیا پھر جرجیس اہنوں کیساتھ دریا سے خدا کی مہر سے آئے اور کافروں نے انسے کہا اے جرجیس تو ہمارے بت کو سجدہ کر اور اسکے نام پر جانور چڑھا حضرت نے کہا میں ہرگز یہ فعل کرونگا اور پلید کافروں نے یہ سنکر غلط اور الٹا جانا کہ جرجیس نے سجدہ بت قبول کیا اور دادیانہ نے بھی وہ دروغ سنکر حضرت جرجیس کے سر و چشم کو بوسہ دیکے کہا کہ آج ہمارے یہاں رہو کچھ کھاؤ پیو اور آرام کرو تمکو میںنے بہت رنج دیا تمنے بہت تکلیف اٹھائی پس جرجیس اسدن دادیانہ کے مکان پر جا کر نماز عشا کی پڑھکے توریت باآواز خوش پڑھنے لگے اور اس مردود دادیانہ کی جورو پر اللہ کی مہر ہوئی اور کلام ربانی سنکر رونے لگی اور جرجیس پر ایمان لائی اور مسلمان ہوئی اور یہ بات شہر میں غلط شہرت پکڑ گئی کہ جرجیس نے بطمع دولت بت کو سجدہ کیا نعوذ باللہ من ذلک پس وہ عورت بڑھیا جو اوپر مذکور ہے اپنے بیٹے کو لیکے پھر حضرت کے پاس آئی

اور بولی اے حضرت یہ لڑکا میرا گونگا اور لنگڑا ہے آپ اسکو اچھا کر دیجئے تب حضرت نے اس لڑکے کو بلایا اور کہا کہ اے لڑکے لڑکے نے جواب دیا لبیک یا نبی اللہ زبان اسکی کھل گئی پھر حضرت نے فرمایا اے لڑکے تم جاؤ بتخانہ میں میری طرف سے بتوں کو جا کے کہو کہ جرجیس نبی تمہیں بلاتا ہے تب وہ لڑکا اٹھا اور وہیں پاؤں اس کے درست ہوئے اور بتخانے میں گیا اس میں ستر بت تھے ان میں سے بڑے کا نام نافلون تھا اسکو کہا کہ جرجیس نبی تم کو بلاتے ہیں خدا کے حکم سے اٹھو میرے ساتھ چلو بت یہ سنکر سرنگوں ہوکر بتخانے سے سب باہر نکل آئے اور حضرت کے سامنے سر اطاعت کا زمین پر رکھا تب حضرت نے انکے سروں پہ ٹھوکریں ماریں سب بتوں کو زمین کے نیچے دھنسا دیا اور یہ سب حقیقت دیکھکے دادیانہ پلید کی جورو اپنی قوم سے بولی اے لوگو جرجیس کے خدا سے تم گناہ اپنا بخشواؤ اور پناہ مانگو ایمان لاؤ اگر ایمان نہ لاؤگے تو بتوں کی طرح خاک میں ملجاؤگے دادیانہ پلید نے اسنے کہا کہ اے بی بی آج ستر برس سے وہ جرجیس دلائل اور آیات اور معجزے ہمکو دکھاتا ہے - اس پر ہم ایمان نہیں لاتے ہیں اور تم ایک دن کے معجزے سے اسپر ایمان لائی سو وہ بولی اے صاحب تم اپنی شقاوت ازلی سے اُس پہ نہ لانے شقی رہے اور مجھکو سعادت ازلی تھی میں مسلمانی سے مشرف ہوئی پس یہ سنکے دادیانہ نے اسکو دار پہ کھینچا جس دار پر کہ جرجیس کو کھینچا تھا پس وہ نیک بخت جنتی ہوئی جان بحق تسلیم ہوئی بعد اسکے جرجیس نے روئے مبارک اپنا بسوئے آسمان کر کے کہا یا ربّ تو دانا و بینا ہے آج سات برس سے میں تکلیف اٹھاتا ہوں تونے کہا تھا کہ سات برس تک کافروں سے رنج و محنت اٹھاؤگے اور صبر کروگے پس وعدہ پورا ہوا اب میں صبر نہیں کر سکتا ہوں کافروں کے ہاتھ سے بہت عاجز ہوا مجھ میں طاقت نہیں مجھکو شہادت نصیب کر شہیدوں و داخل کر اور ان کافروں پر عذاب نازل کر اور جو تجھپر ایمان لائے ہیں انپر رحمت نازل کر پس جرجیس نے جب دعا سے فراغت حاصل کی ایک آتش غضبناک آسمان سے نازل ہوئی رعد بجلی کڑکی ان کافروں پر گری یہ دیکھکے حضرت پر انہوں نے تلوار ماری کہ انکی دعا سے یہ عذاب نازل ہوا پس جرجیس نے

اپنے حسب دلخواہ درجۂ شہادت پایا وہ دن شنبہ کا تھا آسمان سے آتش نازل ہوکر شہر کے سارے کفار انکو جلاکر جہنم میں جا بسے انمیں سے تیس ہزار آدمی جو ایمان لائے تھے وہ بچ گئے۔ واللہ اعلم بالصواب

قصہ حضرت شمعون پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

مروی ہے کہ شمعون نبی بڑے حق پرست اور شجاع تھے اور کہتے ہیں بال بدن میں بہت تھے مثال بال سر کے اللہ نے انکو بہت قوت دی تھی اور عموزیہ نام ایک شہر کا ہے بلب دریائے روم اس شہر کے بادشاہ کا نام فوطہ تھا بڑا کافر تھا اسنے ایک مکان عالیشان دریا کے کنارے تیار کیا تھا بڑے بڑے ستونوں سے اور اس میں وہ جشن کرتا شمعون برس میں چار مہینے اس شہر میں جاکے کافروں سے لڑتے اور اس بادشاہ کا چھ ہزار لشکر تھا آکے اسنے لڑتے اور شمعون اکیلے ہزار جوان کو اسکے مار آتے باقی سب زخمی اور مجروح ہو جاتے بعد اسکے اپنے گھر میں بیٹھ کے چار مہینے حق سبحانہٗ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور چار مہینے خلق کی ضیافت کرتے اور خدا تعالیٰ اُن کافروں پر ہمیشہ انکو غالب رکھتا آخر کافر سب انسے عاجز رہتے اور کہتے ہیں کہ شمعون کی بی بی نیکبخت پارسا تھی کافروں نے صلاح کی کہ شمعون کی عورت کو کچھ فریب دیا چاہیئے تب بادشاہ عموزیہ نے فریب کر کے کسی شخص کو مخفی شمعون کی عورت کے پاس بھیجا اسنے آکے کہا اے بی بی ہم دیکھتے ہیں کہ شمعون تمہاری طرف رغبت نہیں کرتے ہیں غیر کی طرف ان کا خیال ہے تم اگر ایک کام کرو کہ انکو کسیطرح مار ڈالو تو ہمارا بادشاہ عموزیہ تمسے نکاح کریگا تم آرام سے رہوگی اور تخت و سلطنت تمکو ملیگی بادشاہی کروگی پس عورت ناقص العقل نے دنیا کی طمع سے کہا کہ جو تمہارا بادشاہ حکم کریگا میں بسر و چشم بجا لاؤنگی تب اوس نے ایک رسی اسکو دی کہ جب شمعون رات کو سو ویگا تم اسی رسی سے باندھ رکھیو اور ہمیں خبر دیجیو بادشاہ کے پاس لیجا کے مار ڈالینگے پس اس مردود کے کہنے سے شمعون کی بی بی نے رسی چھپا کے رکھدی جب رات ہوگئی شمعون ؑ سو گئے بی بی نے انکو نیند میں باندھا جب نیند سے چونک اٹھے ہاتھ پاؤں اپنے بستہ

دیکھے رسی توڑ ڈالی جورو سے پوچھا کس نے مجھکو باندھا تھا وہ بولی بیٹے شمعون نے
کہا تم نے مجھکو کیوں باندھا تھا بولی میں تمہارا زور آزماتی تھی کہ تمکو زور ہے یا نہیں
کوئی دشمن تمسے لڑسکتا ہے یا نہیں شمعون نے کہا تم خاطر جمع رکھو کوئی دشمن خدا کے
فضل سے ہمسے زور میں بڑھ نہیں سکیگا ہمکو چھوڑ دو تب چھوڑ دیا پھر چار مہینے کے
بعد شمعون اس شہر میں جہاد کو گئے وہاں سے لڑائی فتح کرکے آئے پھر بادشاہ عموزیہ نے شمعون
کی بی بی کے پاس لوگونکو بھیجا وہ بولی بیٹے اوسکو باندھا تھا وہ بڑا زور آور ہے رسی
توڑ ڈالی بادشاہ سے جاکے کہو انہوں نے جاکے کہا پھر بادشاہ نے
بہت سا روپیہ پیسہ دیکے اور ایک لوہے کی زنجیر بی بی کے پاس بھیجدی کہ اس سے
باندھ رکھیو اور مجھکو خبر دیجیو پس دوسرے دن شمعون کو انکی بی بی نے لوہے کی زنجیر
سے باندھا جب حضرت نیند سے اٹھے ہاتھ پاؤں اٹھاتے ہی زنجیر ٹوٹ گئی پھر
اس کی خبر بادشاہ کو پہونچی بادشاہ عموزیہ بولا کہ لوہے کی زنجیر سے اور کوئی چیز
مضبوط نہیں ہے کیا بھیجوں اب وہ جسطرح ہو سکے اوسکو میرے پاس باندھکے بھیجدیوے
پھر انہوں نے آکے انکی بی بی سے کہا وہ بولی بہت اچھا میں کچھ تدبیر کرکے کہلا بھیجونگی
آپ سب خاطر جمع رکھئے ایک دن شمعون لڑائی سے گھر میں اپنی بی بی سے ہر طرح
کی باتیں کرنے لگے بی بی نے کہا اے صاحب تمکو اللہ نے بہت زور دیا ہے ایسی
کوئی چیز ہے۔ کہ تمکو اس چیز سے بند کرکے رکھہ سکے تم اوسکو نہ توڑ سکو حضرت نے فرمایا تمکو
اس سے کیا مطلب ہے۔ کیوں تم پوچھتی ہو وہ بولی میں پوچھتی ہوں کہ تمسے اور کوئی زور آور
ہے یا نہیں شمعون نے کہا مجھکو ایک چیز سے باندھ سکتی ہو میرے سر کے بالوں سے یا بدن
کے بالوں سے اسکو میں نہیں توڑ سکونگا تب انکی عورت نے یہ سنکے شب نیند میں انکے سر
اور بدن سے یا سر کے بال تراش کے رسی بٹ کے دست و پا انکے مضبوط باندھے۔ انہوں نے
نیند سے اٹھکے بی بی سے پوچھا کیوں جی یہ کسنے مجھکو باندھا وہ بولی بیٹے باندھا تمہاری قوت
آزماتی ہوں کہ کوئی دشمن تمسے زور میں بڑھ سکتا ہے یا نہیں میں دیکھتی ہوں حضرت نے فرمایا اللہ کے فضل سے
مجھکو کوئی دشمن باندھکے رکھہ نہیں سکتا ہے مگر خدا کی مرضی میں نہیں کہ سکتا ہوں آؤ بند بیرے کھولو وہ بولی

کبھی دفعہ میں نے آپکو باندھا آپ نے اپنی قوت سے کھولا تھا اس دفعہ کیوں بُلاتے ہو حضرت نے کہا میں اگر ہلوں زور کروں تو تمام بدن کی میری ہڈیاں درہم وبرہم ہو جائینگی پس انکی عورت نے جب دریافت کیا کہ بال کے بند توڑنے کی انکو طاقت نہ رہی تب بادشاہ عموزیہ کو خبر دی یہ سُنتے ہی اس ملعون نے ہزار مرد جنگی شتر سوار بھیجے کہ شمعون کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ کے اور آنکھیں اور زبان نکال کے شتر پر لاد کے میرے پاس لے آؤ پس کافروں نے جا کے انکو اسی طرح لا کے حاضر کیا اور کافر سب بولے اب ہم شمعون کے ہاتھ سے بچے جب انکو بے دست وپا اور زبان کٹی ہوئی اور آنکھیں نکلی ہوئی صرف ایک دھڑ تھا بادشاہ عموزیہ کے سامنے لیجا کے رکھا کوئی شخص کہنے لگا میرے باپ کو اس نے مار ڈالا ہے۔ اور کسی نے کہا کہ میرے بھائی کو مارا ہے اور ہر شخص دعوی کرنے لگا پس جب دیکھا کہ دھڑ میں ہنوز رمق جان باقی ہے کہنے لگے اسکو کسی عذاب سے مار ڈالو کافروں نے دریا کے کنارے لیجا کے بالاخانے پر سے انکو دریا میں گرا دیا خدا کے حکم سے جبرئیل نے شمعون کو ہوا پر سے اٹھا لیا اور تمام ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان غرض جو جو اعضاء انکے دھڑ سے کافروں نے جدا کئے تھے خدا کی قدرت سے سب اُنکے جا بجا مقاموں میں لگ گئے جبرئیل نے کہا اے شمعون خدا نے تمکو بہت قوت دی ہے اُٹھ کھڑے ہو جاؤ اور اس ملعون کے مکان کا ستون پکڑ کے تمام حصار اور مکانوں کو کھود کے دریا میں ڈالدو تب شمعون نے اللہ کو یاد کر کے حصار اور مکان اور تمام زمین شہر کی کھود کر معہ کفار اسکے اٹھا کر دریا میں ڈال دیا ایسا کہ ایک متنفس اور شہر کا نام ونشان باقی نہ رہا اور شکر خدا بجا لائے اور اپنے گھر پر جا کر اپنی بی بی کو مار ڈالنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے جبرئیل آئے کہا کہ خدا تمکو فرماتا ہے۔ کہ اپنی بی بی کو مت مارو اذیت مت دو کیونکہ اسنے نادانی سے بادشاہ عموزیہ کی صلاح سے تمکو باندھ کے اسکے حوالے کیا تھا اور عورت ناقص العقل ہوتی ہے۔ اسکی تقصیر معاف کرو اسے پیار کرو خدا مالک ہے یہانتک قصص الانبیاء میں قصہ شمعون نبی کا ہے۔ اور بعضی کتابوں میں جیسی کہ تفسیر مرادیہ اور جامع التواریخ اور اور اسکے شمعون کو نبی کر کے نہیں لکھا ہے بلکہ لکھا ہے کہ بلاد عرب میں قوم بنی اسرائیل میں شمعون نام ایک

ایک زاہد عابد پارسا تھا اور اسکو اللہ نے بہت زور دیا تھا اور اسکی نیک کاری اور نیک نیتی کے سبب
تا دنیا ہزار مہینے کی عمر اوسکو بخشی ہزار مہینے تک دنکو روزہ رکھتے اور شب کو عبادت کرتے اور کافروں سے جہاد
کرتے اور ایسے ایسے کام کرتے ثواب پاتے ایک دن انکی بی بی نے کافرونکی صلاح سے کافرونکے ہاتھ سے انکو
مروا ڈالا اسکا ذکر تفسیر مرادیہ تفسیر مرادیہ میں لکھا ہے چنانچہ سب کو معلوم ہے فقیر نے یہاں مختصر کیا طول نہ دیا

بیان تولد بی بی مریم کا

خبر میں آیا ہے۔ کہ زکریا کیوقت میں بنی اسرائیل کی قوم میں سے حنہ نام کی ایک
عورت تھی وہ بڑی زاہدہ تھی اور اسکے شوہر کا نام عمران بن لاثان تھا حضرت سلیمان
کی اولاد میں سے تھی کہتے ہیں کہ اس حنہ سے پہلے ایک بیٹی تولد ہوئی تھی نام اُسکا اشیلع تھا
وہ حضرت زکریا سے بیاہی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ حنہ کی بہن سے زکریا کا بیاہ کیا تھا
غرض حنہ جب آخری عمر میں حاملہ ہوئی تو بیت المقدس میں جا کے خدا کی بندگی میں
مشغول ہوئی اور نذر کی کہ یا رب میرے پیٹ سے جو لڑکا ہوگا میں نے تیری نذر کیا کہ اس
بیت المقدس کی خدمت کرے اور تیری یاد میں رہے اور دنیا کا کام نہ کرے حقتعالی
فرماتا ہے اِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّی نَذَرْتُ لَکَ مَا فِی بَطْنِی مُحَرَّرًا ہ
ترجمہ جب کہا عمران کی بی بی نے کہ نام اسکا حنہ تھا اے پروردگار میرے تحقیق میں نے
نذر کی واسطے تیرے جو کچھ پیٹ میں میرے ہے آزاد کیا ہوا خدمت سے پس قبول
کر مجھے تحقیق تو ہی ہے سننے والا جاننے والا کہتے ہیں کہ اس امت میں یوں دستور تھا
کہ بعضے لڑکونکو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کی نذر کرتے پھر تمام عمر انکو
دنیا کے کام میں نہ لگاتے اور وہ ہمیشہ مسجد میں عبادت کرتے پس عمران کی بی بی کو حمل تھا
اس نے نذر کی حمل میں جو لڑکا جنونگی خدا کی نذر ہے بعد نو ماہ کے لڑکی جنی نام اسکا مریم ہے
حنہ کا دل سست ہوا اس کا مطلب تھا کہ بیٹا ہو پس بیٹی ہوئیسے ناخوش ہوئی کہ
میری نذر پوری نہ ہوئی کیونکہ لڑکی نذر کرنے کا دستور نہ تھا پس منہ طرف آسمان
کے کر کے کہا قولہ تعالیٰ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّی وَضَعْتُهَا اُنْثٰی الایۃ ترجمہ

پس جب اوسکو جنی بولی اے رب میں نے یہ لڑکی جنی اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچھ جنی اور نہیں ہے مرد مانند عورت کے اور تحقیق میں نے نام اسکا مریم رکھا اور میں تیری پناہ میں دیتی ہوں اوسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے پس ندا آئی اے حنہ ہم نے قبول کیا مریم کو اگرچہ وہ مرد نہیں اچھی طرح قبول کرنا اور بڑہایا اوسکو اچھی طرح بڑہانا اور سپرد کر اوسکو زکریا کے جب بی بی مریم سات برس کی ہوئیں قابل خدمت کے ہوئیں تب اُن کی ماں نے ان کا ہاتھ پکڑے اور لوٹا اور جاروب لیکر بیت المقدس میں زکریا کے پاس گئیں سلام کیا اور کہا اے نبی اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر میرے پیٹ سے لڑکا ہوگا تو میں اس مسجد اقصیٰ کی خدمت میں دونگی جب لڑکی جنی میں نے مریم نام رکھا اور آپ کے پاس لائی ہوں کہ اس مسجد میں رہے۔ اور اسکی خدمت کرے اور زکریا نے مسجد کے مقتلیوں سے پوچھا کہ اس کی پرورش اور خبرداری کون کریگا تب وہاں کا ہر شخص کہنے لگا کہ میں اسکی خبرداری کرونگا آخر سب نزاع ہوئی کسی نے کہا کہ میرے حوالے اور کسی نے کہا کہ مجھکو دو تب بات اس پر ٹھیری کہ ہر شخص اپنا اپنا قلم آہنی کہ جس سے توریت لکھی جاتی ہے۔ ایک لگن پانی بھر کے اسمیں ڈالدو جسکا قلم پانی کے اوپر رہیگا نہ ڈوبیگا وہ شخص کفیل مریم کا ہوگا۔ چنانچہ حقتعالیٰ فرماتا ہے اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ ترجمہ جب ڈالنے لگے قلم اپنے کہ کون پالے مریم کو خلاصہ یہ ہے کہ مسجد کے بزرگوں نے جب حضرت مریم کی ماں کا خواب سُنا تو لگے سب چاہنے کہ ہم پالیں مریم کو آخر فیصل اسپر ہوا کہ ہر ایک نے ایک طشت میں اپنا قلم پانی میں ڈالا سب کا قلم ڈوبا حضرت زکریا کا قلم اُلٹا اُوپر کو بہا تب انہی کیطرف پالنا ٹھیرایا چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا وَكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ترجمہ یعنی کفیل ہوا مریم کا زکریا اور قلم نے زکریا سے کہا اے نبی اللہ اس لڑکی کو خدا نے آپ ہی کے ذمے کیا پالنے کو اسکی ماں نے خواب میں دیکھا اگرچہ یہ لڑکی ہے اللہ نے اوسکو نذر میں قبول کیا اسے مسجد میں پہلے رکھو پس مسجد کے بزرگوں نے پہلے کہا تھا کہ لڑکی کو مسجد میں رکھنا درست نہیں جب انکا خواب سُنا تب قبول کیا اور کہتے ہیں کہ حضرت زکریا کی عورت بی بی مریم کی خالہ تھی وہی پالنے لگی ان کیواسطے مسجد میں ایک حجرہ بنوا دیا دن کو مریم وہاں عبادت کرتیں اور رات کو حضرت زکریا اپنے ساتھ لیجاتے ایک دن

حضرت زکریا حضرت مریم کو مسجد میں ایک حجرہ کے اندر رکھ کے قفل بند کر کے گھر کو چلے گئے
تین دن تک مریم اسی میں بند رہیں چوتھے روز حضرت زکریا کو یاد ہوا کہ مریم کو مسجد کے اندر حجرے میں
بند کر آیا ہوں آہ مار کے اٹھے افسوس کرنے لگے کہ میں نے کیا کام کیا کہ لڑکی کو بیگناہ بھوکی پیاسی
کوٹھری کے اندر بند کر کے آیا ہوں شائد مر گئی ہوگی جلدی سے جا کے مسجد کے حجرے کا دروازہ
کھولکے دیکھتے ہیں کہ انواع واقسام طرح بطرح کا کھانا اور میوے انکے دھرے ہیں اور مریم نماز
پڑھتی جب نماز سے فراغت کی زکریا نے پوچھا اے مریم یہ کھانا اور میوے اس مقفل کوٹھڑی
کے اندر کہاں سے آئے کون لایا وہ بولیں اللہ کے یہاں سے آئے فرشتے لائے قولہ تعالیٰ
کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ الآیۃ ترجمہ جسوقت آتا زکریا مریم کے حجرے میں پاتا اسکے
پاس کچھ کھانا بولا اے مریم کہاں سے آیا تجھکو یہ کھانا بولی اللہ کے پاس سے آیا رزق دیتا
ہے جسکو چاہے بیحساب مریم نے اسواسطے رزق بیحساب کہا کہ کھانا بہشت سے آیا تھا اور
نعمت بہشت کی بیحساب ہے پس حقتعالیٰ نے مریم کو تین راتدن بہشت کے کھانے سے
پرورش کیا بعد اسکے فرشتوں نے کہا قولہ تعالیٰ ۔ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ
اللہ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ الآیۃ ترجمہ اور جسوقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق
اللہ نے برگزیدہ کیا تجھکو اور پاک کیا تجھکو اور برگزیدہ کیا تجھکو سارے جہاں کی عورتوں
سے اے مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنیوالوں کے یہی
خطاب خاص مریم پر ہوا تھا یہانتک تھا قصہ مریم کا واللہ اعلم بالصواب ٭

بیان تولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

مروی ہے کہ مریم کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی اور غسل حیض کے واسطے نکلکر اس چشمہ
میں کہ جسکو عین السلویٰ کہتے ہیں گئیں انکی بہن اشیاع زکریا کی بی بی تھیں انکے گھر میں غسل حیض
کو گئیں یہ پہلا حیض تھا جب غسل حیض سے فراغت کی ایک جوان خوبصورت اجنبی پیچھے
کھڑا ہوا دیکھا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ۔ فَاَرْسَلْنَآ
اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۔ ترجمہ پھر بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح

اپنی کو ہیں صورت پکڑلی واسطے اسکے تندرست آدمی کی جوان خوب صورت مریم دیکھہ کے
ڈریں اور کہا قولہ تعالیٰ قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ترجمہ کہنے لگی
مریم تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھہ رحمٰن کے تجھسے اگر ہے تو پرہیزگار اور بعضوں نے
روایت کی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص فاسق و فاجر تھا مشہور و معروف نام
اُسکا یوسف تھا وہ رستا کا کام کرتا تھا مریم نے دریافت کیا شاید یہ وہی ہے۔ اسلئے
ڈریں حالانکہ وہ جبرئیل تھے مریم سے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ
لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ الآیۃ ترجمہ کہا جبرائیل نے میں تو بھیجا ہوا
ہوں تیرے رب کا دیجاؤنگا تجھکو ایک لڑکا ستھرا مریم بولی کہاں سے ہوگا مجھکو لڑکا کہ چھوا
تک نہیں مجھکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی میں بدکار پھر جبرئیل نے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ
كَذٰلِكِ الآیۃ کہا جبرئیل نے اسی طرح فرمایا تیرے رب نے کہ وہ مجھپر آسان ہے اور ہم
اوسکو کیا چاہیں گے لوگوں کیلئے نشانی کہ بن باپ کے لڑکا پیدا ہوگا اللہ کی قدرت
سے اور اللہ کیطرف سے اور یہ کام ٹھیر چکا ہے کہتے ہیں کہ حضرت آدم کی چھینک
جبرئیل نے خدا کے حکمسے مریم کے گریبان میں ڈالدی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے۔
کہ مریم کے پیٹ میں جبرئیل نے ہوا پھونکی تھی کہتے ہیں کہ جب ہوا یا چھینک مریم کے پیٹ
میں پہونچی ان تک وہ رحم میں نہ پہنچی تھی کہ آواز آئی کہ خدا واحد ہے اور میں
اسکا بندہ ہوں بعد اسکے مریم مسجد اقصےٰ میں جاکے عبادت میں مشغول ہوئیں اور یہہ
حقیقت اپنی کسی سے ظاہر نہ کی عبادت کرتیں اور رات دن روتی تھیں اور کہتی تھیں
یارب یہ حادثہ مجھپر ہوا ہے۔ ایسا کسی پر نہ ہو میں بیگناہ لوگوں میں رسوا ہوئی ہوں
اور میرے ماں باپ بھی میرے واسطے خلق میں رسوا ہوئے پس بعد چند روز کے یہ راز بنی
اسرائیل میں ظاہر ہوا کہ مریم کنواری باکرہ حاملہ ہے تب یہودی بی بی مریم کو تہمت دینے
لگے اور نصیحت و ملامت کرنے لگے کہ اے مریم یہ حمل تو کہاں سے لائی تو نے بدکام
کیا مریم اسکا کچھہ جواب نہ دیتی تھیں خاموش ہو رہتی تھیں جب حمل نو مہینے کا ہوا کہ
قریب جننے کے ہوئیں بسبب الہام الٰہی بیت المقدس سے چپکے نکلکر ایک میدان کی

طرف گئیں ایک درخت خشک خرمے کا تھا اُس کے نیچے جا بیٹھیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَاَجَآءَھَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ الآیۃ ترجمہ پس لے آیا اسکو جلنے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں مریم بولی کسیطرح میں مر چکتی اس سے پہلے اور ہو جاتی بھولی بسرائی خلق کے دل سے تو یہ حال مجھپر نہ گذرتا لکھتے ہیں کہ پہلے جو شخص بی بی مریم کے حمل سے واقف ہوا وہ یوسف سنار تھا اور بی بی کا خلیرا بھائی تھا اُس نے مریم سے کہا اے مریم تیری پارسائی اور زہد میں مجھکو کچھ شبہ ہے یہ حمل تو کہاں سے لائی تب حضرت مریم صادقہ نے اس سے ساری حقیقت اپنے حمل کی بیان کی اور جب وقت ولادت حضرت عیسیٰ کا قریب ہوا حسب الہام الٰہی مریم نے یوسف مذکور کو لیکر بیت المقدس سے نکلکر وہاں سے چھ کوس بیت اللحم ایک قریہ ہے۔ وہاں جاتے ہی دروازہ سے بیقرار ہوئیں تب ایک درخت کھجور کی جڑ میں پشت لگا کے بیٹھ گئیں وہیں عیسیٰ پیدا ہوئے اور وہ درخت خرما فوراً خدا کی مہر سے تازہ ہو کر اس میں کھجوریں لگیں اور اسکے نیچے ایک چشمہ جاری ہوا اتنے میں فرشتوں اور حوروں نے بہشت سے آکے رفع حاجت انکی کی آب حوض کوثر سے لاکے سر و تن عیسیٰ کا دھلایا اور پیراہن بہشت کا پہنا کے اُنکی گود میں دیا یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے۔ اور حقتعالیٰ فرماتا ہے فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ الآیۃ ترجمہ پس آواز دی اوسکو اسکے نیچے سے فرشتے نے کہ غم نہ کھا اے مریم تحقیق کر دیا ہے تیرے رب نے ایک چشمہ زمین میں جب نگاہ کی مریم نے ایک چشمہ دیکھا اور لڑکے بیٹے عیسیٰ آہ مار کر روئے کہا اے ماں میری کوئی نہیں کہ تمکو مبارکباد دے اے ماں میری چشم میں تمہاری ٹھنڈک ہو جیو میرے آنے سے پس بی بی مریم یہ مبارکبادی اپنے بیٹے سے سنکے بہت خوش ہوئیں اور جب کھانیکی انکو اشتہا ہوئی بھوک لگی تب غیب سے یہ آواز آئی قولہ تعالیٰ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ الخ ترجمہ اور ہلا اے مریم اپنی طرف کھجور کی شاخ کہ اس سے گریں تجھپر کھجوریں اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ مسیح سے پس مریم نے جب درخت خرمے کیطرف نظر کی تازہ خرما دیکھا جناب باری میں عرض کی اے رب جسوقت گریانے بھولا سے تین دن تک ابیت المقدس

میں کوٹھری کے اندر مجھکو بند کرکے رکھا تھا اسوقت تو نے بے رنج و محنت مجھکو روزی پہنچائی اور اسوقت حکم ہوا درخت سے کھجور اُتار کے کھانے کو اے رب اسوقت بھی اپنی عنایت سے بے رنج و محنت روزی دی تب جل و علیٰ سے یہ خطاب آیا اے مریم اسوقت تو سوائے میرے اور کسیکو دوست نہیں رکھتی تھی اب تیرا دل تیرے فرزند کیطرف مائل ہوا اب تجھکو لازم ہے کہ تو اپنی محنت اور کسب سے کھا اور پی اور اپنے فرزند سے آنکھ ٹھنڈی رکھ اور جا طرف بیت المقدس کے اپنی جگہ پر اور کسی سے مت بول جب تجھسے کوئی آدمی پوچھے تو کہہ قولہ تعالیٰ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا الآیۃ اے مریم سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو میں نے مانا ہے۔ رحمن کا روزہ سو بات نہ کرونگی آج کسی آدمی سے پس خدا کے فرمانے سے مریم حضرت عیسیٰ کو گود میں لیکر آئیں شہر بیت المقدس میں چنانچہ قولہ تعالیٰ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ الخ ترجمہ ترجمہ پس گود میں لیکر آئی عیسیٰ کو مریم اپنے لوگوں کے پاس پس یہودیوں نے کہا تحقیق تو لائی ہے ایک چیز عجیب اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ بُرا آدمی اور نہ تھی تیری ماں بدکار اگرچہ بی بی مریم ہارون کی بہن نہ تھی لیکن اسواسطے کہا کہ مریم حضرت ہارون کی اولاد میں سے تھیں پس مریم نے لوگونکو حضرت عیسیٰ کیطرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو میں روزہ دار ہوں آج کسی سے نہ بولونگی قولہ تعالیٰ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ الآیۃ ترجمہ پس ہاتھ سے بتایا مریم نے اس لڑکے کو وہ بولے ہم کیونکر بات کریں اس شخص سے کہ وہ گود میں ہے لڑکا تب یہودیوں نے لڑکے کے جھولے کے پاس جاکے پوچھا اے لڑکے کہہ تیرا باپ کون ہے۔ اس وقت حقتعالیٰ نے زبان تکلم حضرت عیسیٰ کو دی حضرت نے اسنے کہا قولہ تعالیٰ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا ۙ ترجمہ عیسیٰ بولے میں بندہ ہوں اللہ کا اسنے مجھکو کتاب دی ہے۔ اور مجھکو نبی کیا اور بنایا مجھکو برکت والا جسجگہ میں ہوں اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوٰۃ کی جبتک میں رہوں جیتا اور سلوک والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھکو زبردست اور بدبخت اور خدا کا سلام ہے مجھپر جسدن میں پیدا ہوا اور جسدن میں مروں اور جسروز اٹھ کھڑا ہوں جی کر

قبر سے جب یہودیوں نے یہ کلام معجز النظام حضرت عیسیٰ سے سُنا تعجب کیا کہ یہ نبی ہوگا اور لوگوں نے جو تہمت دی تھی وہ سراسر کذب اور بہتان ہے۔ پس مریم حضرت عیسیٰ کی پرورش اور تعہد میں رہیں جب تک وہ نابالغ تھے اور ہر روز عیسیٰ کے گہوارے کے پاس بنی اسرائیل آکے بیٹھتے اور حضرت عیسیٰ اُنکو توریت پڑھکے سناتے جب بالغ ہوئے خدا کیطرف سے انپر وحی نازل ہوئی اے عیسیٰ تو بنی اسرائیل کو اپنے خدا کی طرف دعوت کر پس حضرت نے سب کو بلایا اور راہ ہدایت کی دکھائی اُنہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے کہ ہم اپنا دین موسیٰ کو چھوڑ کے ہم ایسے بے پدر کی بات کیوں سنیں پس حضرت عیسیٰ بیزار ہو کر شہر سے نکلکر گاؤں کیطرف گئے وہاں دھوبیوں کو کپڑے دھوتے دیکھا کہا تم کپڑے کیوں دھوتے ہو دل اپنا دھو کر پاک و صاف کرو کفر سے انہوں نے کہا ہم کس چیز سے اپنا دل پاک کریں عیسیٰ نے فرمایا اس کلمہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ پس دھوبیوں نے عیسیٰ کا کلمہ پڑھکے دلکو صاف اور کفر سے پاک کیا اور جسکا کپڑا دھونے کو لائے تھے اس پھیر دیا اور عیسیٰ کی اُمت میں داخل ہوئے اور انصار بنے پھر وہاں سے دریا کے کنارے مچھوؤں کے پاس گئے وہ دریا کے کنارے مچھلی پکڑتے تھے انہوں نے اپنی نبوت ظاہر کی وہ کہنے لگے اے عیسیٰ جو جو پیغمبر آئے سبھوں نے اپنے معجزے دکھلائے اور تمہاری نبوت کی کیا دلیل ہے۔ ہمکو دکھاؤ تب عیسیٰ نے فرمایا قولہ تعالیٰ اِنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ الآیۃ عیسیٰ نے کہا ان سے یہ کہ بنا دیتا ہوں میں تمکو مٹی سے جانور کی صورت پھر اسمیں پھونک مارتا ہوں تو وہ ہوجاتا ہے اُڑتا جانور اللہ کے حکمسے اور چنگا کرتا ہوں جو اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردے کو اللہ کے حکمسے اور بتا دیتا ہوں تمکو جو کھا کر آؤ اپنے گھر سے اور جو رکھ آؤ نشانی پوری ہے تمکو اگر یقین رکھتے ہو اور سچ بتاتا ہوں توریت کو جو مجھسے پہلے کی ہے اور آیا ہوں اسواسطے کہ حلال کروں تم پر بعضی چیز جو حرام تھی تمپر اور آیا ہوں تم پاس نشانی لیکر تمہارے رب کی سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ ہے رب میرا اور رب تمہارا اسو اسکی بندگی کرو یہ سیدھی راہ ہے پس ماہیگیروں نے کہا قولہ تعالیٰ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الآیۃ جب کہا حواریوں نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تیرے رب سے ہو سکے کہ اُتارے ہم پر خوان بھرا آسمان سے کہا عیسیٰ نے

ڈرو اللہ سے اگر تمکو یقین ہے۔ کہا حواریوں نے ہم چاہتے ہیں کہ کھاویں ہم اس خوان سے طعام اور چین پاویں ہمارے دل اور ہم جانیں کہ تونے ہمکو سچ بتایا اور رہیں ہم تیری رسالت پر گواہ عیسیٰ نے میدان کی طرف جاکے سر ننگے ہاتھ اٹھا کے خدا سے دعا مانگی اے رب میرے تو دانا بینا ہے جو حواریوں نے مجھے چاہا انکی قیمت سے اگر روز ازل سے تونے مقدر کیا ہے تو ان کیواسطے ایک خوان نعمت اپنے فضل سے بھیج قولہ تعالیٰ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا الآیۃ ترجمہ کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے اللہ رب ہمارے اتار ہمپر ایک خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن عید ہووے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کو اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے ہمکو اور تو ہی ہے بہتر روزی دینے والا اسوقت جبرئیل نے نازل ہو کے کہا۔ قولہ تعالیٰ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ الآیۃ **ترجمہ** کہا اللہ نے میں اتارونگا تمپر وہ خوان پھر جو کوئی تم میں سے ناشکری کرے اس سے پیچھے تو میں اوسکو عذاب کرونگا وہ عذاب نہ کروں گا کیسکو جہانوں میں سے بعد اسکے ایک خوان نعمت گوناگون کا انکے پاس اترا جب سرپوش اٹھاکے دیکھتے ہیں تو اس میں پانچ روٹیاں اور ایک مچھلی تلی ہوئی جس میں کانٹے نہ تھے اور نہ استخوان اور تھوڑی سی ترکاری اور ایک نمکدان میں نمک اور پانچ انار اور تھوڑے خرمے اور زیتون اور بہت چیزیں تمام بنی اسرائیل نے دیکھا اس سے انہوں نے کچھ نہ کھایا اور کہنے لگے اے عیسیٰ ہم دیکھیں کہ اس تلی مچھلی کو تم اپنے معجزے سے زندہ کرو تب ہم تمپر ایمان لاوینگے پس عیسیٰ نے اس تلی مچھلی پر کچھ پڑھ کے پھونکا خدا کے حکم سے وہ مچھلی جی اُٹھی سہمناک ہو کر کود پڑی ان سب کے نیچیس ستر آدمی اسکے صدمے سے مرے پھر جب دعا کی ویسی ہی تلی ہوئی ہو گئی یہ معجزہ سب بنی اسرائیل نے دیکھا پس حضرت عیسیٰ اس خوان نعمت پر کھانیکو بیٹھے اور بعضے غریب مریض وہ بھی حضرت کیساتھ بیٹھگئے اور جو مغرور تھے انہوں نے نہ کھایا اور جس غریب نے کھایا وہ غنی ہوا اور جس اندھے نے کھایا بینا ہوا اور جس کوڑھی نے کھایا آرام پایا رات تک وہ خوان دھرا رہا بھر نعمت سے بعد اسکے آسمان پر چلا گیا لوگوں نے دیکھا جن لوگوں نے کھایا

نہ تھا پیچھے وہ پشیمان ہوئے کہ بہشت کی نعمتوں سے ہم محروم رہے۔ بعدہٗ خدا کے حکم سے
دوسرے دن وہ خوان بہشت سے آیا پس تونگر اور درویش ستر ہزار آدمی نے وہ ماہی تلی ہوئی
اور ترکاری اور وہ پانچ روٹی اور انار غرض سب کچھ کھایا ذرا اس سے کم نہ ہوا خوان بھر
رہا جسکو ذوق شیرینی سے تھا اسکو وہی ملا اور جسے ترشی سے ذوق تھا اسکو ترشی حاصل
ہوئی اور جسکو نمکین کا شوق تھا اوسکو نمکین ملتا اسی طرح تین دن تک خوان نعمت
آسمان سے آتا جاتا تھا لوگ اس شہر کے جتنے تھے سب آسودہ ہو کے کھاتے اور بعضی
روائیت میں یوں ہے کہ چالیس دن تک خوان آسمان سے آتا جاتا رہا اور سب اہل
شہر کھاتے رہے مگر خدا کے فضل سے کچھ کم نہ ہوا بنی اسرائیل یہ معجزہ دیکھکے بعضے ایمان
لائے اور بعضے نہیں اور جو ایمان نہ لایا شکل اسکی سور اور ریچھ کی ہوگئی تھی اور جو
ایمان لائے تھے انپر رحمت الٰہی نازل ہوئی خبر میں آیا ہے کہ سات سو آدمی اس
میں سے مسخ ہوگئے سور اور ریچھ کی صورت ہوگئے تھے اور سب مومنوں نے نور
اسلام سے سعادت دارین حاصل کی مروی ہے کہ ایک روز عیسیٰ مومنوں کو لیکر
ایک میدان کیطرف سیر کو گئے ایک لومڑی کو دیکھا حضرت نے پوچھا تو کہاں سے
آتی ہے اُسنے کہا میں اپنے گھر سے آتی ہوں دوسرے مکان پر جاؤنگی یہ سنکے حضرت
عیسیٰ نے کہا لَیْسَ مَکَانٌ لِابْنِ مَرْیَمَ ترجمہ نہیں مکان مریم کے بیٹے کے واسطے پس
مومنوں نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ فرماویں تو آپکے واسطے ہم ایک مکان تیار
کردیں حضرت نے فرمایا میرے پاس دولت نہیں انہوں نے کہا دولت ہم دینگے
حضرت نے فرمایا ملے یارو گھر بنانیکو میں جہاں کہوں وہاں بناؤ تب دوسرے دن
مومنین عیسیٰ کیلئے بہت روپے لیکر آئے اور آپنے فرمایا آؤ میرے ساتھ بتلادوں تب دریا کے
کنارے بیچ موج کی جگہ بتادی کہ یہاں پر میرے واسطے مکان بناؤ انہوں نے کہا اے حضرت یہ جائے
مخوف ہے۔ یہاں موج پر کیونکر مکان بنیگا اور کیسے ٹہریگا تب حضرت نے کہا کہ اے یارو جان لو
دنیا بھی جائے خوف موج مارتی ہے اس گرداب موج میں گھر بنا کے کوئی رہا نہیں اور نہ رہیگا اسجگہ
مترجم نے اس شعر کو مناسب دیکھا مندرج کیا بیت دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار + کہ پیدا نشد تختہ بر کنارہ دنیا

میں عمارت بنانا کچھ فائدہ نہیں بلکہ آخرت کی عمارت بنانا چاہئے جسکو ہمیشہ بقائے ۔ منقول ہے کہ عیسیٰ کیوقت میں ایک نیکبخت تھی ایک دن روٹی گرم کرنیکے لئے چولہے میں آگ سلگا کے چاہتی تھی کہ روٹی گرم کرے اتنے میں نماز کا وقت ہوا نماز پڑھنے لگی جب نماز سے فراغت کی دیکھتی ہے کہ اپنا لڑکا چولہے کے اندر آگ میں کھیل رہا ہے جلدی سے اٹھا لیا اور اپنے شوہر سے یہ ماجرا کہا اسنے جا کے حضرت عیسیٰ سے بیان کیا حضرت نے کہا کہ تم اپنی عورت کو یہاں بلاؤ اس سے حال پوچھکے ہیں تمسے کہونگا تب وہ عورت آئی حضرت نے پوچھا تو نے خدا کا کیا کام کیا جو یہ مرتبہ تجھکو ملا کہ تیرا لڑکا آگ سے بچا وہ بولی خدا عالم الغیب ہے میں کچھ نہیں جانتی ہوں مگر چار بات اول اس کی نعمت پر شاکر ہوں دوسری اسکی بلا پر صابر ہوں تیسری اسکی رضا پر راضی ہوں چوتھی آخرت کا کام دنیا کے کام پر مقدم جانتی ہوں اگرچہ کار دنیا فوت ہو جاوے یہ سنکے حضرت عیسیٰ نے کہا یہی باعث ہے محفوظیت کا یہ عورت اگر مرد ہوتی تو اسپر وحی نازل ہوتی مروی ہے کہ ایک دن عیسیٰ نے گورستان کیطرف جا کے دیکھا ایک شخص کی قبر سے نور چمکتا ہے حضرت نے دعا کی اسیوقت قبر پھٹ گئی اور ایک شخص اس سے نکل آیا نور کی چادر اوڑھکر عیسیٰ نے اس سے کہا کہ تجھکو یہ بزرگی کس عمل سے ملی اسنے کہا ایک لڑکا میرا نیک صالح تھا اسنے میرے حق میں دعا کی حقتعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی اور جو گناہ مینے دنیا میں کئے تھے سو خدا نے معاف کئے اور مجھپر رحمت فرمائی تب عیسیٰ نے کہا سچ ہے دعا بیٹا کی اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے خبر میں ہے ۔ کہ مردے سب اپنے فرزند صالح کا فخر اور ناز کرتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے حق میں دعا کریگی ہم نجات پائینگے واللہ اعلم بالصواب ۔

بیان ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جمجاہ بادشاہ کے سر بوسیدہ سے اور گفتگو کرنا اس سے

کعب الاحبار نے لکھا ہے ۔ کہ ایکدن عیسیٰ بیابان شام سے چلتے تھے راہ میں

ایک سر بوسیدہ کی ہڈی ملی جناب باری میں عرض کی یا الٰہی یہ کس کا سر راہ میں پڑا ہے
تو اسکو زندہ کر کہ مجھسے بات کرے یہ شخص کون تھا دنیا میں کیا کام کرتا تھا کس گناہ سے کھوپری
اس کی راہ میں بڑی ہے۔ جو بات میں اس سے پوچھوں سو جواب دے ندا آئی اے
عیسےٰ تو جو اس سے پوچھیگا تجھکو جواب دیگا تب عیسےٰ نے سر بوسیدہ سے پوچھا اے کھوپری
خدا کے حکم سے تو ہمسے بات کر تب کھوپری نے خدا کے حکمسے پہلے پہلے یہ کلمہ کہا پھر کھوپری نے کہا یا
حضرت آپ کیا پوچھتے ہیں مجھسے پوچھیئے تب حضرت نے اس سے پوچھا تو مرد تھا یا عورت سعید
تھا یا شقی مقبول تھا یا مردود تونگر تھا یا غریب نیک تھا یا بد دراز قد تھا یا کوتاہ قد
سخی تھا یا بخیل اور تیرا کیا ہے۔ تب کھوپری نے کہا اے حضرت میں بادشاہ تھا اور نام میرا
جمجاہ میں سخی مرد تھا اور سعید اور مقبول اور نیک اور دراز قد تھا اور کئی بادشاہ زیر فرمان
میرے تھے دولت اور دنیا سب مجھکو حاصل تھی کسی بات کا غم نہ تھا ہمیشہ
عیش و نشاط میں رہتا تھا پانچہزار غلام میرے عصا بردار جوان و خوبصورت سرخ
قباپوش اور پانچہزار غلام میرے عصا بردار جوان خوبصورت سفید قباپوش باشمشیر ہندی
دائیں بائیں کھڑے رہتے اور پانچسو غلام ماہر و بانائے ترانہ ساز اور پانچسو غلام باچنگ و
چغانہ میری خدمت میں مدام حاضر رہتے اور ہزار لونڈیاں ترکی خوش آواز گاتی تھیں اور
ہزار لونڈیاں ہمجنس ہم قد ہم رنگ رقص کرتیں تھیں ایسا کہ مرغان ہوا اور درندے
اور چرندے دیکھ کے کھڑے رہتے اور آدمی سکتے کے عالم میں رہجاتے اے پیغمبر خدا اگر اپنے
تمام اوصاف حشمت اپنی کے بیان کروں تو آپ تعجب کرینگے اور جب میں شکار گاہ میں برائے
شکار جاتا تھا ہزار گھوڑے باریں زریں میرے ساتھ رہتے اور چار ہزار میر شکار سفید قبا
پوش و تاج مکلل بر سر باز و بہری و شاہیں لیکے میرے ساتھ چلتے اور ہزار غلام باکمر زریں
کلاہ گوشہ سرخ قباپوش میرے آگے اور چار ہزار پیچھے اور چار ہزار غلام باسلاح داہنی طرف
اور چار ہزار بائیں طرف چلتے تھے اور دس ہزار پیچھے ساتھ رہتے ای پیغمبر خدا اگر تمسے صفت
شکار گاہ کی بیان کروں تو آپ تعجب کرینگے او مشرق سے مغرب تک میری بادشاہت تھی
لشکر بیشمار تھا اسکے لکھنے سے وزیر دو ہیر حاضر رہتے اور ہزار بادشاہ اور ملک میرے

زیر فرمان تھے جو بزور شمشیر لئے تھے اور اگر صفت اس زور اور لڑائی کی بیان کروں تو آپ سُن کے متعجب رہینگے کسیکو طاقت نہ تھی کہ مجھسے مقابلہ کرے چارسو برس تک مینے بادشاہی کی ایکدن بھی مجھکو کوئی غم و رنج نہ ہوا کسی بات کا اور میں جوان مرد و عالی جمال و کمال و خوبی میں بینظیر تھا کوئی میرے برابر نہ تھا۔ جو شخص میری طرف نگاہ کرتا متحیر رہتا اور ہر روز میں فقیر محتاجونکو ہزار دینار دیتا اور بھوکوں کو کھلاتا اور ہزار ننگوں کو کپڑے دیتا مگر میں خدائے عزوجل کو نہیں جانتا تھا بت پرستی کرتا تھا پس یہ حقیقتیں عیسیٰ نے سر بوسیدہ سے سنکے پوچھا کہ تیرے مرنے کو آج کتنے دن ہوئے اور کس حال میں تو مرا اور ملک الموت کی شکل و صورت و ہیئت کیسی تو نے دیکھی سو بیان کر تب اس بیان کیا کہ اے پیغمبر خدا آج سو برس ہوئے میرے مرنیکو یہ بات ہوئی کہ ایکدن میں گرما میں بیٹھا تھا گرمی نے سر پر بشدت صعود کیا میں نے وہاں سے اٹھکے گھر پر گیا اور تمام اعضا میں میرے اسقدر سستی آئی کہ طبیعت میری بدمزہ ہوگئی سو رہا حال متغیر ہوا اور بستر شاہی پر وزیروں کو بلایا کہ میرا علاج کرو ہزار طبیب میرے نوکر تھے سب کو بلا کے میں نے کہا کہ میرا علاج کرو تب سب طبیبوں نے میری دارو درمن کی علاج نے مجھکو فائدہ نہ کیا کوئی دوا مفید نہ پڑی اور پانچویں روز حال میرا ابتر ہوا زبان بند اور سیاہ ہوگئی اور بدن کانپنے لگا انکھوں میں سیاہی چھاگئی اور روشنی جاتی رہی کچھ سوجتا نہ تھا بیہوشی آگئی اور اس حالت سکرات میں ایک آواز آئی مینے سُنی کہ روح جمجاہ کی قبض کرکے دوزخ میں لیجاؤ پھر ایک لحظہ کے بعد ملک ہیئت و شکل سہمناک ایسی کہ سر انکا آسمان پہ اور پاؤں تحت الثریٰ میں میرے سامنے آکے کھڑے ہوئے اور کئی منہ لگے تھے مینے دیکھا مارے ڈر کے ڈنے مینے بہت الحاح وزاری کی یہ سُنکر عیسیٰ نے کہا اے جمجاہ تمنے ملک الموت سے پوچھا تھا کہ اتنے منہ کیوں ہیں کیا سبب ہے جمجاہ نے کہا اے حضرت مینے پوچھا تھا کہ سامنے کے منہ سے جان مومنونکی قبض کرتا ہوں اور داہنی طرف کے منہ سے باشندگان عالم سمٰوات کی ارواح قبض کرتا ہوں اور جو منہ کہ بائیں طرف اور پیچھے کیطرف ہیں اُن سے کافروں اور مشرکوں

کی جائیں قبض کرتا ہوں پھر عیسیٰ نے پوچھا کہ سکرات الموت تجھپر کیسی گذری تھی اور کسطرح جان تیری نکلی وہ بیان کر اس نے کہا میں نے عزرائیل کو دیکھا کئی فرشتے ۔ انکے ساتھ ہیں کسیکے ہاتھ میں آگ کے گرز اور کسیکے ہاتھ میں چھڑی اور تلوار اور کسیکے ہاتھ میں شعلہ آتش لیکر آئے اور میرے بدن پر ڈالدیا مجھکو ایسا معلوم ہوا کہ اس سے زیادہ آتش تیز و تر دوسرے نہ ہوگی اگر ایک ذرہ اس سے زمین پر گرے تو ساری زمین کو جلا کے خاک کرے پس میرے تمام بدن کا رگ و ریشہ پکڑ کے جان تن سے کھینچنے لگے میں نے انسے کہا اے فرشتو مجھکو چھوڑ دو میری دولت جتنی ہو تم میری جان کے بدلے لیلو پس یہ بات سنتے ہی انہوں نے میرے منہ پر ایک ایسا طمانچہ مارا کہ تمام بدن کے جوڑ الگ ہو گئے اور کہا اے بدبخت بے شرم و بیحیا تو جانتا ہے کہ حقتعالی بعوض گناہ کافروں سے مال لیتا ہے ۔ پھر میں نے کہا کہ مجھکو چھوڑ دو میں اپنی آل و فرزند خدا کی راہ میں قربان کرونگا انہوں نے کہا کہ خدا تعالی رشوت نہیں لیتا ہے ۔ اے پیغمبر خدا جان نکلنے میں ایسی تکلیف گذری کہ ہزار شمشیر مجھپر ماری اور جان قبض کر کے لیگئے بعد اسکے لوگ مجھکو کفن پہنا کے قبرستان میں لیجا کے مردوں کیساتھ گور میں سلا کے مٹی سے ڈھانک کے چلے آئے پھر گور میں جان میری آئی اور منکر نکیر اور موکلان فرشتے جو دنیا میں ساتھ میرے تھے وہ آئے مجھ سے کہنے لگے کہ جو تم نے دنیا میں بھلا و برا نیکی بدی کی تھی سو اب لکھو مزہ اسکا چکھو پس ناچار میں نے کفن کا کاغذ بنا کے اعمال اپنے بدست خود لکھے کہ فلانے روز فلانی گھڑی فلانے وقت یہ کام میں نے کیا تھا اور جو جو کردار اپنا بھولا تھا سو اسوقت یاد آیا اور میں واحسرتا واندامتا وامصیبتا واویلا پکارتا رہا منکر نکیر بصورت زشت میرے پاس آئے انکے دیکھتے ہی میرے عقل و ہوش جاتے رہے کیونکہ ایسا کبھی کسیکو میں نے نہیں دیکھا تھا اور انکے آنے میں زمین پھٹ جاتی تھی اس ہیئت و ہیبت سے آکے مجھ بدبخت کو قبر کے اندر اٹھا کے پوچھنے لگے مَن رَبُّکَ یعنی تیرا خدا کون ہے میں نے کہا تم ہو یہ سنتے ہی گرز آہنی سو مجھکو مارنے لگے اسکی ہیبت اور دہمک سے تحت الثرےٰ تک ہلگئی پھر مجھکو پوچھا دین سے مَادِینُکَ

یعنی کون سا دین ہے ہیبت سے سکتے اور عقل و ہوش میرے باختہ ہوئے زبان بند ہو گئی
پھر مجھ سے کہنے لگے اے دروغ گو تیرا خدا کون ہے۔ میں نے کہا تم ہو پھر انہوں نے
ایک گرز آتشی مجھ پر مارا میں نے اُف و آہ کر کے کہا دریغا و احسرتا اگر میں پیدا نہ ہوتا تو
اچھا تھا کہاں جاؤں کس سے فریاد کروں کوئی سنتا نہ تھا مگر خدا رحمن و رحیم ہے میں
کچھ جانتا نہ تھا اور ہزار برس کی بادشاہی اور دنیا کی خوشی عذاب گورا ور سوال و جواب
سے مجھ پر تلخ تھی بعد اسکے انہوں نے یہ کہا کہ غضب اللہ کا اس پر ہو کہ نعمت خدا کی کھاوے
اور غیر کو پوجے پھر بعد ایک لحظہ کے مشرق اور مغرب کی زمین آ کے مجھکو قبر میں دبانے
لگی ایسا کہ تمام بدن کی ہڈیاں میری درہم و برہم ہو کر ٹوٹنے لگیں پھر زمین نے کہا اے
دشمن خدا تو اتنے روز میری پشت پر رہا کفر کرتا تھا مقصود میرا حاصل ہوا تو میرے
پیٹ کے اندر آیا قسم اللہ کی میں اب تجھسے حق اللہ کا سمجھ لونگی پھر اسکے بعد دو فرشتے
آئے سیاہ پوش خشمناک ایسا کسیکو میں نے نہیں دیکھا تھا مجھکو یہاں سے پکڑ کے عرش
کے نزدیک لیگئے میرے تئیں بھروسا ہوا کہ میں خدا کی رحمت کی جگہ آیا ہے۔ اتنے
میں کنارے عرش سے ایک آواز آئی کہ اس شقی کو دوزخ میں لیجاؤ اور عرش کے
پاس چار کرسی جواہر کی میں نے دیکھیں ایک پر ابراہیم خلیل اللہ اور دوسری پر موسیٰ
کلیم اللہ اور تیسری پر محمد حبیب اللہ بیٹھے ہیں اور چوتھی کرسی پر ایک پیر مرد خشمناک
بیٹھا ہے اور زبانہ آتش اسکے پاس ایستادہ اور سلاسل اور غلل یعنی زنجیر طوق
سعیر آتشین اسکے پاس موجود ہیں نام اسکا مالک تھا مجھکو اسکے پاس لیگئے اور اس
نے دیکھتے ہی مجھکو ایک جھڑکی دی ایسی کہ تمام بدن میں میرے لرزہ آگیا کانپنے لگا تو یہ بولا اس بدبخت
کو لوہے کی زنجیر سے باندھ کے رکھو پس مجھکو قید شدید میں رکھا ستر گز غار کے نیچے بٹھا پھر میرے بدن سے
کھال اتار کر سانپ اور بچھو لگے ہیں اور ستر گز لمبی لوہے کی زنجیر سے باندھ کے دوزخ کے اندر ڈال رکھا اے حضرت
اگر اس زنجیر کا ایک حلقہ زمین پر پڑ جاوے تو تمام خلائق روئے زمین کی ہلاک ہو جاوے اور
میری زبان پر مہر کر دی اسلئے کچھ بات نہ کر سکتا تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
اے جمجاہ آتش دوزخ کیسی تھی وہ بیان کر اس نے کہا اے پیغمبر

خدا دور خ کے درجات سات ہیں ہاویہ سعیر سقر جہنم لظی اور حطمہ یہ سب کے نیچے ہے
اے پیغمبر خدا اگر آپ اہل دوزخ کو دیکھتے تو کہتے کہ ان پر خدا کا غضب ہے انکے نیچے اوپر
دائیں بائیں آگے پیچھے دہکتی آگ ہے اسکے اندر بھوکے پیاسے لوگ جل رہے ہے
ہیں وہاں کھانا پینا اور سایہ نہیں ہمیشہ سوا غم کے خوشی اور راحت نہیں اور منہ انہوں
کا سیاہ مانند کوئیلے کے اور ہمیشہ گریہ وزاری میں اور توبہ وہاں قبول نہیں ہر وقت
آواز آتی ہے اے اہل دوزخ تمہارا طعام ہمیشہ آتش دوزخ ہے۔ تم لکڑی دوزخ کی ہو ہمیشہ
جلتے رہو پھر مجھکو وہاں سے ایک درخت آتشی کے پاس اندر دوزخ کے لے گئے اس
درخت کا نام اللہ نے قرآن شریف میں شجرہ زقوم فرمایا ہے۔ اور ہندی میں لسے ہیچ
کہتے ہیں پس میں نے وہاں کچھ کھانیکو مانگا وہ درخت ہیچ لاکے مجھکو دیا جب میں نے اس سے
کچھ کھایا حلق بند ہوگیا وہ نہ نیچے اُترتا ہے اور وہ اوپر آتا ہے۔ مارے درد اور سوزش
کے چلاتا رہا کہ مجھکو پانی دو تا کہ لقمہ ہیچ حلق سے اُترے تب قدح بھر کے پانی گرم جہنم
سے لا دیا جب میں نے اسکو پیا گوشت پوست ہڈی تک جلکے خاک ہوگئی تس پیچھے ایک
جھڑکی کی آواز آئی مجھپر ایسی کہ جملہ گوشت پوست ہڈی رگیں جیسی میری تہیں ویسی ہوگئیں
جسم بنگیا اور پاؤں کے تلوے سے سر تک میرے آگ لگگئی جلتا رہا اور میں فریاد کرتا رہا
اے قوم مجھکو کوئی چیز پہننے دوزخ سے امان پاؤں تلوے میرے آگ سے جل رہے
ہیں پھر مجھکو نعلین آتشین لاکے پہنائیں اور کہا اے بدبخت جزا عمل کی چکھ
اب سوا عذاب کے اور کچھ نہیں ملیگا کیونکہ تو نے دنیا میں بد عمل کئے تھے اور خدا کو
نہیں مانا اور اسکے عذاب سے نہیں ڈرا تھا اپنے خالق سے شرم اور اسکی عبادت نہیں
کی تہی اور اسکی نعمت کا شکر بجا نہیں لایا تہا اور اپنے بھائی برادر مومن مسلمانوں کا مال
زبردستی سے چھین لیتا تہا حرامخوری سے نہیں ڈرتا اور مسلمانوں کو ایذا دیتا یدی سے پرہیز
نہیں کرتا اے پیغمبر خدا ایسی باتیں مجھسے کہیں اور نعلین آتشین مجھے پہننے کو دیں پس انکی طپش سے مغز
میرا سر سے اور کان سے اور ناک سے نکل پڑا میں پژمردہ ہوگیا اے روح اللہ میرے کھانیکی چیز سوا آگ اور ہیچ
کے کچھ نہ تہا پھر وہاں سے مجھکو ایک پہاڑ میں لیگئے اس پہاڑ کا نام سکرات ہے لمبائی اسکی تین ہزار برس کی

ماہ اور اس کے اندر ستر چاہ آتشی تھے اور جتنے عذاب مجھپر گذرے اسمیں موجود پائے اور اس میں مار و گژدم بسیار تھے اور بچھو اور سانپ جب دانت اپنے بجاتے تو انکے کٹا کٹ کی کی آواز سو برس کی راہ تک جاتی تھی اور جب کسیکو کاٹتے تو وہ خاک ہوجاتا اور اگر ان کا زہر دانت کا ایک قطرہ روئے زمین پر پڑے تو ساری زمین جلکر خاک ہو جاوے غرض مجھپر ہر روز اس پہاڑ پر تین مرتبہ سکرات موت ہوتی تھی پس سکرات کوہ اسیکا نام ہے جسکو اس کوہ پر لیجاتے ہیں وہ تلخی سکرات چکھتا ہے پھر مجھکو وہانسے ایک چشمے میں لیجاکے ڈالدیا جہنم میں دوزخیوں کے پاس جا پہنچا اور آواز اس چشمے کی سو برس کی راہ تک جاتی ہے پھر حضرت عیسیٰ نے جمجاہ سے پوچھا اس چشمے کا نام کیا ہے۔ کہا اوسکو غضبان کہتے ہیں اسواسطے کہ وہ ہمیشہ غضبناک رہتا ہے۔ یاروح اللہ جو شخص خدا سے ڈریگا اور گناہ سے باز رہیگا وہ چشمۂ عذاب کا اسپر آسان ہوویگا جب عیسیٰ نے اس چشمے کی بات سنی ہوش انکے جلتے رہے اور بہت روئے اور ورڈرے اور کہا اے جمجاہ اس چشمے کا عذاب جو تمپر گذرا سو بیان کر اسنے کہا اے نبی اللہ اس چشمے کے عذاب کا بیان اگر آپ سنئیگے تو تعجب کرینگے جب پاؤں میں نے اس چشمے میں رکھا ہفتاد بار پوست میرے چشم کا گرم پانی سے جلگیا اور مالک دوزخ نے جب مجھکو ایک جھڑکی دی اسکی ہیبت سے اس چشمے میں گر پڑا اور غرق ہوا یاروح اللہ میں اس چشمے کا بیان کروں کہ عذاب اسکا سب عذابوں سے عذاب اکبر ہے۔ ایسا کہ ہڈیاں میری جلکر خاک ہو گئیں اور اول جو عذاب مجھپر گذرا تھا سو عذاب اصغر تھا اے پیغمبر خدا اگر سو برس اسکی صفت کروں تو بھی تمام نہ ہوگی پھر مجھکو اس چشمے سے نکالکر ایک چاہ میں لیجاکر ڈالدیا ایسا کہ لمبائی اس کی ہزار برس کی راہ تھی اسکو بیت الاحزان کہتے ہیں اور اس چاہ کے کنارے ایک تابوت آتشی رکھا ہوا تھا طول اسکا تین سو کوس مجھکو اس تابوت کے اندر رکھا اور جن شیطانوں نے مجھکو خدا کی راہ سے بہکا کر گمراہ کیا تھا اور غرور میں ڈالا تھا انکو مجھپر موکل کیا آج چار سو برس تابوت آتشی کے اندر میں ہوں اسوقت آواز عرش سے آئی کہ جمجاہ کو آج دنیا میں بر سر راہ عیسیٰ کے ڈالدیا کیونکہ اس نے کچھ ثواب کیا تھا دنیا میں بہت

لونڈی اور غلام آزاد کئے تھے اور بھوکوں کو کھلایا اور پیاسوں کو پلایا تھا اور ننگوں کو کپڑا
دیا تھا اور غریب غربا پر مہربانی کی تھی اور مسافروں کی خبر لی تھی روز ازل میں لکھا ہے کہ
جمجاہ کو عذاب آخرت سے ایکبار رہائی کرکے دنیا میں پھر بھیجدونگا یہ آواز جب نے سُنی
عیسیٰ نے پھر جمجاہ سے پوچھا تم کس قوم سے ہو وہ بولا میں قوم سے الیاس نبی کی ہوں
تب عیسیٰ نے فرمایا تم مجھسے کیا چاہتے ہو خدا سے کیا مانگتے ہو جمجاہ نے کہا یا نبی اللہ الامان
الامان آپ کو خدا کی قسم ہے کہ مجھ بیچارہ گنہگار کے حق میں آپ دعا کریں کہ مجھکو اس
عذاب سے اللہ نجات بخشے اور زندہ کرکے پھر دنیا میں بھیجدے میں اسکی بندگی کروں گا
اور اسی سے مدد چاہونگا تاکہ دُنیا اور آخرت میں آپ ہی کا حق مجھپر ثابت ہو تب عیسیٰ
نے اسکے حق میں اللہ سے دعا مانگی خدایا تو مثل و بے مانند سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے
اور سب کا پیدا کنندہ اور مارنیوالا ہے - اور سب کی فریاد سُننے والا ہے - میری دُعا
قبول کرکے اس بیچارے جمجاہ کو زندہ کر تاکہ دنیا میں تیری عبادت کرے اور حق
عبودیت تیرا بجا لاوے تب حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں نے روز ازل میں لکھا ہے
کہ تیری دعا سے میں اسکو زندہ کرکے پھر دنیا میں بھیجونگا اس کی توبہ قبول کرونگا اور
عذاب سے خلاصی دونگا کہ دنیا میں وہ سخی اور دوستدار فقیر و مسکین کا تھا پس عیسیٰ
یہ کلام الٰہی سنکے شکر خدا بجا لائے اور خوش ہوکے جمجاہ کی ہڈیوں پر کہا اے ہڈیو گوشت
پوست بال پراگندہ ہوئے خدا کے حکم سے ایکجا جمع ہو تب خدا کے حکم سے اسوقت جتنی
ہڈیاں اور گوشت پوست بال جمجاہ کے تھے ہیئت اصلی پر جسم مرکب بنگیا اور زندہ
ہو کر یہ کلمہ کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ عِیْسٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ میں گواہی دیتا
ہوں خدا واحد ہے اور عیسیٰ رسول برحق ہے - اور بہشت و دوزخ اور بعث و نشر
سچ ہے پھر جمجاہ نے دنیا میں اسی برس زندگی کی قیام و صیام روزہ و عبادت الٰہی میں مشغول
رہتا کچھ دنیا کا کام نہیں کرتا آخر سجادہ مسلمانی پر رہکے شربت موت کا پیا خدائے
کریم و رحیم نے اپنے فضل و کرم سے اس کے گناہ عفو کرکے اسکو جنت نصیب کی
اِنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ط

بیان وفات حضرت مریم کا اور آسمان پر جانا حضرت عیسیٰ کا

خبروں میں آیا ہے عیسیٰ اپنی ماں کو لیکر بیت المقدس سے شام کو جاتے تھے راہ میں حضرت مریم بیمار ہوئیں چونکہ وے سوائے بیج گیاہ کے اور کچھ استعمال نہیں کرتی تھیں حضرت عیسیٰ سے بولیں اے بیٹے مجھکو وہی لادے وہ اپنی ماں کو اسجگہ چھوڑ کے اس جڑکے لیگئے بعد اسکے حضرت مریم نے اسی میدان میں وفات پائی اور خدا کے حکم سے اسیوقت بہشت کی حوروں نے آکے انکو غسل دیا اور بہشت کے کپڑے سے کفنایا اور اسجگہ دفن کرکے چلی گئیں بعد اسکے عیسیٰ نے آکے اپنی والدہ کو اسجگہ نہ پاکے دو دفعہ پکارا کہیں جواب نہ ملا تیسری آواز میں جوابدیا لبیک اے فرزند میرے کیوں بلاتے ہو حضرت عیسیٰ نے کہا اے اُمّی تین دفعہ میں نے پکارا ابتک کہاں تھیں مریم نے کہا اے بیٹے پہلی پکار میں فردوس اعلیٰ میں تھی اور دوسری پکار میں سدرۃ المنتہیٰ میں اور تیسری پکار میں آسمان اول پر آئے بیٹے جواب دیا عیسیٰ نے کہا اے اماں کیا تھا اپنا حال بیان کرو مریم بولیں اے بیٹا جسکو اللہ تعالیٰ فردوس اعلیٰ نصیب کرے اور وہ مراد کو پہنچے اس بہتر اور کیا چیز ہے کیا پوچھتے ہو حضرت عیسیٰ اپنی ماں سے یہ باتیں سُن کے بدیدہ گریاں وسینہ بریاں بیت المقدس میں پھر آئے اور لوگوں کو خدا کی دعوت کرتے رہے ایک دن منبر پر بیٹھکے لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا تھا موسیٰ کو ہفتہ کا دن مبارک ہے اور اُس روز سوائے عبادت کے اور کچھ کام دنیا کا کرنا حرام ہے۔ اب حقتعالیٰ نے اس کو منسوخ کیا اور ہماری کتاب انجیل میں فرمایا کہ اتوار کا دن بہت مُبارک ہے اسدن کو مانو نماز پڑھو اور کچھ کام دنیا کا اسدن نہ کرو مطابق کے چلو پس بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ سے اس بات کو سُن کے دل میں کینہ لائے اور کہنے لگے کہ کتنے پیغمبر بنی اسرائیل میں بعد موسیٰ کے آئے کسی نے شریعت موسیٰ کی منسوخ نہ کی اور یہ لڑکا بے پدر مجہول

النسب آگے ہماری کتاب موسیٰ کو منسوخ کرتا ہے اسکو مار ڈالا چاہیئے کہ ہمارے موسیٰ کا دین جاری رہے پس مومن یہود یہ سنکے کہنے لگے اے قوم تمنے ذکریا نبی کو مار کے کیا عذاب اٹھایا تھا۔ تمپر غضب الٰہی نازل ہوا تھا سو تم بھول گئے کہ اب عیسیٰ نبی مرسل کو مانیکا قصد کرتے ہو تم عذاب خدا سے ڈرو اس سے پناہ مانگو اور توبہ کرو کیوں جہنم کی راہ لینا چاہتے ہو ان پر اور انکی کتاب پر ایمان لاؤ آخر بہتیرا کہا مگر ان کافروں نے نہ مانا اور حضرت کے مارنیکی فکر میں رہتے اور بولے کہ جب انکو تنہا پاوینگے مار ڈالینگے یہ سن کے مومن ہر دم سب عیسیٰ کیساتھ رہتے تھے اور خبرداری کرتے تھے کہیں حضرت کو تنہا نہ جانے دیتے ساتھ رہتے ایک دن ایک عورت نے حضرت کے اصحاب حواریوں سے پوچھا کہ تم ہر دم ہر ساعت عیسیٰ کے ساتھ رہتے ہو تمنے انسے کیا معجزہ دیکھا حواریوں نے اس سے کہا کہ حضرت عیسیٰ مسیح رسول خدا ہیں مردونکو زندہ کرتے ہیں اور اندہے کو بینا کرتے ہیں اور کوڑھی کو لنگڑے کو اچھا کرتے ہیں تب اس عورت نے کہا مبارکبادی اس شکم کو ہے کہ جنے انکو پیٹ میں رکھا اب بات کو سنکے حضرت عیسیٰ روح اللہ نے اس سے کہا مبارکی نبی کی امت کو ہے جو قرآن پڑھینگے پس عورت نے عیسیٰ سے پوچھا حضرت قرآن کیا چیز ہے ہمنے کبھی نہیں سنا حضرت نے فرمایا کہ قرآن وہ چیز ہے کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر نازل ہوگا چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (ترجمہ اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا ہوں اوسکو جو مجھسے آگے تھی توریت اور خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو آویگا مجھسے پیچھے نام اسکا ہے احمد خبر میں آیا ہے کہ ہمارے حضرت کا نام رکھا گیا دنیا میں محمد اور فرشتوں میں احمد اور حضرت عیسیٰ نے کہا کہ انکی امت میں حافظ قرآن ہونگے اور دوسرے پیغمبروں کی امت قرآن حفظ نہیں کر سکیگی اور کتاب توریت اور انجیل کو بھی اسکے زمانے میں حفظ نہیں کر سکیگی عیسیٰ نے جب

انہوں سے یہ مژدہ کہا کہ پیغمبر آخر الزمان آوینگے اور ان کی شریعت قیامت تک جاری رہیگی تب سب یہودیوں نے ملکر عیسیٰ کے مار ڈالنے مشورت کی کہ عیسیٰ اگر رہیگا تو ہمارا دین موسیٰ کا باطل و منسوخ کریگا اور بادشاہ اس زمانہ کا کافر تھا اس پلید نے ان مردودونکے ساتھ اتفاق کیا اور انکو حکم دیا تب چند ملعون نے جمع ہو کر انکی ہلاکت کا قصد کیا پس عیسیٰ کے شاگرد و حواریوں نے اس بات کو معلوم کرکے حضرت سے کہا حضرت نے فرمایا تم خاطر جمع رہو مت ڈرو دشمن کیا کر سکتے ہیں۔ مصرع دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست پس تم اپنے دین اور احمد مصطفیٰ آخر الزمان کے دین پر ایمان لاکے قائم اور ثابت قدم رہیو تب نجات پاؤگے حاصل کلام آپ اپنے حواریوں کو لیکر ایک مکان پر گئے جسکا نام عین السلوک ہے۔ یہودیوں نے جاکے اس مکان کا محاصرہ کیا تب رب العلمین نے جبرئیل کو بھیجا اس مکان کی چھت شگاف کرکے حضرت عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر اٹھا لیگئے اور فرشتونکی صحبت میں رکھا اور ان یہودیونکے سردار کا نام شیوع وہ ملعون پہلے مارنیکو گھر میں عیسیٰ کے گھسا تھا بہت ڈھونڈھا نہ پایا جب نکلنے میں ملعون کے دیری ہوئی تب یہودی سب اسکے پیچھے گھسے چل اس شیوع کو جو اول گھسا وہ یہودیوں کا سردار تھا اللہ تعالیٰ نے بصورت عیسیٰ کے اوسکو کردیا تھا یہودیوں نے جاکے اسکو عیسیٰ کی صورت دیکھکے بضرب شمشیر پکڑ لیا ہر چند کہ اس نے فریاد کی کہ میں شیوع ہوں مجھکو چھوڑ دو ہرگز وے نہ مانیں اور کہنے لگے اجی تم عیسیٰ ہو تمنے اپنے جادو سے شکل شیوع کی بنا رکھی ہے پھر سے غور کرکے کہنے لگے اچھا ہمنے مانا تو شیوع ہے تو عیسیٰ کدھر گیا آخر سب کوئی اوس شبہے میں پڑے اور شیوع کو عیسیٰ جان کے پکڑ لیا اور یہ نہیں جانتے تھے کہ عیسیٰ کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے چوتھے

آسمان پر اٹھا لیا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم الخ اور اوسکو نہ مارا نہ سولی چڑھایا ہے۔ ولیکن وہی صورت بنگئی انکے سامنے اور جو لوگ اسمیں کئی راہیں نکالتے ہیں وے اسجگہ شبہہ میں پڑے ہیں اسکی خبر انکو کچھ نہیں مگر اٹکل پر چلنا اور اسکو مارا نہیں بیشک اٹھا لیا اوسکو اپنی طرف اور ہے اللہ زبردست حکمت والا قرآن شریف میں۔ لکھا ہے

یہود کہتے ہیں کہ ہمنے عیسے رسول خدا کو مار دیا غلط ہے چونکہ اللہ نے انکی خطا ذکر فرمائی اور فرمایا کہ ہرگز اسکو نہیں مارا اسکی ایک صورت انکو بنا دی اس صورت کو سولی پر چڑھایا نصاری بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زندہ ہے۔ لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہ بدن کو مارا انکی روح اللہ کے پاس گئی اور بعضے کہتے ہیں کہ مارا تھا پھر تین روز میں زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے لیکن یہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے کہ انکو مارا سو یہ خبر اللہ کو ہے۔ اسنے بتایا کہ اسکی اصلی صورت کو نہیں مارا اور انکے پکڑتے وقت نصاری سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے اس آن کی خبر نہ انکو ہے نہ انکو مروی ہے کہ اللہ تعالی نے اس یشوع کو پچاس برس تک ناز و نعمت سے پالا تھا اسواسطے کہ جب عیسی یہود کے ہاتھ میں گرفتار ہونگے یشوع کو انکے صدقے میں دیکے خلاص کرینگے اور فرعون کو اللہ نے چار برس تک ناز و نعمت سے پال کے حضرت موسی علیہ السلام کے صدقے میں دریائے نیل میں ڈبا دیا اور حضرت موسی کو انکی قوم سمیت نجات دی اور چار ہزار برس دنبہ ہابیل کا فردوس اعلی میں پال کے حقتعالی نے اسکو خدا لئے اضحیہ حضرت اسمعیل کا کیا اور ذبح سے انکو نجات دی اور کافرونکو حقتعالی ناز و نعمت سے اسواسطے پالتا ہے۔ کہ بعوض گناہ مومنوں کے انکو دوزخ میں ڈالدیگا اور مومن سب اس عوض سے نجات پاوینگے حدیث میں آیا ہے کہ قریب قیامت کے دجال ملعون خروج کرکے ساری خلائق کو گمراہ کریگا اور حضرت امام مہدی آخر الزمان مومنوں کے ساتھ بیت المقدس میں رہینگے اور حضرت عیسی آسمان سے نازل ہو کر امام مہدی کیساتھ ہو کے سب کافروں کو مشرق سے مغرب تک اور دجال کو مار ڈالینگے اور لوگونکو دین محمدی میں بلاوینگے اور عیسی بھی دین محمدی میں رہینگے جو شخص دین محمدی قبول کریگا اسکو رہنے دینگے اور امان دینگے اور جو شخص دین محمدی قبول نہ کریگا اسکو مار ڈالینگے مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو مسلمان کرینگے اور دین محمدی میں سب داخل ہونگے ایک متنفس کافر جہان میں باقی نہ رہیگا اسدن عدالت بھری ہوگی شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پینگے اور ظالمونکو دور کرینگے چالیس برس انکی بادشاہت رہیگی بعد اسکے امام مہدی انتقال فرماوینگے اور مومن سب انکو سپرد خدا

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حجرے کے پاس دفن کرینگے واللہ اعلم بالصواب۔

بیان نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم میں آنے کا

اجماع اہل سنت وائمہ اسلام سے روایت ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی زبان فیض ترجمان ولسان معجز بیان سے خود فرماتے ہیں حدیث شریف میں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا کی نور میرا تھا یہ باتفاق ثابت ہے۔ کہ حقتعالی نے پہلے اپنے نور سے محمد کا نور پیدا کیا اور انکے نور سے تمام فرشتے عرش و کرسی لوح و قلم بہشت و دوزخ جن و انس اور ساری مخلوقات پیدا کی چنانچہ ذکر اس کا اول کتاب میں ہو چکا ہے۔ اسواسطے یہاں مختصر کیا روضۃ الاحباب وکتاب الاخبار میں لکھا ہے۔ کہ جسوقت اللہ تعالی نے آدم صفی اللہ کو پیدا کیا نور محمد مصطفے انکے حضرت آدم کی پیشانی پر ظہور کیا ایسا کہ انکی پیشانی اس نور سے عرش تک چمکتی تھی پھر آدم کی پیشانی سے شیث کی اور شیث سے ادریس کی اور ادریس سے نوح کی اور نوح سے اسیطرح درجہ بدرجہ منتقل ہو کر ابراہیم خلیل اللہ تک پہنچا اور ان سے حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کو نصیب ہوا بعد اسکے نسلاً عبدالمناف تک پہنچا اور عبدالمناف کے چار بیٹے تھے عبدالشمس ہاشم ابوالمطلب ابونوفل اور ہاشم رسول خدا کے دادا تھے اسواسطے رسول خدا کو ہاشمی کہتے ہیں اور ابومطلب نام امام شافعی کے دادا کا تھا اور عبدالشمس ابوجہل کے باپ کا نام اور ابونوفل ملا ولد تھے وہی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عبدالمناف سے ہاشم کو ملا اور بعد فوت عبدمناف کے ہاشم کو مکہ کی ریاست اور کنجی خانہ کعبہ کی ملی اتفاقاً انہی ایام میں مکے میں قحط ہوا تھا اکثر آدمیوں کو رات دن فاقہ گذرتا تھا چنانچہ ہاشم کو اللہ تعالی نے محمد کے نور کی برکت سے تو انگر کیا تھا اس نے تمام مکیوں کی ضیافت کی اور جب دستر خوان بچھاتے روٹیاں توڑ توڑ کر پارہ پارہ کر کے دستر خوان پر رکھدیتے کہ کھاتے

کہ کھاتے وقت کوئی کسیکو معلوم نہ کر سکے کہ کس نے کتنی کھائیں بایں سبب نام انکا
ہاشم رہا اوّل نام انکا عمر تھا اور اُنسے عبد المطلب پیدا ہوئے اور عبد المطلب سے
کئی بیٹے پیدا ہوئے جب انھوں نے نذر کی اللہ کی کہ اگر میرے دس لڑکے پیدا ہونگے
تو ان میں سے ایک خدا کی راہ پر قربان کرونگا روایت ہے کہ جب ہاشم کو مکہ معظمہ کی
ریاست ملی خبر ہوئی کہ چاہ زمزم میں اسمٰعیل ذبیح اللہ نے گنج رکھا ہے چاہا کہ اسکے
اندر سے نکالیں تب چاہ کھودا گنج نہ پایا خدا کی مرضی سے پانی بھی اسکا سوکھ گیا تب
انہوں نے نذر کی کہ اگر گنج مجھکو ملیگا تو اس چاہ کو سر نو سے آباد کروں گا اور ایک
لڑکے کو قربانی کرونگا تب پھر کھودا خدا کے حکمسے بہت گنج اس سے پایا مروی ہے
کہ اس گنج سے دروازے خانہ کعبہ کے لوہے اور فولاد سے بنوائے اور چاہ زمزم کی بھی
درستی کردی اور کاہنوں کو بلوا کے حال اپنی نذر کا بیان کیا سبھوں نے بالاتفاق کہا
کہ ایفائے نذر واجب ہے لازم ہے کہ ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالو جسکا نام نکلے اسی
کو قربانی کرو پس عبد المطلب کے بارہ بیٹے تھے ہر بیٹے کے نام پر قرعہ ڈالا اسمیں
نام عبد اللہ پدر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا اور عبد اللہ کی پیشانی پر نور حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہوا اسی سبب سے انکی صورت اپنے بھائیوں سے زیادہ
حسین تھی ماں باپ اور اقربا انکو بہت چاہتے تھے اور قربانی کی خبر جب سنی انکی ماں اور اقربا
نے عبد المطلب سے کہا کہ ہم عبد اللہ کو قربانی میں نہ دینگے تم دوسری چیز قربانی کرو تب عبد المطلب
نے منجموں کو بلوا کے انسے استفتا چاہا انہوں نے فتویٰ دیا کہ یہ ہو سکتا ہے۔ تب انکے عوض
دس شتر قربانی کئے اور اس زمانے میں خدا کا یہ حکم تھا یہ تقدیر قبولیت کے آتش آسمان
سے آکے قربانی کو جلا کے چلی جاتی تھی علامت مقبولیت کی یہ تھی پس وہ دس شتر قبول
نہ ہوئے پس اور دس اونٹ قربانی کئے یہ بھی منظور نہ ہوئے آتش آسمان سے نہ آئی پس
اسیطرح ہا نسو تک عبد المطلب نے ذبح کئے اور بعضی روایت میں ہے کہ ایکسو اونٹ ذبح کئے پھر
وہ بھی مقبول نہ ہوئے تب سب خویش و اقربا نے ملکے خدا کی درگاہ میں تضرع اور مناجات کی
اسیوقت ایک آتش سفید مثل دودھ کے آسمان سے نازل ہوئی اور سب قربانیوں کو جلا گئی

تب مقبول ہوئی سب خوش ہوئے اور شکر خدا بجالائے اس واسطے رسولخدا نے فرمایا
اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ ترجمہ یعنی میں بیٹا دو ذبح کیئے گیوں کا ہوں یعنی ایک اسمٰعیل ذبیح اللہ
اور دوسرے جناب رسالتمآب کے والد عبداللہ بن عبداللہ المطلب اور حضرت کی والدہ
کا نام آمنہ بنت وہب ابن عبد مناف مختار روایت ہے کہ ایکدن عبداللہ کہیں کسی کام
کو جاتے تھے راہ میں خواہر رقیہ بنت نوفل سے ملاقات ہوئی اور وہ عورت کتب
سماوی سے بہت واقف تھی اور بہت خوبصورت اور صاحب عصمت ناکتخدائی
اور مالدار مکہ میں مشہور و معروف تھی جب نظر اسکی عبداللہ پر پڑی جو جو حکایات
اور علامات نور محمدی کے توریت اور انجیل میں دیکھے تھے وہ عبداللہ کے چہرے پر
چمکتے دیکھے اور دیکھتے ہی عاشق و بیقرار خواہان وصال جسمانی عبداللہ کی ہوئی
اور بولی تم کون ہو تمہارا نام کیا ہے۔ وہ بولے میرا نام عبداللہ بن عبد المطلب ہے
وہ بولی تمہیں کو تمہارے باپ نے نذر قربانی کی تھی کہا ہاں وہ بولی میں دختر نوفل
اور خواہر رقیہ اور تاجرہ ہوں اگر مجھسے نکاح کروگے تو سو شتر کے بوجھ اور مال اور
خزانہ تمکو دونگی اور یہ معلوم نہ تھا کہ عبداللہ نے بیاہ کیا ہوا ہے یا نہیں تب عبداللہ نے
ایک بہانہ سے اسکو جوابدیا اور کہا کہ بہت اچھا اپنے باپ سے پوچھکر اذن لے آؤں
تب عبداللہ اپنے گھر میں جاکے اپنی بی بی آمنہ سے ہمبستر ہوئے تب وہ نور عبداللہ سے
منتقل ہوکر آمنہ کے رحم میں آیا اور آمنہ حضرت کی والدہ حاملہ ہوئیں بعد اس کے صبح کو
اٹھکے عبداللہ اس عورت کے پاس گئے کہ جس سے کل وعدہ کر آئے تھے جاکے اس سے کہا
کہ کل جو تمنے مجھسے نکاح کی بات کی تھی اب میں آیا ہوں وہ عقلمند تھی عبداللہ کے چہرے کیطرف
جو نظر کی وہ نور متبرک نہ دیکھا تب عبداللہ سے پوچھا شاید گھر میں تمہاری بی بی ہے۔ تُمنے
مباشرت کرآئے ہو کیونکہ جو نشانی بیچ تمہاری پیشانی پر کل دیکھی تھی سو آج نہیں دیکھتی ہوں
وہ بولے ہاں جو تمنے تجویز کی سو سچ ہے تب وہ بولی کہ اب مجھکو نکاح کی ضرورت نہیں کیونکہ
جسلئے میں چاہتی تھی سو بات ہوگئی مروی ہے۔ کہ جب صدف شکم آمنہ کا دُر یتیم محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے باردار ہوا عبداللہ نے وفات پائی آمنہ بیوہ ہوئیں رسولخدا کے پیدا ہونیکو آگے ایک مہینہ

ہاتھیں دیکھے ابرہہ نام ایک بادشاہ تھا یمن میں وہ مردود خانہ کعبہ کو توڑنے کو بڑے بڑے ہاتھی اور بہت سا لشکر لیکر آیا تھا حقتعالی نے بہ برکت قدوم آنحضرت کے اسکے ہاتھ سے خانہ کعبہ کو محفوظ رکھا پس قصہ ابرہہ کا اس کتاب کے مولف نے یہاں مختصر کیا کیونکہ اصحاب فیل کا قصہ سب صاحبونکے نزدیک سورۂ فیل میں معلوم ہے۔ اسواسطے فقیر نے بھی مختصر کیا اکثر مفسروں نے بہت سی روایات لکھے ہیں لیکن جو ضعیف پائے چھوڑ دیئے گئے و اللہ اعلم بالصواب ٭

قصہ بادشاہ ابرہہ ملعون مردود کا

خبر میں آیا ہے کہ ابرہہ نام ایک بادشاہ حاکم ولایت یمن کا تھا اسنے جب دیکھا کہ ہر سال اطراف وجوانب سے لوگ مکہ معظمہ کی زیارت کو جاتے ہیں تب تخم حسد اس ملعون نے اپنے مزرع دلمیں بویا اور ایک مکان احداث کرکے نام اسکا کعبہ رکھا تھا چاہتا تھا کہ خلق اللہ کو بیت اللہ کے حج کرنیسے باز رکھے اور اپنے خانہ محدث میں لاکے سب سے حج کرا دے ہرچند جہد بیفائدہ اور کوشش بیہودہ کی کہ خانہ مذکور کو بیت اللہ قرار دیوے یہ صورت پذیر نہوئی تب بیت اللہ کو توڑنے کا قصد کیا ان ایام میں ایک شخص قریشی جاکے اس محدث خانہ کا خادم ہوا اس نے ایک شب فرصت پاکے اسی گھر میں غائط ڈال کیا اور جو کچھ مال واسباب پایا لیکر چلا آیا صبح کیوقت ابرہہ پلید وہ حرکت قریشی کی دیکھکر طیش میں آیا او بیت اللہ توڑنے کو ساتھ لشکر انبوہ اور فیل وہاں کے قصد کیا اور بیت اللہ کیطرف روانہ ہوا اور جو قوم عرب بیت اللہ توڑنیسے مزاحم ہوتی اسکو قتل کرتا اور جب متصل کعبہ معہ لشکر اور ہاتھی کے جا پہنچا یہ حشمت دیکھکے تمام اہل قریش معہ قبائل اپنا اپنا گھر چھوڑکر پہاڑوں میں جاکے چھپکے دیکھتے تھے ہرچند فیلبانوں نے چاہا کہ ہاتھیوں سے کعبہ کو مسمار کریں خوف الٰہی سے کوئی ہاتھی آگے نہ بڑھا اور فیل محمود نام وخاص سواری ابرہہ بادشاہ کی تھی اسنے اپنی پیٹھ پر اس پلید کو سوار نہ کیا تب اس مردود نے دوسرے فیل پر سوار ہوکے کعبہ پر تاخت کی اور چاہا کہ کعبہ کو منہدم کرے اتنے میں ہزاروں ابابیل بحکم رب جلیل تین

تین کنکریاں مثل دانہ مسور کے ایک منہ میں اور ایک ایک پنجوں میں لیکر آئیں اور سب اصحاب فیل اور فیل پر اور گھوڑے اور شتر پر مثل گولہ بندوق کے مارنے لگیں ایک ایک کنکر ہر سوار کے سر سے گھس کے نیچے سے نکل گیا اور سوار کی پشت سے گھسکے پیٹ کے باہر ہوا ایک پل میں حقتعالیٰ نے سب کو جہنم رسید کیا ابرہہ پلید یہ حال دیکھکے بھاگا اپنے گھر میں جاکے لوگوں سے یہ حال بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں خدا کی مرضی میں ایک ابابیل اس مردود کے پاس گئی لوگوں نکو دکھایا کہ اس قسم کے جانور تھے یہ کہتے ہی ابرہہ کے سر پر ایک کنکر مارا وہیں اس مردود کو واصل جہنم کیا کہتے ہیں کہ ہر پتھر پر نام اس شخص کا لکھا تھا کہ جس پتھر سے وہ مارا گیا تھا اور حقتعالیٰ نے سورہ فیل میں اس کا بیان فرمایا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ الخ کیا نہ دیکھا تو نے کیونکر کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں سے کیا نہ کر دیا انکے مکر کو بیچ گمراہی کے اور بھیجے انپر جانور پرندے جماعت جماعت پھینکتے پتھر کنکر سے پس کیا انکو مانند بھس کھائے ہوئے کے ٭ واللہ اعلم بالصواب ٭

جانا عبد المطلب کا واسطے تہنیت بادشاہ سیف ذی یزن بن دوران ملک زادہ حمیر کے پاس بعد موت مسروق بیٹے ابرہہ کے

خبر میں آیا ہے کہ جب سیف ذی یزن تخت شاہی پر بیٹھا قبائل عرب کیواسطے تہنیت کے اسکے پاس جاتے تھے سب پر نوازش کرتا تھا اور قوم قریش میں عبد المطلب چونکہ وے محافظ بیت اللہ کے تھے اور حقتعالیٰ نے انکو عرب کے درمیان معزز کیا تھا وہ سیف ذی یزن کی تہنیت کو گئے بعد حمد و ثنائے خداوند مطلق کے اور ادائے ادب بادشاہی کے کہا کہ میں آپکی تہنیت کو آیا ہوں اُسنے کہا کہ تم کون ہو کس قوم سے ہو تمہارا نام کیا ہے کہا میرا نام عبد المطلب بن ہاشم ہے قوم

قریش سے ہوں تب بادشاہ نے تعظیم و تکریم سے انکو جائے مکلف میں رکھا اور ایک مہینہ تک انکی ضیافت کی ایک دن بادشاہ نے بلکے کہا اے عبدالمطلب ہم تمسے ایک بات کہیں تم کسی سے مت کہیو وہ یہ ہے۔ کہ میں نے توریت اور انجیل اور صحیفوں میں اگلے زمانے کے دیکھا ہے کہ تمہاری قوم قریش میں ایک شخص پیدا ہونگے کہ تم میں قیامت تک انکی بادشاہی رہیگی۔ عبدالمطلب نے کہا اے صاحب مجھکو آپ نے بہت خوش کیا وہ کون شخص ہے۔ آپ اس کی تشریح کرکے فرمائیں اُسنے کہا کہ دیار عرب میں حضرت اسمٰعیل کی نسل سے ایک شخص پیدا ہونگے لڑکے دونوں مونڈھوں کے بیچمیں نشان مہر نبوت کا ہے وہ پیغمبر آخرالزمان ہونگے قبل بلوغ ماں باپ انکے مرجائینگے اور چچا دادا انکے انکو پرورش کرینگے اور نام پاک انکا محمدؐ ہوگا اور بہت دشمن انکے درپے ہلاکی کے رہینگے مگر خدا کے فضل سے انکا کوئی کچھ نہ کرسکیگا حق تعالیٰ انکو لوگونکے کید و مکر سے محفوظ رکھیگا اور انپر قرآن نازل کریگا اور انکے اصحاب اور امت سب اولیا اور سب اولیا اور بزرگ ہونگے اور انکے دشمن ذلیل اور خوار ہونگے اور خلق انکا دین قبول کریگی سب خداپرست ہونگے اور شیطان سب دور ہونگے تمام بتخانے توڑے جائینگے اور آتشکدہ فارس کا بجھ جائیگا اور گفتار کردار حکمت سب صحیح و درست ہونگے لوگ امر نہی بجالائینگے منکر سے باز رہینگے پس عبدالمطلب یہ سُنکے سجدہ گذار درگاہ کبریا ہوئے اور بادشاہ نے انکو سو شتر اور دس غلام اور دس لونڈی دس رطل سونا اور دس رطل چاندی اور مشک و عنبر بہت چیزیں دیکے انکو خوش کیا اور جو انکے ساتھ آئے تھے انکو بھی خلعت فاخرہ دیکے معزز اور سرفراز کیا اور کہا اے عبدالمطلب جسوقت وہ لڑکا پیدا ہوگا مجھکو خبر دیجیو میں جناب باری میں دُعا کرونگا میں انپر اعتقاد دلایا حالانکہ پیغمبر خدا اسوقت تولد ہوچکے تھے دو برس کا سن تھا عبدالمطلب یہ کسی سے ظاہر نہیں کرتے تھے اور اس بادشاہ سے بھی نہیں کہا اس بات کو چھپا رکھا تھا اور اپنے مکان پھرکے پہنچے آگے روایت ہے کہ عبدالمطلب کی کئی بیٹیاں تھیں سب سے فرزند تولد ہوئے تھے۔ آخری عمر میں خواب میں دیکھا کہ فاطمہ بنت عمر کو نکاح

میں لاؤ تب ساٹھہ اونٹ سرخ بال کے اور چند دینار زر سرخ اسکے مہر میں دیکے نکاح میں لائے اور اس کے بطن سے ابو طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد پیدا ہوئے سب ملاکر عبد المطلب کے تیرہ بیٹے تھے حارث ابو طالب ابو لہب غیداق امیر حمزہ عباس ضرار زبیر عبد اللہ مقوم قثم عبد الکعبہ محجل اور چھہ بیٹیاں ام حکیم صفیہ برہ عاتکہ اروی امیمہ اور حارث کے تین بیٹے تھے ابو سفیان اور مغیرہ اور نوفل ابو سفیان جس سال میں فتح مکہ ہوا اسی سال میں مسلمان ہوئے اور ابو لہب کے دو بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور اسکی بی بی حضرت معاویہ کی پھوپھی تھی اور غیداق اور امیر حمزہ اور ضرار اور زبیر یہ چاروں لاولد تھے اور ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیار اور حضرت علی مرتضی اور دو بیٹیاں ام ہانی اور حمانہ یہ سب فاطمہ بنت اسد کے بطن سے تھے اور عبد اللہ سب بھائیوں سے صورت اور بزرگی میں زیادہ تھے انکی صلب سے سید الکونین پیدا ہوئے اور حضرت عباس کے چھہ بیٹے تھے عبد اللہ اور فضل اور عبید اللہ اور قثم اور سعید اور عبد الرحمن اور بیٹی کا صفیہ نام تھا اور حضرت عباس نے اسی برس کے سن میں حضرت عثمان کی خلافت کے زمانے میں انتقال فرمایا یہ سب جامع التواریخ سے لکھا ہے واللہ اعلم بالصواب

ذکر احوال عبد اللہ والد جناب رسالتمآب کا اور بعضی بات آں حضرت کی ماں کے شکم میں رہتے وقت جو وقوع میں آئی تھی

راویوں نے روایت کی ہے کہ توریت میں مذکور ہے اور اہل توریت کو معلوم تھا کہتے تھے کہ ہمارے پاس جو یحیی بن زکریا کا سفید پشمی جبہ ہے جب عبد اللہ عبد المطلب کے گھر میں پیدا ہونگے تب اس سفید جبہ سے خون نکلیگا اور جب ایک مدت کے بعد اس سے خون نکلا تب ان سب کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ عبد المطلب کے گھر میں مکے میں پیدا ہوئے ہیں اور انکی پشت سے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نبی آخر الزمان

پیدا ہونگے اور وہ ہمارے دین کو منسوخ کرینگے پس یہ معلوم کر کے چند یہودی متفق ہو کر عبداللہ کے مار ڈالنے کو نکلے ہیں اگرچہ ایک مدت رہے آخر اُن کا کچھہ نہ کر سکے اور ہزیمت پاکر یہاں سے شام میں جا رہے۔ اور جب عبداللہ بڑے ہوئے تب کبھی کبھی نکلتے سے نکلکر میدان کیطرف سیر کو چلے جاتے تھے اس میں یہ دیکھتے تھے کہ اپنی پشت سے ایک نور چمکتا ہوا دو پارہ ہو کر ایک پارہ مشرق کو جاتا رہا اور ایک پارہ مغرب کو پھر ایک لحظے کے بعد پشت میں آرہا تب عبداللہ نے اپنے باپ سے جا کے یہ حال بیان کیا تو عبدالمطلب نے کہا کہ مدت ہوئی ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ سلسلہ نور میری پشت سے نکلکر چار حصے ہو کر چار طرف گیا ایکحصہ طرف آسمان کے اور ایکحصہ طرف زمین کے اور ایک مغرب کو اور ایک مشرق کو پھر آکے سب ایک درخت سبز بنگیا اور ایک شخص کو دیکھا کہ نہایت پاکیزہ اس درخت کے پاس کھڑے ہوئے ہیں میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو وہ بولے میں پیغمبر آخرالزمان ہوں یہ سنکے میں خواب سے بیدار ہوا اور صبحکو جاکر کاہنوں سے اسکی تعبیر پوچھی انہوں نے مجھسے بیان کیا کہ تمہاری پشت سے ایک نبی آخرالزمان پیدا ہونگے جتنے نبی جان اور نبی آدم ہیں سب اُنپر ایمان لاوینگے اے بیٹا اس نور نے میری پشت سے تمہاری پشت میں نقل کیا ہوگا تم خوش رہو اللہ تمکو خوش رکھے جب یہ بات لوگوں میں منتشر ہوئی تو یہودیوں کے دل میں حلہ پیدا ہوا چند یہودیوں نے متفق ہو کر قسم کھائی کہ جب تک ہم عبداللہ کو نہ مار ڈالینگے تب تک اور کچھہ کام نہیں کرینگے یہ کہکر نکلے ہیں جاکر مدتوں تک رہے ایک دن عبداللہ کو میدان کیطرف تنہا جاتے دیکھا تب سب دشمن فرصت پاکے عبداللہ کے مارنیکو ننگی تلوار لیکے میدان کیطرف چلے اتفاقاً وہب بن عبدالمناف جو پیغمبر خدا کے نانا تھے وہ انکے قریب تھے انہوں نے دور سے دیکھا کہ عبداللہ کو سب یہودی مارنے آتے ہیں تب پشت پناہ انکے ہوئے اور آسمان کیطرف جب نظر کی دیکھا کہ ایک جماعت فوج کی فوج آسمان سے بصورت آدمی کے ہاتھ میں تلواریں لیکر ان یہودیوں کو مارنیکے قصد سے آتی ہیں پس ایک لحظہ وہاں کھڑے ہو کر دیکھا انہوں نے آکے اُن یہودیوں کو مار ڈالا اور وہب بن

عبد المناف نے یہ حال دیکھکر گھر میں اپنی بی بی سے جاکے کہا کہ تم عبد المطلب سے جاکے یہ بات کہو کہ میری بیٹی آمنہ سے تم اپنے بیٹے عبد اللہ کا بیاہ کر دو تب اسی وقت انکی بی بی نے عبد المطلب سے جاکے یہ بات کہی کہ میری بیٹی آمنہ کا بیاہ اپنے بیٹے عبد اللہ سے کر دو تب عبد المطلب نے قبول کیا عبد اللہ کا بیاہ آمنہ کے ساتھ کر دیا اور اپنے گھر میں رکھا اور قریش کی عورتیں جو عبد اللہ سے نکاح کی تمنا رکھتی تھیں وے حضرت عبد اللہ کے نکاح کی خبر سُنکے غم میں انکے سب بیمار ہو گئیں کہتے ہیں کہ انکے غم سے چالیس عورتیں مر گئیں اور جو زیب و زینت اور پارسائی اور پرہیزگاری آمنہ رضی اللہ عنہا کو تھی وہ کسی عورت میں قریش کے نہ تھی وہ نور جو محمد مصطفے صلعم کا عبد اللہ کی پیشانی میں چمکتا تھا پھر وہ نور بارہویں تاریخ جمادی الآخری کی شب جمعہ میں عبد اللہ کی صلب سے آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم میں آیا اور اسی شب کو رضوان پر حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولدے اور اسی شب تمام بُت روئے زمین کے نگونسار ہوئے اور تخت ابلیس کا الٹ گیا پامال ہوا اور سب کا سردار شیطان لعین مشرق سے مغرب کو جاکے دامن کوہ میں چلا چلا کے رونے لگا اسکی آواز سنکی تمام شیطین وہاں جمع ہو کے کہنے لگے اے سردار ہمارے تم کس لئے روتے ہو کیا مصیبت تمپر پڑی ہے۔ وہ ملعون بولا کہ اس سے زیادہ اور کیا مصیبت ہوگی کہ محمد آخر الزمان کا زمانہ اتنے روز تک نہ تھا اب ان کا ظہور قریب ہوا جب وہ پیدا ہونگے سارے جہان کی مخلوق انکے تابع ہوگی دین ان کا قیامت تک جاری رہیگا اور لات وعزی کو ہمارے باطل کریگا تمام خلق مشرق سے مغرب تک مسلمان ہوگی اور انکے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو بہشت سے نکالدیا مردود کیا اب اگر سر پتھر پر یا پتھر سر پر مارونگا تو بھی کچھ نہ ہو سکیگا تب دیوون نے اس سے کہا کہ تم خاطر جمع سے رہو ہم جسطرح سے ہو سکے گا بنی آدم کو گمراہ کرینگے اور لات وعزی کی عبادت ان سے کرواوینگے ہرگز خدا کی راہ پر چلنے نہ دینگے تب اس سردار شیطان نے کہا کہ تم کس طرح انکو خدا کی راہ سے بہکاؤ گے ہمکو بتاؤ وہ تو راہ نیک اختیار کرینگے نہی منکر سے باز رہینگے خیرات زکوٰۃ صدقہ راہ للہ دینگے حرامکاری نہیں کرینگے تب دیوؤں نے کہا کہ

کچھہ پرواہ نہیں ہم انکے عالمونکو کسی کام میں مغالطہ دیکے فریفتہ کرینگے اور جاہلونکو دولت اور گمراہی میں رکھینگے اور زاہدوں کو زہد کی غروری میں ڈالینگے اور خداحب طاعت کو ریاکاری کی خواہش دلادینگے پھر سردار شیطان نے کہا جب وہ علم اور زہد میں مستغرق ہونگے تم کسطرح ان پر غالب ہوگے راہ راست سے بہکاؤگے دیوؤں نے کہا ہم انکو ہوا وحرص کی راہ میں شہوت دلاوینگے اسیطرح ہماری متابعت وہ کرینگے جو ہم کہینگے۔ اسی پر عمل کرینگے۔ تب اس سردار العین نے کہا۔ اب مجھ کو خاطر جمع ہوئی خبر ہے۔ کہ اس زمانے میں مکے کے ملک میں قحط تھا۔ لوگ مارے بھوک کے عاجز تھے کہانے بغیر مرتے تھے۔ جب آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں۔ تب خدا کی رحمت سے پانی برسا زمین سیراب ہوئی۔ تمام اشجار تازہ ہوئے میوے پھلے لوگ کھانے لگے۔ تب تنگی قحط کی جاتی رہی راحت آئی جتنے وحوش وطیور مور ومرغ اور خانہ کعبہ جو امان دونوں جہان کا ہے۔ سب کوئی بشارت اس سرور کائنات کی دینے لگے کہ ظہور پیغمبر آخر الزمان کا قریب ہوا اور کہتے ہیں کہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہو کر کہتا ہے اے آمنہ تیرے پیٹ میں جو ہیں وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جب وہ تولد ہونگے نام اُن کا محمد رکھیو اور کہیو نعوذ باللّٰہ من شرّ کلِّ حاسدٍ ترجمہ پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ سے شر سے کل حاسد ونکے پس یہ خواب آمنہ نے اپنے سسرے عبدالمطلب سے جاکے بیان کیا انھوں تعبیر اس خواب کی بیان کی! اور کہا کسی سے یہ راز مت کہیو کیوں کہ یہ خواب بالکل سچی ہے۔ اور ایسا ہی لڑکا تمہارے گھر پیدا ہوگا۔

تولد ہونا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارھویں تاریخ ربیع الاوّل شب دوشنبہ وقت صبح صادق کے تولد ہوئے اور جو عجائبات عزیبہ شب تولد میں آمنہ رضی اللہ عنہا نے دیکھے سو بیان کئے جاتے ہیں کہتے کہ جسوقت آمنہ رضی اللہ عنہا اکیلی تھیں کوئی انکے پاس نہ تھا اسوقت ایک آواز دہشت ناک آسمان

سے آئی وہ ڈر گئیں اور متحیر ہوئیں اور بولیں الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ اور ایک مرغ ہوا سے
آکے آمنہ رضی اللہ عنہا کا سر ملنے لگا تب دہشت جاتی رہی اور آمنہ کہتی تھیں
کہ کچھ شیرینی لاکر مجھکو دی میں کھا گئی اور ایک نور مینے دیکھا کہ مجھسے نکلکر آسمان
پر گیا بعد اسکے کئی عورتیں دیکھیں بہت خوبصورت مینے سمجھا کہ شاید یہ عبد
المناف کی بیٹیاں ہیں میں بہت خوش ہوئی کہ وے میرے کام کو آئی ہیں پیچھے معلوم
ہوا وہ نہیں اور کوئی اجنبی ہیں میرے پاس آکے مجھکو تسلّی دینے لگیں اس وقت
معلوم ہوا کہ بی بی مریم اور آسیہ خاتون رضی اللہ عنہما فرعون کی بی بی مومنہ تھیں
وے دونوں خدا کے حکم سے بہشت سے حوروں کو لیکے میری تہنیت کو آئیں اور ایک
آواز مینے سنی کہ اس لڑکے کو آدمیوں کی چشم سے پوشیدہ رکھیو اور دیکھا کئی آدمیوں کو
ہاتھوں میں اپنے سلابچی آفتابہ چاندی کا اور عطریات خوشبو مشک وعنبر لیکر آئے ہوا
پر معلق کھڑے ہوئے ہیں اور مرغ سب ہوا کے کہاں کہاں سے میرے گھر پر آئے
چونچیں انکی زمرد سبز کی اور پر اُنکے یاقوت سرخ کے تھے۔ اُنکو دیکھتے ہی آنکھیں
میری روشن ہوگئیں اور تین علم بادشاہی مینے دیکھے ایک مغرب کو اور ایک مشرق کو
اور ایک کعبے پر کھڑے ہوئے اسوقت درد جننے کا غالب ہوا اور یہ آواز آئی کہ
نور سلطان آخر الزمان نے عالم خلوت سے عالم صورت میں نقل فرمایا اور آفتاب
سعادت برج اقبال سے طلوع ہوا اور سایہ چتر ہمایون نبی آخر الزمان کا اوپر خاکساران
کے پڑا اسیوقت سید الکونین تولد ہوئے اور پیشانی روشن اپنی اوپر زمین
کے رکھکے سجدہ گذار بدرگاہ پروردگار ہوئے بعد اسکے دونوں ہاتھ اوٹھاکر آسمان کی طرف
مناجات کی اور یہ کلمہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ انّا محمد رسول اللہ بعد اسکے ایک ابر سفید آکے
میری گود سے اٹھاکر انکو لیگیا اتفاقاً اس شب کو میرے گھر میں چراغ نہ تھا باوجود اس تاریکی کے گھر
ایسا روشن اور منور ہوا کہ اسوقت کوئی چاہتا تو سوئی میں تاگا پرو سکتا اسکی روشنی سے ملک شام نظر آیا پھر
ایک آواز آئی کہ محمد کو مشرق اور مغرب اور تمام جنگلوں میں لیجاکے پھراؤ دکھاؤ تاکہ تمام خلائق میں نام انکا ظاہر
ہو اور ایک ابر سفید نمودار ہوا اس سے آواز آئی کہ اس پیغمبر کے نور کو پیغمبروں کی ارواح مقدسہ پر جلوہ دو اور

ایک دوسرے سفید ابر سے یہ آواز آئی محمد بادشاہ ہر دو جہان کے محمد بادشاہ کون و مکان کے ہیں انکے حلقہ اطاعت ہیں تمام خلق ہیگی آمنہ کہتی تہیں کہ یہ آواز سنکے میں متعجب ہوئی پھر تین شخص کو دیکھا چہرہ انکا مانند آفتاب کے روشن تہا ان میں سے ایک کے ہاتھ میں آفتابہ چاندی کا اور دوسرے کے ہاتھ میں طشت سونیکا اور تیسرے کے ہاتھ میں ریشمی کپڑا سفید اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکے آئے اور اس ریشمی کپڑے سے ایک انگوٹھی نکالی اور اس آفتابہ کے پانی سے سر و تن محمد رسول اللہ کا دھلاکے انکے دونوں مونڈھے کے بیچمیں اس خاتم سے مہر نبوّت کر دی پھر آپ کو اس کپڑے میں لپیٹ کر میری گود میں دیا اور ان میں سے ایک نے آپ نے کان میں بہت سا کچھ کہا اسکو میں کچھ دریافت نہ کرسکی کہ کیا کہا اور دوسرے شخص نے دونوں آنکھیں انکی چومکے کہا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے تمکو علم لدنی بخشا جمیع پیغمبروں سے علم اور حلم تمکو اور زیادہ دیا پھر ایک شخص نے ان میں سے آگے محمد کے منہ پر منہ رکھکے جیسے کہ کبوتر دانہ کھلاتا ہے اپنے بچے کو ویسے ہی منہ پر منہ رکھکے کہا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ تمکو بشارت ہے کہ علم اور بردباری اللہ نے سب تمکو عنایت کیا پھر کئی شخص آکے میری گود میں سے آپکو اٹھا لیگئے میں اکیلے گھر میں متفکر رہی کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے پھر اسی گھڑی آپ کو لائے چہرہ انکا مانند ماہتاب کے چمکتا تھا پھر ایک آواز آئی اے آمنہ اس لڑکے کو حفاظت سے رکھ کچھ اندیشہ مت کر ہم انکو آدم کے پاس لے گئے تھے خدا اُن کا حافظ و ناصر ہے پھرتے دیکھا کہ ایک شخص نے انکے منہ میں بوسہ دیکے کہا بشارت ہے تمکو اے محمد جو تمپر ایمان لاویگا وہ حشر کے دن تمہاری امت میں داخل ہوگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی پاویگا یا اللہ ہم عاصی گنہگاروں کو انکی محبت میں ہمیشہ رکھ اور انکی شفاعت کا امیدوار کر آمین یا رب العالمین ÷

روایات عبد المطلب کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب

تولد میں جو جو کرامات دیکھی تھیں اس کا بیان ہے

روایت ہے۔ کہ عبد المطلب رسالت پناہ کی شب تولد میں مکے میں تھے۔ کہا عبد المطلب نے کہ آدمی رات کو میں نے شب تولد میں ایک آواز سنی جب آسمان کیطرف نظر کی دیکھا کہ فرشتے سب تکیہ رکھہ رہے ہیں اور بتوںکو دیکھا زمین پر گرکے سب ٹوٹ گئے پھر دوسری ایک آواز آئی بشارت باد اے اہل زمین نبی آخر الزمان پیدا ہوے اور آپ رحمت انکے دھلانے کو لایا گیا اور خانہ کعبہ اسوقت حرکت میں آیا سجدہ کیا مگر اسوقت مجھکو شکر خواب تھا میں ندسے اٹھا اور دلمیں کہا کہ دیکھا چاہیئے یہہ کیا ماجرا ہے تب میں نے بنی شیبہ کے دروازے سے نکلکر کوہ صفا مروہ کو دیکھا وہ لرزے میں ہے اسکو دیکھتے ہی مجھکو لرزہ آیا پھر چاروں طرف یہ آواز آئی لگے اے قریش مت ڈرو پس میں اس سے ہولناک ہوا اور چپکا ہو رہا اور یہ اندیشہ مجھکو ہوا کہ آمنہ کے گھر پر کیونکر جاؤں بہرصورت انکے مکان پر گیا جاکے کیا دیکھتا ہوں کہ مرغ سب ہوا کے آمنہ کے مکان کے چاروںطرف گھوم رہے ہیں اور ایک ٹکڑا ابر کا انکے مکان کے اوپر سایہ دار ہوا یہ دیکھکے میں بے اختیار ہوکر گر پڑا اور جب ہوش میں آیا چاہا کہ آمنہ کے حجرے میں جاؤں کیا ماجرا ہے سو دیکھہ آؤں بہت کوشش کرکے میں انکے دروازے پر گیا بوئے مشک عنبر وعود کی پائی اور انکے حجرے کا دروازہ کھولکہ سنبھلا دو چشم کے درمیان پیشانی پر انکی نظر میری پڑی کیونکہ وہ جائے نور محمد مصطفےٰ کی تھی وہ نور نہ دیکھا اسوقت میں چاہتا تھا کہ گریبان اپنا پارہ پارہ کروں آمنہ سے پوچھا آمنہ سوتی ہو یا جاگتی ہو وہ بولی جاگتی ہوں میں نے کہا وہ نور جو تمہاری دو چشم کے درمیان پیشانی پر تھا کیا ہوا بولیں وہ نور محمدی میں جنی ہوں پھر کہا اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ میں دیکھوں بولیں آج دیکھا نہیں سکونگی میں نے کہا کیوں کہ جسوقت وہ لڑکا پیدا ہوا ایک شخص غیب سے آکے مجھکو کہنے لگا کہ اے آمنہ اس لڑکے کو تین دن تک کسیکو مت دکھائیو یہ سنتے ہی میں نے شمشیر میان سے کھینچکے کہا کس نے تمکو منع کیا اسکو لاؤ ورنہ تمکو مار ڈالونگا اور لڑکے کو جلد دیکھاؤ تب وہ بولیں بہت اچھا آپ مالک ہیں

حجرے میں آکے آپ دیکھئے صوف اور پارچہ حریر میں سنوارا رکھا ہے تب میں نے ارادہ کیا
کہ لڑکے کو دیکھوں وہیں حجرے سے ایک مرد مہیب شکل نکل آیا ایسا مینے کبھی کسیکو
نہیں دیکھا تھا مجھسے وہ کہنے لگا تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا لڑکے کے دیکھنے کو وہ بولا
اسوقت نہ جاؤ دیکھنے نہیں پاؤگے جبتک کہ فرشتے انکی ملازمت سے فراغت نہ ہو دینگے
اسوقت بنی آدم کو فرشتوں کی مجلس میں جانا منع ہے۔ یہ بات سُنکے میرا بدن کانپنے لگا
اور شمشیر ہاتھ سے گر پڑی وہاں سے پھر دیکھنے نہ پایا اور چاہا کہ قریشیوں کو جاکے
اسکی خبر دوں زبان میری بند ہو گئی ایسی کہ سات دن تک کسی سے بات نہ کر سکا
مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مینے ابن عباس سے پوچھا تھا کہ وہ مُرغ سبز اور ابر
سفید جو آمنہ کے گھر پر سایہ دار ہوئے تھے وہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ اس میں سر الٰہی
تھا عبدالمطلب نے کہا کہ مینے اسوقت سنا کہ آسمان اور زمین سے یہہ آواز آئی معشر
الخلائق محمد حبیب خدا اشرف انبیاء ہے مبارک ہو اس گھر کو جس گھر میں وہ ہے منقول
ہے کہ جسوقت رسولخدا متولد ہوئے اسوقت تمام بُت جہان کے شکستہ ہو گئے اور
آتشکدہ فارس کا ہزار برس کا بجھگیا نوشیرواں کے بالاخانے پر بارہ بُرج تھے سب ٹوٹ پڑے
اور لات وعزیٰ گر پڑے مصرع تزلزل در ایوان کسرےٰ فتاد * معارج النبوۃ میں لکھا
ہے کہ نوشیرواں کی سلطنت رسولخدا کے زمان تولد تک بیالیس برس سے اوپر گذری تھی
اور زمانہ عیسیٰ کا رسولخدا سے چھہ سو برس سے اوپر گذرا تھا اور زمانہ اسکندر رومی کو آٹھہ
سو بہتر برس ہوئے تھے اور داؤد کا زمانہ ایکہزار آٹھہ سو برس اور موسیٰ کا زمانہ دو ہزار
آٹھہ سو برس اور ابرہیم کا تین ہزار آٹھہ سو برس اور بعضی روایت تین ہزار ستر برس گذرے
تھے اور زمانہ نوح کو چار ہزار ایک سو نو برس اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ چار ہزار چار سو
نو برس گذرے تھے اور زمانہ آدم کو چھہ ہزار ایکسو تریسٹھ برس گذرے تھے یہ لب السیر
میں لکھا ہے۔ اور بعضی روایت میں چھہ ہزار سات سو پچاس سال گذرے تھے حضرت
آدم سے ہمارے رسولخدا خاتم النبیین رسول رب العٰلمین کے پیدا ہونے تک اور کرسی
نامہ آنحضرت کا یہ ہے کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی

بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ابن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن یہانتک نزدیک محدثون کے محقق ہے اور عدنان سے حضرت آدم تک روایت میں بہت اختلاف ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے۔ کہ عدنان بن آو بن داد بن یسع بن ہمیسع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ بن تارخ مشہور آذر بن ناخور بن ساروع بن راعو بن فالغ بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن حضرت مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن حضرت آدم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ شریفہ کا نام آمنہ رضی بنت وہب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ اور مرہ سے آدم تک حضرت کی والدہ شریفہ کا نسب نامہ بھی پہنچتا ہے۔۔ جیسا کہ میں اوپر لکھہ چکا ہوں اسواسطے یہاں پھر تکرار نہ کی واللہ اعلم بالصواب ٭

خبر حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دودھ پلایا تھا

حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جس سال میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اُسی سال عرب میں قحط تھا بلکہ ہمارے گھر میں سب کے سب بھوکے تھے لاے بھوک کے میں اپنے بھائی کو ساتھ لیکر میدان میں جاکے گھاس لاکر اسے بیچکر قوت حاصل کرتی اور شکر خدا بجالاتی اور اسوقت میں حمل سے تھیں اور جب جنی لڑکے کا نام ضمیرہ رکھا اور اس وقت میں لڑکے کے دودھ کیواسطے حیران وپریشان رہتی تھی کچھ کھانیکو نہ پاتی یہانتک کہ دن رات سات دن میں فاقے وبھوکی رہی وفاقے گذرے بیتاب ہوگئی کچھ ہوش نہ تھا ایکرات خواب میں دیکھا ایک چشمہ پانی اسکا نہایت سفید دودھ سے زیادہ اور خوشبو زیادہ مشک وعنبر سے ایک شخص نے مجھسے کہا کہ اس چشمہ سے جتنا چاہو پانی پیو تب تمہارا دودھ زیادہ ہوگا اور جب مینے اس پانی پیا اسنے کہا کہ مجھکو تم پہچانتی ہو مینے کہا نہیں اسنے کہا میں شکر ہوں کہ تمنے حالت قحط میں تکلیف اٹھائی

بغیر کہاسے اپنے خدا کا شکر بجا لائیں حقتعالی نے مجھکو بصورت آدمی تمھارے پاس بھیجا تاکہ تمکو خوش کروں تم مکے میں جاؤ تمہاری کشادگی ہوگی یہ بات کسی سے مت کہیو حلیمہ کہتی ہیں کہ اسنے میری چھاتی پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خدا تمہاری روزی زیادہ کریگا اور دودھ تمہارا زیادہ ہوگا مکے میں جاؤ اسیوقت میں نیند سے جاگ اٹھی اور چھاتی میری دودھ سے بھری تھی مثال مشک کے ٹپکتی تھی بنی سعد کی عورتوں نے جب یہ حال میرا دیکھا مجھسے کہنے لگیں کہ اس قحط میں سب کی جان لبوں پر آئی قریب ہلاک کے ہوئے اور تمکو اسکے خلاف دیکھتے ہیں تم کیا کھاتی ہو اسکے جواب میں مینے کچھہ نہ دیا کہ خواب میں مجھکو ممانعت تھی کہ یہ بھید کسی سے نہ کہنا پھر دوسرے دن اپنی عادت پر گھاس چھیلنے کے لئے میدان میں گئی اس میں ایک آواز غیب سے آئی کہ ایک لڑکا قریش کی قوم میں پیدا ہوا ہے - مبارکی اور سعادت اس شخص کی ہے کہ جو اسکو گود میں لے کے دودھ اپنا پلاوے قوم بنی سعد کی عورتیں یہ سنکے پہاڑ پر سے اتر آئیں اور اپنے اپنے شوہر سے جاکے یہ احوال کہا تب سب متفق ہوکر مکے کو چلے اور میں بھی انکے ہمراہ پیچھے گدھے پر سوار ہوکر چلی اور میرا شوہر بھی میرے ساتھہ تھا - میری رفتار میں سستی تھی - اس واسطے کہ گدھا میرا بہت لاغر تھا ساتی سنگاتی میرے آگے سب نکل گئے میں آہستہ آہستہ پیچھے پیچھے چلی جاتی جس کوہ اور میدان میں جاتی تھی یہ آواز سنتی تھی اے حلیمہ تمکو مبارک ہو اور اسیطرح تیسرے مقام میں جا پہنچی وہاں ایک شخص کو دیکھا قد قامت میں بلند اور عصا ہاتھہ میں نورانی چہرہ غار سے نکل آیا اسے دیکھتے ہی آنکھیں میری بند ہوگئیں وہ میرے پاس آکے میرے پیٹ پر ہاتھہ رکھکے کہنے لگا اے حلیمہ سعادت دارین تمکو حاصل ہوئی اللہ تعالی نے رضاعت پسر قریش تمپر مبارک کی یہ سنکے مینے اپنے شوہر سے کہا جو میں دیکھتی سنتی ہوں غیب سے تمکو معلوم ہے وہ مجھکو کہنے لگے کیا ہوا ہے تمکو خیر تو ہے - کیا دیوانی تو نہیں ہو اور میں اندیشہ کرتی ہوئی راہ میں چلی جاتی تھی کہ ہمارے ہمراہ کے لوگ ہمکو ملیں یا نہیں جب مکے کے قریب جا پہنچی ایسا کہ مجھسے چھہ کوس باقی تھا اور سب عورتیں قوم بنی سعد کی آئے مکے میں جاکے داخل ہوئیں اور میں اپنا

مال واسباب وسواری کا گدھا وہاں چھوڑ کے صرف اپنے شوہر کو لیگئی شہر مکہ میں اور بنی سعد کی عورتوں کو
دیکھا وے مکے سے پھری آتی ہیں اور میں متردد اس بات کی ہوئی اور کہا یا الٰہی مجھکو وہ دولت نصیب
ہوگی یا نہیں جو تو نے کہا تھا اسمیں عبدالمطلب کو دیکھا کہ چلے آتے ہیں دائی دودھ پلانے
والی تلاش کرتے ہوئے پکارے اے عورتو قوم بنی سعد کی تم میں کوئی دودھ پلانے والی
دائی ہے مینے کہا میں ہوں عبدالمطلب نے کہا تم کون ہو کس قوم سے ہو مینے کہا کہ بنی
سعد کی قوم سے ہوں بولے تیرا نام کیا ہے مینے کہا حلیمہ تب انہوں نے کہا اے حلیمہؓ یہ
بہت نیک اور اچھی بات ہے۔ ایک لڑکا محمد نام یتیم تم اسکو دودھ پلاؤگی اسکی اجرت
میں تمکو دونگا سب بنی سعد کی عورتوں سے مینے کہا کسی نے اسکو قبول نہ کیا اور کہا کہ یتیم لڑکے
کو دودھ پلانیسے کیا فائدہ پس تم اوسکو دودھ پلاؤ اللہ تعالیٰ تمکو اسکا اجر دیگا شائد اسکے
باعث تم عزیز و مکرم ہو جاؤ تب مینے کہا کہ بہت اچھا میں اپنے شوہر سے پوچھوں تب دودھ
پلاؤنگی پس عبدالمطلب نے مجھکو قسم کھاکے کہا تم ضرور آئیو مینے کہا بہت اچھا میں آؤنگی تب
مینے شوہر سے اپنے پوچھا وہ بولا بہت خوب تم جاؤ اسکو دودھ پلاؤ نیک کام ہے مت پھرو
میں بہت خوش ہوں شائد مجھکو اس سے فیض پہنچے اور مینے دیکھا جب بنی سعد کی قوم
اس سے باز آئی کہ یتیم لڑکے کو دودھ پلانیسے کیا فائدہ ہوگا پس میرے بھی دلمیں آگیا کہ
دودھ پلانے جاؤں یا نہ جاؤں ایک بھانجا میرا بیٹھا تھا اسنے مجھکو کہا اے خالہ وہ سب عورتیں قوم
بنی سعد کی نصیب گئیں تم مت جائیو اور مجھکو یہ بات پسند آئی کہ سب محروم گئیں ہیں نہیں جاؤنگی
اگر یہ لڑکا یتیم ہوا تو کیا ہوا میں گود میں پالونگی جو مینے خواب میں دیکھا ہے۔ وہ ہرگز جھوٹا نہوگا
میں یہ سنکر عبدالمطلب کے پاس گئی ادھر وہ لڑکا طلب کیا وہ خوش ہوکر میرا ہاتھ پکڑ کے آمنہ کے
گھر میں لیگئے مینے آمنہ کو دیکھا مانند ماہ کے گھر میں بیٹھی ہیں اور محمد کو سفید حریر کے کپڑے میں
لپیٹکر سلا رکھا ہے پس چاہتی تھی کہ اٹھاکر گود میں لوں انکے سینہ مبارک پر جب مینے اپنا
ہاتھ رکھا اسوقت آنحضرت شکر خواب سے جاگ اٹھے اور آنکھ کھولی لب مبارک خنداں
ہوئے اور ایک نور مینے دیکھا کہ چشم مبارک سے نکل کر طرف آسمان کے گیا مینے انکو اٹھا کے گود میں لیا اور
داہنی طرف کا دودھ اپنا دہوکے انکے دہن مبارک میں دیا تب انہوں نے دودھ پیا اور بائیں

چھاتی جب اُن کے مُنہ میں رکھی نہ پیا ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسولخدا نے حلیمہؓ کی دوسری چھاتی اسواسطے نہ پی تھی کہ حقتعالیٰ نے اپنے الہام فرمایا تھا کہ حلیمہ رضہ کا لڑکا جو دودھ پیئیگا تم اوسکو مت پیو ایک چھاتی حلیمہ کی تم پیو اور ایک اسکا لڑکا پئیگا دونوں تم مت پیو تا کہ حصہ متساوی ہو پس بہ نظر عدل دونوں طرف کا دودھ حضرت صلے نہ پیا حلیمہ کہتی تھی کہ جبتک رسولخدا اوّل دودھ نہ پیتے تب تک میرا بیٹا بھی نہ پیتا اور دودھ پر منہ نہیں رکھتا تھا اول وہ پیتے پیچھے میرا بیٹا پیتا اور داہنی چھاتی رسولخدا پیتے اور بائیں میرا بیٹا پیتا ایکوقت کا مذکور ہے میں آنحضرت کو لیکر اپنے شوہر کے پاس گئی اس نے لڑکے کو دیکھکے جناب کبریا میں سجدہ کیا اور شکر کیا اور مجھکو کہا اے حلیمہ خوش باش کوئی آدمی عرب میں نصیب اور ہمسے زیادہ نہیں ہوگا حلیمہ کہتی تھی کہ جب رات ہوئی مکے کے پاس بطحیٰ ایک جگہ ہے۔ سوہاں میں چار شب رہی اور پانچویں شب کو خواب میں دیکھا ایک شخص نورانی چہرہ حضرت کے سرہانے آکے بیٹھا اور حضرت کا منہ چوما یہ دیکھ کے مینے اپنے شوہر سے کہا اس نے کہا خاموش یہ کسی سے مت کہیو یہ علامت اقبال ہے اور اسکے بعد دوسرے دن جو جو عورتیں قوم بنی سعد کی مکے میں آئی تھیں سب کی سب نے پھر اپنے گھر کیطرف مراجعت کی اور میں بھی آمنہ سے رخصت ہوکر رسولخدا کو لے گدھے پر سوار ہو کر سب کے ساتھ چلی اور میرے گدھے نے تین مرتبہ کعبہ کیطرف سجدہ کرکے روبسوئے آسمان کیا اور شتاب ہوکے چلا ہمراہ کے لوگ مجھکو دیکھکر متحیر ہوئے پوچھنے لگے اے حلیمہ یہ وہی گدھا ہے جو تیرے ساتھ آیا تھا۔ بولیں ہاں وہی ہے جو میرے ساتھ آیا تھا سب کے پیچھے چلتا تھا اور خدا کے حکم سے اسوقت گدھے نے کہا اے لوگو میں وہ گدھا ہوں جو لاغر تھا اب میں تازہ ہوا ہوں کسی بات سے اس کی خبر تمکو نہیں کہ میری پیٹھ پر سوار کون ہے۔ یہ میری سعادت ہے خاتم الانبیاء کا میں باربردار ہوں اس لئے زور میرا زیادہ ہوا حلیمہؓ سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ گدھا میرا سب قافلے کے آگے نکلگیا تھا اور جہاں ہم منزل کرلیتے تھے حضرت کے طفیل سے وہاں گھانس پیدا ہوتی سب چوپائے کھاتے جب میں اپنے گھر میں پہنچی آنحضرت کی برکت سے بکریاں جو میری دبلی تھیں سب موٹی تازی ہوگئیں اور

دوسرونکی بکریوں سے ہماری بکریاں بہت بچے دینے لگیں اور بہت دودھ ہوا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ لوگ ہماری بکریونکے ساتھہ اپنی بکریاں لاکے باندھ دیتے تب اُن کی بکریاں بھی بہت بچے اور بہت دودھ دیتی تہیں کہتے ہیں کہ یہ سب حلیمہ رضؓ کی برکت سے تہا اسواسطے کہ وہ سرور کائنات کی دائی تہیں اور حقتعالی نے خلائق کے دل میں محبت ڈالی تہی جو شخص رسولخدا کو دیکہتا بہت پیار و محبت کرتا اور آنحضرت بڑے ہوئے بات کرنے لگے اول یہ کلمہ کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لوگ یہ سنکے متعجب ہوئے حلیمہ رضؓ نے کہا اس سے بھی اور عجیب و غریب بات واقع ہوئی ہے جسوقت حضرت دودھ پیتے روز ایکبار پیشاب کرتے اپنی عادت معین پر اور مجھکو پیشاب پاک کرنیکی حاجت نہ ہوتی فوراً پیشاب خشک ہوجاتا اثر نجاست کا معلوم نہیں ہوتا اور جب پیغمبر خدا بڑے ہوئے میدان کیطرف تشریف لیجاتے تھے اور کسی لڑکے کیساتھہ نہیں کہیلتے الگ جاکر ایک کنارے بیٹھکر ذکر الٰہی کرتے جب عمر شریف آنحضرت کی چار برس کی ہوئی مجھے کہنے لگے کہ میں اپنے خویش و اقربا کو نہیں دیکھتا ہوں وہ کہاں ہیں میں نے کہا کہ وہ بکریاں لیکے میدان میں رہتے ہیں رات کو گہر میں آتے ہیں رسولخدا یہ سنکے رونے لگے اور کہا کہ میں یہاں اکیلا نہیں رہونگا مجھکو میرے اقربا کے پاس بہیجدو میں نے کہا اے جان مادر کیا تم باہر پھرنا چاہتے ہو تب میں نے انکے سر کے بالوں میں تیل دیکے شانہ کرکے اور آنکھوں میں سرمہ لگا کر اور پیرہن پاکیزہ پہنا کر اور گلوبند یمانی گلے میں باندھ دیا تاکہ اُن پر اثر زحمت نہ پہنچے تب ایک لکڑی ہاتھہ میں لیکے میرے بیٹونکے ساتھہ باہر گئے اسیطرح ہر روز میدان میں جاتے اور خوش رہتے ایک دن ایک لڑکا میرا میدان میں سے ڈرتا ہوا آنسو بہاتا میرے پاس آیا اور کہا اے ماں میری جلد چلو محمد کو دیکھو کہ کیا ہوا اب تک مرگئے ہونگے تب میں گھبرا کے اٹھی اور بیٹے سے پوچھا کہ کیا ہوا بولا کہ اے ماں میری ہم سب بھائی ہم سنگ فلاخن کہیل رہے تھے اس میں اچانک ایک شخص نے آکے ہمارے سامنے سے انکو پہاڑ پر لیجاکر لٹا دیا اور ان کا پیٹ چھاتی سے ناف تک چیر ڈالا ہے میں دیکھکے آیا ہوں اب تک ہے یا نہیں کہہ نہیں سکتا اور اکثروں نے

یوں روایت کی ہے کہ دو جانور گدھ کی شکل کے تھے اُکے کہنے لگے یہ وہی لڑکا ہے۔
دوسرا بولا ہاں تب دونو جانور آنحضرت کے نزدیک گئے اور حضرت انکو دیکھکے ڈر گئے اور
رونے لگے تب ان جانوروں نے حضرت کے دونوں مونڈھے مبارک پکڑکے زمین پر
لٹایا اور منقاروں سے اپنی شکم مبارک حضرت کا چاک کرکے دل بے کینہ کے اندر سے
جو خون مردہ سیاہ تہا نکالڈالا اور کہاکہ یہ خون سیاہ بہرہ شیطان ہے - کہ ہر شخص کے
دل کے اندر یہ خون سیاہ رہتا ہے اب وسوسہ شیطان مردود کا حضرت کے دل مبارک
میں اثر نہیں کریگا تس پیچھے آب برف سے دل مبارک کو دہوکے شکم کے اندر رکھکے سی دیا
اور سکینہ ایک قسم کا مرہم ہے اُسپر رکھدیا آرام و آسائش زیادہ ہوئی اور مُہر نبوّت سے
مُہر کرکے جیسا تہا ویسا کردیا اور اس عرصہ میں حلیمہ کے بیٹے سب جو گہر میں کہانیکے واسطے
گئے تہے آکے دیکھتے ہیں یہ ماجرا ہے تب سراسیمہ ہوکے دوڑتے ہوے اپنی ماں سے جاکے کہا
پس حلیمہ کہتی ہیں کہ میں اس بات کو سنتے ہی اسیوقت دوڑی جاکے دیکھتی ہوں کہ محمد پہاڑ
کے اوپر بیٹھے آسمان کیطرف منہ کرکے ہنس رہے ہیں میں انکے سر و چشم چومکے کہا اے میری جان
میں تمہارے تصدق جاؤں کہو تمپر کیا گذری بولے خیر ہے سب بہائی گہر میں کہانیکے واسطے
گئے تہے میں اکیلا تہا اچانک دو جانور آکے مجھکو وہانسے یہاں پر لائے اور مجھکو معلوم ہوا کہ وہ
دو فرشتے تھے ایک کے ہاتھ میں آفتابہ پانی کا اور ایک کے ہاتھ میں طشت زریں تہا اور مجھکو لٹاکے میرا
پیٹ سینے سے زیر ناف تک چیر ڈالا اور اس سے مجھکو کچھ درد والم معلوم نہ ہوا جو کچھ کہ
میرے پیٹ کے اندر تہا نکالکر طشت میں رکھکے دھوکے پھر میرے پیٹ کے اندر رکھدیا تس
پیچھے دوسرے شخص نے آکے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈالکر دل میرا نکالکے اسکے اندر خون
سیاہ تہا نکالڈالا پھر دل میرا اندر شکم کے رکھکے درست کردیا اور یہاں سے غائب ہوئے
روایت ہے حلیمہ کہتی تہیں کہ جب میں نے یہ ماجرا سُنا محمد سے تب اسیوقت ساجد بدرگاہ باری
ہوئی بعد اسکے یہ بات شہرت پائی تب خلائق مجھے اُکے کہنے لگی کہ محمد کو کچھ آسیب ہوا یا کچھ
مرض ہوا ان کو کاہنوں کے پاس لیجانا چاہیئے کہ کچھ پڑہکر پہونکیں یا اسکی دوا کریں تب
لوگونکے کہنے سے انکو کاہنوں کے پاس لے گئی - اور اول سے آخر تک

اس قصہ کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کیا یہ سنکے کاہن سب حضرت کو گودی میں لیکے باہم کہنے لگے اے لوگو اس لڑکے کو زندہ مت چھوڑو اگر یہ بڑا ہوگا تو تمہارے تمام بتونکو توڑ ڈالیگا ذلیل وخوار کریگا سواحق کے اور کسیکو نہ مانے گا دین تمہارا باطل کریگا اور خدا کیطرف سب کو بلائیگا اور تم اپنے دین کو ہو لجاؤگے پس اے صاحبو اپنا دین جسطرح سے قائم رہے۔ وہی فکر کرو حلیمہ رہ کہتی ہیں کہ جب میں نے گود کو دمیں لیا اور میں نے کاہنوں سے کہا کہ تم دیولانے ہو جو یہ بات کہتے ہو میں ایسا جانتی تو تمہارے پاس اس لڑکے کو کبھی نہ لاتی پس میں خاتم الانبیاء کو وہانسے اپنے گھر میں لائی اور انکے نور سے تمام گھر میرا معطر خوشبودار اور منور ہوا لوگوں نے مجھے کہا کہ اس لڑکے کو تم عبد المطلب کے حوالے کرو امانت سے خلاص ہو تب میں نے اونکو لیکے گدھے پر سوار ہو کر مکے میں آتی تہیں راہ میں غیب سے ایک آواز آئی کسی نے مجھکو کہا اے حلیمہ تمکو مبارک ہو پس یہانتک کہ میں آہستہ آہستہ مکے کے پاس پہنچی میں جب پہنچی وہاں ایک گروہ جماعت کی میں نے دیکھی اور وہاں محمد کو بٹھا کر میں اپنی حاجت کو گئی وہاں ایک آواز میں نے سنی اور پیچھے کیطرف میں نے نظر کی محمد کو نہ دیکھا تب اس جماعت سے میں نے پوچھا کہ اے صاحبو یہاں جو ایک لڑکا بیٹھا تھا کہاں گیا انہوں نے کہا ہمنے نہیں دیکھا وہ لڑکا کون تھا کیا نام اسکا میں نے کہا کہ انکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے پس چاروں طرف دوڑی اور دیکھا آخر الکہو نہ پایا اور روتے میں یہ کہہ رہی تہی کہ الٰہی انکی برکت سے تو نے مجھکو فائز المرام کیا اور ہمکو فراغت ہوئی اپنا دودھ پلاکے انکو بڑا کیا اب وہ جس کا لڑکا ہے میں اسکو دینے جاتی ہوں کہ اپنے عہد سے خلاص ہو جاؤں اب اس لڑکے کو یہاں سے کون اٹھا لیگیا قسم لات وعزےٰ کی اگر وہ مجھکو نہ ملیگا تو میں اس پہاڑ پر جاکر پتھروں سے سر پھوڑونگی یہ سنکے وہ سب مجھسے کہنے لگے کہ تم ہمسے ہانسی کرتی ہو جو ایسی بات کہتی ہو تمہارے ساتھ تو کوئی لڑکا ہمنے دیکھا نہیں کیوں جھوٹ بولتی ہو حلیمہ رہ کہتی ہیں کہ یہ بات سنکے میں نا امید ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھکے واویلا کرنے لگی اے محمد تم کہاں ہو۔ یہ کہتی تہی اور روتی تہی میرا رونا سنکے اور لوگ بہی روئے تب ایک پیرمرد دیکھا عصا ہاتھ

میں وہ آکے مجھسے کہنے لگے اے دختر سعد تم کیوں روتی پھرتی ہو میں نے کہا کہ لڑکا میرا یہاں سے
کھو گیا ہے تب اسنے کہا کہ جس بُت نے تمہارا لڑکا لیا ہے۔ میں اسکو پتا دیتا ہوں تم
فلانے کے پاس جاؤ مت روؤ لڑکا اسکے پاس ملیگا خاطر جمع سے رہو اس سے
جاکے لڑکا اپنا مانگو وہ البتہ لاویگا تب میں نے وہاں جاکے ایک آواز دی اور کہا اے
شیطان تجھکو شرم نہیں آتی ہے۔ کہ جسدن وہ لڑکا پیدا ہوا تھا وہ تجھکو معلوم نہیں
کہ لات و عزا پر کیا صدمہ گذرا تھا تب اس شیطان نے کہا کہ ہبل کے پاس جاتا
ہوں تمہارا لڑکا وہی دیگا تب اس شیطان نے ہبل سے جاکر کہا اے سردار ہمارے
آپکی مہربانی قوم قریش پر بہت ہے سو دختر سعد حلیمہؓ یہ کہتی ہے۔ کہ ایک لڑکا کا نام
اسکا محمدؐ وہ کھو گیا ہے اگر اوسکو لادوگے تو تمہاری بہت مہربانی قوم قریش پر ہوگی
حلیمہ کہتی ہیں کہ مینے دیکھا ہبل نے دوسرے بتوں کو پکارا وہاں سے یہ آواز آئی یا ہبل
ہم سب یہاں سے نکلے جاتے ہیں کیونکہ ہم اس لڑکے کے ہاتھ سے مارے جائینگے پھر
ایک شخص نورانی چہرہ کو دیکھا وہ مجھسے آکے کہنے لگے اے حلیمہؓ وہ لڑکا خدا کا دوست ہے
وہ اچھی طرح سے ہے تم کچھ اندیشہ مت کرو اور مجھکو اسبات کا ڈر ہوا اگر عبد المطلب
کو یہ خبر پہنچی کہ محمدؐ گم ہوئے ہیں تو جینا محال ہوگا میں سمجھکے ان کے پاس چلی تھی جب میں
کتنی دور گئی راہ میں عبد المطلب سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرا حال دیکھکے پوچھا اے
حلیمہ تم کیوں مضطرب ہو میں نے کہا کہ محمدؐ کو میں تمہارے پاس لاتی تھی مقام بطحیٰ میں مجھسے
وہ کھو گئے ہیں یہ سنکے عبد المطلب نے دریافت کیا شاید کسی نے انکو مار ڈالا ہوگا تب
تلوار ہاتھ میں لیکے آئے اور وہ غصہ میں آتے تھے کوئی شخص مارے ڈر کے انکے
سامنے نہ آتا تھا اسیطرح ننگی تلوار ہاتھ میں لیکے ایک آواز دی اور پکارا اے اہل قریش سب
حاضر ہو اسیوقت سب آکے حاضر ہوئے اور کہنے لگے کیا بات ہے۔ کہا عبد المطلب
نے محمدؐ پوتا میرا حلیمہ کے پاس سے میدان بطحیٰ میں کھو گیا تب سبھوں نے قسم کھاکر کہا کہ جبتک
محمدؐ نہ ملیگے تب تک سب کھانا پینا ہمپر حرام ہے تب سب اہل مکہ عبد المطلب کے ہمراہ نکل
آئے اور سو آدمی اہل قریش نے کہا کہ چلو ہم سب خانہ کعبہ میں جاکے خدا کے پاس التجا کریں تب

عبد المطلب ان سب کو چھوڑ کے کعبے کے آستانے پر جا کے سر زمین پر رکھکے کہا یَا رَبِّ رُدَّ
عَلَیَّ وَلَدِیْ مُحَمَّدًا جب بہت فریاد کی غیب سے آواز آئی اے عبد المطلب کچھ اندیشہ مت
کر محمدؐ کو اللہ نے آرام سے رکھا ہے۔ کچھ ڈر نہیں تب عبد المطلب نے کہا کہ محمدؐ کہاں ہیں
آواز آئی کہ وادئ تہامہ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہیں تب عبد المطلب کعبے سے نکل آئے
اور با شمشیر برہنہ وادی تہامہ کیطرف گئے اور آگے ورقہ اور نوفل اور مسعود اور ثقفی جاتے تھے جب
وہ مقام بطحیٰ میں جا پہنچے محمدؐ کو وہاں دیکھا ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھے ہیں مسعود نے
پوچھا اے لڑکے تم کون ہو تب حضرت نے فرمایا کہ میں سیّد یتیم غریب ہوں نام میرا محمدؐ بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف ہے یہ سنکے نے جا کے عبد المطلب کو خوشخبری دی عبد
المطلب جب سرور کائنات کے پاس آئے پوچھا اے لڑکے تم کون ہو فرمایا کہ میرا نام محمدؐ ہے۔ میں
آپ کی نسل سے ہوں کہا تم اپنا نسب نامہ بتاؤ کسکے فرزند ہو تب حضرت نے فرمایا میں مُحَمَّدٌ بن
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف ہوں یہ سنتے ہی عبد المطلب سید الکونین کو
گودی میں لیکے وہانسے چلے آئے اور کعبہ میں آکے طواف کیا اور کہا نُعَوِّذُ بِوَاحِدٍ مِنْ شَرِّ کُلِّ
حَاسِدٍ اور مکے کے شہر میں جتنے قریش تھے حضرت کے آنیسے سب خوش ہوئے اور عبد المطلب نے
بہت روپے پیسے دیکے حلیمہؓ کو خوش کر کے انکے وطن کو رخصت کیا ✠

جانا آنحضرت کا اپنے ماموں کے گھر میں اپنی والدہ آمنہ کے ساتھ اور فوت ہونا آمنہ کا راہ میں اور عبد المطلب کا فوت ہونا اور ہمراہ جانا آنحضرت کا ابو طالب کے ساتھ شام کے سفر میں تجارت کو اور ملاقات ہونا ایک راہب سے راہ میں

کہتے ہیں کہ جب حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت کو عبد المطلب کے حوالے کیا اور آمنہ آنحضرت
لیکر اپنی بھائی کے گھر جا کے دو برس رہیں پھر مکے میں آتے وقت اثنائے راہ
میں قضا الٰہی سے فوت ہوئیں اور اسوقت آنحضرت کی عمر شریف سات برس کی تھی اور
بعد اسکے حضرت نے اپنے دادا عبد المطلب کے پاس پرورش پائی اور سن شریف
آنحضرت کا جب آٹھ برس دو مہینے کا ہوا عبد المطلب بیمار ہوئے امید زندگی کی
منقطع ہوئی تب اپنے بیٹے ابو طالب کو بلا کے یہ وصیت کی کہ پرورش محمد مصطفٰے
کی تمہارے ذمہ ہے میں اس بات کی تمکو وصیت کرتا ہوں اسکو یاد رکھنا
ابو طالب نے کہا اے بابا جان وہ میرا بھتیجا ہے میں اسکو اپنے فرزند کے برابر جانتا
ہوں بعد اسکے عبد المطلب نے انتقال کیا اور آنحضرت کی ابو طالب نے
پرورش کی ان ایام میں سب نوکر خدیجۃ الکبریٰ کے تھے۔ اور قریش سب شام کی
طرف تجارت کو جایا کرتے تھے اور اسوقت ابو طالب نے بھی انکے ساتھ کا عزم
کیا اور آنحضرت مہار شتر کی کھینچتے تھے۔ چونکہ سن آپ کا صغیر تھا ابو طالب چاہتے تھے
کہ آنحضرت کو گھر میں بھیجیں حضرت نے کہا اے چچا جان مجھکو آپ اکیلا گھر میں نہ بھیجئے
میں کس کے پاس رہونگا آپ اپنے پاس رکھئے یہ سنکے ابو طالب کے دلمیں رحم آیا اور
آنسو بہا کے کہا اے جان عم کچھ ڈر و مت اندیشہ نہ کرو سلامت رہو میں تمکو مکان پر
نہیں بھیجونگا تب حضرت کا ہاتھ پکڑ کے شتر پر بٹھا لیا اور دونوں چچا بھتیجے کارواں کے
ساتھ چلے جب سب کارواں وادی شام میں پہنچے وہاں ایک راہب کی عبادت گاہ
تھی اور اس بستی میں ایک درخت سایہ دار تھا جو قافلہ سوداگروں کا اس راہ میں جاتا اسکے
نیچے اُترتا اور اس راہب سرخیش نے توریت میں دیکھا تھا کہ فلانے روز فلانے وقت
ایک پیغمبر مکے سے سوداگرونکے ساتھ یہاں آکے اتریںگے انکی پشت پر مہر نبوت ہے اُنسے
فیض لیا چاہیے اس امید پر حضرت کے آنیکا منتظر رہا جو قافلہ مکے سے آتا سب کی خاطر
کرتا اور سب کو دیکھتا پس ابو طالب اسی راہ سے محمد کو لیکر سوداگرونکے ساتھ اس وادی میں
پہنچے اور وہ سرخیش راہب اسدن بالائے بام جا کے دیکھ رہا تھا کہ ایک قافلہ سوداگروں کا

مکے سے آتا ہے - اور ایک ٹکڑا ابر کا انکے سر پر سایہ کئے چلا آتا ہے پھر سب اس
درخت کے نیچے آکے اترے درخت نے تعظیماً اس قافلہ کے بیچمیں سید الکونین کو
سجدہ کیا اور اس سرخیل راہب نے یہ حال دیکھکر ان سوداگروں کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ بکبوں
سے جب ہم بہت رکھتے ہیں جو سوداگر مکے سے یہاں آکے اترتے ہیں ہم انکی خاطر کرتے ہیں
آج ہمنے تم سب کی دعوت کی ہے ہمارے مکان پر آؤ ابو طالبؓ دعوت اس کی قبول
کی تب رسولخدا کو ایک نوکر کیساتھ اسباب کے پاس چھوڑ کے اس درخت کے نیچے بٹھا کے
سب کے سب راہب کے گھر میں چلے گئے اور راہب نے اپنی عبادتگاہ سے نکلکر سب کر
دیکھا پھر معبد خانے کے اوپر جا کے دیکھنے لگا کہ اور کوئی تو باقی نہیں رہا اور دیکھا کہ جو
ٹکڑا ابر کا جہاں تھا وہیں موجود ہے تب سب سے کہا کہ تمہارے دو آدمی باقی ہیں درخت
کے نیچے چھوڑ کر آئے ہو وہ بولے ہاں ایک نوکر اور ایک لڑکے کو مال کے پاس بٹھا کر آئے ہیں
تب راہب بولا کہ ان دونوں کو بھی جا کے لے آؤ پھر راہب بام پر جا کے دیکھتا تھا اتنے میں
کوئی جا کے پیغمبر خدا کو لے آیا اور وہ ابر بھی حضرت کے سر مبارک پر سایہ ڈالے ہوئے
آیا راہب نے یہ حال دیکھکے کہا واللہ یہ ابر کا سایہ سوا پیغمبروں کے اور کسی پر نہیں ہوتا ہے
یہ کہکر رسولخدا کو اپنی جگہ پر لیجا کے بہت سی تعظیم و تکریم کی اور طعام و تحایف سبکے لئے حاضر
کیے جب سب نے کھانیسے فراغت کی تب راہب نے سب سے کہا کہ یہ لڑکا کسکا ہے سبھوں
نے ابو طالب کیطرف اشارت کی راہب بولا کہ مجھکو معلوم ہوتا ہے - کہ یہ لڑکا یتیم ہے
ماں باپ اس کے مرگئے ہیں تب ابو طالب نے کہا سچ ہے یہ میرا بھتیجا ہے میری گودی میں
پرورش ہوا راہب بولا اے شخص یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہوگا درمیان دونوں مونڈھوں کے انکے
مہر نبوت ہوگی خبردار تم ان کی حفاظت میں رہو اور روم و شام کیطرف انکو مت لیجائیو وہاں
انکے دشمن بہت ہیں یہودی اور گبر انکے مار ڈالنے کو مستعد ہیں نام و نشان لیکے ڈھونڈھتے ہیں
انکو جہاں پاوینگے مار ڈالینگے یہ کہا راہب نے اور دست مبارک حضرت کا پکڑ کے کہا کہ یہ
سید کونین ہے اور بہتر تمام خلائق زمین و آسمان سے ہے یہ سنکر سوداگروں نے کہا کہ
آپکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پیغمبر ہونگے اسنے کہا کہ صفت انکی مینے توریت میں دیکھی

ہے۔ جو علامت نبوت کی ہے۔ سو آپ میں پائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ وہ کیا علامت ہے۔ کہا۔ کہ تم ان کو چھوڑ کے میرے یہاں آئے اور میں نے دیکھا۔ تمام اشجار اور جمادات نے انکو سجدہ کیا۔ اور جتنے نباتات اور حیوانات اور حجر اور درخت ہیں سجدہ کسیکو نہیں کرتے مگر پیغمبر ونکو اور تم یقین جانو۔ کہ یہ پیغمبر برحق ہے۔ سب اس گفتگو میں تھے۔ کہ اس میں سات آدمی اجنبی اچانک راہب کے معبد خانے کے دروازے پر آکھڑے ہوئے ان سے پوچھا۔ تم سب کون ہو کہاں جاؤ گے بولے ہم سب روم سے آتے ہیں۔ بادشاہ روم نے ہم کو بھیجا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ پیغمبر اخیر الزمان کا مکے میں خروج ہُوا ہے۔ ہم ان کو پکڑ کے بادشاہ کے پاس لیجائینگے۔ اور ڈالینگے ان کے دریافت کرنے کو ہم آئے ہیں۔ راہب نے کہا کہ بیہودہ رنج اٹھاتے ہو۔ تم اونکو نہیں مار سکو گے خدا ان کا حافظ و ناصر ہے۔ پس راہب نے یہ بات کہکے ان کو مکے کیطرف بھیجا اور کہا۔ کہ تم چلے جاؤ کیوں ناحق آئے ہو اور ابو طالب کو کہا۔ کہ تم اس لڑکے کو روم و شام کیطرف مت لیجاؤ تم اپنے گھر چلے جاؤ۔ کیونکہ یہودی سب تم کو وہاں زحمت دینگے۔ یہ بات سنکے حضرت کو پھر مکے میں لیگئے ؛

خبر دوسری دفعہ چاک کرنا سینہ مبارک آنحضرت کا اور نکاح کرنا خدیجۃ الکبریٰ سے اور اقوال و افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل نکاح کے جو وقوع میں آئے تھے

روایت ہے۔ کہ جب سن شریف آنحضرت کا دس برس کا ہُوا ایک دن بطور گلگشت میدان کی طرف تشریف لے گئے اس وقت دو فرشتے بصورت آدمی کے حضرت کے ... سامنے آئے آنحضرت فرماتے ہیں۔ کہ چہرہ اُن کا نورانی تھا ایسی شکل میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اور جو خوشبو ان کے بدن سے آتی تھی ایسی مشک اور عنبر و عطریات میں بھی نہ تھی۔ اور ان کے کپڑے میں

جو صفائی تھی جہاں کی کسی چیز میں نہ تھی اور وہی دو فرشتے جبرئیل اور میکائیل تھے ان دونوں نے دونوں مونڈھے میرے پکڑ کے مجھے زمین پر لٹایا اور پیٹ میرا چیر ڈالا کچھ خون میرے بدن سے نہیں نکلا ان میں سے ایک فرشتہ طشت میں پانی بھر کے لایا اور دوسرے نے میرے پیٹ کے اندر ہاتھ ڈالکے سب دھو ڈالا اور کہا کہ سینہ ان کا چاک کر کے دل کے اندر سے جو خون سیاہ اور حسد اور بغض بشریت کا ہے نکالکے. بجاے اسکے رحم اور شفقت رکھدو واسطے رحمت عالمین کے پس ویسا ہی کیا اور پھاڑنے چیرنے سے مجھکو کچھہ درد و الم نہ ہوا اور ایک چیز مثال چاندی کے میرے دل کے اندر رکھدی اور دوائے خشک مثال سفوف کے اسپر رکھی اور انگلیاں ہاتھ کی میری پکڑ کے کہا اب جاؤ سلامت رہو اور آنحضرت نے فرمایا اسی دن سے میرے دل میں مہر اور شفقت خلق پر زیادہ ہوئی کہتے ہیں کہ مرتبہ قریب بلوغ کے حضرت کا سینہ مبارک چیرا کیونکہ وقت شباب کے خواہش بشریت اور غصہ دلمیں زیادہ ہوتا ہے اسلئے دوسری دفعہ دل حضرت کا چاک کر کے پاک صاف کیا اور اس سے محفوظ رکھا بعد اسکے آنحضرت نے مکان میں جا کے اپنے چچا ابو طالب سے یہ حقیقت بیان کی اور ابو طالب نے اس بات کو مخفی رکھا کسی سے نہ کہا اور قدم حضرت کا متبرک جانکر خدمتگذاری اور پرورش میں انکی رہے ایک دن ابو طالب حضرت سے کہنے لگے اے جان غم میں کچھہ کہا چاہتا ہوں مگر شرم آتی ہے تجھکو حضرت نے فرمایا اے چچا جان جو آپ کے دلمیں آوے سو فرماویں میں آپ کا یہ خوار دار ہوں ابو طالب نے کہا تمہارے ماں باپ مر گئے کوئی چیز نہیں چھوڑ گئے اور میرے پاس بھی دولت نہیں کہ تمکو بیاہ دوں صلاح یہ ہے میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ دختر خویلد وہ بہت مالدار ہے۔ اور نوکر چاکر بہت رکھتی ہے مناسب سمجھ کے اجرت دیتی ہے۔ اگر اس کے پاس تم نوکری کرو گے تو اسکے روپیہ سے اللہ چاہے تو تمکو بیاہ دونگا اور چشم اپنی روشن کرونگا اس امر میں تم کیا چاہتے ہو آنحضرت نے فرمایا میں آپکا بر خوردار ہوں آپکی بات بسر و چشم ہے کیوں نہ مانونگا جو آپ میرے حق میں کرینگے سو بہتر ہے تب ابو طالب حضرت کو لیکر خدیجہ کے در پر گئے اندر سے ایک غلام نے آکر پوچھا تم کون ہو

اور کہاں سے آئے ہو ابو طالب نے کہا خدیجہؓ سے جا کے یہ بات کہو کہ ابو طالب تمہارے در پر
کھڑا ہے آپ سے کچھ عرض کیا چاہتا ہے۔تب غلام نے جا کے خدیجہؓ کو خبر دی وہ بولیں انکو یہاں
لے آؤ تب ابو طالب حضرت کو لیگئے خدیجہ اسوقت تخت پر بیٹھی تھیں اور ستر کنیزک کمر بستہ انکی
خدمت میں کھڑی تھیں خدیجہ نے ابو طالب سے کہا کہ آپ نے یہاں آنیکی کیوں تکلیف کی آپ
کا کیا مقصد ہے انہوں نے کہا کہ یہ میرا برادر زادہ ہے۔نام ان کا محمد بن عبد اللہ ہے اگر آپ انکو
اپنی سرکار میں نوکر رکھئے تو فیض عام سے آپ کے یہ بھی بہرہ مند ہوں اور دعا کریں تب خدیجہ
نے کہا کہ اس سے اور کیا بہتر ہے۔بہت اچھا میں نے آج سے انکو نوکر رکھا روایت ہے حضرت
ابو بکر صدیق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ خدیجہ رسولخدا کے خویشوں میں تھیں شوہر
مرگیا تھا وہ بیوہ تھیں بہت دولتمند اور تاجرہ ہر سال لوگونکو مال اور اسباب دیکے شام اور بصرہ
کیطرف تجارت کو بھیجتی تھیں اور ایک غلام ان کا میسرہ نامی تھا اوسکو آزاد کیا تھا تجارت کیلئے
اُسکو بھیجتی تھیں اور جتنے نوکر خدمتگار غلام تھے سب اسکے حکم کے تابع تھے ایکدن خدیجہ نے
بالاخانے سے دیکھا کہ حضرت کے سر پر ایک ابر سایہ دار ہوا اور حضرت چلے جاتے تھے حضرت کو
نزدیک اپنے بلا کے بکریونکی پاسبانی میں مقرر کیا تھوڑے دن میں حضرت کے قدم کی برکت سے
خدیجہ کی بکریاں آگے سے زیادہ ہونے لگیں اور بہت دودھ دینے لگیں پس خدیجہ کی نگاہ ہمیشہ
رسول خدا پر تھی ہر روز دیکھتی تھیں کہ ایک ابر آکے حضرت کے سر مبارک پہ سایہ دار ہوتا ہے
اور جب حضرت چلتے ہر درخت اور جمادات سلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے سوا
اسکے اور بھی کرامات اور علامات توریت میں دیکھکے کہتی تھیں کہ یہ جوان قریش میں بزرگ
ہوگا اور چونکہ دیانتداری اور راست گفتاری میں مشہور و معروف تھے اسلئے انکو محمد امین کہتے
تھے اور جب سن شریف آپ کا بیس برس کا ہوا خدیجہ نے حضرت سے پوچھا کہ تم اس برس
میرے غلام میسرہ کیساتھ شام کیطرف تجارت میں جاسکو گے حضرت نے کہا بہت اچھا
میں جاؤنگا کہتے ہیں کہ حضرت کی کچھ اجرت مقرر کر کے تجارت کو بھیجا اور بعضوں نے مالک انبار
میسرہ کو کیا اور اکثر کا یہ قول ہے۔کہ خدیجہ نے حضرت کو اپنا مالک مختار کر کے اور اپنے شوہر کی پوشاک
پہنا کر شام کیطرف بھیجا اور غلام میسرہ کو کہا کہ جو جو حال راہ میں گذرے یاد رکھیو اور بلا فرق سر مو کے مجھے آکے

ہیاں کیجیو اور جو کام محمد امین کرنا چاہیں اسمیں تم مانع اور مزاحم مت ہوجیو غرض جو جو سوداگر نوکر چاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تھے رسولخدا کیساتھ سب گئے اور جب مکے سے باہر نکلے ابوسفیان کے قافلہ کیساتھہ ملگئے ابوسفیان حضرت کو دیکھکر ہنسنے کہنے لگے کہ خدیجہ بہت نادان ہے کیونکہ جس شخص نے کبھی اپنی عمر میں تجارت نہیں کی راہ ورسم خرید وفروخت کی نہ جانے اسکو مختار کرکے تجارت میں بھیجا یہ محض نادانی ہے حاصل کلام رسولخدا کا قافلہ سب سے آگے نکلگیا اور راہ میں کرامات ظاہر ہوتی رہیں جب آفتاب گرم ہوتا تھا حضرت کے سر مبارک پر ابر آکے سایہ کرتا تھا میسرہ دیکھتا تھا کہ حیوانات اور اشجار اور جمادات حضرت کو سجدہ کرتے تھے تعظیماً اسی طرح چلے جاتے تھے جب شام کے متصل نزدیک معبدخانہ راہب کے پہنچے اسکا نام بحیرہ راہب تھا اس نے حضرت کو دیکھا درخت کے سائے کے نیچے سویا ہوا جب آفتاب طلوع ہوا دھوپ لگی اسوقت درخت نے جھککر حضرت پر سایہ کیا بحیرہ راہب نے جب یہ دیکھا اپنے عبادتخانے سے نکلکر سوداگروں سے جاکے پوچھا کہ یہ جوان جو درخت کے نیچے سوتا ہے کون ہے میسرہ نے کہا کہ مختار اسباب میرا ہے راہب نے کہا خبردار تم انکو بطور سوداگروں اور مختار اسباب کے نہ جانو یہ پیغمبر خدا آخرالزمان اور بہتر تمام موجودات کا ہے تب راہب اور میسرہ دونوں رسولخدا کے پاس گئے راہب نے حضرت کا قدم چومکے کہا کہ مجھکو نشان پیغمبری کا معلوم ہے اور بندہ امیدوار ہے کہ حضور کا کتف مبارک دیکھے کہ آپ کی علامت نبوت میں نے توریت اور انجیل میں دیکھی کہ آپکے دونوں مونڈھے مبارک کے درمیان مہر نبوت ہے تب رسولخدا نے اسکو اپنے دونوں مونڈھے مبارک دکھائے جب چشم راہب کی اس سے روشن ہوئی اسوقت کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور کہا کہ آپ وہ شخص ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے آپکے آنے کی بشارت دی ہے اور میسرہ سے کہا کہ اے میسرہ محمد آخرالزمان کو جہود یوں سے بچائیو اور ابوسفیان کو تاکید کی ابوسفیان نے کہا وہ میرا بھتیجا بھائی ہے انکی نگہبانی اور خبرداری مجھپر واجب ہے الغرض بحیرہ راہب نے اقسام طرح کی نعمتیں اور تحفہ جات حضرت کے پاس لاکر حاضر کئے اور سب کو دعوت کرکے کھلایا بعد اسکے سوداگروں نے وہاں سے کوچ کیا دو راہ کے بیچمیں جا پڑے

ایک راہ خوف کی تھی اور دوسری راہ بیخوف رسولخدا نے قریب کی راہ جسمیں خوف تھا اختیار کی اور ابوسفیان نے دوسری راہ اختیار کی جسمیں خطرہ نہ تھا ابوسفیان رسولخدا پر ہنسنے لگے اور کہا کہ خدیجہ کا مال تمام برباد کروگے اور اپنے کو بھی ہلاک کروگے اس راہ میں مت جاؤ آنحضرت نے فرمایا میرا خدا حافظ و ناصر ہے۔ یہ کہکر تشریف فرما ہوئے جب حضرت نے ایک منزل کی راہ طے کی جس مقام میں پانی نہ تھا وہاں منزل کی میسرہ نے حضرت سے عرض کی اے حضرت قافلہ ہمارا بغیر پانیکے ہلاک ہونیکو ہے حضرت یہ سنکر خیمے سے نکلکر متحیر ہوئے اور درخت سبز کے نیچے کھڑے ہوکے مناجات کی یا اللہ مجھ بندہ یتیم پر رحم کر فریاد میری سن آب شیریں ہمکو عنایت کر تب اس درخت نے خدا کے حکمسے کہا کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کئی قدم آگے بڑھو آخیر قدم پر ایک چاہ کھودو وہاں پانی ملیگا تب حضرت نے وہاں ایک چاہ کھودا خدا کے فضل سے پانی صاف و شیریں نکلا سب قافلہ نے آسودہ ہوکے پیا دوسرے دن پھر وہانسے راہی ہوئے ایک مقام پر جاکے دیکھتے ہیں کہ کئی بیمار مجروح اونٹ بن میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں انہوں نے حضرت کو دیکھکے فریاد کی یارسول اللہ حقتعالے نے آپکو ہماری عبادت کے لیے بھیجا ہے ہمپر آپ مہربانی کیجیے تب حضرت انکی فریاد سنکر اور اپنی یتیمی کو یاد کرکے بہت سا روئے اور اپنے شتر پر سے اترکر ان شترونکی جراحت پر دست مبارک پھیرا خدا کے فضل سے سب اونٹ اچھے ہوگئے بیماری جاتی رہی پھر وہاں سے کوچ کیا بعرصہ قلیل شام میں جا پہنچے وہاں جاکے سب مال بیچڈالا منافع بہت پایا پھر وہاں سے مال خرید کرکے مکے کیطرف مراجعت کی اور اسکے بیس دن کے بعد ابوسفیان شام میں آپہنچے اور حضرت کے پاس کہلا بھیجا کہ چند روز اور یہاں ٹھیر جائیے میں بھی آپکے ساتھ چلوں گا حضرت نے دیر نہ کی مکے کو تشریف فرما ہوئے جب مکے کے قریب جا پہنچے میسرہ نے حضرت سے کہا کہ اے محمد امین آج کئی برس ہوئے ہم خدیجہ کے مال سے تجارت کرتے ہیں اب کی دفعہ جیسا منافع ہوا ایسا کسی برس نہیں ہوا تم جاؤ سلامتی اور نفع کی خبر خدیجہ کو دو تاکہ ہم سب کو سرکار سے خلعت ملے حضرت نے قبول کیا تب میسرہ نے حضرت کو اچھی طرحسے زیبایش کرکے شتر پر سوار کرکے مکے میں خدیجہ کے

پاس بھیجا خدیجہ منتظر تھیں راہ کیطرف دیکھ رہی تھیں اس میں ایک شتر سوار دیکھا دور سے آتا ہے اور ایک ٹکڑا ابر کا اور مرغ سب ہوا کے ان سر پر سایہ ڈالے ہوئے ہیں ہیبت اور شکوہ انکے چہرہ پر ہویدا ہے۔ خدیجہ نے کہا اللّٰھم اجعلہ الی داری اور جب شتربان خدیجہ کے دروازے پر آیا خبر ہوئی کہ محمد امین سفر سے آئے ہیں خدیجہ نے کہا لوگو تم جاکے دیکھو وہی سوار ہے جو ہمنے دور سے دیکھا ہے بولے ہاں وہی صلعم ہے پس رسولخدا نے خدیجہ کے پاس جاکے منافع تجارت اور سلامتی راہ اور قافلہ کی خوشخبری دی خدیجہ نے حضرت سے کہا جاؤ میسرہ کو لے آؤ اوسکو خوب معلوم ہے حقیقت اس کی جب آپکے سوداگروں کے ساتھ تشریف لیگئے سفر میں خدیجہ اسوقت دیکھ رہی تھیں اور جب میسرہ اور سوداگر آپکے ساتھ تشریف سفر سے لائے تب ہی دیکھا رسول اللہ کی وہی صورت وسیرت پائی اور سب دوسرے لوگ اس حال سے غافل تھے اور جب سفر سے سب آئے تب خدیجہ نے میسرہ سے سب احوال راہ کا اور منافع خرید و فروخت کا پوچھا اسنے کہا اے سیدہ ہمنے کبھی ایسی آسایش و راحت سفر میں نہیں دیکھی جو حضرت محمد امین کیساتھ پائی ہے میں ان کی کیا صفت بیان کروں وہ ایک صاحب مرد کامل ہیں میںنے دیکھا تمام اشجار و جمادات نے انکو تعظیم سجدہ کیا غرض دریافت کرنا راہب کا اور سایہ دینا ابر کا حضرت کے سر پر اور پانی نکالنا چاہ کھودکر اور اچھا کرنا شتران مجروح کا اور نفع تجارت کا ایک ایک میسرہ نے خدیجہ سے سب بیان کیا یہ سنکے خدیجہ ایک دل سے ہزار دل ہوکر رسولخدا کے پیش آئیں اور قدر و منزلت کی اور جسقدر کہ مشاہرہ ہر کارہ سے مقرر تھا اس سے دوگنا زیادہ کیا اور اپنے نوکر چاکر تابعدار و نکو کہدیا کہ رسولخدا کی خدمت میں مدام حاضر رہیں خدمت ان کی دل و جان سے کریں کسی وجہ سے انکی خدمت کرنے میں سستی نہ کریں پس اسیطرح جب چند روز گذرے ایک دن خدیجہ نے حضرت ؐ سے پوچھا اے حضرت آپنے بیاہ کیا یا نہیں حضرت نے فرمایا نہیں تب بولیں اگر مجھ عاجزہ سے نکاح کریں اور اپنی خدمت میں لاویں تو باقی عمر آپ کی خدمت میں صرف کروں اور سعادت دارین حاصل کروں حضرت نے فرمایا یہ کام بدون اجازت چچا ابوطالب کے ہم نہیں کر سکینگے اگر ہم چلے جاؤ

تو اس بات کا پیغام چچا ابو طالب کے پاس کرو مجھکو کچھ اختیار نہیں تب خدیجہ نے بہت بدایا
اور تحائف ابو طالب کے پاس بھیجے اور خواستگاری اپنے کام کی کی اور کئی دفعہ خدا گانہ
اچھی اچھی پوشاکیں نفیسہ اور اجناس لطیفہ ابو طالب کی بی بی کے پاس واسطے اس کام
کے بھیجیں اور ابو طالب نے خدیجہ کو یہ جواب دیا کہ سن شریف کا تمہارے سن سے بہت
کم ہے۔ یہ کیونکر ہوگا خدیجہ نے جب یہ بات سنی پھر ابو طالب کے پاس بہت سا مال
واسباب بطور ہدیئے کے بھیجا آخر ابو طالب نے حضرت رسول کریم کو بلا کے خدیجہ
کے ساتھ نکاح کا اذن دیا تب حضرت نے فرمایا اول یہ ہے کہ جتنی مال و دولت
تمہاری ہے خدا کی راہ پر مسکین محتاجوں کو دیدینا پھر دوسری شرط یہ کہ جتنے غلام
لونڈی باندی ہیں سب کو آزاد کر دینا اور تیسری شرط یہ ہے کہ کھانا پینا بطریق
فقیری اختیار کرنا پس خدیجہ نے یہ شرطیں منظور کیں جتنا مال اسباب دولت تھی
سب خدا کی راہ پہ لٹا دیا اور تھوڑا مال اسمیں سے ابو طالب کو دیا اور غلام لونڈی
باندی سب کو آزاد کیا اور درویشی اختیار کی اور بعضی روایت یوں ہے۔ کہ خدیجہ
نے دو آدمی قریش معتبر کو بلا کے گواہ کیا اور انکے سامنے مال واسباب نقود وظروف
باقی جتنا تھا سب رسول کریم کو دیا اور مالک و مختار اپنا کیا اور کہا کہ ان چیزوں پر
مجھکو دعوے نہیں تم اس بات کے گواہ رہیو چاہیں رسول مقبول اس کو قبول
کریں یا کسی کو راہ للہ دے ڈالیں اسکا کچھ دعوے مجھکو نہیں کہتے ہیں کہ ابو طالب
خدیجہ کے کہنے سے ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجہ کا تھا حضرت کو لیکے اس کے پاس گئے
اور وہ چند آدمی کے اسوقت عیش و نشاط میں تھا سلام علیک کیا سبھوں نے جواب
دیا اور ابو طالب کو تعظیم کر کے بٹھایا ورقہ بن نوفل رسول خدا کو دیکھکے اسوقت بولا اے
محمد امین میں تمسے بہت خوش ہوں تمکو دوست رکھتا ہوں کوئی حاجت مجھ سے مانگو تب
ابو طالب نے کہا کہ میں تمہارے پاس کچھ مطلب اپنے کو آیا ہوں اسنے کہا مطلب کہو تب ابو طالب
نے کہا میں اسواسطے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اپنی بہن خدیجہ کیساتھ میرے بھتیجے محمد کو بیاہ دو پس
اسوقت وہ نشے میں تھا حاضران مجلس کو کہا کہ اے قریشیو تم گواہ ہیں بات کے رہیو میں نے خدیجہ کو محمد مصطفےٰ کو بیاہ

بیاہ دیا اور حضرت نے فرمایا میں قبول کیا خبر میں آیا ہے۔ کہ آں حضرت چار مثقال زر مہر کے عوض میں بیبی خدیجہ کو نکاح میں لائے اسوقت عمر شریف آنحضرت صلعم کی پچیس سال کی تھی اور خدیجہ کی عمر چھیالیس برس کی پھر دوسرے دن ورقہ بن نوفل فجر کے وقت خواب مستی سے اُٹھکے خدیجہ کو گالیاں دینے پر مستعد ہوا خدیجہ نے کہا اے بھائی تمنے محمد علیہ السلام میں کیا عیب دیکھا انکے برابر میں اور نیک نیت اور صلاح و تقویٰ میں کوئی نہیں اور ہمکو اللہ نے دولت دی ہے اور کسی بات کی آرزو نہیں ہے۔ تب ورقہ نے کہا کہ محمدؐ سے تم راضی ہو بولیں ہاں راضی تب ورقہ نے کہا اچھا میں بھی راضی ہوں۔ پس خدیجہ رسول خدا کی خدمت میں مصروف رہیں جب پیغمبر خدا نے نیک کاری میں کمر باندھی افضال باری سے اس سال پانی بہت برسا ایسا کہ دیوار کعبے پر نقصان آگئی تب قریشیوں نے ارادہ کیا کہ کعبے کی چار دیواری توڑکے از سر نو پھر بناویں مگر عذاب خدا سے ڈرتے تھے اور اس میں متردد رہتے ایک دن ایک عورت نے چاہا کہ کعبے کے اندر عود جلاوے خدا کی مرضی سے اس میں آگ غیب سے آگری بعض جگہ جو کعبے کے اندر کی تھی وہ سب جل گئی اہل قریش نے پھر اتفاق کیا کہ کعبے کی دیوار توڑکے سر نو سے تعمیر کریں لیکن عذاب الٰہی سے ڈرتے تھے اور ولید بن مغیرہ سردار قوم تھا بولا نیت ہماری خدا کو معلوم ہے ہم کعبے کو توڑکے بناوینگے بلکہ یہ موجب آبادی ہے۔ نہ خرابی اس میں قبائل عرب چار فرقے ہوئے اس بات پر کہ ہر ایک فرقہ ایک ایک رکن کعبے کا توڑکے تعمیر کرے پس چاروں نے متواتر دور سے کھڑے ہو کر دیوار کعبے کو دیکھا کہ کس طرح توڑیں اور تعمیر کریں اس میں کسی کی جرأت نہ پڑی کہ اس پر دست انداز اور توڑیں اور پانچویں دن ولید بن مغیرہ تبر ہاتھ میں لیکر دیوار کعبہ کے پاس گیا اور اسکے ساتھ بنی مخزوم بھی تھے ولید بن مغیرہ نے انسے کہا کہ حقتعالیٰ ہمارے نیت کو خوب جانتا ہے یہ کہکر کعبے کی دیوار پر تبر مارکر گرا دیا جب اوروں نے دیکھا کہ ولید بن مغیرہ نے دیوار توڑی تب سب قبیلے متفق ہو کر کہنے لگے کہ ہم سب آج دیوار پر تبر لگاوینگے دیکھیں آج کی شب ولید بن مغیرہ پر آفت نازل ہوتی ہے یا نہیں تب ہم سب ملکے کل تینوں دیوار ونکو توڑ ڈالینگے جب انہوں نے ولید بن مغیرہ کو سلامت دیکھا تب ہر قبیلے نے اپنے حصے کی دیوار جو مقرر تھی توڑ ڈالی اور

بہ انداز قد آدم زمین کھود کے نیچے سے پتھر لگا کے دیواریں کعبے کی اٹھائیں تا کہ صدمہ سیل سے محفوظ رہے اور حجر الاسود کو دیوار پر اٹھاتے وقت سب قبیلوں میں تنازع ہوا بنی ہاشم اور بنی اُمیہ اور بنی زہرہ اور بنی مخزوم ہر کوئی کہتا تھا کہ حجر الاسود کو دیوار پر اٹھاینگے کیونکہ ہمکو فضیلت زیادہ ہے ان سے اور کوئی کہتا تھا ان میں سے کہ ہمکو فضیلت زیادہ ہے اُن سے یہانتک کہ سخن درازی ہوئی ایک مدت تک یہ گفتگو رہی آخر یہ نوبت پہنچی کہ ایک دوسرے پر پتھر مارنے لگے آخر سخن اس پر مقرر ہوا کہ ایک روز وعدہ لڑائی کا کیا کہ فلانے روز جنگ وجدال ہوگی دانشمندوں نے منع کیا کہ اس سے باز آؤ آپس میں لڑنا اچھا نہیں ہم ایک تدبیر تمہیں بتا دیتے ہیں کہ جس میں جھگڑا تمہارا مٹ جاوے اس پر عمل کرو وہ یہ ہے۔ کہ اول جو شخص کعبے کے حرم کے دروازہ پر آئے تم اس کو منصف مقرر کرو وہ جو کہے سو سنو اسکو عمل میں لاؤ تب سب نے رضی ہوکے کہا کہ بہت اچھا وہ جو کہیگا سو ہم مانینگے یہ کہا اور اسوقت محمد علیہ السلام سب کے آگے حرم شریف میں تشریف لائے سب کوئی کہنے لگا کہ محمد امین آئے جو وہ حکم کرینگے ہم اسپر عمل کرینگے تب خواجہ عالم نے یہہ حکمت کی کہ چادر زمین پر بچھا کے حجر الاسود کو چادر پر رکھکے چار آدمیوں کو ان چار قبیلوں میں سے کہا کہ تم چار آدمی چار کونے چادر کے پکڑکے کعبہ کے دیوار کے پاس لیجاؤ تب تم چاروں قبیلے اس پتھر کے اٹھانے سے مساوی ہوگئے تب سب نے اسیطرح چادر پکڑکے حجر الاسود کو اٹھاکے اس رکن کے پاس کہ جہاں اب ہے لیگئے اور کہنے لگے کہ اب ایک متبرک بزرگ چاہئے کہ وہ تنہا حجر الاسود کو اٹھاکے دیوار کعبے پر رکھدیوے اور چونکہ سید عالم سے سبکے سب راضی تھے کہنے لگے کہ اگر کوئی حجر الاسود کو تنہا اٹھاکے کعبہ پر رکھے تو محمد سب سے بہتر ہے۔ تب رسولخدا سے سبھوں نے کہا رسولخدا نے تنہا حجر الاسود کو اٹھاکے دیوار کعبہ پر رکھدیا جب دیوار کعبے کی تعمیر سے فراغت ہوئی چھت اور دروازے باقی رہے۔ اس واسطے کہ مکے میں لکڑی میسر نہ تھی اور نجار بھی نہ تھا ان ایام میں نجاشی بادشاہ حبش نے ارادہ کیا کہ ایک معبد خانہ بنا کے عبادت کرے تب لکڑی اور ہتھیار اور نجار استاد اور کاریگر کشتی کرکے ملک شام میں بھیجے خدا کی مرضی ایسی ہوئی کہ دریا میں

کشتی آتے وقت راہ میں ڈوب گئی۔ آدمی جتنے کشتی پر تھے سب کوئی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے بہتے بہتے موج دریا نے ان سب کو لکڑی سمیت کنارے پر لگایا قوم نے سُنکر ابوطالب کو لکڑی خریدنے کو بھیجا جب ابوطالب گئے۔ لکڑی والوں نے انسے کہا کہ جبتک ہم اپنے بادشاہ کو اس بات کی اطلاع نہ کریں تب تک ہمکو اختیار نہیں کہ ہم لکڑی بیچیں تب انہوں نے ایک نامہ بادشاہ کے پاس بھیجا اور اسکا جواب بادشاہ نے یہ لکھا کہ مال خزانے جتنا تمہارے پاس ہے۔ سب لیجا کے کعبے میں خرچ کرو تب بادشاہ کا حکم پانے سے سب لکڑیاں کعبے کی چھت اور دروازوں میں لگائیں تب کعبہ درست ہوا۔

بیان اسماء و اشکال اور ذکر بعضے خصائل حمیدہ آنحضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

حدیث میں آیا ہے۔ کہ قد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میانہ تھا اور گندم رنگ تھا اور کشادہ پیشانی اور دونوں بھویں حضرت کی پتلی باریک تہیں آمیختہ نہ تھیں بیچمیں تھوڑا فاصلہ تھا اور درمیان دونوں بھوؤنکے ایک رگ تھی جب آن حضرت کبھی غصے میں آتے تو وہ پھول جاتی اور ناک مبارک اونچی دراز اور اونچی تھی۔ اوپر اس کے ایک نور چمکتا تھا اور چہرۂ مبارک آپ کا ملائم اور برابر تھا۔ اور دہن کشادہ تھا اور دانت مبارک آپ کے صاف و روشن تھے۔ اور اوپر کے دونوں دانت کے بیچمیں تھوڑا سا شگاف تھا اور ریش اور سر مبارک میں بیس بال سفید تھے۔ اور بال آپکے پیچیدہ تھے۔ سیدھے نہ تھے اور شکن بالونکی میانہ تھی اور چہرۂ مبارک آپ کا مانند ماہ چہاردہم کے چمکتا تھا اور درمیان دونوں مونڈھونکے پارہ گوشت مانند بیضہ کبوتر کے تھا اور اس میں نقش رنگ برنگ سے تھے کہتے ہیں کہ وہی مُہر نبوت تھی محمد رسول اللہ اسی پر لکھا ہوا تھا اور بعد وفات آنحضرت کے وہ مُہر نبوت اللہ نے اٹھالی اور سینہ بے آنحضرت صلعم کا کشادہ تھا اور چھاتی سے ناف تک ایک خط باریک بال کا تھا اور بازو اور مونڈھے

اور چھاتی پر بال نہ تھے اور ہڈی مونڈھے کی اور گھٹنے کی اور زانو کی موٹی تھی اور ہر دو بند دست اور ہر دو کف دست و پا پر گوشت اور نرم تھے اور جسم مبارک نورانی پاکیزہ اور لطیف اور معتدل تھا اور جب خاموش بیٹھے رہتے ایک ہیبت اور شکوہ بشرے پر ظاہر ہوتا اور جسوقت بات کرتے نزاکت اور لطافت معلوم ہوتی اور شخص دور سے حضرتؐ کو دیکھتا وہ جمال اور تازگی پاتا اور جو نزدیک آ کے مشاہدہ کرتا ملاحت اور شیرینی حاصل ہوتی اور آنحضرتؐ کبھی بھوک پیاس میں شکوہ پرواز نہ ہوئے بلکہ جب کبھی بھوکے پیاسے زیادہ ہوتے آپ زمزم کے پانی سے قناعت کرتے اور جو چیز آپ کے پیچھے پڑے ہیں ہوتی وہ چیز مثل سامنے کے نظر آتی اور شب تاریک میں مانند روز روشن کے دیکھتے اور آنحضرتؐ کے لعاب دہن سے آب شور شیریں ہو جاتا اگر کوئی طفل اس لعاب کو چاٹے جاتا تو تمام بدن اوسکو دودھ پینے کی حاجت نہ ہوتی اور بغل مبارک میں آپ کے بال نہ تھے اور سایہ جسم مبارک کا زمین پر نہ پڑتا اور آواز آنحضرتؐ کی دوسروں کی آواز سے دور جاتی تھی اور دور سے بات سنتے تھے اور جب سوتے آنکھ ظاہر میں آپ کی غنودہ اور چشم باطن کشودہ انتظار وحی کی رہتی اور جسم مبارک سے بوئے مشک اور عنبر کی ظاہر ہوتی یہانتک کہ اگر کوچہ و بازار میں تشریف لیجاتے تو لوگ معلوم کرتے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے۔ اور جب جائے ضرور جاتے نشان غائط بول کا کوئی نہیں دیکھتا کیونکہ زمین اوسکو فرو کر لیتی اور بوئے عطر و عود اس سے نکلتی اور آنحضرتؐ جب تولد ہوئے نجاست سے بدن آپ کا پاک تھا اور مختون پیدا ہوئے تھے اور گہوارے میں بات کرتے تھے۔ اگر چاند کیطرف نظر کرتے تو چاند بھی متوجہ ہوکے حضرت سے بات کرتا اور ابر ہمیشہ سر مبارک پر مانند چھتری کے سائہ دار ہوتا۔ اور اگر کسی درخت کے نزدیک جاتے تو درخت خود کج ہوکے سر مبارک پر سایہ ڈالتا اور آنحضرتؐ کے کپڑوں میں جوئیں نہ پڑتیں اور مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور جب دراز گوش یا گھوڑے پر یا شتر پر سوار ہوتے تو وہ غایط اور بول نہیں کرتا اور حقتعالیٰ نے عالم ارواح میں قبل مخلوق کے حضرت کو پیدا کر کے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ترجمہ آیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا اے محمدؐ حضرت کہا بَلٰی یعنی تو پروردگار ہمارا ہے اور شب معراج

میں براق پر سوار ہو کر آسمان پر جانا قاب قوسین کے نزدیک اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا یہ مخصوص ہمارے رسولخدا کو تھا۔ کسی نبی کو یہ قرب و منزلت نہ تھی غصہ اور خوشنودی آنحضرت کی مطابق احکام قرآن مجید کے تھی اور چہرہ مبارک آپ کا ہمیشہ بشاش و خرم رہتا اور جس امر میں رضائے الٰہی نہ ہوتی اس میں غفلت کرتے اور شجاعت اور سخاوت میں سب سے بہتر تھے ایسا کہ کوئی سائل آپ کے دروازہ سے خالی نہ جاتا اور اگر کچھ موجود نہ ہوتا تو عذر خواہی کر کے اس کا دل خوش کرتے اور بات جلدی نہ فرماتے بلکہ تامل سے بیان فرماتے اور غریب یا جاہل مسائل دینی پوچھنے میں سخن درشت یا سخت بات سے پوچھتا یا الحاح وزاری کرتا تو سن کے دل میں صبر فرماتے اسکو ناخوش نہ کرتے حضرت کو خلق عظیم تھا جو کوئی صحبت گرامی میں بیٹھتا تو ہرگز وہ وہاں سے برخاستہ خاطر نہ ہوتا اور راست گوئی اور ایفائے وعدہ اور بردباری آپ میں تھی اور شفقت خلائق پر کرتے تھے۔ سوا جہاد کے کبھی کسیکو اپنے دست مبارک سے آزار نہیں دیا اور دعوت غنی خواہ فقیر خواہ آزاد خواہ غلام سب کی قبول کرتے اور ہدیہ لوگوں کا قبول فرماتے اور بعوض اس چیز کے مثل اس چیز کے یا اس سے بہتر اسے بھیجدیتے اور اپنے اصحاب سے ہمیشہ دوستی رکھتے دلداری فرماتے اور ہمیشہ خیر و عافیت پوچھتے اور اگر کوئی سفر کو جاتا یا بیمار ہوتا تو اسکی عیادت کرتے اور دعائے خیر فرماتے اور کوئی مسلمان مرجاتا تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے اور نماز جنازہ پڑھکے دعائے خیر اسکے حق میں کرتے اور لوگونکی تعزیت و تہنیت فرماتے اور ہر حال میں خبر گیر ہمسائہ کے ہوتے اور جب مسلمان مومن سے ملاقات ہوتی تو پہلے آپ سلام علیک کرتے اور عذر لوگوں کا سنتے اور مہمان کو دوست رکھتے اور کھلاتے اور جسوقت سوار ہوتے پیادہ کو ہمراہ نہ لیجاتے اور اگر سواری ہوتی تو لیجاتے اور اگر نہ ہوتی تو اپنی طرف سے دیتے بر تقدیر اگر سواری نہ ملتی تو لوگوں کو آگے سے روانہ کر دیتے اور جو شخص جطرف کی خدمت کرتا حضرت بھی اس کی خدمت کرتے ہیں عیب نہ جانتے خواہ لونڈی ہو خواہ غلام اور آنحضرت جو کھاتے پیتے لوگوں کو بھی کھلاتے اور پلاتے اور اصحاب کبار کیساتھ اکثر کاموں میں شریک ہوتے اور جس مجلس میں اور جماعت میں تشریف لیجاتے جائے خالی میں بیٹھتے تمنا صدر اور مسند

کی نہیں کرتے اور اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا کرتے اور جو لوگ بدی کرتے انکے ساتھہ نیکی کرتے اور غریب مسکینوں پر مہربانی فرماتے انکو بچشم حقارت نہیں دیکھتے اور دست مبارک سے اپنے کفش اور پارچہ سیتے اور اکثر اوقات کعبے کیطرف منہ کرکے بیٹھتے اور نماز پیار اور خطبہ اندک پڑہتے اور سینہ مبارک سے حالت نماز میں آواز مثل جوش دیگ کے آتی اور قیام نماز میں بہت دیر کرتے ایسا کہ پاؤں پھولجاتے اور نماز عشا کی اول شب پڑھے سوتے اور نصف شب کو زیادہ اٹھکے نماز تہجد چہ سلام سے یا کم یا زیادہ سے ادا کرتے اور صبح کیوقت دو رکعت نماز قرائت قصر سے ادا کرکے باقی نماز فرض ساتھہ جماعت کے ادا کرتے اور مہینہ میں روزہ دوشنبہ اور پنجشنبے اور جمعہ کو اور عاشورے میں شعبان میں روزہ رکھتے تھے اور حیا اور شرم زیادہ دوشیزگان سے تھی اور کبھی خوش طبعی بھی فرماتے تھے۔ مگر سوائے سخن راست کے نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دن ایک شخص نے آنحضرت سے آکے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کو کسی جانور پر سوار کر دلائیے حضرت نے فرمایا تجھکو بچہ ناقہ پر سوار کرواؤنگا اسنے کہا یا حضرت بچہ ناقہ کیوں ہمکو سواری دیگا آپ نے فرمایا کہ شتر کو بھی بچہ ناقہ کہتے ہیں اور ایک دن ایک عورت نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا حضرت شوہر میرا بیمار ہے آپکو دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شوہر تیرا وہ ہے۔ کہ اسکی آنکھہ میں سفیدی ہے۔ اور سفیدی سے حضرت کو کنارہ چشم مراد تھی اس عورت نے جانا کہ سفیدی روشنی چشم کو دور کر دی ہے۔ وہی ہوگا تب گھر میں اپنے شوہر سے جاکے یہ بات حضرت کی بیان کی اس نے یہ سنکے کہا کہ سفیدی سارے جہان کی آنکھہ میں ہے۔۔ اور ایکدن ایک بڑھیا نے جناب رسالتمآب سے آکے عرض کی اے حضرت میرے حق میں دعائے خیر فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھکو بہشت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ بڑھیا عورتیں بہشت میں نہ جائینگی پس بڑھیا حضرتؐ کی یہ بات سنکے آبدیدہ ہوکے حضرت کے سامنے سے چلی آئی تب آنحضرت نے حاضران مجلس کو کہا کہ اس بڑھیا سے کہو کوئی شخص حالت پیری میں بہشت میں نہیں جائیگا بلکہ نوجوان ہوکے بہشت میں داخل ہونگے اور آنحضرت اکثر اوقات پیراہن سفر پہنتے تھے اور جمعہ کیدن چادر سرخ اور نماز

ین ہر روز دستار سات ہاتھ کی باندھتے اور عیدین میں چودہ ہاتھ کی دستار سر مبارک پر رکھتے اور حضرت نے فرمایا کہ ایک رکعت نماز با دستار ادا کرنا فضیلت رکھتی ہے ستر رکعت نماز پر جو بے دستار پڑھی جاتی ہے اور آنحضرت کرتے اور چادر سے نماز پڑھتے تھے اور کبھی ایک کپڑے سے بھی نماز ادا کی ہے۔ اور ہر شب سرمہ داہنی آنکھ میں تین بار اور بائیں آنکھ میں دو بار دیتے تھے اور کبھی حالت روزے میں بھی سرمہ آنکھ میں دیتے تھے اور تیل بھی سر میں اور ڈاڑھی میں کبھی مالش کرتے تھے عطریات سے بہت خوش ہوتے اور بدبو سے ناخوش ہوتے اور اکثر اوقات نعلین اور موزے پہنتے اور پہلے جو کام کرتے داہنی طرف سے شروع کرتے حتی کہ وضو اور مسواک اور دخول مسجد اور النعلین پہننا بسم اللہ پڑھ کے داہنی طرف سے شروع کرتے اور انگوٹھی چاندی کی کبھی داہنے ہاتھ کبھی بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنتے نگینے پر اللہ اور محمد رسول یہ تین لفظ لکھے ہوئے تھے اور جہاد میں اکثر اوقات زرہ پہنتے اور شمشیر حمائل کرتے اور بچھونا آپ کا کھجور کی پتی اور چمڑہ کا تھا اور کھانے میں کچھ تکلیف و تکلف نہ فرماتے اور شدت گرسنگی میں پتھر شکم پر باندھتے اور کلید خزائن زمین حقتعالیٰ نے آپ کو دی تھی آپ نے قبول نہ فرمائی آخرت کو اختیار کیا اور اگر اتفاقاً دینار یا درہم بسبب نہ آنے کسی سائل کے گھر میں رہتا تو اس شب کو گھر میں تشریف فرما نہ ہوتے اور روٹی مرغ کے گوشت کیساتھ یا سرکہ کیساتھ اکثر تناول فرماتے اور دوست رکھتے اور بکری کا گوشت خربزے کیساتھ اور کھجور کے ساتھ کھاتے اور صرف خرما بھی تناول فرماتے اور شہد اور شیرینی سے بہت ذوق تھا ❊

اسامی ازواج مطہرات آں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے

روایت ہے کہ پہلے خدیجۃ الکبریٰ سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ ہجرت کے پانچ برس آگے فوت ہوئیں اور جنت المعلےٰ میں مدفون ہوئیں بعد اسکے حضرت نے سودہ بنت زمعہ سے نکاح کیا اور وہ جب ضعیف ہوئیں حضرت نے چاہا کہ انکو طلاق دیویں انہوں نے اس بات کو سنکے نوبت اپنی عائشہ کو بخشی اور حضرت سے بولیں یا رسول اللہ

میرے دل میں کسی چیز کی آرزو نہ رہی مگر ایک بات کی کہ حشر کے دن آپ کی ازواج مطہرات کے شامل ہوں انہوں نے چوں ہجری میں وفات پائی اور تیسری عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق سے چھ برس کے سن میں قبل ہجرت کے تین برس شہر شوال میں نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں ان سے ہمبستر ہوئے اور جب رسولخدا نے وفات کی اسوقت عائشہ صدیقہ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور رمضان شریف کی سترہویں تاریخ سن اٹھاون ہجری مدینہ منورہ میں انہوں نے انتقال کیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں اور چوتھی حفصہ بنت عمر فاروق سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا اور آنحضرت نے انکو ایکدفعہ طلاق رجعی دی تھی لیکن بحکم الٰہی یا حضرت عمر کی شفقت سے یا بہت روزہ رکھتی تھیں اور نماز پڑھتی تھیں اس لئے ان سے حضرت نے پھر رجوع کیا ماہ شعبان سن پینتالیس ہجری میں وفات کی اور پانچویں زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا وہ بھی دو یا تین مہینے کے بعد حضرت کے سامنے سن چار ہجری میں وفات پا گئیں چھٹی ام سلمہ بنت سہیل سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا وہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھیں بنت عاتکہ بنت عبد المطلب اور وفات پائی انہوں نے سن انسٹھ ہجری میں اور ساتویں زینب بنت جحش سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ بھی پھوپھیری بہن رسولخدا کی تھیں اور وہ امیمہ کی بیٹی اور امیمہ عبد المطلب کی بیٹی پہلے ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تھا بعد طلاق انکے حضرت کے نکاح میں آئیں اور سن بیسویں ہجری میں وہ فوت ہوئیں آٹھویں حبیبہ بنت سفیان سے آنحضرت نے نکاح کیا تھا چار سو دینار کے عوض مہر میں اور نجاشی بادشاہ حبش نے اپنی طرف سے مہر مرقومہ کو بطور ہدیئے کے ادا کیا اور وہ فوت ہوئیں سن چوالیس ہجری میں اور نویں جویریہ بنت حارث سے حضرت نے نکاح کیا تھا وہ چھپن ہجری میں فوت ہوئیں دسویں حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب یہ ہارون کی اولاد میں سے تھیں جنگ خیبر میں گرفتار ہو کے آئیں تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو بعوض آزادی کے مہر شمار کر کے اپنے نکاح میں لائے تھے اور وہ سن باون ہجری میں فوت ہوئیں اور گیارہویں حضرت میمونہ بنت حارث ہامریہ حضرت نے قریہ سرف میں نکاح کیا تھا اور قریہ سرف ایک گاؤں کا نام ہے نواحی مکے میں اور انکی اکاون ہجری

میں وفات ہوئی اور آنحضرت کی پانچ جاریہ تھیں پہلی ماریہ قبطیہ بنت شمعون کہ حاکم اسکندریہ نے انکو حضرت کیخدمت بھیجا تھا اُن کے بطن سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے اور ماریہ قبطیہ سن سولہ ہجری میں فوت ہوئیں دوسری ریحانہ بنت زید کہ داخل جاریہ بنی نضیر یا قریظہ کی تھیں وہ دسویں سال ہجری میں فوت ہوئیں اور تیسری ام ایمن اور چوتھی سلمی اور پانچویں برصوی یہ جامع التواریخ سے لکھا ہے۔ اور سب ازواج مطہرات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہر پانسو درم تھا مگر ام حبیبہ او صفیہ کا مہر چار سو درم تھا اور سب ازواج مطہرات آنحضرت ثیبہ تھیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ دوشیزہ باکرہ تھیں اور سب ازواج آنحضرت کی بوقت وصال آنحضرت بقید حیات تھیں مگر خدیجۃ الکبری اور حضرت زینب دونوں حضرت کے روبرو فوت ہوئیں اور آنحضرت نے اکثروں کو نکاح میں لاکے قبل دخول کے طلاق دیدی تھی اور کسیکو بعد دخول کے اور کسیکو صرف نامہ وپیغام کے بعد قبول نہیں فرمایا اور چونکہ اس کتاب کے مترجم نے نام ان کا کتب تواریخ میں نہ پایا اسلیئے مندرج نہ کیا ❖

بیان اولاد امجاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

بروایت جمہور مورخین رسول اللہ کے دو بیٹے تھے۔ قاسم اور عبداللہ اور لقب انکے طیب اور طاہر ہیں اور چار بیٹیاں تھیں زینب ورقیہ اور ام کلثوم اور فاطمۃ الزہرا یہ چھ اولاد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری کے بطن سے ہیں اور روضۃ الاحباب میں لکھا ہے۔ کہ رسولخدا کے اور بھی بیٹے تھے۔ کہ نام انکا ابرہیم تھا ماریہ قبطیہ کے بطن سے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے تھے بعد تولد سولہ مہینے کے فوت ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو مہینے کے بعد فوت ہوے اور قاسم اور عبداللہ قبل زمانہ اسلام کے فوت ہوئے غرض جمیع اولاد آنحضرت کے روبرو مری مگر فاطمۃ الزہرا رض حضرت کے انتقال کے چھ مہینے بعد فوت ہوئیں کہتے ہیں کہ حضرت زینب کا بیاہ ابوالعاص بن ربیع سے ہوا تھا وہ خدیجۃ الکبرے کا بھانجا تھا اور رقیہ کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا تھا اس نے غصہ کیوقت کم فہمی کے باعث رقیہ کو طلاق دیا اور بعد اس

کے حضرت عثمان غنی نے اُن سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم کا بیاہ بھی عتیبہ بن ابی لہب سے ہوا تھا بعد موت کے اسکے حضرت عثمان غنی نے حضرت ام کلثوم سے نکاح کیا اسواسطے حضرت عثمان کا لقب ذی النورین ہے۔ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت کے روبرو فوت ہوئیں اور کہتے ہیں کہ پندرہ برس پانچ مہینے یا ساڑھے چھ مہینے کی عمر میں حضرت فاطمۃ الزہرا کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیساتھ کہ وہ اکیس برس پانچ مہینے کے تھے آنحضرت نے بحکم الٰہی نکاح کر دیا واللہ اعلم بالصواب ✤

چیرنا سینہ مُبارک کا تیسری مرتبہ اور وحی لانا جبرئیل علیہ السلام کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس

مروی ہے۔ کہ جب وقت نبوت کا اور وحی نازل ہونیکا قریب پہنچا تنقیہ اور تقویت کے واسطے سینۂ مبارک آنحضرت کا تیسری مرتبہ چاک کیا گیا شرح اسکی یہ ہے۔ کہ ایکبار آنحضرت نے ایک مہینے کے اعتکاف کی نیت کی تھی اور حضرت خدیجۃ الکبرےٰ بھی اس اعتکاف میں ساتھ تھیں اور وہ مہینہ رمضان شریف کا تھا تب آنحضرت ﷺ اور خدیجۃ الکبرےٰ غار حرا میں اعتکاف کرکے بیٹھے تھے رمضان المبارک کی کسی رات کو آنحضرت غار سے باہر نکلکر ستاروں کے دیکھنے کو کھڑے ہوئے تھے کہ کسقدر رات باقی ہے اس میں آواز آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آنحضرت فرماتے ہیں کہ مینے گمان کیا کہ کہیں جنوں کا گذر اس مقام پر ہوا ہے۔ اسوقت ڈرتے ہوئے غار کے اندر پہنچے اور خدیجہ نے کہا یہ خوشخبری ہے کیونکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ نشانی امن و امان و دوستی کی ہے۔ آپ خوف نہ کیجئے کہ پھر ایک مرتبہ اس غار سے باہر نکلکر دیکھا کہ جبرئیل ؑ تخت پر مانند آفتاب کے بیٹھے ہیں ایک پر ان کا مشرق میں اور دوسرا پر مغرب میں پہنچا ہوا ہے ہیں یہ حال یہ دیکھکر ڈرتا ہوا غار کی طرف متوجہ ہوا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے فرصت نہ دی اور جلدی سے آکے درمیان میرے اور درمیان اس غار کے حائل ہوئے یہانتک کہ ان کو دیکھنے اور انکے کلام سننے سے مجھکو محبت اور

دوستی پیدا ہوئی اور جبرائیل میرے ساتھ وعدہ مقرر کر گئے کہ فلانے وقت میں تمکو چاہیئے کہ تنہا حاضر ہو تب میں اسوقت تنہا حاضر ہو کے کھڑا رہا جب دیر ہوئی تب مینے چاہا کہ اپنے گھر کو پھر جاؤں اس عرصہ میں دیکھتا ہوں کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں فرشتے آسمان کے درمیان سے زمین پر تمام عظمت اور بزرگی کیساتھ اور میرے تئیں زمین پر لٹا دیا اور سینہ میرا چاک کیا اور دل میرا آب زمزم سے طشت زرین میں دھوکر کوئی چیز اس سے نکالی مجھکو مطلق کچھ معلوم نہ ہوا پھر دل کو اپنے مقام پر رکھکر سینے کو درست کیا اور میرے ہاتھ پاؤں پکڑکے الٹا دیا جس طرح برتن سے کوئی چیز گرانے کو الٹتے ہیں بعد اسکے مہر میری پشت پر ماری یہانتک کہ اثر ضرب اسکا مجھکو پہنچا اور جب عمر شریف حضرت کی چالیس برس پر ایکدن کی ہوئی تب انکو نبوت ملی اور وحی نازل ہوئی غار حرا میں اور معمول آنحضرت کا یوں تھا کہ ہر سال ایک مرتبہ غار حرا میں تشریف لیجاتے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتے بعد ایک مہینے کے مکہ معظمہ میں تشریف لاکے پہلے سات مرتبہ طواف بیت اللہ کا کرکے مکان میں تشریف لاتے اور آنحضرت فرماتے ہیں کہ ایک دن میں غار میں عبادت میں مشغول تھا ایک شخص نورانی چہرہ خوبصورت مجھپر ظاہر ہوا اور کہا خوشخبری ہے تجھکو اے محمدؐ میں جبرئیل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھکو اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمان اس امت کا کیا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب میں میدان میں جاتا تھا ایک آواز سنتا تھا اے محمد اور ایک شخص نورانی کو دیکھتا تھا کہ سونے کے تخت پر زمین وآسمان کے درمیان معلق کھڑا ہے میں اس آواز اور صورت سے ڈر کر بھاگتا تھا جب کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا تب ورقہ بن نوفل جو چچیرا بھائی خدیجۃ الکبریٰ کا تھا وہ انجیل اور توریت کے علم سے خوب واقف تھا اس سے مینے یہ بات کہی اسنے کہا جب وہ آواز سنو تو مت بھاگو اور کان دھر کر سنو کہ کیا کہتا ہے۔ اور ویسا ہی مینے کیا پھر جب آواز آئی یا محمد تب مینے کہا لبیک اسنے کہا کہ میں جبرئیل ہوں اور تم اس امت کے نبی ہو اور یہ کلمہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تا آخر سورۃ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ

ترجمہ پہلے جو مجھپر نازل ہوا قرآن میں سے سورۃ فاتحہ ہے یہ مناجات کی تعلیم کیواسطے اور ہر نماز کے پہلے پڑہنے کیواسطے ہے اور اسیطرح جو حاجت جسوقت ہوئی آنحضرت کو اسوقت وحی نازل ہوتی تھی اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ محض تعلیم اور طاقت قرأت کے واسطے نازل ہوئی ہے اور کیفیت نزول اسکی یہ ہے۔ کہ آں حضرت کو پہلے وہ چیز کہ علامت وحی کی ہے نازل ہوئی سو سچے خواب دیکھنے لگے اور جو کچھ خواب رات کو دیکھتے تھے اسیطرح دن کو مثل صبح صادق کے ظاہر ہو جاتا بعد اسکے کہ آنحضرت غار حرا میں کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے۔ تشریف فرما ہوتے تھے اور چند روز کے کہانے پینے کا اسباب ہمراہ لیکر تنہا اس مکان میں تسبیح اور تہلیل حقتعالی کی کرتے تھے اور جب کہ اسباب کہانے پینے کا تمام ہو جاتا تب پھر دولتخانے میں تشریف لاتے اور دو ایک روز دولتخانے میں تشریف رکھتے غرض او پھر اس غار میں تشریف لیجاتے اور دو ایک روز دولتخانے میں تشریف رکھتے غرض ایک مہینے سے کم رہتے اور کبھی ایک مہینہ بھی رہتے ایک دن خلوت کے ایام میں اس غار سے باہر تشریف لائے طہارت کیواسطے پانیکے کنارے کہڑے تھے دیکھا ایک جبرئیل ع نے ندا کی کہ یا محمد آنحضرت نے اوپر کیطرف نگاہ کی کسیکو نہ دیکھا پھر اسیطرح سے آواز دو تین بار آئی تب آنحضرت متحیر ہو کر دائیں بائیں طرف نگاہ کرنے لگے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص نورانی چہرہ مانند آفتاب کے روشن تاج نور کا سر پر رکھا ہوا اور لباس سبز پہنے ہوئے شکل آدمی کی سی نزدیک آنحضرت کے پہنچا اور کہا پڑھ اور بعضی روایت میں لکھا ہے کہ اس ہی شخص کے ہاتھ میں ایک ٹکڑہ حریر سبز کا تھا کہ اسمیں کچھ لکھا ہوا تھا آنحضرت کو دکھلایا اور کہا پڑھ آنحضرت نے فرمایا میں حرف کی صورت نہیں پہچانتا ہوں اور پڑہنے والا نہیں ہوں پھر جبرئیل نے کہا پڑھ اور آنحضرت کو پکڑا زور سے دبایا یہانتک کہ دبانے سے آنحضرت کو سخت تکلیف ہوئی اور پسینہ بدن مبارک میں آگیا اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ پانچ آیتوں تک اور ان آیتوں کو یاد کرایا اور بعضی روایت میں ہے کہ بعد تعلیم ان آیتوں کے جبرئیل نے پاؤں اپنا زمین پر مارا اس سے ایک چشمہ پانیکا جاری ہوا اور آنحضرت کو طریق طہارت وضو اور استنجا کا سکھلایا اور دو رکعت نماز کی تعلیم کی اور سورہ فاتحہ سکھلائی کہ ہم

نماز کے پہلے اسکو پڑھا کرو اور بعد اس واقعہ کے آنحضرت ہراساں و لرزاں اپنے گھر پر آئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو فرمایا کہ جلدی میرے بدن کے اوپر لحاف ڈال دو تاکہ لرزہ میرے بدن سے دفع ہو بعد موقوف ہونے لرزے کے خدیجۃ الکبریٰ نے کیفیت پوچھی حضرت نے تمام ماجرا انکے آگے بیان کیا خدیجہ نے بیان کیا کہ آپ ہرگز خوف نہ کیجئے اسواسطے کہ حق سبحانہ تعالے نے صفات رحمت کے آپ پر ظاہر کئے ہیں کیونکہ آپ مسافر ونکے ساتھ سلوک اور مہمانوں کی ضیافت اور محتاجوں نکے کام میں یاری اور ضعیفوں پر رحم اور اپنے اقربا و نپر احسان کرتے ہیں اور راست گفتار اور امانت دار ہیں اور جب کوئی اس مرتبہ میں خلق اللہ پر رحم کرے وہ مستحق رحمت الٰہی کا ہوتا ہے نہ لائق غضب کے اور جو چیز خواب و بیداری میں آپ دیکھیں مجھسے بیان کیجئے اور ایک دن خدیجۃ الکبریٰ کے گھر میں رسولخدا بیٹھے ہوئے تھے اس میں جبرئیل آئے تب حضرت نے خدیجہ سے کہا کہ دیکھو جو شخص ہمارے پاس آئے تھے۔ وہ یہ ہیں تب خدیجہ خود آنحضرت کی بغل میں آبیٹھیں اور کہا کہ آپ کو صورت ان کی معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ہاں ابتک موجود ہیں اور میں دیکھتا ہوں تب خدیجہ نے سر اپنا برہنہ کیا اور حضرت سے کہا اب آپ دیکھتے ہیں آں حضرت نے فرمایا نہیں تب خدیجہ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ ہے آپ کو خوشخبری دینے آیا ہے۔ اگر دیو ہوتا تو سر برہنہ سے شرم نہ کرتا غائب نہ ہوتا خدیجہ نے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل سے جو کہ دین حضرت عیسیٰ کا رکھتا تھا توریت اور انجیل سے خوب واقف تھا اور عبری زبان سے ان کتابوں کا ترجمہ کرتا تھا پوچھا اے بھائی سے بیان کیا اسنے کہا جبرئیل نام ایک فرشتہ بڑا ہے وہ اللہ تعالی کیطرف سے خدیجہ نے تمام احوال رسولخدا کا اس سے بیان کیا اسنے کہا جبرئیل نام ایک فرشتہ بڑا ہے۔ وہ اللہ تعالی کیطرف سے پیغمبروں کے پاس وحی لاتے ہیں ایسا کہ موسیٰ کے پاس بھی آتے تھے اگر تم یہ سچ کہتی ہو تو محمد عربی نبی ہیں ان کی صفت میں نے دیکھی کتابوں میں وہ عرب سے نکلینگے بھلا کہو تو جبرئیل نے انکو دعوت اسلام کے لئے فرمایا ہے۔ یا نہیں خدیجہ نے کہا کہ اس نے حضرت

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ سکھلایا ہے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کہ انپر حکم دعوت اسلام کا ہوتا تو میں اول اسلام میں داخل ہوتا پس ورقہ نوفل

نے حضرت سے کہا کہ تم مت ڈرو دلمیں اندیشہ مت کرو لیکن تمہاری قوم کے لوگ مرتبہ اس نعمت کا نہیں پہچانینگے اور تمکو ایذا پہنچائینگے یہانتک کہ تمکو اس شہر سے نکال لینگے خوب ہوتا کہ اسوقت میں بھی زندہ رہتا تو تمہاری مدد دل وجان سے کرتا اور سعادت دارین حاصل کرتا پس اسکے چند روز بعد ورقہ بن نوفل نے رحلت کی اور آنحضرت نے اوسکو خواب میں دیکھا کہ وہ جامہ سفید پہنے ہوئے ہے اور آنحضرت صلعم نے تعبیر اس خواب کی لوگوں سے بیان کی کہ یہ علامت بہشتی کی ہے۔ اور بعد اسکے یہ سورہ نازل ہوئی کہ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ - ترجمہ یعنی اے لحاف اوڑھنے والے کھڑے ہو سو ادا کرنے مراسم نبوت کے اور ڈرا خلقت کو عذاب الٰہی سے پس خواجہ عالم نے لحاف اپنے بدن سے نکال ڈالا اور اپنے بستر سے اٹھے خدیجہ نے کہا اے حضرت کیوں آپ سوتے نہیں حضرت نے فرمایا اے خدیجۃ الکبریٰ سونا میرا اب نہیں ہوگا کیونکہ جبرئیل دوسری بار میرے پاس آئے اور وحی لائے اور مجھکو کہا کہ خلق اللہ کو خدا کی طرف بلا تا بت پرستی چھوڑ دے اور خدا کی عبادت کرے اب میں کسکو کہوں کون میرا کہنا ماننے گا اور باور کریگا خدیجۃ الکبریٰ نے کہا پہلے مجھکو ایمان کی راہ بتاؤ میں ایمان لاؤں تب حضرت نے خدیجہ کو تلقین کیا وہ اول اسلام لائیں اور مسلمان ہو اور اس وقت علی بن ابی طالب کی عمر سات برس کی تھی تمام دن رسولخدا کے پاس رہتے تھے جب دیکھا رسولخدا اور خدیجہ کو نماز پڑھتے کہنے لگے آپ سب یہ کیا کام کرتے ہیں کسکو پوجتے ہیں پیغمبر خدا نے کہا خدائے عزوجل کو ہم پوجتے ہیں حضرت علی نے کہا کون خدا ہے تمہارا حضرت نے فرمایا خدا میرا وہ کہ جسکے دست قدرت میں تمام زمین وآسمان اور سارا جہان ہے۔ اور اس نے مجھکو جملہ خلائق پر پیغمبر کیا تاکہ لوگونکو ایمان کیطرف بلاؤں اور ہدایت کروں تم بھی اس راہ پر آؤ باپ دادا کی رسم چھوڑو انہوں نے کہا میں بے اجازت اپنے باپ کے کوئی کام آپ سے نہیں کرتا ہوں میں اپنے باپ سے پوچھوں تب حضرت نے انکو کہا کہ خبردار یہ بات سوا چچا ابوطالب کے اور کوئی نہ سننے پاوے تب مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ خدیجہ کے گھر سے نکل آئے اور اپنے دلمیں سوچا کہ جسکو حق تعالیٰ ایمان بخشے اور راہ نجات کی دیوے وہ کون دین اسلام سے پھرے اور اپنے باپ سے صلاح پوچھے

پس یہ سمجھ کر وہیں سے پھرے اور رسول خدا کے پاس آکے ایمان لائے اور نماز پڑھی پس خدیجہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ دین اسلام مشرف ہوئے تو رسول خدا تمام رات آرام نہیں فرماتے کہ یہ راز اور کسی پر ظاہر نہ ہو ایکدن خاطر مبارک میں یوں گذرا کہ ابو بکر مرد معتمد اور بزرگ اور عظمت میں اور مجھسے دوستی رکھتے ہیں انسے جا کے یہ راز کہوں اور صلاح کروں دیکھوں وہ کیا بولتے ہیں تب فجر کو انکے پاس جانیکا قصد کیا ابو بکر صدیق بھی رضی الہی سے اسی شب کو اس میں متردد ہو رہے تھے۔ کہ بت پرستی جو ہم اور ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اسمیں کچھ فائدہ متصور نہیں دیکھتے ہیں کیونکہ بتوں سے نہ کچھ خیر ہے نہ شر کاش کہ اگر کوئی ہوتا اور راہ ہدایت کی بتاتا تو اچھا ہوتا کہ میں اس آفت سے بچتا اور دلمیں یوں گذرا کہ محمد امین برادر زادہ ابو طالب وہ مرد عاقل و دانا ہیں ہماری ان سے جانی محبت ہے وہ بت پرستی نہیں کرتے ہیں صبحکو انکے پاس جانا چاہیئے کہ ہمکو راہ خدا بتاویں اور رسول خدا نے بھی عزم کیا کہ ابو بکر صدیق کے پاس جاویں اور اپنا راز بیان کریں اتفاقاً راہ میں دونوں حضرات کی بیک دیگر ملاقات ہوئی اور خواجہ عالم نے ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ میں آپکے پاس آتا تھا کہ کچھ مشورت آپکے ساتھ کروں اور ابو بکر صدیق نے بھی عرض کیا حضرت سے کہ میں بھی آپکے پاس آتا تھا کہ آپ کی خدمت سے مشرف ہوں کچھ راہ دین کی آپ سے پوچھوں تب رسول خدا نے فرمایا کہ کہو کیا بات ہے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ فرماویں کیا بات ہے تب رسول خدا نے کیفیت نزول جبرئیل کی اور وحی لانا ان کا خدا کے پاس سے اور حقیقت خواب کی سب ابو بکر سے بیان کی ابو بکر صدیق نے حضرت سے عرض کیا کہ اللہ تعالی ہمپر رحم کیا کہ آپکو پیغمبر کر کے ہمارے بیچمیں بھیجا ہے اے پیغمبر خدا مجھکو ایمان کی راہ بتائیے تب پیغمبر خدا نے ابو بکر صدیق کو راہ بتائی ایمان سے وہ مشرف ہوئے وضو کیا اور نماز پڑھی

حدیث میں آیا ہے۔ کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جسکو میں ایمان کی بات کہتا تھا وہ انکار کرتا تھا الا ابو بکر صدیق رض اور مروی ہے کہ پہلے عورتوں سے خدیجۃ الکبریٰ ایمان لائی تھیں اور لڑکوں میں سے حضرت علی بن ابی طالب ایمان لائے تھے۔

اور غلاموں میں سے پہلے حضرت بلال حبشی ایمان لائے تھے اور آزاد کیے ہوئے غلاموں میں سے زید بن حارث ایمان لائے تھے۔ اور یہ بہت بڑا مرتبہ سعادتمندی کا ہے۔ کیونکہ یہ مرتبہ اور کسی اصحابوں کو میسر نہ ہوا اور بعد اسکے حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور ابی عبیدہ بن الجراح اور عبد اللہ بن مسعود اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم ایمان لائے ایسا کہ انتالیس آدمی ایمان لائے تھے لیکن دین اپنا پوشیدہ رکھتے اور نماز مسجد میں پڑھتے تھے اور ایک دن کوہ حرا میں حضرت نے ابو طالب کی دعوت کی انہوں نے کہا کہ میں اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑونگا لیکن تمکو جو خدا نے فرمایا اس میں تم قائم رہو میں تمہارا پشت و پناہ ہوں کوئی تمکو ایذا نہ دے سکیگا اور ابو جہل کو جب خبر اسلام کی پہنچی وہ مردود کہنے لگا کہ میں اگر ایسا جانتا کہ لوگ محمد پر ایمان لاوینگے تو میں اس کا سر پتھر سے کچلتا اور اگر محمد مسجد میں سوا ہبل کے اور کسیکو سجدہ کریگا تو سر اس کا پتھر سے میں ایسا کچلونگا کہ مغز اس کا نکل پڑیگا خبر میں آیا ہے کہ کعبے کہ بیچمیں کافروں نے تین سو ساٹھہ بت رکھے تھے سب سے بڑا بت ہبل تھا اور لات اور منات دوسری جگہ میں تھے اور اہل مکہ نے جب اسلام کی بات سنی بہت ظلم اور بے ادبی آنحضرت سے کی اور اصحابوں کو بہت ستایا اور حضرت رسالتمآب کو بہت ایذادی یہانتک کہ اہل بیت کو معہ آنحضرت درمیان شعب کے محاصرہ کیا اور محاصرہ میں تین برس رہے پھر محاصرہ سے باہر تشریف لائے اور ایکدن آنحضرت سجدے میں مشغول تھے۔ کہ عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کے گلوئے مبارک پر کپڑا باندھا اور کھینچنے لگا حضرت ابوبکر نے آکر چھوڑایا اور ایکدن پیغمبر خدا بیٹھے تھے۔ کہ ابو جہل لعین نے آکر مٹی کی ٹوکری سر مبارک پر ڈالدی اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میںنے ایک روز رسولخدا سے پوچھا یارسول اللہ کوئی دن جنگ احد سے تکلیف زیادہ ہوئی ہے۔ کہ آپکے دشمنوں نے آپ کا دنداں مبارک شہید کیا تھا آں حضرت نے فرمایا کہ ایکدن میں جماعت کافرونکو ہدایت کرتا تھا انہوں نے میری تصدیق نہ کرکے مجھکو کئی انواع کی ایذادی اور ظلم کیا یہانتک کہ پاؤنکے تلوے تک میرے خون سے تر ہوگئے اسحالت میں میں درگاہ باری

میں عرض کی جناب باری سے ایک فرشتہ جو پہاڑوں پر مؤکل ہے اُسنے مجھکو آکر سلام کیا کہ آزردگی تمہاری موجب ملال سب ملائکہ کا ہے آپ اگر مجھکو حکم دیں تو میں دونوں پہاڑونکو جو گرد مکّے کے ہیں ملا دوں اور تمام زمین مکّے کی اٹھا لیجاؤں کہ نام و نشاں اس کا نہ رہے سوا اسکے اور جو حکم ہو بجالاؤں تب مینے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے واسطے رحمت عالمیان کے بھیجا ہے۔ نہ واسطے ہلاک کرنے قوم کے چنانچہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝ ترجمہ نہیں بھیجا ہمنے تمکو اے محمد مگر واسطے رحمت عالمیان کے مروی ہے کہ جب ترقی اسلام کی مکّے کے کافروں نے دیکھی عتبہ بن ربیعہ کو رسولخدا کے پاس بھیجا عتبہ نے حضرت سے آکے عرض کی اے میری بھتیجے محمد تو حسب و نسب میں سب سے عالی درجہ رکھتا ہے باوجود اسکے تو نے ایسا کام اختیار کیا ہے۔ کہ اس سے اپنے ماں باپ کا کفر لازم آتا ہے۔ اور آباؤ و اجداد پر طعنہ ہوتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ ایک کاہن قریش میں ظاہر ہوا ہے اور ہمکو لوگ طعن کرتے ہیں اگر بسبب شہوت کے آپ یہ باتیں کہتے ہیں تو جس عورت کی آپ کو قریش میں سے خواہش ہو اسکے ساتھ نکاح کر دوں اور اگر آپ کو مال لینا غرض ہے۔ تو اتنا مال دوں آپ کو کہ آپ تو انگر ہو جائیں اور اگر آپ کو حاجت مال کی نہ ہو اور حاکمی چاہتے ہو تو ملک دوں اور اگر خلل دماغ ہو تو طبیب حاذق مقرر کر دوں تب آنحضرت نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ترجمہ اتاری ہوئی بخشنے والے مہربان کیطرف سے کتاب کہ جدا جدا کی گئیں آیتیں اسکی قرآن عربی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی قولہ تعالیٰ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُکُمْ صٰعِقَۃً مِّثْلَ صٰعِقَۃِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ترجمہ پس اگر وہ منہ پھیریں پس کہہ تو میں نے خبر سنادی تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب عاد کے اور ثمود کے تب عتبہ نے کہا کہ آپکو سوا اسکے اور کچھ یاد نہیں آتا ہے ناچار ہو کر عتبہ نے اپنی قوم سے کہا کہ میں نے ایک ایسا بڑا کلام محمد سے سنا کہ کبھی کسی سے نہیں سنا اب صلاح یہ ہے کہ تم ایذا دینے میں کوشش نہ کرو انکو اپنے حال پر چھوڑ دو اگر ان سے لڑنا چاہتے ہو تو بیفائدہ ہے کیونکہ اگر تم انپر غالب ہوگے

تو کوئی چیز تمہارے ہاتھ نہ آویگی اور اگر وہ تمپر غالب ہوا تو جو ملک تمہارا ہے۔ سو اسکا ہوگا
پس عتبہ سے یہ سُنکے مشرکوں نے کہا شاید تجمکو اسنے جادو کیا ہے۔ تو اسکی طرفداری کرتا ہے
عتبہ نے کہا کہ جو میری عقل میں آیا سو میں نے تمکو سنا دیا آگے تم مختار ہو عبداللہ بن مسعود نے
کہا کہ قریش کے حق میں کبھی رسولخدا نے دعا نہیں کی مگر ایکدن قریب مکہ معظمہ کے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے تھے ابوجہل لعین نے نجاست کی ٹوکری عقبہ بن معیط کے
ہاتھ سے رسولخدا کے مونڈھے مبارک پر حالت سجدے میں ڈلوادی بعد فراغت نماز کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعونوں کے حق میں دعائے بد فرمائی ابن مسعود قسم کہا کے
کہتے ہیں کہ میں نے ان کفار و نکو دیکھا بدر کی لڑائی میں بد حالت میں موئے لوگ انکو زمین سے
کھینچکر کنوئیں میں ڈالتے تھے روایت میں آیا ہے کہ جسوقت اُنیس صحابہ مشرف
باسلام ہوئے تب ابابکر صدیق نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کیا کہ یارسول اللہ
کیوں ہم اب اسلام کو چھپائیں بہتر ہے کہ باعلان عبادت اور دعوت اسلام کی کریں تب
رسالتمآب ابوبکرؓ کے کہنے سے مسجد الحرام میں جا بیٹھے اور ابوبکر صدیق نے کھڑے ہو کہ
خطبہ پڑھا تب عتبہ وغیرہ مشرکوں نے حضرت ابوبکر کے بازوئے مبارک پر سخت ضرب
پہنچائی کہ اس سے بیہوش ہوگئے اور بنی تمیم اگر وہاں سے اٹھا کر گھر میں لائے اور ساری رات
وہ بیقرار رہے جب تھوڑا سا ہوش ہوا تب رسولخدا کے پاس تشریف لائے تب رسولخدا
نے پوچھا اے ابوبکر تمنے بہت رنج و محنت اٹھائی انہوں نے عرض کی یارسول اللہ جو برخفائے
خدا اور رسول مقبول مجھپر گذرے ہیں اس سے ناراض نہیں ہوں بلکہ راضی و صابر ہوں اور
راحت عقبیٰ جانتا ہوں مگر عتبہ سے مجھکو درد و رنج بہت پہنچا تب تمام اعضاء میں میرے
درد آگیا سب دشمن دین کے ہنستے ہیں تب آنحضرت نے دست مبارک اپنا ابوبکر
کے تمام اعضائے پر پھیرا اسیوقت درد اور صدمے سے صحت پائی جناب رسالتمآب
کی نبوت کے پانچویں برس عمر فاروق بن خطاب ایمان لائے اور انکے سبب اسلام میں تقویت اور
عزت زیادہ ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر قوت اور شجاعت میں اور
جوانمردی اور حشمت میں عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام عرب انسے ڈرتے تھے جب حضرت امیر حمزہؓ

ایمان لائے تب ابوجہل نے ولید بن مغیرہ اور ابوسفیان اور ابولہب اور حضرت عمرؓ کے باپ وغیرہ سرداران قریش کو بُلا کر کہا کہ اے قریش کے سردارو امیر حمزہؓ محمدؐ پر ایمان لا کے کیا کیا بیہودہ باتیں مزخرفات کرتا ہے ایسی کبھی کسی نے نہیں کہیں اور نہ کسی نے سُنی تب ابولہب نے کہا اے ابوالحکم میری بات سُنو اول محمد کا سر کاٹ لو بعدہٗ ان کے یاروں کا تدارک ہوگا ابوجہل نے یہ بات سُنکے کہا کہ قسم ہے مجھکو لات وعزیٰ کی کہ جو کوئی محمد کا سر کاٹ لادیگا میں اوسکو ایک شتر کا بوجھ سونے اور چاندی اور دس غلام اور لونڈی اوسکو دونگا عمر بن خطاب نے کہا کہ یہ کام میرا ہے ولید بن مغیرہ نے کہا محمد کی تائید میں سب بنی ہاشم ہیں کیونکر یہ کام ہوگا تب عمر بن خطاب نے لات وعزیٰ کی قسم کھا کر کہا اگر بنی ہاشم انکی تائید میں آویں تو انکو جیتا نہ چھوڑونگا یہ کہکر تیغ حمائل کر کے چلے اتفاقاً اثنائے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا اے عمر کہا جاتے ہو کہا محمد کا سر کاٹ لانیکو جاتا ہوں اعرابی نے کہا اے عمر حمزہؓ کے ہاتھ سے تو کیونکر خلاصی پاویگا وہ محمدؐ کے ساتھ ہے۔ عمر بولے اگر وہ محمد کی تائید میں ہے تو اس کا بھی سر کاٹونگا پھر اعرابی بولا اے عمر گھر کی خبر تو رکھتا ہے بولا نہیں کہا کہ تیری بہن فاطمہ اپنے خاوند زید کیساتھ محمدؐ پر ایمان لائی ہے اور تیرا داماد سعید بھی ایمان لایا ہے حضرت عمر نے کہا اسلامیت انکی کیونکر معلوم ہوگی کہا کہ اگر کہانیکو وقت اپنے ساتھ بلاؤگے نہ آئینگے اس میں معلوم ہو جائیگا کہ ایمان لائے ہیں پس عمر یہ بات سنکے اپنی بہن کیطرف چلے راہ میں پھر ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اسنے کہا اے عمر تو کہاں جاتا ہے۔ بولے محمد کا سر لانے کو اعرابی بولا بھلا ایک بات تو سُن کر جو تیرے سامنے بکری ہے تو اسکو پکڑ تب معلوم ہوگی تیری شجاعت پس حضرت عمر بکری کے پیچھے اسقدر دوڑے کہ تمام بدن میں پسینہ آگیا عاجز ہوگئے بکری نہ پکڑ سکے بہت شرمندہ ہوئے تب اعرابی سے کہا اے عمر بکری کو تو پکڑ نہ سکا اور وہ محمد پیغمبر خدا ہے اُنکو تو کیونکر پکڑیگا پس عمر وہاں سے خجالت پا کے غصہ ہوکر اپنی بہن کیطرف چلے اور وہاں جاکر یہ کہا کہ اے بہن مجھکو بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانیکو لاؤ تب انکی بہن نے جلدی سے کھانا تیار کر کے انکو لا دیا اور عمر نے کھانے کے وقت بہن کو دسترخوان پر بلایا اُسنے انکے ساتھ کھانے

سے انکار کیا تب عمر نے چاہا کہ یہ مسلمان ہوئی پس اسوقت بال اپنی بہن کے پکڑ کر چاہا کہ سر
تن سے جدا کریں تب زید نے جو اُنکے شوہر تھے عمر کے ہاتھ سے چھڑایا اور کچھ حیلہ کر کے
غصّہ ان کا فرو کیا اور کھانا کھلادیا یہانتک کہ جب رات ہوئی حضرت عمر سو گئے اور
ان کی بہن سورہ طٰہٰ پڑھنے لگیں جب اس آیت پر پہنچیں قولہ تعالیٰ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى - ترجمہ اللہ کیواسطے ہے جو کچھ
بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے - اور جو دونو ان کے بیچمیں ہے اور جو تحت الثرا میں ہے جب اس
آیت کا مطلب عمر کے کان میں پہنچا دل عمر کا اسلام کیطرف مائل ہوا تب بچھونے سے
اٹھکر اپنی بہن فاطمہ کے پاس گئے اور کہا کہ کیا پڑھتی ہے - بولی ہے بولی کلام اللہ جو محمد پر نازل ہوا
ہے بعضوں نے کہا ہے کہ عمر کے ڈر کے مارے اس کاغذ کو جس پر کلام اللہ لکھا تھا تنور کے اندر
ڈالدیا مگر خدا کے فضل سے نہ جلا عمر نے کہا لاؤ اس کاغذ کو میں بھی پڑھوں تب فاطمہ رضؓ نے
کہا قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ترجمہ جو کوئی مشرق ہے وہ نجس ہے اور
ناپاک اگر تو کلام اللہ تعالیٰ پڑھا چاہتا ہے تو پاک وصاف ہوکے باطہارت پڑھ کیونکہ اسکو
چھونا بغیر پاکی کے درست نہیں تب عمر اسوقت پاک وصاف ہوکر باطہارت ہوکر ہاتھ میں
اس سورت کو لیکر پڑھنے لگے اور اسکے معنی دریافت کرکے رونے لگے اور اسلام کیطرف خواہش
ہوئی پھر سو رہے جب فجر ہوئی ابو جہل وغیرہ نے مشرکوں کی بات یاد پڑی تب تلوار حمائل
کرکے بارادہ کار موعود کے روانہ ہوئے پھر اثنائے راہ میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی
اعرابی بولا اے عمر تو کہاں جاتا ہے بولا محمد کا سر لانے کو بولا محمد کہاں ہے - تو جانتا ہے وہ امیر
حمزہ کے پاس ہے پھر وہاں سے امیر حمزہ کے گھر کیطرف متوجہ ہوئے اسوقت اللہ تعالیٰ نے
جبرئیل کو رسول خدا کے پاس بھیجا اور فرمایا اے جبرئیل رسول مقبول کو جاکر کہو کہ عمر تمہاری طرف آتا ہے
تم اس سے مت ڈرو اسکو اسلام کی دعوت کرو جب وہ تمہارے پاس آوے نبوت کی قوت سے
اس کا پنجہ سخت پکڑو جبتک ایمان نہ لاوے اور رسول خدا کے پاس اسوقت انتالیس آدمی تھے عمر
امیر حمزہؓ کے دروازہ پر آئے اور دستک دی اور رسول خدا نے پوچھا تم کون ہو کہا میں عمر بیٹا خطاب
کا ہوں بمجرد استماع رسولخدا نے آکے دروازہ کھولدیا جب عمرؓ اپنا سر

دروازے کے اندر رکھا جب تعلیم جبرئیل کے رسولخدا نے نبوت کی قوت سے اسوقت عمر
کا پنجہ پکڑ کے دبایا اور تکبیر پڑھکے دعوت اسلام کی کی عمر رضی اللہ عنہ اسوقت ایمان لائے
اور کہا یا رسول اللہ لعنت خدا کی اسپر ہے جو درپے ایذا آپکے رہے پس رسولخدا نے کلمہ
شہادت عمر کو تلقین کیا عمر دین اسلام سے مشرف ہوئے اسوقت رب جلیل کی جناب سے
جبرئیل یہ آیت لائے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ
کہا حقتعالی نے اے محمد کفایت ہے تجھکو اللہ اور جتنے تجھپر ایمان لائے ہیں کہتے ہیں
کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے اسوقت عالم سفلی سے عالم ملکوت تک خوشی حاصل
حاصل ہوئی اور نبی کریم نے فرمایا اے عمر تو جسجگہ کی خواہش کریگا غالب ہوگا عمر نے
عرض کی یا رسول اللہ دعوت اسلام کی سب پر کیا چاہیئے اور اصحابونکو فرمایئے کہ کوچہ و بازار
میں جاکر دعوت اسلام کی کریں اگر اسمیں کوئی بات ناشائستہ کہے اسکو پکڑ لاویں اور
میں سب قریشیونکو دعوت اسلام کی کرتا ہوں یہ سب کو کہکر عمر نے ابوجہل کو کہا اے معشر
قریش میں اسلام میں داخل ہوا حلقہ محمدی میں پہنچا اب اگر کوئی ایذا دینے میں محمد
کے کھڑا ہوگا تو اوسکو میں زندہ چھوڑونگا اے ابوجہل دین محمدی حق ہے - اور دین تم سب
کا باطل پرستی جھوٹ ہے تب خطاب نے کہا اے بیٹا تو دیوانہ ہوا ہے کہ محمد صلعم
کے جادو نے تجھپر اثر کیا ہے ہمارے معبودوں کی تکذیب کرتا ہے - اب تجھکو مار ڈالونگا عمر نے
کہا اے باپ کفر کا کلام چھوڑو خدا اور رسول پر ایمان لاؤ مسلمان ہو خطاب نے
ان باتوں سے طیش میں آکر کہا اے عمر تو بیہودہ باتیں جو کرتا ہے آج تیری شامت آئی ہے
موت قریب ہے کہ ایسی ایسی باتیں کرتا ہے - جب عمر رض نے شمشیر میان سے نکالی یہہ
دیکھکر ابوجہل بھاگا اور خطاب چاہتا تھا کہ بھاگے حضرت عمر رض نے وہیں کام اسکا ایک وار میں
تمام کیا اپنے باپ کا سر کاٹ لیا یہ خبر لوگوں میں پہنچی تب حضرت عمر کے رعب سے مکے کے گرد و
نواح میں اور ملکونمیں اور جابجا کفارونمیں زلزلہ پڑ گیا اور مسلمان سب مانند بہشتیونکو خوشحال ہے جس
دن یہ واقعہ ہوا اس روز طائف اور مکے میں کوئی باقی نہ رہا کہ دعوت اسکو نہ پہنچی ہو نماز اور اذان جا
بجا آشکارا ہوئی جماعت ہونے لگی اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے مسلمان

ہوئے روایت میں آیا ہے ۔ کہ بعد نبوت آنحضرت نے دس برس دعوت اسلام کی اپنی قوم میں جب دیکھا وہ اسلام قبول نہیں کرتے تب حضرت ناامید ہو کر واسطے ہدایت قوم غیر کے مشغول ہوئے اور طائف کی طرف تشریف لے گئے وہاں جاکے راہ خدا کی ہدایت کرنے لگے وہاں کے سردار تین آدمی تھے کوئی ایمان نہ لائے اور حضرت رسالت پناہ کیساتھ بدسلوکی کی اپنے شہر سے نکالدیا پس آں حضرت بازار عکاظہ میں تشریف لائے اور اثنائے راہ میں مقام نخالہ میں منزل کی جب رات ہوئی اپنے یاروں کو لے کے نماز میں مشغول ہوئے قرأت جہر سے پڑھنے لگے اس عرصہ میں نو شخص قوم جن نے شہر نصیبین سے کہ وہ فرقہ نہ ہو شیطان سے کہ عمدہ ترین قبائل جنوں میں سے ہیں رسولخدا کے پاس اس جگہ میں گذر کیا اور سیر کرنا ان جنوں کا اس واسطے تھا کہ جب رسالتمآب دنیا میں آئے تب جنوں کا آسمان پر جانا موقوف ہوا جب اوپر جانے کا قصد کرتے شعلہ آتش اپنر گرنا شروع ہوتا اسواسطے جب جنون نے اکٹھے ہو کر یہ صلاح کی کہ دیکھو تلاش کرو مشرق سے مغرب تک دنیا میں کون شخص پیدا ہوا ہے کہ اسکے سبب سے ہم سب کا آسمان پر جانا موقوف ہوا تاکہ اس کا تدارک ہم بخوبی کریں اس واسطے جناب سب تہامہ کیطرف چلے اتنے میں مقام نخلہ میں پہنچکر قرآن شریف کا حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم کی زبان مبارک سے پڑھنا سُن کے یقین ہوا کہ کلام الٰہی یہی ہے ۔ اور یہی سبب ہے ہم سب کے آسمان پر نہ جانیکا تا کہ کوئی اس کلام کو چرا کے نہ لیجاوے اور نے خلل پہنچاوے بعد اسکے قرأت تمام قرآن کی کوئی سن کے جنات حضرت پر اور قرآن مجید پر ایمان لائے تب حضرت نے حکم کیا کہ تم سب اپنی قوم کو جا کر اس کی خبر کرو تب انہوں نے اپنی قوم کو جاکے اسکی خبر کی تب جنوں سے دو جن کہ نام ان کا زوبعہ اور عمودہ جوان کے سردار تھے اور ساتھ انکے نوے جنات شہر نصیبین سے اور شہر نینوان سے گروہ گروہ روانہ ہوئے رسولخدا کے دیکھنے کو اور قرآن شریف سننے کے لئے ہمیں رسولخدا سے سابق جنوں نے آ کے عرض کی کہ جنات آپکو دیکھنے کے لئے اور کلام الٰہی سننے کیلئے سب منتظر فرمان واجب الاذعان ہیں جو وقت اور جس مکان میں حکم ہو تو وے سب حاضر ہوں تب

جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ شہر کے باہر شب کیوقت شعب الحجون کی نواحی میں کہ متصل مکہ معظمہ کے ہے۔ جمع ہوں تاکہ اہل شہر کو ڈر اور ہیبت نہ ہو تب رسولخدا بعد نماز عشا کے عبداللہ بن مسعود کو ہمراہ لیکر وہاں جاکر دیکھتے ہیں کہ جنات نے مارے شوق کے حضرت کے دیکھنے کو ہجوم کیا ہے پس عبداللہ بن مسعود کو باہر شعب الحجون کے کھڑے ہونے کو فرمایا اور ایک دائرہ چہار طرف عبداللہ بن مسعود کے کھینچکے آنحضرت نے فرمایا خبردار اس دائرے سے باہر مت جائیو شاید جنات تمکو تکلیف دیویں پس عبداللہ بن مسعود اس دائرے کے اندر رہے اور دیکھتے تھے کہ تمام جنات کی شکل مثل وحوش کے مختلف ہے۔ ان میں کسی کی شکل مثل گدھے کے اور کسی کی شکل گروہ جٹ کے جو متصل بصرہ کے ہیں اور کسیکا سر اور پاؤں ننگا ستر عورت ایک کپڑے سفید سے چھپا اور بدن کا رنگ سیاہ اور بعضے انکے اور دوسری شکل پر ہیں وہ سب رسولخدا پر ہجوم لاکر صبح تک حاضر رہے اور نبی صاحب تمام رات انکی تعلیم و تلقین روزہ نماز طہارت وغیرہ احکام میں مشغول رہے اور جنوں نے حضرت سے عرض کی کہ یا حضرت ہم سب کو بطور تبرک کچھ توشہ عنایت ہو حضرت نے فرمایا کہ توشہ تم سبھوں کو ہمنے ایسا دیا کہ نسل بعد نسل کے ہمیشہ کام آویگا انہوں نے کہا اے حضرت وہ کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ جسجگہ ہڈی یا مینگنی اونٹ یا بکری کی یا گوبر گائے بھینس کا گرا ہوا پاؤ تو وہی تمہارا توشہ ہے۔ اور اب جو چیز تم سب کھاتے ہو اس سے بہتر غیر ہی اور لذت اس میں ملیگی اور یہ لذت میری دعا سے ہے۔ اور بعضی روایت میں کوئلہ بھی آیا ہے پھر جنات نے عرض کی کہ یا رسول اللہ تمام آدمی ان چیزوں پر نجاست گراتے ہیں اور انکو خراب کرتے ہیں حضرت نے فرمایا میں لوگوں کو منع کرونگا ان چیزوں پر نجاست نہ ڈالیں اور خراب نہ کریں اور یہی سبب ہے استنجا کرنا ہڈی اور سخت گوبر سے اور مینگنی سے اور کوئلے سے حضرت نے منع فرمایا ہے اور اسی ایام میں جنوں نے ایک دوسرے کا خون کر ڈالا تھا آنحضرت نے مطابق حکم الٰہی کے انصاف کیا اور اسمیں سب راضی ہو کر اپنے وطن کو چلے گئے پھر اسیطرح دوسری جنات کوہ حرا میں جمع ہوئے سب جزائر میں سے آئے تھے اور اسوقت رسولخدا صلے اللہ علیہ

وسلم وہاں تنہا تشریف فرما ہوئے اور تمام رات وہاں رہے صبح کو وقت صحابہ نے آگ کی نشانی اور دوسرے اسباب جو جن چھوڑ گئے تھے پائے اور یہ سب صحیح مسلم سے فقیر نے لکھا ہے ۔

بیان معراج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

روایت میں آیا ہے کہ جب رسول خدا کی عمر پچاس برس اور تین مہینے تک پہنچی تب آنحضرت کو معراج ہوئی اور شب معراج میں چوتھی مرتبہ آنحضرت کا سینہ مبارک چاک کیا تا کہ دل مبارک میں قوت آجاوے واسطے سیر کرنے عالم ملکوت اور دیکھنے تجلیات الہی کے اور ستائیسویں تاریخ رجب میں درگاہ الہی سے جبرئیل کو حکم ہوا کہ رضوان کو کہو کہ بہشت کی آرائش کرے اور حوروں اور غلمانوں کو کہو کہ اپنے تئیں زیب اور زینت سے آراستہ کریں اور ملائکہ سے کہو جو کہ قبروں میں عذاب کرنے والے ہیں آج کی شب عذاب قبر سے ہاتھ اٹھاویں اور مالک کو کہو کہ دوزخ کی آگ بجھاوے پس جبرئیل ع نے حکم پروردگار کا رضوان اور غلماموں کو اور حوروں کو اور ملائکہ عذاب کو اور مالک کو پہنچایا اور رسولخدا نے فرمایا کہ میں درمیان حطیم کے سورہا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل علیہ السلام نے مجھ کو اٹھایا اور سینے سے ناف تک چیر کر دل میرا نکالا اور ایک سونے کے طشت میں آب زمزم سے اسکو دھوکے ایمان اور حکمت سے بھر ا پھر اوسکو اسی مقام پر رکھدیا اور روایت ہے کہ جبرئیل کو جناب باری سے حکم ہوا کہ اے جبرئیل مرغزار بہشت سے براق اور ستر ہزار فرشتے لیکر مکے میں جاؤ اور میرے حبیب قریشی کو میری درگاہ عالی میں پہنچاؤ جبرئیل بموجب ارشاد جناب باری کے براق اور ستر ہزار فرشتے لیکر حضرت امہانی کے گھر میں جو خواہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تھیں پہنچے رسولخدا فرماتے ہیں کہ اس شب کو امہانی کے گھر میں بعد نماز عشا کے سو رہا تھا کہ جبرئیل نے آکے مجھکو نیند سے اٹھایا میں نے دیکھا کہ جبرئیل اور میکائیل دونوں میرے سرہانے بیٹھے ہیں اور مجھکو نیند سے اے حبیب مقبول اٹھو آج کی شب آپکی معراج ہے تب میں اٹھا تو آب زمزم کے کنوئیں

کے پاس لیجا کر مجھ کو آب زمزم سے وضو کروایا اور دو رکعت نماز پڑھوا کر مسجد کے دروازہ پر لائے تو وہاں ایک براق کھڑا ہوا میں نے دیکھا ایسا کہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا اور منہ اس کا مانند آدمی کے تھا اور چوتڑ اسکے مانند گھوڑے کے اور پاؤں اس کے مانند شتر کے اور سینہ اس کا مانند شیر کے اور دونوں پر اسکے مانند پرندونکے اور زین اور لگام اسکی یاقوت اور مروارید سے مرصع جڑاؤ تھی پس سوار ہونے میں میں نے ذرا تامل کیا اسیوقت الٰہی پہنچا اے جبرائیل میرے حبیب سے پوچھو توقف کرنے کا کیا سبب ہے تب رسولخدا نے فرمایا اے جبرائیل آج مجھکو حقتعالیٰ نے سرفراز کیا اور میری سواری کو براق بھیجا لیکن میں اس اندیشے میں ہوں کہ قیامت کے دن میری امّت کے لوگ بھوکے پیاسے گناہونکے بوجھ گردن پر رکھے ہوئے قبروں سے باہر نکلینگے اور پچاس ہزار برس کی راہ قیامت کے آگے رکھی ہے۔ اور تیس ہزار برس کی راہ پلصراط کی دوزخ پر کھینچی ہے کیونکر طے کرکے منزل مقصود پر پہنچیں گے جناب باری سے حکم آیا حبیب میرے کچھ غم نہ کیجیے جس طرح آج میں نے تمہارے لئے براق بھیجا ہے بطرح تمہاری امت کے واسطے ہر ایک قبر پر براق بھیجونگا سب کو براق پر سوار کرکے پلصراط سے پار اتارونگا اور تیس ہزار برس کی راہ ایک پل میں طے کرواکے پہنچا دونگا جب یہہ حکم ہوا تب رسولخدا براق پر سوار ہونے لگے اور براق کودنے پھاندنے لگا جبرئیل نے براق کو کہا اے براق تو نہیں جانتا ہے کہ یہ پیغمبر آخرالزمان ہیں براق نے کہا سچ ہے میں جانتا ہوں لیکن میری ایک التماس ہے۔ بشرطیکہ قبول ہو فرمایا بیان کر جب براق نے عرض کی کہ حقتعالیٰ نے بہت براق اور بھی میرے سوا پیدا کیے ہیں اور وہ سب داغ محمدی رکھتے ہیں عرض میری یہ ہے کہ قیامت کیدن بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پشت پر سوار ہوویں تاکہ سب براقوں پر مجھکو فخر ہووے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تب براق نے فخر سے اپنی پیٹھ رسولخدا کے سامنے حاضر کی تب آنحضرت براق پر سوار ہوئے اور داہنے بائیں جبرئیل و میکائیل علیہ السلام مع ستر ہزار فرشتے رکاب میں حاضر تھے مکہ معظمہ اور آب زمزم اور مقام ابراہیم کے پاس جاکے ایک لحظے میں بیت المقدس میں پہنچے فرماتے ہیں اثنائے راہ میں ایک آواز داہنی اور بائیں طرف سے سُنی کہ اے محمد کھڑے رہو تم سے کچھ سوال

کروں گا میں نے اس آواز کا کچھ خیال نہ کیا وہاں سے آگے بڑھا پھر دیکھا ایک بڑھیا کو اپنے تئیں
زیورات اور لباس سے آراستہ کرکے خوبصورت بن کے سامنے میرے آ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی
اے محمد میری طرف دیکھو سو میں نے نہیں دیکھا اور آگے بڑھا اور جبرئیل سے میں نے پوچھا وہ آواز
داہنی اور بائیں طرف سے کیسی آئی تھی اور بڑھیا سنگار کرے کون کھڑی تھی جبرئیل نے کہا کہ آواز
داہنی طرف یہودیوں کی تھی اگر آپ جواب دیتے تو امت آپکی یہود ہو جاتی اور بائیں طرف کی آواز
نصرانیوں کی تھی۔ اگر آپ جواب دیتے تو سب امت آپکی نصرانی ہو جاتی اور وہ بڑھیا سنگار
والی دنیا تھی اگر آپ اسکی طرف دیکھتے تو سب امت آپکی غلبہ دنیا میں ہلاک ہو جاتی بعد
اس کے تین پیالے ایک شہد اور دوسرا شراب اور تیسرا دودھ سے بھرا ہوا تھا۔ میرے
سامنے لائے میں دودھ سب پی گیا جبرئیل نے کہا خوب کیا آپ نے جو دودھ پیا کیونکہ
اس دودھ سے مراد دین اسلام ہے۔ اور وہاں سے جب دوسرے مقام میں آ گئے تو
جبرئیل نے کہا اسجگہ آپ دو رکعت نماز پڑھیئے کیونکہ یہ جگہ طور سینا ہے۔ اس جگہ حقتعالی نے
موسیٰ سے باتیں کی تھیں تب میں نے اُتر کے وہاں دوگانہ نماز پڑھ لی پھر وہاں سے براق پر
سوار ہو کر آگے چلا تو ایک جگہ نظر آئی پھر جبرئیل نے کہا کہ یہاں پھر دو رکعت نماز پڑھیئے۔ کیونکہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسجگہ میں پیدا ہوئے ہیں پھر وہاں سے بیت المقدس میں گیا اور تمامی
ملائکہ نے آسمان سے نیچے اتر کر کہا السلام علیکم یا نبی الاول والآخر اور کہا قولہ تعالیٰ سُبْحَانَ
الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا
حَوْلَهٗ ترجمہ: بہت پاک ہے وہ جو لیگیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد الحرام سے طرف
مسجد اقصےٰ کے وہ جو برکت دی ہمنے گرد اسکے کو اور بعد اسکے جب مسجد اقصیٰ کے اندر گئے تمام
انبیاء وہاں آ کر جمع ہوئے اور کہا السلام علیکم یا نبی الاول والآخر پھر تمام نبیوں کے ساتھ دو رکعت
نماز پڑھی اور انکی امامت کی اور سب انبیاء مقتدی ہوئے کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تین مہینے
کی راہ ہے رسول اللہ دو قدم میں پہنچے اور جب آں حضرت مسجد سے نکلے ایک
پتھر سامنے بیت المقدس کے تھا اس پر حضرت کا قدم مبارک پڑا اس پتھر
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسجگہ ستر ہزار برس ہوئے ہیں کسی کا قدم مجھپر اس

پر لیکن اس وقت آپ کا قدم مبارک پڑا ہیں چاہتا ہوں کہ بار دوم کسی کا قدم مجھ نہ پڑے آپ دعا کیجیے کہ میں ہوا پر معلق رہوں قیامت تک تب آنحضرتؐ نے جناب باری میں دعا کی وہ دعا مستجاب ہوئی ابتک وہ پتھر ہوا پر معلق ہے اسجگہ پھر وہاں سے عجائب و غرائب دیکھتے ہوئے براق پر سوار ہو کر اوّل آسمان کے در پر جا پہنچے جبرئیلؑ نے دروازہ پر دستک دی فرشتوں نے پوچھا تم کون ہو بولے میں جبرئیل ہوں اور یہ محمد پیغمبر آخر الزمان ہیں تب فرشتوں نے کہا مرحبا یا رسول اللہ اور دروازہ کھولا اور درمیان آسمان کے داخل ہوئے اور اسمٰعیل وہاں کے فرشتوں کے سردار تھے سب ملائکہ کو لیکے ہمسے آکے معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے آدم باغ رضوان سے میرے استقبال کو آئے اور کہا کہ مرحبا یا نبی الصالح پھر وہاں سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک مرغ سفید عظیم الشان ہے۔ جسم اسکا سوائے حقتعالی کے کوئی نہیں جانتا اور ایک پاؤں اس کا عرش تک اور دوسرا پاؤں تحت الثرےٰ تک ہے۔ اور ایک بازو اس کا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور سر اسکا یاقوت سے بنا اور پر اسکے نور سے اور غذا اسکی حمد و ثناء ہے۔ جبرئیل سے میں نے پوچھا یہ کون مرغ ہے کہا یہ مرغ نہیں ایک فرشتہ بصورت مرغ کے ہے جب رات ہوتی ہے تب اسوقت یہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے اور تسبیح اسکی سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ہ اور اس کی تسبیح کی آواز سے دنیا کے مرغ بیدار ہوتے ہیں اپنے اپنے پرونکو جھاڑتے ہیں آواز دیتے ہیں پھر وہاں سے آگے دیکھا ایک فرشتہ آدھا جسم اس کا آگ سے اور آدھا برف کا ہے۔ نہ آگ برف کو جلاوے نہ برف آگ کو بجھاوے اور وہ تسبیح پڑھتا ہے اور داہنے بائیں اسکے بہت فرشتے کھڑے ہیں میں نے پوچھا جبرائیل سے یہ کو فرشتہ ہے۔ وہ بولے مہتر رعد ہے یہ دنیا میں پانی اور برف برساتا ہے۔ یہی کام اس کا ہے پھر وہاں سے گذر کر لب دریا گیا اور وہاں سے آگے بڑھکر دیکھا لوگ کچھ زراعت کرتے ہیں اسی وقت بوتے ہیں اور اسیوقت زراعت تیار ہوتی ہے اور اسیوقت کاٹتے ہیں اور ایک دانے کے بدلے سات سو دانے اٹھاتے ہیں پھر جبرئیل سے مینے پوچھا کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کوشش اور محنت خدا کی ہے اور لوگونکی خدمت محض

خدا کے واسطے کرتے تھے حاجت محتاجوں کی برلاتے ہیں دل اور زبان سے ہاتھہ اور مال سے اسواسطے خدا تعالیٰ نے انکی روزی میں برکت دی ہے بعد اسکے چند فرشتے آدمیوں کا سر پتھر سے کوٹتے ہیں پھر وہ درست ہو جاتا ہے۔ پھر کوٹتے ہیں دمبدم اسی طرح ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا جبرئیل سے یہ کون لوگ ہیں کہا کہ وے تارک جماعت اور پنجگانہ نماز ادا کرنے و پڑھنے میں سستی کرتے تھے اور نماز وقت پر ادا نہیں کرتے تھے۔ بعد اسکے ایک گروہ دیکھا کہ فرشتے سب مانند چار پایوں کے انکو ہانکتے ہوئے دوزخ کے اندر لیجاتے ہیں نہایت تشنگی اور گرسنگی میں کانٹے ضریع کے اور سیج کے انکو کھلاتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں کہ کہا جبرئیل نے یہ وہ لوگ ہیں کہ ان سبھوں نے زکوٰۃ مال اور صدقہ فطر اور قربانی ادا نہیں کی تھی اور حقدار فقیر محتاج انکو نہیں دیا تھا۔ اور ان پر رحم نہیں کیا پھر آگے پڑھکر دیکھا کہ مرد اور عورتیں ہیں کہ انکے آگے طرح طرح کی نعمتیں رکھی ہوئی ہیں اور دوسری طرف گوشت مردار نجس ہے۔ اور وہ نعمتیں سب چھوڑکر گوشت مردار نجس کھاتے ہیں اور نعمت پاکیزہ کی طرف نہیں دیکھتے ہیں میں انہیں دیکھکر متحیر ہوا جبرئیل سے پوچھا یہ سب جورو اور خصم ہیں مرد اپنی جورو کو چھوڑکر اور جورو اپنے شوہر کو چھوڑکر حرام کاری اور بیحیائی کا کام کرتے تھے اور کسب حلال نہیں کھاتے تھے چوری و دغابازی اور فریب سے کھاتے تھے۔ اور ایک گروہ کو دیکھا کہ انکو آگ کی سولی پر چڑھایا ہے وہ سب چلا رہے ہیں جبرئیل سے پوچھا بولے کہ یہ حال ان سبھوں کا ہے۔ کہ برسر بازار اور راہ میں بیٹھکر لوگوں پر ہنستے تھے اور لباس اور شکل پر طعن اور تشنیع کرتے تھے اور لوگوں کو ہنسانے کے واسطے نام خراب لیکر پکارتے تھے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کی گردن پر اسقدر بوجھہ رکھا ہے کہ گردن پھر نہیں سکتی اور اس پر بوجھہ زیادہ کیا جاتا ہے جبرئیل نے کہا ان لوگوں نے امانت میں خیانت کی تھی اور حق لوگونکا ان کی گردن پر ہے۔ اور ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کو انہی کے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلاتے ہیں جبرئیل نے کہا یہ مسلمان بھائی کی غیبت و شکوہ اور عیب کرنیوالوں کا ہے اور ایک گروہ کو دیکھا کہ آگ کی مقراض سے ہونٹ اور زبان انکی کاٹتے ہیں کہا جبرئیل نے یہ سبب طمع

دنیا کے بادشاہوں اور امیروں اور دولتمندوں کی خوشامد کے واسطے جھوٹی بات کیا کرتے تھے
اور یہ سب واعظ تھے۔ دوسرونکو حق بات کی نصیحت کرتے تھے خود بد عمل کرنے کے
مرتکب ہوتے تھے۔ پھر چند آدمیوں نکو دیکھا کہ منہ انکے سیاہ اور چشم انکی نیلی اور نیچے کا
ہونٹھ پاؤں پر اور اوپر کا ہونٹھ سر پر اور لہو پیپ اور نجاست انکے منہ سے بہتی ہے اور
گدھونکی طرح چلاتے ہیں جبرئیل نے کہا کہ یہ حال نشے پینے والو نکا ہے۔ اور ایک گروہ کو
دیکھا کہ زبان ان کی پیچھے کیطرف کھینچکر لگالی ہے۔ اور شکل ان کی مانند سور کے ہے۔ اور
آگ کے عذاب میں گرفتار ہیں جبرئیل نے کہا یہ حال جھوٹی گواہی دینے والوں کا ہے اور
ایک گروہ کو دیکھا کہ پیٹ ان کا پھولا ہوا مانند گنبد کے اور رنگ ان کا زرد اور ہاتھ پاؤں
میں آتشی زنجیریں اور گردنوں میں طوق آتشی ہے۔ اور سانپ بچھو پیٹ کے اندر سے نظر آتے
ہیں جب اٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں پیٹ کے بوجھ سے گر پڑتے ہیں اور آتش کے اندر جلتے ہیں جبرئیل
نے کہا کہ یہ حال سود اور رشوت خوروں کا ہے۔ اور ایک گروہ عورتوں کا دیکھا انکے رو سیاہ
اور آنکھیں نیلی اور آتشی کپڑے پہنے ہوئی ہیں فرشتے انکو آگ کے گرزوں سے مارتے
ہیں اور وہ مانند کتیوں کے چلاتی ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں کہ جو اپنے شوہر کی
نافرمانی کرتی تھیں اور اپنے شوہر کو ناخوش رکھتی تھیں اور بے حکم اپنے شوہر کے ادھر اُدھر
پھرتی تھیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے مطابق کام نہیں کرتیں اور ایک گروہ کو دیکھا
کہ الٹے ہوا میں لٹکے ہوئے ہیں اور فرشتے بدشکل آگ کے گرزوں سے اسکو مارتے ہیں جبرئیل
نے کہا یہ حال منافقوں کا ہے اور ایک فرقے کو دیکھا کہ آگ کے جنگل میں قید ہے۔ اور
آگ انکو سخت جلاتی ہے۔ تمام بدن میں انکے زخم مانند جزام کے ہیں جبرئیل نے کہا کہ ان
سبھوں نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی ہے اور کھانے پینے اور رہنے کے مکان کے واسطے انکو
تکلیف دی اور ماں باپ سے بے ادبی کرتے تھے۔ ناشائستہ گفتگو کرتے تھے اور پھر وہاں
سے آگے بڑھکے ایک میدان بہت بڑا دیکھا کہ اس سے مشک و عنبر کی خوشبو اور
ساتھ اسکے ایک آواز آتی تھی اس مضمون کی یا الٰہی جو وعدہ تو نے مجھسے کیا ہے۔ پورا کر
جبرئیل سے میں نے پوچھا کہ یہ بوئے خوش اور آواز کہاں سے آتی ہے۔ فرمایا کہ یہ

خوشبو اور آواز بہشت کی ہے نعمتیں اور میوے رنگ برنگ اور مکان سونے چاندی اور یاقوت اور مروارید وغیرہ سے اللہ نے تیار کر کے رکھے ہیں اور اسکی آواز کے جواب میں حقتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو شخص خدا اور رسول پر ایمان لاویگا اور قرآن اور حدیث کے موافق چلیگا اور شرک اور بدعت سے دور رہیگا اس شخص کو تجھ میں داخل کرونگا اور بہشت کہتی ہے یا الٰہی میں راضی ہوں بعد اسکے ایک میدان میں گئے اس میں سے بدبو اور آواز گریہ کی آئی جبرئیل سے پوچھا انہوں نے کہا یہ بدبو دوزخ کی ہے۔ اور وہ زنجیر آواز طوق اور سانپ اور بچھو وغیرہ کی ہے۔ اور دوزخ فریاد کرتی ہے یا الٰہی وعدہ میرا پورا کر جناب باری سے حکم ہوتا ہے کہ جو کوئی شخص شرک اور کفر اور بدعت کریگا اور پرستش میری نہ کریگا اور میرے رسول کی تکذیب کریگا اس کو تیرے حوالے کرونگا اور دوزخ کہتی ہے کہ یا الٰہی میں راضی ہوں پھر وہاں سے دوسرے آسمان کے دروازے پر گئے اور دروازے پر دستک دی ملائکہ نے پوچھا تم کون ہو کہا کہ میں جبرئیل ہوں اور یہ محمد حبیب اللہ ہیں اسوقت فرشتوں نے دروازہ کھولا اور تعظیم و تکریم سے مجھکو لیگئے اور ان فرشتوں کا سردار مہتر جبرئیل علیہ السلام ہے۔ انہے اسلام علیکم کہا اور مجھسے آکے معانقہ کیا اور سب فرشتوں نے اسلام علیکم کہا اور معانقہ کیا اور کہا مرحبا یا رسول اللہ آپ سے آسمان روشن ہوا پھر وہاں سے آگے بڑہے تو یحییٰ پیغمبر اور عیسیٰ روح اللہ اگر یہ تعظیم تمام کہنے لگے مرحبا یا اخی الصالح و نبی الصالح وہاں سے آگے بڑہے دیکھا تو ایک فرشتہ عجیب شکل ہے۔ اور اس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان یہ دیکھکے میں نے جبرئیل سے پوچھا کہا کہ یہ کون کہا کہ یہ مہتر قاسم ہے۔ کہ اسکے ہاتھ میں تمام مخلوقات کی روزی حقتعالیٰ نے سپرد کی ہے ہر روز ہر وقت جسقدر اللہ تعالیٰ نے اندازہ کیا ہے اسیقدر پہنچاتا ہے۔ پھر وہاں سے تیسرے آسمان کے دروازہ پر پہنچے وہاں مہتر مائیل جو سب فرشتوں کے سردار ہیں انہوں نے آکر اسلام علیکم مرحبا یا رسول اللہ کہکر معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑہے یوسف نے آکر مجھسے ملاقات کی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر وہاں سے چوتھے آسمان پر گئے سردار فرشتوں کے اس دروازے میں مہتر معطائیل ہیں انہوں نے آکے مجھسے معانقہ کیا

پھر وہاں سے آگے بڑہے ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر جب وہاں سے آگے بڑہے۔ دیکھا کہ ایک فرشتہ ہیبت ناک اور ہر دو طرف انکے فرشتے سب کہڑے ہیں اور چار منہ منہ لٹکے تھے اور داہنا ہاتہہ ان کا مغرب میں اور بایاں ہاتہہ اُن کا مشرق میں ہے اور آسمان و زمین ان کے دونوں پاؤں کے تخنے پر ہیں اور سامنے ان کے لئے ایک تخت عظیم ہے جبرئیل علیہ السلام سے مینے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا یا رسول اللہ یہ مہتر عزرائیل ہیں تب میں انکے سامنے گیا اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت جواب سلام کا میرے نہ دیا اسوقت حکم ہوا اے عزرائیل جواب سلام کا میرے حبیب کو دے اور جو کچھ وہ تجھسے پوچھے جواب اس کا بخوبی دے تب اسوقت عزرائیل نے سر اٹھا کے کہا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یا حبیب اللہ اور معانقہ کیا اور تعظیم و تکریم سے اپنے پاس بٹھایا اور کہا یا رسول اللہ جب سے مجھے اللہ پیدا کیا ہے تب سے بہت کام خلق اللہ کے مجھے سپرد کئے ہیں ایک لحظہ کی فرصت مجھکو نہیں ملتی کہ کسی سے بات کروں آج مجھپر حکم اللہ کا ہوا اس واسطے آپ سے بات کرتا ہوں میں نے کہا اے عزرائیل روحوں کو کس طرح قبض کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے یہ جو درخت ہے۔ اسکے پتوں کے شمار کیموافق خلائق ہیں اور ہر ایک خلق اللہ کا نام اس پتے پر لکہا ہوا ہے۔ جب موت قریب ہوتی ہے۔ چالیس روز آگے رنگ اس پتے کا زرد ہوجاتا ہے۔ اور موت کے روز وہ پتا گرتا ہے۔ اور اسی پتے پر نگاہ رکہتا ہوں اگر وہ بندہ اہل رحمت میں سے ہے۔ تو داہنی طرف کے ملائکہ رحمت کو بہیجتا ہوں اور اگر وہ بندہ لعنتی ہے سے ہے تو بائیں طرف کے ملائکہ عذاب کو بھیجتا ہوں پھر میں نے پوچھا اے عزرائیل حقیقت روح کی بیان کرو وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا ہوں کہ روح کیا چیز ہے۔ لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سا میری ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر پوچھا میں نے کہ تمہارے چار منہ ہونیکی کیا وجہ ہے کہا یا رسول اللہ سامنے کا منہ جو نور سے ہے اس سے مومنونکی ارواح قبض کرتا ہوں اور داہنے طرف کا منہ جو غصہ ہے کہا اس سے جان گنہگاروں کی قبض کرتا ہوں اور بائیں طرف کا منہ جو قہر سے ہے

اس سے منافقوں کی روح قبض کرتا ہوں اور پیچھے کا منہ جو دوزخ کی آگ سے ہے اس سے جان مشرکوں کی اور کافروں کی لیتا ہوں پھر کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جسدن سے اللہ نے مجھکو پیدا کیا ہے۔ اسدن سے فرمان حق کا مجھپر یوں ہوا ہے کہ جان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آسانی سے نکالو جیسے لڑکا سوتا ہوا دودھ ماں کی پستان سے کھینچکر پیتا ہے۔ اور ماں کو کچھ ضرور نہیں پہنچتا ہے یہ سنکر سجدہ شکر کا بجالایا پھر پوچھا اے عزرائیل کبھی تمکو اس کرسی سے اٹھنے کی نوبت پہنچی یا نہیں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اٹھنے کی نوبت پہنچی ہے پہلی مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسم بنانے کے لئے مٹی لانیکو اور دوسری مرتبہ حضرت آدم کی روح قبض کرنے کو اور تیسری مرتبہ موسیٰ کی روح قبض کرنیکو پھر پوچھا نبے عزرائیل سے کہ روح قبض کرتے وقت تونے کبھی کسی پر رحم کیا ہے یا نہیں کہا یا رسول اللہ علیک صلے اللہ علیہ وسلم دو شخص کے واسطے میں نے بہت غم کھایا تھا پہلے عورت کے واسطے کہ وہ دریا پر کشتی پر بچہ جنی تہی بعد اسکے اسکی جان قبض کرنیکا حکم ہوا اور دوسری مرتبہ شداد ملعون کی جان قبض کرنے پر کہ جب اس نے چار سو برس کی مدت میں باغ ارم بنایا اور اسکے دیکھنے کے واسطے ایک پاؤں اس کا چوکھٹ کے اندر اور دوسرا پاؤں چوکھٹ کے باہر تھا اسوقت جان اسکی قبض ہوئی ہیں وہ شداد بادشاہ بیس لاکھ فوج کیساتھ رہیں ہلاک ہوا اور اپنی بنائی ہوئی بہشت کو دیکھنے نہ پایا پھر وہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں آسمان کے دروازے پر گئے اس دروازے پر مہتر اسمٰعیل علیہ السلام سب ملائکہ کے سردار ہیں انہوں نے آکے مرحبا کہکے مجھسے معانقہ کیا پھر وہاں سے میں آگے بڑھا ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا یا اخی الصالح پھر وہاں سے چھٹے آسمان کے دروازے پر تشریف لیگئے وہاں مہتر ہائیل جو سب فرشتوں کے سردار تھے انہوں نے بھی آکے مرحبا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہا اور معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور کہا مرحبا یا نبی الصالح پھر حضرت موسیٰ نے کہا یا رسول اللہ جو حق تعالیٰ کی طرف سے آپ کی اُمتوں پر فرض کیا جاوے آپ سمجھ کے

قبول کیجئے گا کسواسطے کہ آپ کی امتیوں کی عمر تھوڑی ہے اور بہت ضعیف اور ناتواں
ہیں پھر آنحضرت وہاں سے آگے بڑھے ایک فرشتہ ہیبت ناک دیکھا کہ جسکے بمجرد دیکھنے
کے عقل و ہوش گم ہو جاوے اور ایسا کہ اس کے داہنے مونڈھے سے بائیں مونڈھے
تک برس دن کی راہ ہے۔ اور بہت فرشتے بدصورت گرداگرد اس کے حاضر ہیں آں
حضرت نے پوچھا یا اخی جبرئیل یہ کون فرشتہ ہے کہا یا رسول اللہ اس کا نام مالک ہے
یہ انیس فرشتوں کا سردار ہے اور دوزخ کا داروغہ ہے جس طرح الٰہی ہوتا ہے اسی
طرح بجالاتا ہے۔ تب آنحضرت اسکے پاس گئے اور سلام علیکم کہا جواب سلام کا
اس نے نہ دیا حکم الٰہی ہوا اے مالک یہ محمد مصطفٰے خاتم الانبیاء میرے حبیب ہیں انکو
جواب سلام کا نہ دیا اور تعظیم کیوں نہ کی تب مالک آنحضرت کا نام سنکر اٹھا اور تعظیم و تکریم
سے بجا لایا اور کہا مرحبا یا رسول اللہ حقتعالیٰ نے تمام انبیاؤں پر آپ کو افضل کیا ہے اور
تمام پیغمبروں کی امت تمہاری امت کی پیروی کریگی پھر آنحضرت نے پوچھا اے مالک
ماہیت دوزخ کی بیان کر کہ خبردار ہوں کہا یا رسول اللہ کو دیکھنے اور سننے کی طاقت
نہ ہوگی اتنے میں درگاہ الٰہی سے حکم آیا اے مالک جو کچھ میرا حبیب پوچھے اس کو تو
اچھی طرح بیان کر تب مالک نے کہا یا رسول اللہ سات دوزخ اللہ تعالےٰ نے اپنے
غضب سے پیدا کئے ہیں اور طول و عرض ہر ایک کا مانند زمین و آسمان کے ہے اور اسمیں
آتش گوناگوں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اور درمیان دوزخ کے ستر ہزار میدان آگ
کے ہیں اور ہر ایک میدان کے بیچ میں ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہیں اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار
دروازے ہیں اور ہر دروازے میں ستر ہزار مکان آگ کے ہیں اور ہر ایک مکان
میں ستر ہزار کوٹھڑیاں آگ کی ہیں اور ایک کوٹھڑی میں ستر ہزار صندوق آگ
کے ہیں اور ہر ایک صندوق میں ستر ہزار سانپ اور بچھو آگ کے ہیں اور وہ آگ ہے
کہ ایک ذرہ اس سے روئے زمین پر پہنچے تو تمام آدمی اور پہاڑ اور درخت وغیرہ کو
بھسم کر ڈالے معاذ اللہ منہا پھر کہا یا رسول اللہ جیسے مکانات اور میدان اور پہاڑ وغیرہ
میں نے ذکر کئے ویسی ہی ہر ایک دوزخ کے اندر ہیں اور ایک دوزخ برف سے پیدا کی ہے

یارسول اللہ ہر سال دو مرتبہ دوزخ اپنی سانس چھوڑتی ہے۔ اسواسطے چھ مہینے سردی اور چھ مہینے گرمی دنیا میں ہوتی ہے۔ اوراسی طرح گوناگون عذاب ذلت کا بیان کیا پس رسولخدا یہ سنکے بہت غمگیں ہوکے ساتویں آسمان کے دروازے پر گئے دیکھا وہاں بہت فرشتے عبادت میں مشغول ہیں یہ مشاہدہ کرکے بہت خوش ہوئے اور وہاں سے آگے بڑھے کہ حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا مرحبا یا نبی الصالح اور وہاں سے جب آگے بڑھے دیکھا ایک فرشتہ نیک صورت خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے اور ہر چہار طرف اسکے نور چمکتا ہے اور چپ وراست اسکے بہت فرشتے نیک صورت جمع ہیں جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فرشتے کا نام رضوان ہے اور یہ داروغہ بہشت کا ہے تب حضرت سامنے اسکے تشریف لیگئے اور کہا السلام علیکم یا رضوان الجنت اس نے جلد جواب سلام کا کہکر معانقہ کیا اور کہا مرحبا یا حبیب اللہ اتنے میں امر الٰہی ہوا کہ اے رضوان میرے حبیب کو مالک نے دوزخکی باتیں سنا کے غمگین کیا ہے تو ان کو بہشت کی باتیں سنا کہ خوش کر تب رضوان نے کہا یا رسول اللہ صفت اور ثناء آپکی حقتعالی نے قرآن مجید میں فرمائی ہے اور امت آپکی اور پیغمبروں کی امت کے پہلے بہشت میں داخل ہوگی یہ کہکر حضرت کا دست مبارک پکڑ کر جنت الفردوس میں واسطے سیر کرانے باغوں کے لیگئے تب حضرت اقسام اقسام طرح طرح کی نعمتوں سے اگاہ ہوئے تب ایک آواز غیب سے آئی اے حبیب میرے تیری امتوں کے واسطے یہ نعمتیں بہشت کی ہمنے تیار رکھی ہیں امت تیری ابدالآباد بہشت میں خوش و محفوظ و مغفور و مکرم رہیگی تب آں سرور کائنات شکر قاضی الحاجات کا بجا لاکر آگے بڑھے اور بیت المعمور میں پہنچے اللہ تعالی نے بیت المعمور کو یاقوت اور موتی اور سبز زمرد سے بنایا ہے اس میں تیرہ ستون یاقوت سرخ کے ہیں اور صحن اسکا موتی کا ہے اور اسجگہ دو رکعت نماز حضرت نے فرشتوں کے ساتھ پڑھی اتنے میں تین پیالے بھرے ہوئے شراب اور شیر اور شہد سے حقتعالی کے حضور سے پہنچے اور روایت میں آیا ہے کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا تب جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اسمیں جو آپ کی خواہش ہو قبول کیجئے تب آنحضرت نے پیالہ دودھ کا پیا تب سب فرشتوں نے آفرین کی اور کہنے لگے یا حبیب اللہ اگر آپ پیالہ پانی کا اختیار کرتے تو سب امت آپکی پانی میں غرق ہوتی اور اگر شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو سب امت آپ کی نشے میں مشغول ہوتی اور اگر پیالہ شہد کا اختیار کرتے تو سب اُمت آپکی دنیا کی لذت میں مستغرق ہوتی لیکن آپنے پیالہ دودھ کا اختیار فرمایا آپ کی امت آفت وبلا سے دنیا کی نجات پاویگی لیکن تھوڑا سا دودھ جو آپ نے پیالہ میں چھوڑا ہے اس سبب سے تھوڑا سا گناہ آپ کی امت میں باقی رہا تب آنحضرت نے چاہا کہ جو دودھ باقی رہا اوسکو بھی پی جاؤں جبرئیل نے عرض کیا کہ اگر آپ اسوقت پئیں گے تو کچھ مفید نہ ہوگا اب جو کچھ ہوا سو ہوا حکم الٰہی رد نہیں ہوسکتا پس آنحضرت غمگین ہو کر سدرۃ المنتہی کو کہ جو جبرئیل کے رہنے کی جگہ ہے پہنچے پیغمبر خدا براق سے اُترے اور جبرئیل وہانسے رخصت ہوئے اور کہا کہ میرا مقام یہانتک تھا آپ آگے تشریف لیجایئے اور مجھکو ایک سر مو آگے جانیکا حکم نہیں **بیت** اگر یک سر موئے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم + حضرت نے فرمایا اے اخی جبرئیل مجھکو یہاں تنہا چھوڑ کے جاؤ گے کہا یا حبیب اللہ اور دوسرے فرشتے آگے آپ کو یہاں سے لیجائینگے آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوجئے اور میری ایک التماس ہے کہ آپ جناب باری میں عرض کیجئے اور میرے حسب خواہش خواب کیجئے حضرت نے فرمایا کہو کیا ہے تب جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مجھکو آرزو ہے کہ قیامت کے دن اپنے پروں کو پلصراط پر بچھاؤں اور آپ کی امت کو سلامت پار اُتاروں اتنے میں اسرافیل تخت نورانی لیکر حکم الٰہی سے آئے جسکو رفرف کہتے ہیں اسکو نور سے اللہ نے پیدا کیا اور ستر ہزار دُرے جواہرات کے تھے مسافت ایک ایک پردہ کی پانسو برس کی راہ تھی آخر وہ راہ طے کر کے مقام رفرف میں جو اسرافیل کی جگہ ہے پہنچے اور عرش نے وہاں سے جلدی اٹھا لیا **بیت**

چو رفرف شد مشرف از وجودش + گرفت از دست رفرف عرش جودش

خطاب آیا جناب باری سے کہ اے حبیب آگے آؤ حضرت نے چاہا کہ نعلین پاؤں سے اتاریں تب عرش مجید جنبش میں آیا حکم ہوا اے حبیب نعلین مت اُتارو مع نعلین عرش پر آؤ

تو عرش قرار پکڑے آنحضرت ﷺ نے عرض کی یا الٰہی موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ چالیس روزے رکھو اور نعلین پاؤں سے اُتارو اور طور سینین پر آؤ اور یہ مقام ہزار درجہ بہتر ہے کیونکر میں نعلین سمیت آؤں حکم ہوا اے حبیب موسیٰ کو اسواسطے نعلین اتارنے کا حکم دیا تھا کہ خاک طور سینین کی انکے پاؤں میں لگے جسمیں انکو بزرگی حاصل ہو اور تیری خاک نعلین سے عرش کو بزرگی دونگا آنحضرت ﷺ نعلین سمیت عرش مجید پر تشریف لیگئے دیکھا کہ داہنی طرف کے تین سو بارہ ممبر ہیں اور بائیں طرف ایک ممبر عظیم الشان جڑاؤ بہ تقسیم جواہروں سے نظر آیا آنحضرت ﷺ نے احوال ممبروں کا پوچھا خطاب آیا کہ داہنے طرف کے سب ممبر اور پیغمبروں کے لئے بنائے ہیں اور بائیں طرف کا ممبر تمہارے واسطے ہے۔ کیونکہ عرش کے دائیں طرف بہشت اور بائیں طرف دوزخ ہے۔ جسوقت کہ تو بائیں طرف ممبر پر بیٹھیگا تو ضرور ہے کہ دوزخیوں کا گذر اسی طرف سے ہوگا اسوقت اگر کوئی تیری امت میں سے دوزخیوں کے شامل ہو جائیگا اور تو اس کی شفاعت کریگا تو میں اسکو بخشونگا غرض کوئی گنہگار تیری امت میں سے ہمیشہ دوزخ میں گرفتار نہ رہیگا پھر رفرف لے آئے مجھکو اُٹھا لیا اور حجاب کبریائی تک پہنچا کے غائب ہوا اور میں اسجگہ تنہا رہا جب مجھکو خوف کبریائی ہوا تب ناگاہ مانند آواز ابوبکر کے یہ آواز میں نے سُنی اے محمد توقف کر کہ بیشک پروردگار تیرا صلوٰۃ میں مشغول ہے۔ اسدم میں نے اُس آواز سے متعجب ہو کر اپنے جی میں کہا یا الٰہی اسجگہ آواز ابوبکر کی کہاں سے آئی لیکن اس آواز سے وحشت میری جاتی رہی اور میں نے عرض کی جناب باری میں یا الٰہی تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور آواز ابوبکر کی کہاں سے آئی حکم ہوا اے میرے حبیب صلوٰۃ میری رحمت ہے تجھپر اور تیری امت پر اور آواز ابوبکر کی سی اسواسطے تھی کہ وہ تیرا یار غار اور انیس وفادار ہے پس ایسے مونس کی آواز سننے سے وحشت تیری اس مقام میں دفع ہوگی اسواسطے میں نے ایک فرشتہ بصورت ابوبکر کے پیدا کیا اور آواز اسکی مثل آواز ابوبکر ہے اسنے آواز دی پس تیری وحشت جاتی رہی اور بعضوں نے یوں روایت کی کہ جب حضرت کو خوف ہوا اسوقت ایک قطرہ پانی کا کہ شیریں زیادہ شہد سے اور ٹھنڈا زیادہ برف سے تھا حضرت کو نظر آیا اور اس سے علم اول آخر کا معلوم ہوا تب وحشت دل سے جاتی رہی پھر ستر ہزار پردہ نور سے

گذر کر قاب قوسین میں پہنچے اور وہاں نور احدیت کا ظہور ہوا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نور
احدیت کا دیکھا تب سر مبارک سجدہ میں رکھا پھر ایک آواز آئی کہ اے میرے دوست
میرے لئے کیا تحفہ لایا حضرت نے فرمایا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبٰتُ یعنی بندگی
جو منہ سے کنگئی ہے اللہ کیواسطے ہے۔ اور بندگی بدن کی اور بندگی بھی اسی کے لئے ہے
حق تعالیٰ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی سلام
ہے تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی پھر آنحضرت نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ
اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ یعنی سلام ہو ہمپر اور سارے نیک بندوں پر پھر اس مقام میں فرشتوں
نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی میں
گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود حق سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندے
اسکے اور رسول اسکے ہیں اور وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اس مقام میں اسواسطے نہ کہا کہ وہاں
کوئی مشرک نہ تھا اور حقتعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب جو کچھ مینے اور تونے اور فرشتوں نے
اسوقت کہا اسکو ہر نماز کے قعدے میں پڑھیو پھر فرمایا اے حبیب میرے عرش و کرسی لوح و قلم
زمین و آسمان نباتات و جمادات بلکہ جز و کل مخلوقات چھ ہزار عالم خشکی و بارہ ہزار عالم تری کے
اور آفتاب و مہتاب اور ستارے اور بروج اور بہشت اور دوزخ تیری محبت کے سبب سے مینے بنائے
ہیں اور اسوقت تیرے واسطے اجازت ہے جو چاہے سو مانگ میں دونگا تب آنحضرت نے سر مبارک سجدے
میں رکھکے فرمایا خداوندا امت گنہگار رکھتا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں تو میری امت
کے گناہ بخش اور دوزخ کی آگ سے پناہ دے تب حقتعالیٰ نے فرمایا کہ تہائی گناہ تیری امت کے بخشے پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کرکے عرض کی کہ الٰہی تمام گناہ میری امت کے اپنے
فضل و کرم سے بخشدے حکم ہوا آدھے بخشے پھر یہی عرض کی حکم ہوا کہ جو صدق
دل سے کلمہ طیب ایکبار پڑھیگا اور اسکے مضمون پر اعتقاد کامل کرے گا
اس کو بخشونگا اگرچہ گنہگار ہوگا اور اگر شرک اور کفر تک پہنچا ہوگا تو اس کو ہرگز
نہ بخشونگا جہنم کے عذاب سے نجات نہ دونگا پھر حکم باری ہوا کہ اے دوست تو
نے دنیا کے درمیان فقیری اور غریبی اختیار کی اگرچہ دنیا فانی ہے۔ مگر تو دنیا

چاہے تو تمام جمادات اور نباتات وغیرت وغیرہ کو ناچاندی بنادوں اور دنیا کو دار القرار کردوں اور یاقوت اور زمرد اور لولو اور مرجان جابجا پیدا کردوں تاکہ اپنی امتوں کو لیکر ابدالآباد بے موت کے گذراں کرو اور سب نعمتیں بہشت کی وہیں موجود کروں تب آں سرور علم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک سجدے میں رکھکر مناجات کی خداوندا دنیا مردار نجس ہے اَلدُّنیا جِیفَۃٌ وَطَالِبُہَا کِلَابٌ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اسکے کتے ہیں اور مجھکو دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ اور حقتعالی نے یاد دلایا اے حبیبؐ سوال جبرئیل کا تو بھول گیا رسالتمآب نے عرض کی یا الٰہی تو دانا بینا ہے۔ اور سوال اس کا تو خوب جانتا ہے۔ حکم ہؤا اے دوست سوال جبرئیل کا تیرے دوستوں اور اصحابوں کیواسطے میں نے منظور کیا وہ سوال یہ ہے کہ حضرت جبرئیل نے کہا تھا یا رسول اللہ مجھے تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازوؤں کو پل صراط پر بچھاؤں اور آپ کی امت کو سلامت اور پار اتاروں بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی مغفرت کے واسطے درگاہ غفور رحیم میں دعا کی اور جناب کبریا نے اسے قبول فرمایا اور بہشت کی سیر کیواسطے حکم کیا تب آنحضرت نے تمام نعمتیں بہشت کی دیکھیں اور جو جو مکان اہل بیت اور اصحاب کبار کیواسطے تیار ہوئے ہیں جدا جدا دیکھکر حمد و ثنا خالق کون و مکان کی بجالائے اور جناب باری سے حکم آیا اے دوست تو مکان اپنی امت کا دیکھکے خوش اور راضی ہو تب حضرت نے عرض کی خداوندا بندے کو کیا طاقت ہے۔ کہ اپنے خدا کی قسمت سے ناراض ہو۔ تب حکم ہؤا کہ یہ سب نعمتیں بہشت کی اپنے تیرے دشمن کیواسطے حرام کی ہیں بعد اسکے آنحضرت طبقات دوزخ کے دیکھنے کے لئے متوجہ اور طبقات دوزخ کے ملاحظہ کرتے رہے پہلے طبقات میں کہ نسبت طبقات دوسرے کے رنج و عذاب کم تھا دیکھا کہ اسکے اندر ستر ہزار دریائے آتشی ناپیدا کنار ایسے جوش و خروش بہتے تھے کہ اگر تھوڑا سا بھی شور اسکا دنیا میں پہنچے تو کوئی خلقت زمین کی زندہ نہ رہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک سے جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ پوچھا کہ یہ طبقہ کس خلقت کیواسطے اللہ نے بنایا ہے۔ اس نے یہ سنکر سر جھکا لیا کچھ جواب اسکا نہ دیا

جبرئیل نے فرمایا کہ یہ شرم سے عرض نہیں کرسکتا آنحضرت نے فرمایا بیان کرشاید آج کچھ اسکا تدارک ہوسکے تب مالک نے رو کے کہا کہ یہ طبقہ آپ کی امت گنہگاروں کے واسطے تیار ہوا ہے۔آپ اپنی امت کو نصیحت فرمایئے اور سمجھایئے کہ گناہ سے باز رہیے وا لا قیامت کے دن مجھے مجال تخفیف عذاب ورنج کی مطلق نہ ہوگی تب آنحضرت یہ بات سنکے عمامہ سر مبارک سے اتار کر باب دیدہ مناجات کرنے کہ خداوندا مجھکو اسکے دیکھنے سے ایسا خوف آیا کہ طاب وطاقت دیکھنے کی نہ رہی اور امت میری بہت ضعیف و ناتوان ہے کیونکر اس عذاب کی برداشت کریگی خداوندا تو غفور رحیم ہے۔اور مجھکو تونے امت کا پیشوا کیا ہے۔اور عزت اور آبرو میری تیری قدرت کے قبضے میں ہے پس حکم حقتعالیٰ کا ہوا اے میرے حبیب پس غم نہ کرو قیامت کے دن تمہاری شفاعت سے اتنے لوگ بخشونگا کہ تم راضی ہوگے تب آنحضرت نے قسم کھا کر فرمایا کہ قسم ہے تیری پاک ذات کی میں ہرگز راضی نہ ہونگا جبتک کہ ایک شخص کو میری امت میں سے بہشت میں نہ لیجائیگا اسیطرح آنحضرت کے ساتھ خدا نے نوے ہزار کلمات راز ونیاز اور امر ونہی کے ارشاد کئے پھر جناب باری سے حکم آیا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے ہر برس میں تمپر اور تمہاری امت پر میں نے فرض کئے پھر آنحضرت نے سر مبارک سجدے میں رکھکر الحاح وزاری کی اور کہا یا الٰہی امت میری ضعیف وناتوان ہے۔اور عمر تھوڑی اسقدر بوجھ گراں نہ اٹھا سکیگی حکم ہوا کہ ہر روز پچیس وقت کی نماز اور تین مہینے کے روزے فرض کیے تب آنحضرت نے سر مبارک سجدے میں رکھا اور دلمیں ارادہ کیا اگر رات دن میں پانچ وقت کی نماز اور برس میں ایک مہینے کے روزے فرض ہوویں تو بخوبی ادا ہوسکیں تب حکم ارحم الرحمین کا ہوا کہ اے حبیب میرے جو دلمیں تو نے ارادہ کیا ہے سو میں نے قبول کیا اور پچاس وقت کی نماز اور چھ مہینے کے روزے کا ثواب تجھکو دیگا میں نے تجھکو یہ بخشا پھر آنحضرت نے درگاہ باری میں عرض کی کہ الٰہی امت میری مجھ سے پوچھیگی کہ حقتعالیٰ کے حضور سے ہدیہ وتحفہ ہمارے واسطے کیا لائے ہو میں انکو کیا خوشخبری دونگا حکم ہوا کہ اول نماز پنجوقت کی اور

اور روزے ایک مہینے رمضان کے اور تیس ہزار کلمات دینی اور دنیاوی انکو دیجیو اور تیس ہزار کلمات جو بھید کے ہیں یہ کسی سے نہ کہنا اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہیں اسکو چاہو کہو چاہو نہ کہو تب آنحضرت نے قبول کیا اور سجدے میں سر رکھکر عرض کی کہ یا الٰہی جو کچھ میںنے دیکھا اور سنا ہے یہ میں کسکو کہوں کون میری اس بات کا اعتبار کریگا حکم ہوا کہ پہلے ابو بکر تمہاری بات کو سچ جانیگا پیچھے اسکے ہر ایک مانیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ شکر کا بجالاکر بارگاہ الٰہی سے رخصت ہوئے اور رفرف پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہاں جبرئیل منتظر تھے براق لیکے آگے آئے پھر آنحضرت سوار ہو کر بیت المقدس میں پہنچے اور نبی مرسل وہاں انتظار کر رہے تھے ان سبھوں نے دیکھکر آنحضرت کو مبارکبادی دی اور معانقہ اور مصافحہ کیا پھر جبرئیل نے اذن دی اور آنحضرت نے امامت کی اور جملہ انبیاؤں اور ارواحوں نے مقتدی ہو کر نماز پڑھی بعد اسکے وہاں سے رخصت ہوئے اور آسمانوں پر سے پار ہو کر بی بی ام ہانی کے گھر میں تشریف لائے اور جبرئیل آنحضرت کو مکان پر پہنچا کے براق لیکر اپنی جگہ پر گئے آنحضرت جب اپنے بستر پر تشریف لائے بستر گرم پایا اور جس جگہ پر وضو کیا تھا وہاں سے پانی کو بہتے اور حجرے کی زنجیر کو ہلتے دیکھا +

بیان کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حقیقت معراج کی اور مسلمان ہونا یہودی وغیرہ کا

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز فجر کے حکایات معراج شریف کی ابو بکر صدیق اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرماتے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صداقت آیات سنتے ہی کہا صدقت یا رسول اللہ اس سبب سے انکا لقب صدیق ہوا اور ابو جہل وغیرہ نے یہ سنکے کہا کذبت اسواسطے خطاب انکا فرو نکو کذاب وزندیق وملعون کا دیا گیا اور جو کوئی حضرت ابو بکر کے موافق رسولخدا کی معراج پر تصدیق کریگا وہ بیشک مثل ابو بکر صدیق کے صدیقوں کے مرتبے میں ہے اور جو کوئی منکر معراج کا ہو گا یقیناً مطابق ابو جہل لعین کے ہے اور اس مقتل ہر ایک یہودی گنوار

نے معراج کا حال سنکر آنحضرت کو جھوٹا کہا اور حضرت کے پاس سے اٹھ کے بازار میں آ کے بڑی مچھلی مول لے کے اپنی بی بی کو دی اور کہا جلدی اس مچھلی کے کباب بنا میں بھوک سے بیتاب و بیقرار ہوں اتنا دن آیا اب تک نہار منہ رہا جب میں دریا سے نہا کے آؤں گا تو کھانا کھاؤنگا وہ یہودی یہ کہکر لب دریا گیا اور کپڑے کنارے پر رکھکے پانی میں غسل کرنیکو اترا اور غوطہ لگایا جب سر اٹھایا اپنے تئیں ایک عورت جوان صورت پایا اور جو کپڑے کنارے پر رکھے تھے وہ بھی نہ ملے یہ ماجرا عجیب غریب دیکھکے بہت گھبرایا اور گرداب تحیر میں غوطہ کھایا کنارے کے پاس آئے پاس آبرو کے سبب آنکھوں سے اپنی آبروپرور رو کے آنسو بہایا بار بار ہاتھ پر ہاتھ اور منہ سے ہیہات ہیہات پکارتا ہوا ننگا بدن دیکھکر ننگ شرم آئی تو درخت کے پتوں سے اپنی شرمگاہ چھپائی اور اتنے میں ایک گنوار کے گھوڑے پر سوار تھا اس طرف سے گذرا دیکھا کہ ایک عورت حسین خوبصورت ننگی بیٹھی ہے لینے والا وفیدا ہوکے اس کا ہاتھ پکڑا اور گھوڑے پر چڑھا کر گھر میں لیگیا اور اپنے نکاح میں لایا غرض سات برس اس کو اس جوان کی خانہ داری میں گذرے اور تین فرزند اس سے تولد ہوے ایک دن وہ عورت ہمسایہ کی عورتوں کے ساتھ دریا میں نہانے کو گئی اور جس جا پر پہلی بار کپڑے رکھے تھے اسی جاگہ اب کی بار بھی اتار کے رکھے اور وہ واردات بھولکر نہانے میں مشغول ہوئی جب غوطہ مار کے سر اٹھایا تو اپنے تئیں صورت اصلی پر دیکھا اور کنارے پر جو مردانے پہلے رکھے تھے وہاں پر وہیں پائے جب کپڑے پہنکے گھر میں آیا تو دیکھا کہ وہ مچھلی جو بازار سے لاکے اپنی جورو کو دی تھی سو ابتک جیتی تڑپ رہی ہے اور اسکی عورت کے ہاتھ میں جو کام تھا وہی کام کرتی ہے۔ اور بعضی روایت میں یوں ہے کہ اسکی عورت سوت کات رہی تھی ہنوز وہ پونی اسکے ہاتھ سے تمام نہ ہوئی تھی تب اسنے جاکے اپنی عورت سے کہا کہ ابتک مچھلی نہ پکائی اتنے دیر تونے کیوں کی اسکی عورت بولی میاں کیا خبر تو ہے کچھ پی کے آئے ہو ابھی مچھلی لائے ہو ایک لحظے میں مچھلی کہیں پکتی ہے پھر اس نے واردات بیتی ہوئی بیان کی وہ بولی اجی ابھی بہت دور ہوتے ہیں چپ رہو اس نے یہ بات سنکے اپنے جی میں جانا کہ میں نے حال معراج کا سچ نہ جانا تھا اور رسول خدا کو جھوٹا

بنایا اسی سبب سے یہ حال مجھپر گذرا اسمیں کچھ شک نہیں اس ہیں نے یقین کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور دین اسلام برحق ہے۔ حاصل کلام اس یہودی کو دین اسلام کی خواہش ہوئی اسیوقت جناب رسالتمآب کیطرف آیا دیکھا کہ آپ معراج شریف کا حال بیان فرماتے ہیں تب اس نے عرض کی یا رسول اللہ معراج کو میں جھوٹا جانتا تھا سو اس کی تعزیر پائی صحابہ نے پوچھا تو نے کیا تعزیر پائی تب یہودی نے سب حقیقت مچھلی اور غسل اور صورت بدلنے اور نکاح اور اولاد اور سات برس گذرنے اور پھر اصلی صورت پر آنیکی کیفیت بیان کی یہ بات سنکے تمام صحابہ سجدہ شکر جناب رب العالمین کا بجالائے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ معجزہ خاص آپکے واسطے ہے کسیکو ایسا عنایت نہیں ہوا آخر وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل کو کچھ اثر نہ ہوا اور کہا کہ یہ سب فریب بازی اور افترا سازی ہے تب آنحضرت نے فرمایا قولہ تعالیٰ مَن یَّھدِی اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ترجمہ یعنی جسکو اللہ راہ دے پھر نہیں کوئی بہکانیوالا اسکا اور جسکو اللہ بہکادے پھر اسکو راہ دینے والا نہیں اور جب خبر معراج شریف کی مکہ معظمہ میں مشہور ہوئی تب اکثر اہل مکہ متفق ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ تمام احوال بیت المقدس کا ہمسے بیان کریں تو ہم آپ کے معراج کے حال پر ایمان لاویں اور صدق دل سے مسلمان ہو دیں کیونکہ ہم سب علامات بیت المقدس کے خوب جانتے ہیں اگر آپ آسمان پر گئے ہونگے تو وہاں کا حال بھی آپ کو معلوم ہوگا اگر تم سچے ہو تو نشان بیت المقدس کا بیان کرو تب آنحضرت کو بیت المقدس کے نشان بتلانے میں تھوڑا تامل ہوا اسواسطے کہ احوال بیت المقدس کا بیان کرنا اسوقت کچھ ضرور نہ تھا جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے بیت المقدس کو اپنے پروں پر اٹھا لائے اور آنحضرت کے سامنے لار کھا اسوقت جو کچھ حال پوچھتے تھے پیغمبر اسکو بیان کرتے تھے جو آدمی نیک بخت اصلی اور سعید ازلی تھے ایمان لائے اور صدقت یا رسول اللہ کہا اور جو لوگ بدبخت ذاتی تھے انہوں نے جسم خاک کا آسمان پر جانا خلاف قیاس جانا اور حقتعالیٰ کی قدرت کاملہ سے غافل ہوکے اس کا انکار کیا پس اے نیک طالع ٹھہر یا تو

ہیئت اس دقیقہ کی بدرجہ احسن جانو کہ عالمان ہیئت و نجوم نے رصد اور ہندسہ کی دلیل سے ثابت کیا ہے کہ ماہتاب اگرچہ ستاروں میں چھوٹا ہے مگر جرم اسکا زمین سے بہت بڑا ہے اور بسبب گردش فلک کے ہزاروں برس کی راہ ایک لحظہ میں طے کرتا ہے اور اپنی حرکت سے مشرق مغرب تک سینکڑوں برس کی راہ ایک گھڑی میں جاتا ہے جب یہ سیر بسرعت ماہتاب کی عندالعقل محال نہیں تب آفتاب نبوت کا جسکے نور سے سب کچھ پیدا ہوا ہے۔ اگر تھوڑی سی رات میں عرش کے اوپر جاوے اور آوے تو کیا عجب ہے اور شیطان کہ بدترین خلق اللہ سے ہے۔ وہ ایک لحظے میں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک جاتا ہے اور جو شخص کہ بہترین مخلوقات ہو اگر تھوڑی رات میں آسمان پر جاوے اور آوے تو کیا محال ہے اے نیک بختو ذرا غور کرو کہ فرشتے جبرئیل وغیرہ ہزاروں بار زمین پر آتے ہیں اور جاتے ہیں اگر ایکبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ سب فرشتوں سے بہتر اور افضل ہیں زمین سے آسمان پر تشریف فرما ہوویں تو کیا بعید ہے اے ہوشیار دیندارو سمجھو کہ نور البصر انسان کا مجرد آنکھ کھولنے کے نویں آسمانکے ستاروں تک پہنچا ہے۔ اور جسکا جسم شریف کروڑوں درجہ نور البصر سے پاکیزہ ہو وہ اگر ایک رات میں رات الٰہی سے آسمانوں پر پہنچے کیا عجب ہے اسیطرح ہزاروں دلیلیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی موجود ہیں پر اسجگہ طوالت کلام کو نہیں دیا اہل ایمان کے نزدیک اسقدر بس ہے ٭

بیان معجزات اور بزرگی اور خصائل حمیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

ابوبکر صدیق بن قحافہ سے روایت ہے کہ ایک دن آں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ظلم اور ستم سے قریشوں کے گھر چھوڑکر میدان میں جاکے ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے اور تلوار اپنی اس کی شاخ پر لٹکا دی اس میں ایک یہودی اعرابی نے وہ تلوار لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنے کیواسطے اٹھائی فوراً درخت نے اپنی شاخ سے معجزہ ۱

معجزہ اس یہودی کو ایسا مارا کہ مغز اس کا منہ سے نکل آیا اور عذاب ابدی میں گرفتار ہوا اور
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رکانہ بن غنبن اسفند یا یدوار شل
تہمتیں بکریاں چراتا ایکدن آنحضرت کو دیکھکے بولا اے محمد تو ہمارے معبودوں کو باطل
کہتا ہے حضرت نے فرمایا ہاں تب اس نے کہا کہ ہم تم دونوں امتحان کریں تو اپنے خدا کو پکار
اور میں اپنے معبود و نکو پکارتا ہوں اگر تو مجھسے جیتیارہا تو میں تجھپر اور تیرے خدا پر ایمان لاؤنگا
اور میں جیتیارہا تو سب میرے معبود بزرگ ہیں یہ بات کہکر رسولخدا کو پکڑکر ایسا زور کیا کہ
اگر پہاڑ ہوتا تو جگہ سے اُکھاڑکر پھینکدیتا مگر آنحضرت کے ایک موئے مبارک کو جنبش
نہ دیسکا پھر آنحضرت نے زور نبوّت سے اوسکو اوٹھاکے ایسا پٹکا جیسے کہ دھوبی کپڑا
پاٹ پر مارتا ہے تب اس نے جانا کہ محمد صادق ہیں اور ان پر جو نازل ہوا ہے سو سچ ہے
معجزہ اور ہمارے معبود جھوٹے ہیں آخرالایمان لایا اور مسلمان ہوا اور جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مٹکا گھی کا
حضرت نے مالک بن انسؓ کی ماں کو عنایت کیا تھا کہتے ہیں کہ پینتالیس برس گھی مٹکے کا خرچ کیا
معجزہ خالی نہ ہوا مگر ایک دھکا پہنچنے سے ٹوٹا اس کے بعد ختم ہوگیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چند خرمے بخشے تھے اور میں نے انکو ایک ہانڈی
میں قریب بیس برس کے رکھا تھا میں بھی اس میں سے کھاتا اور لوگو نکو بھی خدا کی راہ میں دیتا وہ
معجزہ کم نہ ہوتے مگر عثمان ذوالنورین کی شہادت کے دن وہ برکت جاتی رہی اور جسدن مکہ معظمہ
فتح ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں داخل ہوئے آپ کے دست مبارک
میں ایک چابک تھا اس چابک سے بتوں کی طرف جو کعبے کے اندر تھے اشارہ کیا اور یہ آیت
پڑھی قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ ترجمہ یعنی حق آیا اور جھوٹ نکل بھاگا اسیوقت
معجزہ سب بُت سرنگوں ہوکے زمین پر گرپڑے اور ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھانا کھایا کہ واس نے مکرو
بہانہ سے عذر پیش کیا کہ اے حضرت میں داہنے ہاتھ سے کھانا نہیں سکتا ہوں
تب آنحضرت نے فرمایا تو نہ کھاسکیگا پھر ہرگز وہ شخص داہنے ہاتھ سے نہ کھا سکا
معجزہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بعض پتھر بھی کہتے تھے السّلام

معجزہ ۸ علیہ ایک بار رسول اللہ واجب کسی سنگریزے کو آپ ہاتھ میں اٹھا لیتے تو وہ تسبیح
پڑھتا اور روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستون پر ٹیک لگا کے
خطبہ پڑھتے تھے بعد چند روز کے منبر تیار ہوا اسپر کھڑے ہو کے خطبہ پڑھا اسوقت
اس ستون سے آواز فریاد وزاری کی نکلی اسواسطے کہ حضرت کی پشت مبارک کی برکت سے
معجزہ ۹ وہ محروم ہوا یہانتک کہ آنحضرت نے اس سے معانقہ کیا تب اسکو قرار آیا اور ۹ ایک دن
ایک ہزار چار سو آدمی کا لشکر آنحضرت کیساتھ تھا لیکن پانی نہ تھا تمام کار ضروریات
کیواسطے سب کے سب عاجز تھے آنحضرت نے انگلی شہادت کی زمین پر ٹیک دی اسی
معجزہ ۱۰ سے پانی جاری ہوا تمام لشکر وضو اور غسل اور کار ضرورت سے آسودہ ہوا اور ۱۰ ایک
دفعہ خندق کی لڑائی کے دن چار سیر جو کی روٹی سے ہزار آدمی کو آنحضرت نے سیر
معجزہ ۱۱ شکم کرایا اور وہ روٹی پھر اسیقدر موجود رہی اور ۱۱ ایکدن جنگ تبوک میں تیس ہزار
آدمیونکے لشکر میں ایک آدمی کے لائق پانی نہ تھا آنحضرت نے ایک تیر اسی میں کھڑا
معجزہ ۱۲ کیا فوراً اس جوش وخروش سے پانی نکلا کہ سارا لشکر آسودہ ہوا اور ۱۲ ایک مرتبہ کہئی
شخص انصاری میں سے آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اونٹ
شوخی کرتے ہیں اور بوجھ پیٹھ پر سے ڈالدیتے ہیں آں حضرت ان اونٹونکے پاس تشریف
لیگئے اونٹوں نے پھر کبھی سرکشی نہ کی اور صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ حیوان سب
آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم بھی آپ کو سجدہ کریں آنحضرت نے فرمایا نہیں اگر سجدہ کرنا
معجزہ ۱۳ آدمیوں کا روا ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے شوہرونکو سجدہ کریں اور ۱۳ ایک اونٹ
نے حضرت کے پاس آکے اپنے مالک کا شکوہ کیا کہ مجھسے بہت محنت لیتا ہے اور پیٹ
بھر کر کھانیکو دیتا ہے۔ اور آپ رحمۃ للعالمین ہیں مجھکو آپ اس سے خرید لیجئے یا میری سفارش
کیجئے آنحضرت نے اونٹ کے مالک سے کہا کہ تو اونٹ کو بقیمت واجبی بیچ نہیں تو اسکے کھانے کی
معجزہ ۱۴ خبر لے اور ۱۴ ایکدن اونٹ نے حضرت کے حضور میں آکے عرض کی کہ میں جن لوگوں میں ہوں
وہ لوگ نماز عشا کی نہیں پڑھتے ہیں قبل نماز عشاء کے سو جاتے ہیں تب حضرت نے ان لوگونکو طلب فرمایا
معجزہ ۱۵ اور نماز کی تاکید اور ۱۵ ایک دن اعرابی کو آں حضرت نے اسلام کی دعوت کی اسنے کہا کہ آپکی پیغمبری کی

کہا دلیل ہے حضرت نے فرمایا یہ درخت جو میرے سامنے ہے یہ گواہ ہے تب آنحضرت
نے اس درخت کو بلایا وہ درخت خدا کے حکم سے حضرت کے سامنے آ کھڑا ہوا اور تین مرتبہ
کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب وہ اعرابی
یہ حال دیکھ کر ایمان لایا اور ۱۶ ایکدن آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رض معجزہ ۱۶
اور اُنکے لڑکوں کے حق میں دعا فرماتے تھے تب اس مکان کے در و دیوار اور
پتھروں نے زبان فصیح سے کہا آمین آمین اور ۱۷ ایک لڑکا اسدن تولد ہوا تھا اوسکو معجزہ ۱۷
حضرت کے سامنے لائے حضرت نے اس سے پوچھا اے لڑکے میں کون ہوں اسنے کہا آپ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت نے فرمایا تو سچا ہے اور برکت دے تجھکو اللہ تعالی
اور ۱۸ ایک شخص گونگا مادرزاد تھا حضرت نے اس سے پوچھا میں کون ہوں اسنے بے تامل معجزہ ۱۸
کہا آپ رسولخدا ہیں اور ۱۹ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ معجزہ ۱۹
اس لڑکے کو جنون ہے حضرت نے اپنا دست مبارک اسکے سینے پر پھیرا فی الفور جنون اسکا
جاتا رہا اور ۲۰ ایک شخص اپنے لڑکے کو حضرت کے پاس لایا اور کہا اے حضرت یہہ لڑکا معجزہ ۲۰
مثل گونگے کے چپ رہتا ہے بات نہیں کرتا آنحضرت نے تھوڑا سا پانی اپنی کلی کا پلایا
فی الحال باتیں کرنے لگا اور ایسا بڑا عالم اور عقلمند ہوا کہ اکثر لوگ اس سے تعلیم
پاتے تھے اور ۲۱ ایک شخص کو استسقا کی بیماری تھی بلکہ وہ قریب ہلاک تھا حضرت سے لگے معجزہ ۲۱
دعاے شفا چاہی آنحضرت نے آب دہن اپنا تھوڑا سا خاک میں ملا کر اسکو دیا اس نے
وہ خاک زبان پر رکھی فی الفور وہ چنگا ہو گیا اور ۲۲ غزوہ خیبر میں حضرت علی معجزہ ۲۲
کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں میں شدت درد تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی
اور تھوڑا سا آب دہن مبارک کا آنکھوں میں لگا دیا فوراً عین راحت پائی اور ۲۳ ایک معجزہ ۲۳
شخص کی آنکھیں سفید ہو گئیں تھیں اسکو کچھہ نظر نہ آتا تھا آنحضرت نے اس کی آنکھوں
میں کچھہ پڑھکے پھونکا بعینہ اصلی حال پر آئیں اور دیکھنے لگا اور ۲۴ ایک شخص کا پاؤں معجزہ ۲۴
ٹوٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھہ مبارک اپنا اسکے ٹوٹے پاؤں پر پھیرا
فوراً جوڑ لگیا اور شفا پائی اور ۲۵ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیک وسلم معجزہ ۲۵

میرے بیٹے کو آپ اگر زندہ کردیں آپ پر ایمان لاؤنگا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لیگئے اواز دی اے لڑکے تیری خواہش سے دُنیا میں آنے کی کہا نہیں اور کہا یا رسول اللہ دنیا سے آخرت کو بہتر پایا آنحضرت نے فرمایا تیرے ماں باپ ایمان لاتے ہیں اگر تیری دنیا میں آنیکی خواہش ہو تو اپنے ماں باپ کیساتھ آکے رہ اس نے کہا ماں باپ سے میں نے زیادہ خدا کو مہربان پایا اور[۲۷] ایک دن حضرت جابرؓ نے جناب رسولخدا کی دعوت کی اور ایک بکری ذبح کی تب حضرت جابرؓ کے بیٹے نے کھیل سمجھکر اپنے ایک چھوٹے بھائی کو ذبح کر ڈالا اس کی ماں یہ حال دیکھکر دوڑی اور لڑکا مارے ڈر کے بھاگ کر چھت پر چڑھگیا اور جب وہ لڑکا ماں کو اپنی طرف آتے دیکھکر ڈرا تب چھت سے گر کر وہ بھی مرگیا اس عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابرؓ کے گھر تشریف لیگئے اور پوچھا تمہارے لڑکے کہاں ہیں حضرت جابرؓ نے یہ خیال کیا کہ اگر مرنا دونوں لڑکوں کا میں بیان کرونگا تو حضرت کھانا نہیں کھائینگے اور ناخوش ہونگے آنحضرت نے انکو فرمایا کہ انکو تلاش کرکے لاؤ وہ اور ہم ملکے کھانا کھاوینگے تب ناچار ہوکے لڑکوں کی ماں نے احوال مرنے کا انکے بیان کیا یہ بات سنکے رسولخدا بیقرار ہوکر دونوں لڑکوں کی لاش پر جا کھڑے ہوئے اور دعا کی فی الفور دونوں لڑکوں نے زندہ ہوکر حضرت کے ساتھ کھانا کھایا اور فرمایا آنحضرت نے کہ گوشت اس بکری کا کھاؤ لیکن ہڈی اس کی نہ توڑو بعد اسکے ہڈیوں کو جمع کیا اور ہاتھہ مبارک اپنا اسپر رکھکر کچھہ کلام اسپر دم کیا فورًا وہ بکری زندہ ہوئی روایت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کے حق میں دعا فرماتے تھے اس کی تین پشت تک اثر دعا کا باقی رہتا تھا اور ایکبار[۲۸] حضرت انسؓ بن مالک نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ میرے واسطے کچھہ دعا دنیا کی کیجئے تب آنحضرت نے دعا کی یا الٰہی مال اور اولاد میں انسؓ کی برکت دے انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت کی دعا سے اسقدر دولتمند ہوا کہ دولت میری کبھی کم نہ ہوئی اور جو عیش اور خوشی میں نے کی ہے سو کسی نے نہیں کی اور اولاد میری سو آدمی سے زیادہ ہوئی اور ایکبار آنحضرت نے عبدالرحمن بن عوف کے واسطے دعا برکت کی کی سو اُن کیواسطے دروازہ رزق کا ایسا کشادہ ہوا کہ اگر وہ پتھر اوٹھاتے

تو نیچے اسکے سونا چاندی پاتے پہلے وہ فقیر تھے آنحضرت کی دعا سے ایسے امیر ہوئے کہ
بعد انکی موت کے پچاس ہزار دینار سونے کے بموجب وصیت کے محتاجوں کو دیئے
گئے اور چار لاکھ دینار چاروں بیبیوں کے حصّوں میں پہنچے حالانکہ زندگی میں اپنی
بہت خیرات کر چکے تھے اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
بہشت کی بشارت دی آور ایکدن آنحضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ہاتھ
اپنا رکھکے دعا کی حضرت عمر کی اسّی برس کی عمر تھی تب بھی جوان معلوم ہوتے تھے اور ایکدن ایک
شخص کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا ایسی صفائی اور لطافت انکے چہرہ پر نمود ہوئی
دوسرے کا منہ اس کے منہ میں مثال آئینے کے نظر آتا تھا اور ایک دن تھوڑا سا
پانی حضرت زینب کے منہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈالدیا تب وہ بی بی
ایک حسینہ اور خوبصورت ہوئیں کہ حسن وجمال میں مثل اسکے کسیکو نہ پایا اور
ایک مرتبہ آنحضرت نے عتبہ کے بدن پر واسطے دفع مرض کے ہاتھ مبارک پھیرا اسکے بدن
سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ بوئے مشک وعنبر پر وہ غالب تھی ہر چند کہ عورتیں اسکے اقسام
طرح کی خوشبو ملتی تھیں لیکن وہ خوشبو سب پر غالب تھی آور حضرت انس بن مالک سے
روایت ہے کہ ایکدن آنحضرت فاطمہ کے گھر تشریف لیگئے حضرت فاطمہ نے عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے تین دن سے کچھ کھانا نہیں کھایا ہے تب آں حضرت
نے انکی تسلی کیواسطے اپنے شکم مبارک کو کھولکر دکھلایا کہ چار پتھر باندھے ہوئے ہیں یعنی
چاروں سے تناول طعام نہیں کیا تھا بعد اسکے صاحبزادی کی بھوک سے غمگین ہو کے صحرا کی
طرف تشریف لیگئے وہاں ایک اعرابی اونٹوں کو پانی پلواتا تھا حضرت نے کہا اے اعرابی کوئی
مزدوری بتا اس نے کہا کنوئیں سے پانی نکالو ڈول پیچھے تین خرمے مزدوری کے دونگا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب پہلے ڈول کی اُجرت میں تین خرمے ملے خود تناول فرما کر ایکا نے
میں مشغول ہوئے جب آٹھ ڈول اور کھینچے قضا الٰہی سے رسی ٹوٹ کر ڈول کنوئیں میں گر پڑا
اعرابی نے غصّہ ہو کر ایک طمانچہ حضرت کے چہرہ مبارک پر مارا غرض حضرت نے ڈول
اسکا کنوئیں سے نکالدیا اور چوبیس خرمے اپنی اجرت کے لیکر حضرت فاطمہ کے گھر میں

تشریف لائے اعرابی نے جب حضرت کا صبر و تحمل دیکھا اپنی حرکت نامعقول سے نادم
و پشیمان ہو کے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا اور درد سے اسکے بیہوش ہو گیا جب تھوڑا
سا ہوش آیا تب فاطمہ کے گھر کے دروازے پر آ کے شور وغوغا کرنے لگا آنحضرت
اعرابی کی خبر سنکر باہر تشریف لائے اعرابی نے بہت سا عذر کیا آنحضرت نے اس سے
پوچھا ہاتھ اپنا تو نے کیا کیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ تقصیر میری معاف کیجئے
میں نے نادانستہ گستاخی کی اسکے خوف سے میں نے کاٹ ڈالا عفو تقصیر کا خواہاں
ہوں آپ رحمۃ للعالمین ہیں میرے حال پر رحم کیجئے اور میرے کٹے ہاتھ کو درست
کیجئے تب آنحضرت نے اسکے کٹے ہاتھ کو ملا کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے پھونک دیا
ہاتھ اسکا بدستور سابق ہو گیا اور اعرابی اس معجزے کو دیکھکر فی الفور ایمان لایا ۳۶ اور معجزہ ۳۶
روایت ہے کہ ایکدن رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ
لکڑیاں واسطے تعمیر مسجد مدینہ منورہ کے درکار ہیں کہاں سے ملینگی حضرت ابوبکر صدیق نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن میں میرا مکان ہے اس مکان میں لکڑیاں بہت عمدہ ہیں
اگر وہ کسیطرح سے آسکیں تو مسجد تعمیر ہو جاوے آنحضرت نے جناب مسبب الاسباب میں
عرض کی کہ وہ لکڑیاں اڑکر مدینہ منورہ میں آئیں اور مسجد نبوی میں خرچ ہوئیں ۳۷ اور حضرت معجزہ ۳۷
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وقت شہرت پانے نبوت آنحضرت کے اور ظلم و ستم
قریشیوں کے ایک یہودی بڑا عقلمند مدینہ منورہ میں رہتا تھا ہمیشہ توریت کی تلاوت کیا کرتا تھا ایکدن
توریت میں صفت اور نام مبارک آنحضرت کا لکھا دیکھا مارے غصہ کے اپنی جورو سے قینچی منگوا کے صفت
و نام مبارک آنحضرت کا کاٹ دیا پھر دوسرے دن اپنے معمول پر توریت کو پڑھنا شروع کیا دیکھا تو
پھر اسی مقام میں نام مبارک موجود ہے پھر کاٹنے پر مستعد ہوا کہ آواز غیب سے آئی اے ملعون اگر ہزار
بار صفت اور نام مبارک آنحضرت کا مٹادیگا ہرگز اور ہر آئینہ تو نہ مٹا سکیگا تب یہودی
ڈرا اور جانا کہ محمد علیہ السلام سچے رسولخدا ہیں اسوقت مدینہ منورہ سے چلکے رسولخدا کے پاس
ایمان لایا اور حضرت ابوبکر صدیق روایت کرتے ہیں کہ ایکدن حضرت اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے ایک معجزہ ۳۷
یہودی بکری کے کباب بناکے گوشت میں زہر ہلاہل ملاکے جناب رسالتماب کے حضور میں لایا اور کہا اے

محمد میں یہ کباب آپکے واسطے لایا ہوں تناول کیجئے جب رسولخدا نے ارادہ کھانیکا کیا تب وہ
گوشت بولا یا رسول اللہ آپ نہ کھاویں کیونکہ اس میں زہر قاتل ملا ہوا ہے تب آں حضرت
نے کہا اے یہودی اس گوشت میں زہر ملا ہے۔ یہودی نے کہا سچ ہے۔ لیکن آپ کو
کس نے خبر دی فرمایا اس گوشت نے تب یہودی نے کہا اگر آپ نبی برحق ہیں تو اس
گوشت کو کھائیے اور زہر آپ کو اثر نہ کرے تو ہم جانیں آپ نبی سچے ہیں حضرت نے بسم اللہ
پڑھکر ایک ٹکڑا اس میں سے کھایا اور باقی یاروں کو اپنے تقسیم کر دیا اور سب بسم اللہ الرحمٰن
معجزہ ۳۸ الرحیم پڑھکر کھا گئے کسیکو زہر نے اثر نہ کیا پس اکثر یہودیوں نے اس معجزے سے دین
اسلام قبول کیا اور ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارہ ہزار آدمی اہل یمن کے واسطے حج کرنیکے
مکہ معظمہ میں آئے تھے اور ان کیساتھ ایک بت نام اس کا ہبل تھا جڑاؤ جواہر سے بنا تھا اور
پارچہ حریری میں پیچیدہ تھا اور لوگ اسکی پوجا کرتے تھے رسولخدا نے انکو اسلام کی دعوت دی
تب ان لوگوں نے کہا تمہاری پیغمبری کی کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہبل میری
پیغمبری کی گواہی دیوے تو تم سب مجھپر ایمان لاؤ گے کہا اگر ایسا ہووے تو ضرور ہم سب
ایمان لاوینگے تب آنحضرت نے اس ہبل کو بلایا اسنے لبیک یا رسول اللہ کہا اور چلا آیا
اور رسولخدا کے سامنے ادب سے کھڑا ہوا پس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک لکڑی اوسکو ماری اور کہا فرمایا کہ تو کون ہے میں ہوں بولا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَنَا اَشْھَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ یعنی آپ رسولخدا کے
ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود لائق بندگی کے مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
محمد بندے اللہ کے اور بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں پھر آنحضرت نے فرمایا کہ تو کون ہے کہا میں پتھر ہوں
ان لوگوں نے مجھے معبودی میں پکڑا ہے یہ محض غلط ہے جب ان لوگوں نے یہ حال دیکھا تو
ایکبارگی بارہ ہزار آدمی سجدے میں آئے اور توبہ استغفار کرکے مسلمان ہوئے اور روایت ہے کہ
آنحضرت جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے گھر میں ابوایوب انصاری کے اُترے تو انکی ایک ٹکڑا
زمین تھی اسمیں غلہ وغیرہ پیدا نہیں ہوتا تھا تب آنحضرت ایک مٹھی گیہوں اسمیں چھینٹ دیئے اسیوقت اُگے
معجزہ ۴۰ اور پکے تیار ہوئے کھیت کو کاٹا اور پکا کے کھایا کاٹنے کے بعد اسکی جڑ سے بیگن کا درخت پیدا ہوا مروی ہے

کہ حضرت فاطمہ رضی کے نکاح کے روز حضرت عائشہ صدیقہ کھانا پکاتی تھیں آنحضرت
نے ہاتھ مبارک اپنا اس چولہے میں کہ تیز آگ جلتی تھی داخل کیا اور دیر تک اسکے اندر رہا
لیکن کچھ ضرر دست مبارک کو نہ ہوا اور روایت ہے کہ ایکدن ایک شخص انصار میں سے حضرت معجزہ ۴۱
پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ جورویں میری چار ہیں فرزند ایک سے بھی نہ ہوا یہانتک کہ
سب بڑھیا ہوگئیں حضرت رض نے اسکی جوروں کے حق میں دعا کی اسکی جوروؤنکو حمل رہا اور معجزہ ۴۲
روایت ہے کہ آنحضرت تبوک کی راہ میں یاروں کے ساتھ ایک مقام میں اُترے وہاں یاروں
نے شکایت کی یا رسول اللہ کھانے پکانیکے واسطے لکڑیاں نہیں ہیں آں حضرت صلعم معجزہ ۴۳
نے بجائے لکڑیوں کے پتھر رکھدیئے وہ پتھر مانند لکڑیوں کے جلتے رہے اور روایت ہے
ہے کہ جب آنحضرت ابوبکر کو ساتھ لیکر غار ثور بائیں تشریف فرما ہوئے آپکے ساتھ معجزہ ۴۴
اسوقت درندے اور پرندے چلے آتے تھے اور باتیں کرتے تھے اور مروی ہے کہ
ایکبار اہل طائف نے رسولخدا سے یہ معجزہ طلب کیا کہ اگر اس پتھر سے ایک درخت
میوہ دار پیدا ہووے تو ہم سب آپ پر ایمان لاویں آنحضرت نے قدم مبارک معجزہ ۴۵
پتھر پر رکھدیا قدرت الٰہی سے ایک درخت میوہ دار اس پتھر سے پیدا ہوا تب اکثر
اہل طائف اس معجزے پر ایمان لائے اور خبر ہے کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن رض کو پکارا آنحضرت کسی دن کی راہ میں تھے انہوں نے
جواب دیا لبیک یا رسول اللہ اور اس آواز کو سنکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ
اے بابا جان میں بہت بھوکی ہوں اور روایت ہے کہ خندق کی لڑائی کے روز آنحضرت معجزہ ۴۶
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلی مبارک سے مانند آفتاب کے روشنی ظاہر ہوئی اور
اس روشنی کی شعاع سے بہت لوگ غش میں آگئے اور روایت ہے کہ ایک انصاری قوم معجزہ ۴۷
خزرج میں مقتول ہوا تھا اور انکو قاتل کا دریافت کرنا مشکل تھا تب آنحضرت کی جناب
میں عرض کی حضرت نے اس مقتول پر کسی درخت کی شاخ رکھی تب اس مقتول نے حکم
الٰہی سے زندہ ہو کر نام قاتل کا بتلایا اور روایت ہے کہ جب آں حضرت صلے اللہ معجزہ ۴۸
علیہ وسلم مقام تبوک میں آئے ایک قوم کو دیکھا کہ انکے ساتھ ایک بت سونیکا آنحضرت نے

پوچھا کیا یہ بت لکڑی کا ہے۔ اور اپنا دست مبارک اس لکڑی پر رکھدیا وہ بت کاٹھہ کا ہوگیا اور اس معجزے سے اکثر بت پرست ایمان لائے اور بت پرستی چھوڑ دی اور مروی ہے۔ کہ جب سعد بن معاذ کے حکمسے بنی قریظہ قتل ہوئے خون سے انکے زمین بھر گئی اور وہ بدبو جاتی رہی حیران ہوے آنحضرت نے دعا کی تب مینہ برسا زمین پاک وصاف ہوگئی اور وہ بدبو جاتی رہی اور روایت ہے کہ ایکدن شہر جدے سے رسولخدا طائف کیطرف تشریف فرما ہوئے وہ کئی دن کی راہ تھی اللہ تعالیٰ نے مابین طایف اور جدے کے زمین تہ بتہ قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلدی مانند تھان کپڑے کے تب آنحضرت ایک ساعت میں وہاں پہنچگئے اور رسولخدا نے ابن یزید النخعی کو اسلام کی طرف دعوت کی وہ بولا کہ پتھر کے معبود نکو اگر سونا بنا دو تو ہم سب مسلمان ہونگے تب آنحضرت نے جناب باری میں دعا کی وہ سب سونا ہوگئے اور وہ سب ایمان لائے اور مروی ہے کہ ایک دن حضرت نے فاطمہ نے شکایت کی یا رسول اللہ حسنین بھوکے ہیں اور کچھ کہانے کی قسم سے موجود نہیں تب آنحضرت نے دعا کی حقتعالیٰ نے ایکخوان کی مچھلی تلی ہوئی اور طرح طرح کی نعمتیں اسمیں تھیں حضرت فاطمہ کے گھر میں بھیجا سبنے آسودہ ہوکے کھایا اور کھانا پھر اسیقدر موجود رہا اور ایکبار لوگوں نے حضرت سے یہ معجزہ طلب کیا کہ روٹی اور سالن ہوا پر دکھا دو تو ہم تم پر ایمان لاینگے تب رسولخدا نے خدا کے حکمسے ویسا ہی کیا اور لوگوں نے کھایا اور مروی ہے کہ آنحضرت کی دعا سے نور انصاری کو کہ بیماری برص اور جذام کی تھی آرام ملا اور روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم عیسوی کو دعوت اسلام کی کی ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پیغمبر عیسیٰ مٹی کی چڑیاں بناکر پھونک مارتے تو خدا کے حکمسے زندہ ہوکر اڑجاتی تھیں اگر آپ بھی ایسا معجزہ ہمکو دکھا سکیں تو آپ پر ایمان لاویں تب آنحضرت نے تھوڑی خاک اٹھا کے چڑیا کی صورت بناکر بسم اللہ پڑھکر پھونکدی خدا کے حکمسے وہ زندہ ہوکر اڑگئی اور روایت ہے۔ کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ یاروں کے ساتھہ بیٹھے تھے ایک مرد قریشی نے آکے کہا یا رسول اللہ ابوجہل پر دس ہزار دینار میرے پانے ہیں سو وہ دیتا نہیں ہر روز لیت ولعل میں رکھتا ہے مجھے حیران کرتا ہے کیونکہ وہ زبردست ہے۔ اور میں کمزور اگر آپ اسکے پاس جاکر دلاویں تو مجھہ بہت احسان ہو یہ سنکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم اسکو ہمراہ لیکر ابوجہل کے پاس تشریف فرما ہوئے اور وہ اسوقت چند قریشوں کے
ساتھ بیٹھا تھا بہت تعظیم و تکریم آنحضرت کی بجا لایا اور پوچھا کہ کس ارادے سے آپ تشریف
لائے ہیں فرمایا اے ابوجہل دس ہزار دینار اس غریب کے کیوں نہیں دیتا فوراً ابوجہل نے دس ہزار
دینار اوسکو دیئے تب وہ مرد قریشی خوش ہو کر ایمان لایا اور آنحضرت جب ہاں سے تشریف
لائے تب ابوجہل کی جورو ابوجہل سے لڑنے لگی کہ کیوں تو نے دشمن کی خاطر کی اور مال ہاتھ
سے کھو یا کہا کہ جب محمد آئے تو انکے دونوں پاؤں پر دو اژدہے تھے مینے دیکھا کہ منہ پھیلا کر میرے
نگلجانیکا قصد کرتے ہیں اور اس ڈر سے جلد مینے مال اسکا دیکر رخصت کیا ۵۷ آنحضرتؐ اور روایت ہے کہ ابوجہل بار ہا قریشیوں کی معجزہ ۵۷
مجلس میں کہا کرتا تہا کہ یہ مجرد دیکھنے محمد کے ڈر اور لرزہ میرے بدن پر ہوتا ہے سو اسکا سبب یہ ہے کہ بہت نیزے
بردار اور شیر اور سانپ گرد اگرد انکے مجھکو نظر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد کیساتھ کوئی شخص بے ادبی
اور نامعقول گفتگو کریگا تو اوسکو ہم سب مار ڈالینگے اسیطرح کا جادو محمد کیساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ سچ ہے
خدا جسکو گمراہ کرے اوسکو راہ پر کون لاوے وہ لعین یہ سب معجزے دیکھکر جادو شمار کرتا تھا اور
روایت ہے کہ جب خبر نبوت پیغمبر کی اطراف عرب میں مشہور ہوئی اکثر لوگ ہر چہار طرف کے آنے لگے
ایک ۵۸ مرتبہ بہت لوگ اعرابی بقصد ایمان کے مکے کی راہ سے آتے تھے قریش اور ابوجہل نے کہا کہ تم معجزہ ۵۸
محمد علیہ السلام والصلوٰۃ کے پاس جاتے تو ہو مگر بے معجزے کے انپر ایمان نہ لائیو ان سبنے
کہا کیا معجزہ انسے طلب کریں تو ان سبنے کہا کہ چلو ہم سب بہی تمہارے ساتھ ملکر معجزہ طلب کریں
تب وہ سب ملکر آئے اور کہا اے محمد اہل قریش اور اعرابی سب جمع ہوئے ہیں اگر ایک معجزہ
دکھلاؤ تو ہم سب تمپر ایمان لاویں آنحضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتے ہو کہ ایک پتھر
سفید اس میدان میں پڑا ہوا ہے اس پتھر کا رنگ مثل گل سرخ کے ہوجاوے اور
اس سے ایک سونیکا درخت چھ شاخ کا پیدا ہووے اور ہر شاخ میں سو سو پتے
ہوں اور وہ شاخیں پہولونسے بھری ہوں ہر پتے میں لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہووے۔ اور اس کی ہر شاخ میں چھ قسم کے میوے اور ہر
میوے میں چھ قسم کا مزہ مانند کھجور اور امرود اور سیب اور انار اور بیر کے
ہو اور ہر شاخ میں ایک چڑیا سفید پیدا ہووے کہ منقار اس کی

سونے کی اور پاؤں اسکے مانند لعل کے ہوں اور وہ زبان فصیح سے تمہاری پیغمبری پر گواہی دیوے تب تو ہم سب آپ پر ایمان لاویں یہ سب باتیں رسولخدا نے ان سبھوں سے سنکر فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی ھٰذِہِ الْمُعْجِزَۃَ ترجمہ یعنی خدایا مجھکو یہ معجزہ بخشدے اتنے میں جبرئیل امین رب العٰلمین کے حضور سے آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جو آپ نے درخواست کی جناب باری میں مقبول ہوئی جو آپ کو طلب ہو اس پتھر سے طلب کیجئے خدا کے فضل سے وہ سب ظہور میں آویگا تب آنحضرت نے اس پتھر کیطرف اشارہ کیا بمجرد اشارہ کرنیکے درخت وچڑیا وغیرہ جیسا انہوں نے کہا تھا ویسا ہی موجود ہوا یہ معبود کی قدرت کا تماشا دیکھکے سب اعرابی ایمان لائے اور اہل قریش ایمان نہ لائے اور کہا یہ سب جادو ہے۔ تب حضرت نے فرمایا اے لوگو یہ جادو نہیں یہ قدرت الٰہی ہے

معجزہ ۵۹

اور روایت ہے کہ ابوجہل لعین نے ایک دن کہا کہ میرے گھر میں ایک پتھر ہے اس پتھر میں سے ایک عجیب طاؤس نکالو تو میں ایمان لاؤنگا تب حضرت نے دعا کی پتھر پھٹکر اس میں سے ایک طاؤس نکلا سینہ اس کا سونے کا سر زمرد کا بازو اس کے موتی کے اس لعین نے یہ امر عجیب دیکھا تو بھی اپنے عہد سے منہ موڑا

معجزہ ۶۰

اور ایک دن ابوجہل نے ایک یہودی کو ہمراہ لیکر بوقت شب رسولخدا کے پاس آیا اور کہا اے محمد اس وقت کوئی معجزہ ہمکو دکھاؤ نہیں تو تیغ بیدریغ سے تمہارا سر جدا کرونگا آپ نے فرمایا تو کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے وہ یہودی ابوجہل سے بولا کہ محمد سخت جادوگر ہے۔ اور جادو آسمان پر نہیں چلتا اسکو کہو کہ چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کرے تب معلوم ہوگا جادو ہے یا معجزہ پس ابوجہل کے کہنے سے حضرت نے شہادت کی انگلی اٹھا کے چاند کیطرف اشارہ کیا کہ شق ہوئے چاند خدا کے حکم سے اسی دم دو ٹکڑے ہوکر آدھا اپنی جگہ پر رہا اور آدھا دوسری جگہ پر گیا یہ دیکھکے ابوجہل نے کہا کہ کہو پھر دونوں ٹکڑے ملجاویں آنحضرت نے ارشاد فرمایا پھر دونوں ٹکڑے آپس میں ملگئے وہ یہودی ایمان لایا اور ابوجہل نے کہا کہ محمد نے ہماری آنکھیں جادو سے باندھ کے دو ٹکڑے دکھائے اب مسافروں سے پوچھنا چاہیئے کہ فلاں تاریخ چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا یا نہیں غرض مسافروں سے پوچھا انہوں نے

کہا ہاں فلانی رات کو ہمنے چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا تھا جب لوگوں نے یہ گواہی دی تب بھی ابوجہل ایمان نہ لایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نویں سال ہجری میں ایکدن رسولخدا نے مدینے کی مسجد میں فرمایا کہ اے یارو نجاشی بادشاہ حبش نے وفات کی ہے اور اسکی نماز جنازہ اسیوقت ہوتی ہے۔ نماز پڑھا چاہیئے تب صحابہ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی بعد ازاں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ میت غائب پر نماز فرض ہے فرمایا نہیں مگر مجھکو جبرئیل نے اس کی وفات کی خبر دی اور اسکی لاش بیچ میں رکھی اس واسطے نماز جنازہ ادا کی اور تمہاری بھی نماز میری اقتدا سے درست ہوئی الغرض جیسے معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم سے ظاہر ہوئے ہیں ایسے اور کسی نبی مرسل یا غیر مرسل سے نہیں ہوئے اور جو کرامتیں اس امت کے اولیاؤں سے ظاہر ہوئی ہیں در حقیقت وہ بھی معجزات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور یہ قیامت تک ظاہر ہوینگی +

بیان ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا

روایت کی گئی ہے۔ کہ جب خبر معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک عرب میں ہر طرف مشہور ہوئی تب اکثر اہل عرب وغیرہ ایمان لائے اور بعضے مشرک ایذا اور تکلیف دینے پر رسولخدا کے مستعد ہوئے اسلیئے جناب باری سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے رسول مقبول بعد سلام اور درود کے حقتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے یاروں کو مدینہ منورہ میں بھیجو سوا ابوبکر کے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں کو بلایا مصعبؓ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ اور ابن مسعودؓ اور عمارؓ اور بلالؓ اور سعد وغیرہ چھبیس ۲۶ صحابہ کو حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ منورہ کو روانہ کیا روانہ کیا اور آپ منتظر وحی کے رہے اور ابوجہل لعین حضرت کے مار ڈالنے کی کافروں سے مشورت کر رہا تھا اسمیں ابلیس خبیث علیہ اللعنۃ ایک پیر مرد کی صورت بنکے ان کافروں کے پاس آیا اور کہا اے صاحبو میں بڈھا رہنے والا نجد کا تمہاری مدد کو آیا ہوں مال اور آدمی بہت رکھتا ہوں تب انہوں نے ابلیس کو جگہ دی اور اپنی مشورت میں شریک کیا ابوجہل نے کہا اے بڈھے کہو کہ محمد کے حق میں کیا تدبیر کریں اس لعین نے کہا اے ابوالحکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دیا اور اپنے جھوٹے دین کو جادو سے جاری کیا چاہتے ہیں تم حاکم مکہ ہو قوم تمہاری ہشیار ہے اور

شکر بسیار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت تنہا ہیں کیونکہ ان کے یار سب مدینہ کیطرف
گئے ہیں جسوقت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر سوتے ہوں ایک شخص جا کے سر ان کا کاٹ
لاوے تاکہ کسیکو خبر نہ ہووے سبھوں نے یہ صلاح پسند کی آپسمیں یہ بات مقرر ہوئی تب
ابوجہل لعین نے کہا اے یارو آجکی رات سر کاٹنا محمد کا ضرور ہے غرض اس کام کے لئے بیس
آدمی جری کار آزمودہ کو قوم قریش میں سے مقرر کیا اور جبرئیل نے آکے حضرت کو خبر دی کہ
آج قریش کی محفل میں یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ آجکی رات سر آپکا تن سے جدا کریں اور حکم
جناب باری کا یوں ہوا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سلا کر ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ کو ہمراہ لیکر مکے سے ہجرت کر کے مدینہ کیطرف جاؤ کہ تمام کام اسلام کا وہیں سے انجام
پاوے گا تب آنحضرت نے حقیقت وحی کی حضرت ابوبکر صدیق سے بیان کی جب رات
ہوئی مرتضیٰ علی کو اپنے بستر پر سلا کے ابوبکر صدیق کو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ سے مدینہ
منورہ میں غرۂ ماہ ربیع الاول شب دوشنبہ کو نبوت کے تیرہویں سال اور شب معراج کے آٹھ مہینے
کے بعد کہ اسوقت عمر شریف کی ترپن برس کی تھی ہجرت کی اور اسی شب ان بیس آدمیوں نے جو ابوجہل
لعین نے متعین کئے تھے رسولخدا کے گھر پر جا کر محاصرہ کیا مگر اللہ نے وہاں اوپر ایک خواب
ایسا مسلط کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس محاصرے سے نکل گئے اُن کو اصلاً معلوم
نہ ہوا پیچھے ایک ساعت کے ابلیس نے نیند سے اٹھا کے کہا اے یارو محمد بھاگا چاہتا ہے تب
بیس آدمی تلواریں لیکر آنحضرت کے بستر پر آئے دیکھا کہ علی کرم اللہ وجہہ رسولخدا کے بستر پر سو
رہے ہیں پوچھا محمد کہاں ہیں علی مرتضیٰ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں پھر سبھوں نے بہت سی تلاش
کی نہ پایا آخر ابوجہل کو خبر کی تب شیطان نے کہا اے ابوجہل میں جانتا ہوں کہ محمد ابوبکر رض
کو ہمراہ لیکر مدینہ کیطرف چلے گئے ہیں جلدی پیچھا کرو تو ملیں گے وہ غار اطحل جبل ثور میں
چھپ رہینگے وہاں انکو پاؤگے پس تمام قریش نے حضرت ابوبکر صدیق کی خانہ تلاشی کی نہ پایا تب
مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوئے اور وہاں جبرئیل نے رسولخدا کو خبر دی کہ تمام قریش آپکے پیچھے آتے
ہیں آپکے ایذا دینے کو آپ اس غار اطحل میں چھپ رہیئے تب آنحضرت ابوبکر کیساتھ اس غار میں چھپ گئے اور خدا کے حکم سے
مکڑی نے اُس غار کے منہ پر جالا بنا اور دو کبوتروں نے اسمیں بیضے دیئے اور جبرئیل نے

آکے خاک کوڑا اسپر جہاڑ دیا تاکہ پرانا معلوم ہو اور کفّار نہ پہچان سکیں جب وہ بد خواہ غار اطحل پہ پہنچگئے ہر طرف تلاش کرنے لگے ابلیس کو معلوم تہا اس نے چاہا کہ آدمی کی صورت بنکر پیغمبر خدا کو دکھلاوے۔ اسوقت جبرئیل نے اپنا پر شیطان کو مارکر دریائے محیط میں گرادیا اور وہ بدخواہ اس غار کے دروازہ پر آکے تلاش کرنے لگے کوئی کہتا تہا کہ اس غار کے اندر گُھسے ہیں کسی نے کہا نہیں اسکے اندر کیونکر جاوینگے منہ اسکا بہت چہوٹا ہے اور کسی نے کہا کہ پہر یہاں سے محمد کہاں گئے اسیطرح کفار آپسمیں کہہ رہے تھے کہ دو کبوتر اس غار کے منہ سے اڑگئے جب کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا اور خاک اور کوڑا اسپر پڑا ہوا قریش نے دیکہا تب وہانسے پہرگئے اور آنحضرت تین دن اس غار کے اندر جاکے سجدہ میں رہے اور حضرت ابوبکر صدیق نے جو دیکہا کہ اس غار کے اندر چاروں طرف بچہو اور سانپ کے سوراخ بہت ہیں تو اپنے بدن کے کپڑے اور دستار پہاڑ پہاڑ کر سوراخوں کو بند کیا صرف ذیرجامہ ثابت رہا اور کپڑا نہ ہونیکے سبب ایک سوراخ باقی رہا وہ بند نہ ہو سکا حکم الٰہی سے ایک زہردار نے چاہا کہ اس سوراخ سے نکلکر رسولخدا کا قدمبوس ہو اسمیں حضرت ابوبکر کی نظر اسپر پڑی اسوقت اپنے پاؤنکو اس سوراخ کے منہ پر رکہدیا اور اسکے آنیکی راہ بند کی تب اس غار کے اندر سے سانپنے ابوبکر صدیق کے پاؤنمیں کاٹا اور زہر نے غلبہ کیا تمام بدنمیں لرزہ پڑا لیکن پاؤں اپنا غار کے منہ سے نہ ہٹایا مثل ستون کے قائم رکہا آنحضرت جب نماز سے فارغ ہوئے تو یہحال دیکہکے فرمایا اے ابوبکر کیا حال ہے تمہارا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مینے دیکہا ایک بڑا سانپ اس غار سے نکلتا تہا۔ اسواسطے مینے اپنے پاؤں سے بند کیا اور اس سانپنے میرے پاؤنمیں کاٹا اور زہر نے اسکے مجہپر غلبہ کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ پاؤں اپنا کہینچ تو تب ابوبکر صدیق نے پاؤں اپنا کہینچ لیا یکایک سانپ سوراخ سے نکل آیا اور عرض کی یا رسول اللہ جب مینے دیکہا کہ ابوبکر صدیق آپکے قدم چومنے سے مجہکو محروم کرتے ہیں اسواسطے مینے انکو کاٹا یہ کہکر ایمان لایا اور قدمبوس ہوکر اپنے گڑہے کے اندر گہس گیا اور آنحضرت نے اس زخم کو تین بار چوس چوس کر تہوکا حقتعالٰی نے شفا کامل بخشی اور چوتہے روز آنحضرت اور ابوبکر صدیق اس غار سے مدینہ کیطرف روانہ ہوئے اور اسمیں ابوجہل نے سراقہ بن جعشم کو یہ خط لکہا کہ محمد بن عبداللہ یہاں سے بہاگ کر مدینہ میں جاتا ہے۔ مناسب ہے کہ تمکو کہ اسکو جہاں ملے پکڑکے میرے پاس بہیجدو تب سراقہ بن جعشم نے آنحضرتؐ کو راہ میں آکر گہیرا اور نیزہ۔

داہنے ہاتھ میں پھیرا اور گھوڑا کُدلے کے ارادہ کیا کہ رسول خدا کے سامنے آوے اور پکڑے خدا کے حکم سے اسوقت زمین اسکے گھوڑے کو پیٹ تک نگل گئی سراقہ نے اسلام جانا کہ محمد صادق ہیں اور عذر خواہی کرنے لگا اور اقرار کیا کہ مجھکو چھڑوا دیجئے کہ میں چلا جاؤں اور جو بدخواہ آپ کے پیچھے آتے ہونگے انکو پھیر دونگا اور کہونگا کہ میں نے اس طرف بہت تلاش کی محمدؐ کو نہ پایا جب آنحضرت نے زمین کو فرمایا یَا اَرْضُ خَلِّیْہِ ترجمہ اے زمین چھوڑ دے اسکو تب زمین نے گھوڑے کے پاؤں کو چھوڑا اور سراقہ خلاص ہوکر پھر گیا اور جو بدخواہاں سے ملاقات ہوئی سراقہ نے وہی باتیں کہیں جو حضرت سے وعدہ کیا تھا جب آنحضرت وہاں سے کراع الغنم میں پہنچے وہاں سردار قوم بریدہ اسلمیؓ نام رسولخدا کی خبر سنکر سات سو آدمی ہمراہ لیکر پیغمبر خدا کے استقبال کو آیا اور سب کے سب مسلمان ہوئے پھر آنحضرت وہاں سے روانہ ہوئے ربیع الاوّل کی سولھویں تاریخ دوشنبہ کے روز قبا میں پہنچے اور قبا ایک گاؤں کا نام ہے مدینہ کے پاس اور وہانکے لوگونکو اسلام کی دعوت کی بہت لوگ ایمان لائے اور وہاں چار روز پیغمبر خدا رہے۔ جب اہل مدینہ نے آنحضرت کی خبر پائی تمام سردار وہانکے معہ اصحابہ حضرت عمر اور حمزہ وغیرہما حضرت کے استقبال کو آئے غرض ربیع الاوّل کی بیسویں تاریخ جمعہ کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور ابوایوب انصاری کے گھر میں اُترے ہجرت کا بیان تمام ہوا۔

بیان لڑائی بدر الکُبریٰ کا

روایت میں آیا ہے کہ بعد ہجرت کے ایک برس تک جہاد کا اتفاق نہ ہوا دوسرے برس جنگ بدر الکبریٰ کی واقع ہوئی اور پانچویں سال میں بدر الصغریٰ کی اور اسی طرح دس برس کے اندر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رہے چھبیس لڑائیاں کفاروں سے کیں اور بعضی روایت میں ہے کہ ستائیس بعد نزول اس آیت کے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ترجمہ یعنی قتل کرو تم مشرکوں کو جہاں پاؤ۔ لیکن اُن میں سے سات لڑائی میں یعنی جنگ بدر اور جنگ اُحد اور غزوہ خندق اور بنی قریظہ اور بنی مصطلق اور خیبر اور طائف میں آپ تشریف لے گئے تھے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وادی القریٰ اور غابہ اور بنی نضیر میں بھی گئے تھے۔ ایسے ہی اور پچاس لڑائیاں ہوئیں اُن میں صرف لشکر کو بھیجا خود تشریف فرما نہ ہوئے اور

اوراس مدت کے اندر آنحضرتؐ کو سوائے دعوت اسلام اور تعلیم احکام دین اور کافروں سے جہاد کرنے اور بنانے مسجد کے اور کچھ کام نہ تھا۔ یہانتک کہ دین کمالیت کو پہنچا اور لڑائی بدر الکبریٰ کے ہونیکا یہ سبب تھا کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے مشرک سوداگر ابوسفیان اور عمرو بن العاص کیطرف سے آتے ہیں اپنے یاروں کو بھیجو تاکہ ان سب کو ماریں اور غنیمت لیں اور ان سے خوف نہ کریں خدا کے فضل سے تمکو فتح و نصرت ہوگی حضرت نے اپنے یاروں کو فرمایا اور ۳۱۳ مرد مسلمان جمع ہوئے ان میں تیرہ آدمی گھوڑے کے سوار اور اسی آدمی شتر سوار اور باقی پاپیادہ تھے اور کسیکے پاس ہتھیار لڑائی کا نہ تھا۔ مگر ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی کافروں سے لڑنے کے لئے جب چاہ بدر کے نزدیک پہنچے تو ان سوداگروں کو یہ احوال کسی طرح معلوم ہوگیا آخر مکہ میں یہ خبر پہنچائی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کثیر کیساتھ راہ ہماری بند کی ہے۔ اور ارادہ تخت و تاراج کا کرتے ہیں پس ابوجہل نے یہ بات سنکے منادی کی کہ تمام اہل مکہ ایکہزار ایکسو سوار ہمراہ رکھتے تھے پس ابوجہل ان سواروں کو لیکر مع خود لڑنے کو آیا اور جبرئیل یہ خبر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے کہ ابوجہل اتنا لشکر لڑنیکو آتا ہے اور اللہ کے فضل سے تمہاری نصرت اپر ہوگی مومن یہ بات سنکے بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن لشکر دونوں طرف کے جمع ہوئے اور ابوجہل کی آنکھ میں لشکر نصرت اثر تھوڑا معلوم ہوا اور اپنا لشکر بہت اسواسطے خوش ہوکے کہنے لگا کہ میرے ساتھ اتنا لشکر ہے۔ کہ محمد کے خدا سے البتہ لڑسکینگے بلکہ اس کیواسطے ہمارا تھوڑا لشکر کافی ہے۔ جب یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان میں پہنچی سجدے میں آکر کہا خداوندا تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے سو پورا کر ہمکو فتح دے پس اول لشکر سے ابوجہل کے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ جنگ گاہ میں آکھڑے ہوئے اور لشکر نصرت اثر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن رواحہؓ اور عوف بن حارث اور مسعود بن حارثؓ لڑائی میں آئے تب لشکر ابوجہل کے لوگ حقارت سے کہنے لگے کہ اول اپنا نام بتاؤ پیچھے ہم سے لڑو ان تینوں مومنوں نے اپنا نام بتایا پھر مشرکوں نے کہا کہ تم ہماری لڑائی کے قابل نہیں تم جاؤ بعد اسکے ایک نعرہ مارا کہ اے محمد ہمارے مقابل میں ہمارا ہمسر بھیج پس خواجہ عالم نے حمزہؓ اور علی مرتضیٰؓ اور عبیدہ بن حارثؓ کو بھیجا تب دونوں طرف کے لشکروں میں لڑائی ہوئی

حمزہؓ نے ابوجہل کے لشکر سے شیبہ کا سر کاٹا اور علی مرتضیٰ نے ولید بن مغیرہ کو مارا اور عتبہ نے حضرت عبیدہؓ کا پاؤں توڑا تھا تو بھی حضرت عبیدہؓ نے عتبہ مردود کو قتل کیا بعد اسکے رسول اللہ کے حضور میں آئے اور آپ نے انکو بہشت کی بشارت دی اور پیچھے سے مشرکوں نے تیر مار کر چار پانچ مومنوں کو شہید کیا تب پیغمبر نے سجدے میں آکر دعائے نصر کی تب خدائے عزوجل نے ہزار فرشتے بھیجے انہوں نے آکے مشرکوں کو جہنم میں داخل کیا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے جنگ گاہ میں ابوجہل کا سر کاٹا اور سجدہ شکر کا بجا لائے اور اوسدن بہت کافر مارے گئے اور بعضے اسیر ہو کے آئے اور کتنے ہزیمت پاکے بھاگ گئے اور اصحاب سے روایت ہے کہ جسدن کافروں نے حضرت کے لشکر کے مارنے کا قصد کیا خدا کے حکم سے اوسدن خود بخود ان کافرونکے سر کٹ کے زمین پر گرے ان کافروں کی لاشونکو خندق میں ڈالدیا پیغمبر خدا نے اسکے کنارے کھڑے ہو کے کہا اے بدبختو اقارب ہمارے تم ہی تھے صحابہ نے متعجب ہو کر پوچھا یارسول اللہ آپ مقتولوں سے گفتگو کرتے ہیں فرمایا کہ مردے بات سنتے ہیں لیکن بول نہیں سکتے ہیں پھر پیغمبر خدا نے اپنے یاراں فتح شعار کو لیکر مدینہ منورہ میں تشریف لائے لیکن تیرہ آدمی مسلمان شہید ہوئے تھے اور حضرت نے اسیرونکو اپنے پاس بلایا عقبہ کو دیکھکے بہت خوش ہوئے اور اس کی تکلیفیں دی ہوئی یاد آئیں پھر حضرت علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ عتبہ کو قتل کرو اوسوقت علی مرتضیٰ نے گردن ماری اور وہ داخل جہنم ہوا اور پیغمبر خدا کی ایک زوجہ نے کہ نام ان کا سودہؓ تھا قیدیونکو قتل کے وقت کہا کہ تم اگر لڑائی میں مارے گئے ہوتے تو اسوقت اس خرابی سے کیوں مارے جاتے یہ بات سنکر پیغمبر خدا سودہ پہ غصے ہوئے اور انکو طلاق دی سودہؓ نے غمگین ہو کر حضرت عائشہ صدیقہ کو بہت منتوں اور شفارش اور عفو تقصیر پر راضی کیا چنانچہ سید عالم نے سفارش منظور کی اور سودہ کو پھر نکاح میں لائے اور بعد اسکے پیغمبر خدا نے حضرت عباسؓ سے جو کہ اسیر ہو کر آئے تھے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو تو تمکو آزاد کر دونگا اسوقت عباس مسلمان ہوئے اور دولت ایمان ہاتھ لگی اور بہشت نصیب ہوئی یہانتک تھا قصہ بدر الکبریٰ کا واللہ اعلم بالصواب

احوال جنگ احد کا

خبر میں آیا ہے۔ کہ مشرکوں نے بعد ہزیمت جنگ بدر کے سامان لڑائی کا پھر تیار کیا اسوقت
سردار قریش کے ابوسفیان تھے وہ کافر مع جم غفیر و لشکر کثیر طرف مدینے کے بارادہ تاخت
آئے اور جبرئیل امین نے یہ خبر رسولخدا کو پہنچائی حضرت نے اپنے یاروں سے مشورت کی فوج
کفار کی مدینہ کے متصل آئی لشکر اسلام مسلح ہوکر ہمرکاب رسالتمآب کے جبل احد پر کہ مدینہ سے
دو کوس ہے۔ آیا آنحضرت نے عبداللہ بن زبیر کر ساتھہ ستر تن تیرانداز کے اسی کوہ پہ لشکر وغیرہ
کی حفاظت کیواسطے متعین کیا اتنے میں لشکر دونوں طرف سے صف کشیدہ ہوئے اول تیروں کا مینہ برسا
پھر شمشیر خنجر بجلی کیطرح چمکے اور دریائے خون کا بہا القصہ فوج اسلام نے پروردگار کے فضل سے
لشکر کفار پر فتح و نصرت پائی اور مشرکوں نے ہزیمت و شکست کھائی وہ ستر نگہبان کوہ احد کے
باوجود ممانعت عبداللہ بن زبیر کے یہ ہزیمت دیکھکر غنیمت لوٹنے کو دوڑے فوج کفار کی فرصت پاکر
اس پہاڑ پر پہنچے اور لشکر اسلام مغلوب ہوا ستر آدمی مسلمانوں سے بعضے زخمی بعضے شہید ہوئے اور آنحضرت
کے دندان شریف نے اسی جائے ایک پتھر کی ضرب سے شہادت پائی دہن مبارک سے جو درج بے بہا
تھا خون بہا اور ڈبا مرجان و لعل کا بنا ایک اصحابی اپنی پگڑی سے لہو لب مبارک سے پونچھتے تھے ابلیس
لعین نے یہ حال دیکھکے پہاڑ پر چڑھکر پکارا کہ اے لوگو محمد مقتول ہوئے یہ آواز سنکر کافروں
نے خوش ہوا لشکر اسلام پر حملہ کیا اسوقت بہت مسلمان مجروح ہوئے اور کتنے شہید اور چند لوگ غازی
بنے اور بعضے بھاگے اصحاب کبار وغیرہ آنحضرت کی خبرگیری کو آئے دیکھا کہ دندان مبارک شہید
ہوا اس عرصہ میں حضرت حمزہ اور دو اصحابی نے شہادت پائی اور کافروں نے ظلم و ستم سے انکو مثلہ
کیا یعنی ناک کان ہاتھہ پاؤں کاٹے تب اصحاب کبار وغیرہ کی آتش خشم نے جوش کیا اور پھر فوج اعدا میں
کہ دل بادل تھی برق کی طرح در آئے رعد وار نعرے مار مار کر کفاروں کو مارنا شروع کیا حضرت
شیر خدا علی نے حمزہ کی لاش دیکھکر کہا اے چچا خدا کے حکم سے ستر آدمیوں کو تمہارے
عوض مثلہ کرونگا یہ کہکر دلدل کو چمکایا اور ذوالفقار لیکر نعرہ حیدری ماہ سے ماہی
تک پہنچایا اور آنحضرت کے گھوڑیکی باگ عباس پکڑے کھڑے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا
یارسول اللہ فرشتے آپکی مدد کو آئے اور ہر کافروں کا تن سے جدا کرتے ہیں غرض لشکر اسلام نے فتح
پائی پھر جناب رسالتمآب نے سجدۂ شکر بجالا کے مرتضی علی کو مدینہ منورہ میں خوشخبری دینے کے لئے

بھیجا تمام اہل مدینہ اور اہل بیت آوازہ بدسے گھبراتے تھے خبر ظفر کی سنکر شاد ہوئے پھر آنحضرت نے بہت لاشیں مسلمانوں کی بعد نماز جنازہ کے دفنائیں اور باقی لاشوں کو مدینہ میں لوگ لے آئے۔ کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا اپنے بیٹے اور بھائی کو دیکھ کر بولی کہ ہزار بیٹے اور بھائی ہوتے تو حضرت پر سے تصدیق کرتی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یاروں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے دیکھا کہ ہر ایک آدمی اپنے مردوں کی تعزیت کرتا ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ اگر حمزہ کا کوئی ہوتا تو اس کی بھی تعزیت کرتا۔ یہ سنکر سب زن و مرد نے اپنے مردوں کو چھوڑ کر حمزہ کی تعزیت کی۔ بلکہ اب تک عرب میں یہ رسم ہے کہ کوئی کسی مردے کی تعزیت کو آوے اول حمزہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کریگا ✤

بیان احوال جنگ بدر الصغرٰے وغیرہ کا

کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی سے اگلے سال مکہ معظمہ میں بڑا قحط پڑا۔ سب لوگ وہاں کے خراب وتباہ ہوئے پھر کافروں نے آنحضرت کے قصد حرب سے ڈر کر آپس میں تدبیر و مصلحت ٹھہرا کے ایک قاصد مسعود نام کو مدینہ میں بھیجا۔ اُس نے جاکے مکر وفریب سے حضرت کو ڈرایا کہ یا رسول اللہ گذشتہ سال باوجود کم جمعیتی کفار کے آپ کی فوج بہت ماری گئی اور امسال اُنکو وفور جمعیت خوب ہے ہرگز آپ اُس طرف کا قصد نہ فرماویں آپ نے اس بات پر عمل نہ کیا اور لشکر اسلام کو ہمراہ لیکر مکے کو جاکر محاصرے میں لائے۔ مگر کفاروں سے کوئی شخص لڑنے کو نہیں آیا بلکہ کتنے آدمی خفیہ آکر مسلمان ہوئے پھر فخر دوعالم نے مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی۔ سال آئندہ میں آنحضرت یاروں کے ساتھ بقصد حج شتر و دُنبے قربانی کیلئے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اہل مکہ نے جمع ہوکر جنگ کا قصد کیا سب مسلمان کہ احرام میں تھے گھبرائے قضا الٰہی سے کفاروں کو لشکر اسلام دیکھکر ایسا رعب غالب ہوا کہ خود بھاگ گئے پھر اُن کافروں نے دو قاصد ایک ابو مسعود ثقفی دوسرے اسمٰعیل بن عمرو کو بھیجکر حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم بارادہ حج تشریف لائے ہیں قصد حرب کا نہیں تب خوش ہوکر حرب صلح درمیان لائے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال ہم قحط کے مارے ہوئے ہیں آپ کی خدمت نہ ہوسکیگی اسواسطے یہ آرزو ہے کہ ابھی آپ

مدینے کو پھر جائیں اور ایک تمنا صلح کی ہے رسول کریم کو اُن پر رحم آگیا التماس اُن کی قبول کی عہد و پیمان آشتی و صلح کا لکھا گیا پھر پیغمبر علیہ السلام نے بیت الحرام کو ہدیہ اور تحفہ بھجوایا مساکینوں کو خیرات دی۔ اور یاروں کو ہمراہ لیکر مدینے کی طرف تشریف فرما ہوئے +

بیان احوال جنگ خیبر کا

مروی ہے کہ پیغمبرؐ نے ساتویں سنہ ہجری میں حج سے فارغ ہو کر جعفر طیار سے قرّدہ مسلمان ہونے نجاشی کا سُنا پھر خبر صلح پارس کی پہنچی بعد اُسکے آپنے خیبر کی طرف بارادہ جہاد کوچ فرمایا اور مع لشکر وہاں پہنچے اور خیبر کے یہود بھی فوج کثیر لیکر مقابلہ کو آئے جب لشکر دونوں طرف کا صف کشیدہ ہوا تب ایک مرد مسلمان نے سات تن یہودی جہنم رسید کر کے شہادت پائی۔ پھر سرور عالم نے علی کرم اللہ وجہہ کو بلوا کر حکم جنگ کا دیا۔ اُنکی آنکھوں میں درد شدید تھا۔ انحضرت نے دعا کی فوراً دُلدُل پر سوار ہو کر ذوالفقار ہاتھ میں لیکر میدان جنگ میں آئے نعرہ یہودیوں نے آپ پر حملہ کیا۔ شیر خدا نے ایک ہی حملہ میں بہت کافروں کو فی النار والسقر کیا اس عرصے میں ایک یہود پہلوان رستم زمان لاف مارتا ہوا آیا اور شیر خدا پر حملہ کیا حضرت علی مرتضیٰ نے اسکو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ گھوڑے سمیت دو ٹکڑے ہوا۔ کافروں نے یہ حال دیکھ کر ہزیمت کھائی اور قلعہ میں پناہ لی پس امیر المومنین رضؓ نے درخیبر کو پکڑ کر زور کرامت کیا تمام قلعہ میں لرزہ زلزلے کا سا پڑ گیا اور خدا کے حکم سے دروازہ اُکھڑ کر حصار کے پیچھے گرا۔ پھر تو لشکر اسلام قلعہ میں در آیا اور مال و دولت لوٹ کے آسودہ ہوا بہت کافر قتل ہوئے اور کتنے زن و مرد اسیر ہو گئے اُس میں سے ایک عالی خاندان بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میر آئیں ان بی بی نے ایک خط مُہری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے موقوفی خراج میں لکھوا کر اپنی قوم کو دیا چنانچہ وُہ خط اُن کے پاس اب تک موجود ہے + وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالصَّوَابِ ؕ

بیان وفات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

مروی ہے کہ آٹھویں تاریخ ذوالحجہ خاتم النبیین نے اپنے یاروں کے ساتھ عرفات میں دو رکعت نماز ادا کی اتنے میں جبرئیل یہ آخری آیت لائے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ

وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ ترجمہ یعنی آج کے دن کامل کیا میں نے دین تمہارا اور تمام کی تم پر
نعمت اپنی اور راضی ہوا میں بھیجکر واسطے تمہارے دین اسلام کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان
لیا کہ سفر آخرت کا قریب آیا بعد ادائے حج کے مکانات آبا واجداد کے دیکھہ کے مدینہ کیطرف روانہ
ہوکے فرمایا کہ شائد دوسرے سال مکہ معظمہ میں آنا میرا نہ ہوگا تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم یہ سنکر گریہ زاری
میں مصروف ہوئے حضرت کو اسی مقام میں درد پہلو پیدا ہوا چنانچہ تیرہ نمازیں آپ نے حضرت ابو بکر رضی
صدیق کی اقتدا سے پڑھیں پھر مدینہ تشریف لائے الغرض ماہ صفر کو بدھ کے دن میمونہ خاتون رضی کے
گھر میں کہ زوجہ انحضرت کی تھیں درد سر اور بخار شروع ہوا۔ شدت مرض میں سب ازواج مطہرات تیمار
داری کو وہاں آئیں پھر آنحضرت اہل بیت سے کسی کے کاندھے پر ہاتھہ رکھہ کے عایشہ خاتون کے حجرے
میں تشریف لائے اور سر مبارک انکے زانو پر رکھکر آرام کیا عائشہ صدیقہ نے کہا یا رسول اللہ بدن
مبارک آپکا بہت گرم ہے فرمایا اے عائشہ مفارقت کا دن نزدیک آیا بی بی نے آہ سرد دل پر درد سے
بھری حضرت نے فرمایا صبر کرو کیونکہ شربت موت کا ہر ایک کو چکھنا ہے دوسرے دن جمعہ تھا کہ بلال رضی
سے صلوٰۃ اور اذان سنکے بہ کمک چند صحابہ کے مونڈھوں پر ہاتھہ رکھکے مسجد میں بہزار سختی پہنچکر
فرمایا کہ مجھہ میں ضعف سے طاقت نہیں چاہیے کہ ابو بکر صدیق امامت کریں یہ سنکر سب اصحاب کی
آنکھوں میں آنسو بھر آئے آخر حضرت نے بہزار دشواری نماز ادا کرکے وصیت شروع کی کہ بھائیو میں نے
موافق وحی کے سب نیک و بد سے آگاہ کیا اب وقت میرا آخر پہنچا کاروبار اپنے چاہیے کہ بعد میرے
ہوشیاری سے کرو تمام صحابہ میں گریہ و بکا اور صدائے واویلا نے وقوع پایا پھر ابو بکر صدیق نے دست
دست بستہ ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ آج کی رات ایک خواب میں نے دیکھا ہے فرمایا بیان کرو۔ کہا یہ
دیکھا ہے کہ چادر عائشہ صدیقہ کے سر سے اڑ گئی آنحضرت نے فرمایا تعبیر اسکی اس کے بیوہ ہونے
پر ظاہر ہے اسکے پیچھے عمر رضی نے کہا یا رسول اللہ میں نے آج یہ خواب دیکھا کہ عدل میرا ٹوٹ گیا ہے
حضرت نے فرمایا وہ عدل میں ہوں۔ پھر حضرت عثمان رضی نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ
ایک ورق قرآن شریف سے ہوا پر اڑ گیا فرمایا اے عثمان ورق قرآن کا عبارت میری روح سے ہے
کہ تن سے ہوا ہو گی پھر علی کرم اللہ وجہہ نے کہا میں نے یہ خواب دیکھا کہ ڈھال میری ٹوٹ
گئی فرمایا سپر تیری میں تھا اور ٹوٹنا اس کا میرا اس دار فانی سے جانا ہے پھر حسنین نے کہا یا جدی

ہم نے یہ خواب دیکھا کہ ایک درخت بزرگ گر پڑا فرمایا اے فرزند وہ درخت میں ہوں اس جہان سے جاؤنگا بعد اسکے عائشہ صدیقہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ میرے گھر کا ستون گر پڑا فرمایا اے عائشہ جو عورت یہ خواب دیکھے اُسکا شوہر مرتا ہے اسوقت سب یار اور تمام بیبیاں اور سارے اہل بیت زار زار روئے اور پریشان ہوئے مضطرب بیقرار ہید پھر رسول خدا نے فرمایا اے یارو شدت بیماری کی بہت ہے بلال رض سے کہو کہ مدینے میں آواز دے کہ دو روز رسول خدا کی زندگی کے باقی ہیں جس آدمی کو دعویٰ کسی نوع کا مجھ پر ہو آکر ظاہر کرے حق اپنا قیامت پر نہ رکھے القصہ عکاشہ نام ایک مرد نے دعویٰ تازیانے کا کیا اور کہا یا رسول اللہ جنگ اُحد میں آپکے ہاتھ سے میری پیٹھ پر کوڑا لگا۔ میں چاہتا ہوں کہ عوض اُسکا لے سید عالم نے گھر سے وہ کوڑا کہ سات سیر کا تھا منگوایا اور باہر عکاشہ کے بدلہ لینے کی خبر ظاہر ہوئی ہر ایک اصحاب کبار وغیرہ اُس سے کہتے تھے اے عکاشہ حضرت کے بدلے ہمارے تن پر سو دس بیس چالیس چالیس کوڑے مارلے اور رسول رب العالمین کو جو شدت بیماری ہے بخش دے وہ راضی نہ ہوا حضرت نے فرمایا اے عکاشہ کوڑا ہاتھ میں لے اور جتنا چاہے مار عکاشہ رض نے عرض کیا اے خواجہ عالم میری ننگی پیٹھ پر کوڑا لگا تھا اور آپ کپڑے پہنے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیراہن اُتارا اُس وقت حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے بیت

عکاشہ تو نے آخر بات ہم سب کی نہیں مانی　　جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

عکاشہ پشت مبارک کے نزدیک آکر کھڑا ہوا اور مہر نبوت کی زیارت کی جھٹ بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا پھر کوڑا ہاتھ سے پھینک کر قدم مبارک پر گرا اور کہا اے سید المرسلین مجھ کمینے کی کیا طاقت ہے کہ آپکے غلاموں کی پشت تک کوڑا لیجا سکوں میں کمینہ نالائق آپکی درگاہ کا ہوں میری پیٹھ پر جس روز تازیانہ لگا تھا میں نے اُسی روز بخشدیا تھا اب غرض میری یہی تھی کہ اس حیلے سے مہر نبوت کی زیارت کروں اور آتش دوزخ سے بیفکر ہوں رسول خدا نے فرمایا اے زہے نصیب تیرے کہ آگ دوزخ کی تجھ پر حرام ہوئی پھر ربیع الاول دوسری تاریخ پیر کے روز حق تعالیٰ نے عزرائیل کو فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکے ادب سے کھڑا ہو اور بے اجازت جان اُن کی قبض نہ کرنا ملک الموت نے اعرابی کی صورت بنکے آنحضرت کے دروازہ پر آواز دی کہ میں حکم اندر آنے کا چاہتا ہوں اگرچہ ادب سے آواز آہستہ دی تھی تو بھی سب مکانات کو پہنچ گئی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اعرابی اس وقت حضرت کو عالم بیہوشی ہے اور تکلیف

آواز دے بچھین میں اس نے نہ سنا اور بار بار پکارتا تھا۔ جب گوش مبارک میں حضرت کے وہ آواز پہنچی
آنکھیں کھولدیں اور پوچھا اے فاطمہ کیا ہے عرض کی یا رسول اللہ ایک اعرابی ذوالفقار ہاتھ میں لئے
دروازے پر چلاتا ہے اور گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے ہرچند کہتی ہوں جا مگر نہیں جاتا رسول خدا
نے فرمایا اے فاطمہ اعرابی نہیں کہ جاوے بلکہ یہ شخص وہ ہے کہ عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنائے اسکو گھر میں
بلالو پھر ملک الموت نے آکر سلام اور ادب سے کھڑا ہوا آنحضرت نے فرمایا اے برادر عزرائیل میری
زیارت کو آئے ہو یا جان قبض کرنے کہا یا رسول اللہ جان قبض کرنے کو آیا ہوں مگر آپکے حکم سے حضرت
نے فرمایا کہ ٹھہرو کہ اخی جبرائیل آوے جب جبرئیل علیہ السلام آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اخی
جبرئیل فرمان الٰہی تھا کہ عمر میری نوے برس کی ہوگی ابھی تو تریسٹھ برس گذرے ہیں جبرئیل نے کہا کہ ستائیس
برس آپکے معراج میں گذرے اور کہا حکم الٰہی یوں بھی ہے اگر دنیا میں رہنا منظور کرو تو جتنی عمر چاہو عنایت
کردوں حضرت نے پوچھا مرضی الٰہی کس میں ہے کہا مرضی الٰہی بہشت میں بلانے کی ہے کیونکہ دوزخ
کی آگ بھردی گئی ہے اور جنت کو آراستہ کیا ہے اور حور و غلمان آپکے منتظر ہیں بناؤ سنگار کر کے مستعد
خدمت کے ہیں رسول اللہ نے فرمایا میں راضی برضائے مولا ہوں پھر فرمایا اے اخی جبرئیل بعد میرے تم
آؤ گے یا نہیں جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپکے بعد دس بار دنیا میں آؤنگا کہ ہر ایک بار ایک چیز دنیا سے
لیجاؤنگا حضرت نے پوچھا کیا کیا چیز ہیں کہا یا رسول اللہ اوّل بار آپکے گوہر صبر دنیا سے لیجاؤنگا
دوسری بار گوہر شرم تیسری بار گوہر محبت چوتھی بار گوہر عدل پانچویں بار گوہر برکت چھٹی بار گوہر سخاوت
ساتویں بار گوہر صداقت آٹھویں بار گوہر حلال نویں بار گوہر علم دسویں بار برکت قرآن مجید کی یہ
دسوں چیزیں لیجاؤنگا پھر آثار قیامت ظاہر ہونگے اور اسرافیل صور پھونکیں گے پھر حضرت نے
پوچھا اے اخی جبرئیل حال میری امت کا بعد میرے کیونکر ہوگا کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ امت اپنی مجھ کو سونپے تو قیامت کے دن صحیح و سالم اس کو
دوں حضرت نے خوش ہو کر فرمایا الحمد للہ پھر پوچھا اے اخی جبرئیل غسل میت مجھ کو کون دلاوے اور
کفن کون پہناوے اور نماز جنازہ کون پڑھے اور کہاں دفنایا جاؤں جبرئیل درگاہ الٰہی میں جا کر آئے
اور کہا یوں فرمان ہوا ہے کہ ابوبکر صدیق امامت کرے اور علی غسل دے اور کفن پہناوے اور عائشہ کے حجرے
میں دفن ہو کر آپ آرام فرماویں پھر حضرت نے وصیت کی اے یاد و حلال اور حرام میں فرق جاننا اور مال کی زکوٰۃ دینا

اور فقیروں کو محروم نہ چھوڑنا اور زن و فرزند یتیم و ہمسایہ پر شفقت کرنا اور تکلیف نہ دینا اس وقت سب حاضرین مجلس کا غم سے عجب حال تھا کہ نقش دیوار ہوگئے خصوصاً حضرت فاطمہؓ انکو حضرت نے فرمایا اے جگر گوشہ میری رنج نہ کھاؤ کہ بعد چھ مہینے کے تم بھی میرے پاس آؤگی اس وقت خاتون جنت کو تسکین ہوئی پھر حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا اے عزرائیل اب اپنے کام میں مشغول ہو ملک الموت نے تب ہاتھ سینہ مبارک پر رکھا پھر پیغمبر خدا صلعم نے ایک آہ بھری اور فرمایا اے ملک الموت مجھکو ایسی ایذا پہنچی کہ میں نے جانا کہ ایک پہاڑ میری چھاتی پر آپڑا اور فرمایا کہ میری امت کو بھی ایسی تکلیف ہوگی عزرئیل نے کہا یا رسول اللہ میں تو آپ کی روح مبارک بہت آسانی سے قبض کر رہا ہوں حضرت نے فرمایا اے عزرئیل جتنی سختی اور تکلیف جان کندنی کی ہے امت کے عوض مجھکو دے لیکن میری امت کو جان قبض کرنیکے وقت ذرا ایذا نہ دینا کیونکہ وہ بہت ضعیف و کمزور ہے تب ملک الموت نے عہد کیا کہ جو کوئی آپ کی امت میں سے بعد نماز فریضہ کے آیت الکرسی پڑھیگا اس کی جان ایسی آسانی سے قبض کرونگا جیسے سوتے ہوئے بچے کے منہ سے ماں اس کی چھاتی نکالے اور اسکو خبر نہ ہو پھر حضرت خاتم النبیین صلعم نے آخری وصیت یہ کی کہ اے یارو بدی نہ کرنا اور آئینہ سینہ کو زنگ کینہ سے پاک رکھنا بعد اس کے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آویگی آنحضرت نے کچھ جواب نہ فرمایا مگر اشارے کیلئے شہادت کی انگلی کو اٹھایا کہ بعد ایک برس کے کوئی سمجھا بعد ہزار برس کے اور کتنوں نے کہا کہ یہ حال اس کا وہی معبود برحق جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا پس اتنے میں حضرت نے جان مبارک بحق تسلیم کی اور تمامی حاضرین نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ اسی دم یارو صحاب و اہل بیت وغیرہ کی ماتم و غم سے جو کچھ حالت تھی کیا ممکن کرشمہ اس کا بیان ہوسکے بیت یار و صحابنے نہ ڈالی سرپہ خاک ٭ انکے ماتم میں سیہ ہوگئے ساتوں افلاک ٭ اور کئی روز تک صحابہ پر عالم بیہوشی رہا بصورت اسی حال حضرت ابوبکر صدیق کے فرمانے سے حضرت علیؓ نے غسل دیا اور کفن پہنایا اور جنازہ رسول اللہ کا تیار ہوا ملک ملک کے آدمیوں نے آنحضرت کی نماز جنازہ ادا کی اور زمین اور آسمان کے فرشتوں نے بھی پڑھی پھر حضرت عائشہؓ کے حجرے میں دفن کیا بیت اس غم سے دل قلم کا زبس چاک چاک ہے ٭ جانا ضرور سب کے تئیں زیر خاک ہے ٭ سب محب و اہل بیت نے سوائے صبر کے چارہ نہ دیکھا

نظم

دفن جس دم کہ زمین میں شہ لولاک ہوا　　رتبہ روئے زمین غیرت افلاک ہوا

غم ہوا سب کو یہاں خلد میں آئی شادی
حور و غلماں نے دی ملکے مبارک بادی

اور موافق وصیت آنحضرت صلعم کے امامت اور خلافت حضرت ابو بکر صدیق کو پہنچی نظم

بس اب غلام نبی دل سے ہو غلام نبی
بر آویں کام ترے سب طفیل نام نبی
زبان خامہ کر اب بند ہے نہ طول کلام
خدا کے فضل و کرم سے ہوئی کتاب تمام

مناقب حضرت امام اعظم اور انکے اصحاب میں منقول خزانۃ الروایات سے

صاحبان علوم اور تواریخ ماہران نثر و نظم نہ مخفی نہ رہے کہ مناقب حضرت امام اعظم کے کو عجائب القصص میں ہمنے عجائب القصص باپایہ پرلئے ملاحظہ شائقین نیک آئیں کے حوالہ قلم کیا ؛

فتاوی سراجیہ میں لکھا ہے امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت سے کہ پایا حضرت ثابت نے عہد علی بن ابی طالب کا اُٹھلائے گئے ثابت کو باپ اُنکے حالانکہ حضرت ثابت صغیر السن تھے پس دعا فرمائی اُنکے لئے حضرت علی مرتضیٰ نے ساتھ برکت کے ایسا ہی ذکر کیا ہے نجم الدین نسفی نے اور یہ قول صحیح ہے کہ امام اعظمؒ نے سماعت حدیث سات صحابہ رضوان اللہ علیہم سے کی ہے بعض اُن میں سے مذکور ہیں چنانچہ اُن میں سے انس بن مالک اور عبداللہ بن حسین الزہری اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور واثلۃ بن الاسقع اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ہیں اور بعض اناث مثل عائشہ بنت عجرہ کے اور ابو حنیفہ نے اخذ کیا ہے علم اکثر رجال سے مگر نسبت امام اعظم کی فقہ میں بجانب حماد بن سلیمان کے ہے اور حماد شاگرد ابراہیم نخعی کے ہیں اور ابراہیم نخعی نے اخذ علقمہ اور اسود اور قاضی شریح سے کیا ہے اور اُن سب نے حضرت عمرؓ اور حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اور انہوں نے رسول خدا صلعم سے اور فتاویٰ صوفیہ اور تجنیس اور مزید میں لکھا ہے بقول صحیح کہ ابو حنیفہ تھے تابعین سے اور سراجیہ میں خلف بن ایوب بلخی سے منقول ہے کہ کہا بدرستیکہ اللہ تعالیٰ نے [?]حا علم کو بعد اپنے نبی صلعم کے صحابہ میں اور بعد صحابہ کے تابعین میں پھر اُنکے بعد امام اعظم اور اُنکے اصحاب [?]سات سے جو چاہے راضی ہو چاہے غصہ ہو اور مضمرات میں کعب سے نقل کیا ہے کہ ہم پاتے ہیں توریت میں [?]ے حق تعالیٰ نے نازل کیا ہے اوپر موسیٰ کے بدرستیکہ اللہ کے لئے عنقریب ہے کہ ہووے امت محمد صلعم میں ایک نور کہ کنیت کیا جاوے ساتھ ابو حنیفہ کے اور حکایت کی گئی ہے کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی ابی طالب نے ملاقات کی ابو حنیفہ سے پس فرمایا اے ابو حنیفہ مجھے یہ بات بسماعت پہنچی ہے کہ تو مسائل وضع کرتا ہے بقیاس اور ترک

کرتا ہے احادیث میرے جد امجد کی پس عرض کی ابو حنیفہ نے یا ابن رسول اللہ صلعم حضرت سے تین مسائل پوچھتا
ہوں مجھے جواب دیجئے ایک اُن میں سے یہ ہے کہ نماز افضل اور اعظم ہے شان میں یا روزہ فرمایا نماز کہا امام
اعظم نے اگر ہوتا قول میرا ساتھ قیاس کے البتہ کہتا میں کہ عورت جب پاک ہو حیض سے قضا کرے نماز نہ روزہ
لیکن کہتا ہوں میں اتباعاً للخبر قضا کرے حائض روزے اور قضا نہ کرے نمازیں اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ
منی انجس اور اقذر ہے یا بول فرمایا بول پس کہا ابو حنیفہ نے اگر ہوتا قول میرا مخالف نصوص کے البتہ کہتا میں
کہ غسل بالبول اقرب القیاس ہے لیکن کہتا ہوں ساتھ وجوب غسل کے بعد خروج منی کے بالدفوق نہ بعد بول
کے عملاً ساتھ آیت اور خبر کے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اضعف اور اعجز ہے یا مرد پس محمد بن علی نے
فرمایا عورت اضعف ہے پس عرض کیا ابو حنیفہ نے اگر میرا قول القیاس ہوتا سوائے کتاب اور اخبار کے البتہ
ہوتی تضعیف میراث میں واسطے عورت ضعیفہ کے الیق لیکن کہتا ہوں میں جیسا فرمایا حق تعالیٰ نے مرد
کیلئے مثل حصہ دو عورت کے ہے یہی ہے مذہب میرا کہ بیان کیا میں نے علی کتاب اللہ اور احادیث نبی صلعم
ازاں علی اقاویل الصحابہ پس ازاں اوپر اجماع الامت کے پھر اگر نہیں پاتا میں کوئی چیز اُن اشیائے اربعہ سے کہتا
ہوں میں ساتھ اجتہاد اور قیاس کے پس اگر امر فرمایا محمد بن علی نے ابو حنیفہ کو لطف و مہربانی کی اور عذر چاہا
اور ترک کیا قول مخالفین اور معاندین کا اُن کے باب میں روضہ میں لکھا ہے کہ سنا میں نے ابو الفضل کو کہ حکایت کرتے
ہیں حال ابو حنیفہ سے کہ وہ کرتے رات کو تین حصے ایک حصہ تدریس کیلئے اور ایک حصہ نماز کیلئے اور ایک حصہ نیند
کیلئے اتفاقاً گذرے ایک دن لڑکوں میں کہ بازی کر رہے تھے پس بولا ایک اُن میں سے اے لڑکو یہ ایک مرد ہے
کہ نہیں سوتا تمام شب اور نماز پڑھتا ہے صبح تک پس روئے امام اعظم اور کہا کہ اے نفس ڈر اللہ سے لوگ گمان کرتے ہیں جو چیز
کہ نہیں ہے بیچ تیرے پھر نہ سوئے بعد اس کے کبھی رات یہاں تک کہ روایت کیا گیا ہے۔ کہ امام اعظم نے نماز فجر پڑھی
ہے ساتھ وضو عشاء کے چالیس برس تک مغرب میں ہے کہ ولادت ابو حنیفہ کی ۸۰ھ میں ہوئی تھی اور مرآجیہ میں ہے کہ وفات
پائی ابو حنیفہ نے کہ عمر اُن کی ستر برس کی تھی ۱۵۰ھ ہجری النبوی صلعم میں تاریخ تولد و رحلت امام
سال ہشتاد بو حنیفہ بزاد ٭ در جہاں داد علم فقہ بداد ٭ سال عمرش رسید تا ہفتاد ٭ در صد و پنجاہ وفات او فتاد

ہر قسم کی کتب کے ملنے کا پتہ شیخ غلام علی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور